1

تہذیب الفتح الربانی

ترتیب

مسند امام احمد بن حنبل شیبانی

شیخ احمد عبدالرحمن بنّا ساعاتی رحمہ اللہ

سلسلة خدمة الحديث النبوي 35

ترجمہ

مولانا عباس انجم گوندلوی، پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی

ابوالقاسم محمد محفوظ اعوان حفظہ اللہ

اختصار وتہذیب

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

تحقیق وتخریج

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

فہرست عنوانات

پیش لفظ 23
اجازۃ فی روایۃ الحدیث 29
تقریظ 33
امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مختصر حالات زندگی 48
امام عبد اللہ بن احمد رحمہ اللہ کے حالاتِ زندگی 63
شیخ احمد عبد الرحمٰن بنّا ساعاتی رحمہ اللہ کے حالات زندگی 66
اَلْقِسْمِ الْاَوَّلُ (پہلا حصہ) اَلتَّوْحِیْدُ وَاُصُوْلُ الدِّیْنِ...... توحید اور اصول دین کے متعلق 71

توحید کی کتاب

اللہ تعالیٰ کی معرفت، توحید اور اس کے وجود کے اعتراف کے واجب ہونے کا بیان 71
اللہ تعالیٰ کی عظمت، کبریائی اور کمال قدرت اور اللہ کی طرف مخلوق کے محتاج ہونے کا بیان 72
اللہ تعالیٰ کی صفات کا اور اس کو ہر نقص سے پاک جاننے کا بیان 76
توحید والوں کے لیے نعمتوں اور ثواب اور مشرکوں کے لیے وعید اور عذاب کا بیان 77

ایمان اور اسلام کی کتاب

ایمان اور اسلام کی فضیلت کا بیان 84
ایمان، اسلام اور احسان کی وضاحت کا بیان 87
ایمان اور اسلام اور ان کے ارکان کے بارے میں سوال کرنے کے لیے عرب لوگوں کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کا بیان 89
اسلام کے ارکان اور اس کے بڑے بڑے ستونوں کا بیان 95

- ایمان کے شعبوں اور اس کی مثال کا بیان 97
- ایمان کی خصلتوں اور اس کی نشانیوں کا بیان 98
- مشرکوں کو قبولیتِ اسلام کی رغبت دلانا اور ان پر رحم کرتے ہوئے ان کی تالیف قلبی کرنا 103
- اہل کتاب میں سے ہونے والے مسلمان کے لیے دو اجروں کا بیان 104
- اسلام اور ہجرت کا پہلے والے گناہوں کو مٹا دینے، دورِ جاہلیت کے اعمال کی وجہ سے مؤاخذہ ہونے اور مسلمان ہو جانے والے کافر کے پہلے والے عمل کے حکم کا بیان 105
- دونوں شہادتوں کا اقرار کرنے والے کا حکم اور اس امر کا بیان کہ یہ دونوں آدمی کو قتل سے بچاتی ہیں اور ان کے ذریعے ہی بندہ مسلمان ہوتا ہے اور جنت میں داخل ہوتا ہے 107
- نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے اور آپ کو دیکھے بغیر آپ پر ایمان لانے والے کی فضیلت کا بیان 110
- امانت اور ایمان کے اٹھ جانے کا بیان 118

تقدیر کی کتاب

- تقدیر کے ثبوت اور حقیقت کا بیان 120
- تقدیر پر رضا مند ہونے اور اس کی فضیلت کا بیان 123
- انسان کی اس حالت کی تقدیر کا بیان، جبکہ وہ ماں کے پیٹ میں ہو 124
- تقدیر پر ایمان لانے کا بیان 125
- تقدیر کے ساتھ عمل کرنے کا بیان 128
- تقدیر کو جھٹلانے والوں سے قطع تعلقی کرنے اور ان پر سختی کرنے کا بیان 130

علم کی کتاب

- علم اور علماء کی فضیلت کا بیان 132
- حصول علم کے لیے سفر کرنے اور طالب علم کی فضیلت کا بیان 135
- علم سکھانے پر رغبت دلانے اور معلم کے آداب کا بیان 136
- علم کی مجالس اور ان کے آداب اور متعلّم کے آداب کا بیان 138
- عربی کے علاوہ کوئی اور زبان سیکھنے کا بیان 139

- بغیر ضرورت کے علم کے بارے میں کثرتِ سوال کی مذمت کا بیان 139
- دین و دنیا کے لیے ضرورت پڑنے والی ہر چیز کے بارے میں واجبی طور پر سوال کرنے کا بیان 140
- علم حاصل کرنے کے بعد اس کو چھپا لینے والے یا اس پر عمل نہ کرنے والے یا کسی غیر اللہ کے لیے علم حاصل کرنے والی کی مذمت کا بیان 141
- رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی تبلیغ اور اس کو جیسے سنا، ویسے ہی نقل کرنے کی فضیلت کا بیان 143
- روایتِ حدیث میں محتاط رہنے اور الفاظ کو اسی طرح عمدگی کے ساتھ ادا کرنے کا بیان، جیسے وہ نبی کریم ﷺ سے صادر ہوئے 145
- رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو لکھنے سے منع کرنے اور اس کی رخصت دینے کا بیان 146
- حدیث لکھنے کی رخصت کا بیان 147
- اہل کتاب سے ان کی روایات بیان کرنے کی نہی اور اس کی رخصت کا بیان 148
- اہل کتاب سے روایات بیان کرنے کی رخصت کا بیان 148
- رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے کے معاملے میں سختی کا بیان 149
- علم کے اٹھائے جانے کا بیان 150

کتاب وسنت کو تھامنے کی کتاب

- اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مضبوطی سے تھامنے کا بیان 153
- نبی کریم ﷺ کی سنت کو تھامنے اور آپ ﷺ کی سیرت سے رہنمائی طلب کرنے کا بیان 156
- دین میں بدعت سے ڈرانے اور گمراہی کی طرف بلانے والے کے گناہ کا بیان 158
- نبی کریم ﷺ کے بعد کسی چیز میں تبدیلی کر دینے والے یا بدعت ایجا کرنے والے کی وعید کا بیان 159
- آپ کے ارشاد ''تم پہلے لوگوں کے طریقوں کی پیروی کرو گے'' کا بیان 161
- خاتمہ: بعض صحابہ سے اس چیز کا ثابت ہونا کہ تابعین کے زمانہ میں ہی حالات بگڑ گئے تھے 162
- اَلْقِسْمُ الثَّانِیْ (دوسری قسم) قِسْمُ الْفِقْهِ......فقہی احکام کے بارے 164

طہارت کی کتاب

- سمندر اور کنویں کے پانی کے طاہر ہونے کا بیان 164

- خاوند کا اپنی بیوی کے ساتھ ایک برتن میں غسل کرنا، پانی کی طہوریت کو ختم نہیں کرتا 165
- جس پانی سے وضو کیا جائے، اس کی طہارت کا بیان 167
- (ایک طہارت سے بچے ہوئے پانی سے مزید طہارت کرنے کی) رخصت کا بیان 167
- اس پانی کے حکم کا بیان، جس کے ساتھ نجاست مل جائے اور بئر بضاعہ کی تفصیل 168
- ساکن پانی میں پیشاب کرنے اور پھر اس سے وضو یا غسل کرنے کا حکم 169
- کتے کے جوٹھے کا بیان 169
- بلی کے جوٹھے کا بیان 170

نجاست کو پاک کرنے کے ابواب 171

- حیض کے خون کو پاک کرنے کا بیان 171
- جوتے کے نچلے حصے کو لگ جانے والی نجاست کو پاک کرنے کا بیان 172
- زمین کو پیشاب کی نجاست سے پاک کرنے کا بیان 173
- اس چیز کا بیان کہ مردار کے چمڑوں کو کھانا حرام ہے، اگرچہ ان کو رنگ کر پاک کر لیا جائے 173
- کافروں کے برتنوں کو پاک کرنے اور ان کو دھو لینے کے بعد استعمال کرنے کے جواز کا بیان 174
- کھائی جانے والی ان چیزوں کو پاک کرنے کا بیان، جن میں نجاست گر جاتی ہے 175

پیشاب، مذی اور منی وغیرہ کے حکم کا بیان 176

- بندے کے پیشاب کا بیان 176
- بچے اور بچی کے پیشاب کا بیان 176

مذی کا حکم کا بیان 178

- منی کا بیان 180
- مسلمان زندہ ہو یا مردہ، اس کے طاہر ہونے کا بیان 180
- جن جانداروں میں بہنے والا خون نہ ہو، ان کی طہارت کا بیان، وہ زندہ ہوں یا مردہ 181

قضائے حاجت کرنے، استنجا کرنے، پتھر استعمال کرنے اور ان کے آداب کے ابواب 183

- قضائے حاجت کے لیے نرم جگہ کو تلاش کرنے کا بیان اور ان مقامات کی تفصیل جہاں قضائے حاجت جائز نہیں ہے 183

- ان مقامات کا بیان، جہاں پیشاب کرنے سے منع کیا گیا ہے 184
- کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کا بیان 185
- قضائے حاجت کے وقت دور جانے، کھلی جگہ میں پردہ کرنے اور اس وقت کلام اور سلام کے جواب سے رکے رہنے کا بیان 185
- قضائے حاجت کے دوران سلام کا جواب دینے یا اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہنے کی کراہیت کا بیان .. 186
- قضائے حاجت کرنے والے کا داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت دعا پڑھنے کا بیان 187
- قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے یا پیٹھ کرنے سے منع کرنے کا بیان 188
- پتھروں سے استنجا کرنے اور اس کے آداب کا بیان 189
- تین پتھروں سے کم پر اکتفا کرنے سے نہی کا بیان 190
- ان چیزوں کا بیان جن سے استنجا کرنا جائز ہے اور جن سے ناجائز ہے 191
- پانی سے استنجا کرنے کا بیان اور دائیں ہاتھ سے عضوِ خاص کو چھونے اور اس سے استنجاء کرنے سے نہی کا بیان .. 192
- پیشاب سے بچنے کا بیان 194
- استنجاء کے بعد شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارنے کا بیان 194

مسواک کے ابواب 196

- مسواک کی فضیلت کا بیان 196
- نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم 197
- وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا بیان 198
- لکڑی سے مسواک کرنے کی کیفیت اور کلی کرتے وقت وضو کرنے والے آدمی کا اپنی انگلی سے مسواک کرنے کا بیان 198
- نیند سے بیدار ہوتے وقت، تہجد کے وقت اور گھر میں داخل ہوتے وقت مسواک کرنے کا بیان 199

وضوء کے ابواب 201

- وضو کی فضیلت اور اس کو پوری طرح کرنے کا بیان 201
- وضو، مسجدوں کی طرف چلنے اور اِس وضو سے نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان 204
- وضو اور اس کے بعد پڑھی جانے والی نماز کی فضیلت 205

- وضواور غسل کے پانی کی مقدار کا بیان 208
- ہر تکریم وتزئین والے کام کو دائیں ہاتھ سے شروع کرنے کے مستحبّ ہونے کا بیان 209
- نبی کریم ﷺ کے وضو کی کیفیت اور جو سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی کیفیت 209
- سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کا بیان 210
- سیدنا علی اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما کے علاوہ دوسرے صحابہ سے وضو کے بارے مروی احادیث 213
- وضو کی نیت اور اس کے شروع میں "بِسْمِ اللّٰہِ" پڑھنے کا بیان 215
- کلی سے پہلے ہاتھ دھونے کے مستحب ہونے اور رات کی نیند کے لیے تاکیدی طور پر دھونے کا بیان 216
- کلی کرنے، ناک میں پانی چڑھانے اور اس کو جھاڑنے کا بیان 217
- چہرے اور ہاتھوں کے بعد کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کے جواز اور وضو میں ترتیب کے حکم کا بیان.... 219
- چہرے کو دھونے، داڑھی کا خلال کرنے اور ناک سے ملے ہوئے گوشۂ چشم کا خیال رکھنے کا بیان 219
- بازوؤں کو کہنیوں سمیت دھونے، سفیدی کو لمبا کرنے، انگلیوں کا خلال کرنے اور ملنے کا بیان 220
- سر، دونوں کانوں اور دونوں کنپٹیوں کے مسح کا بیان 222
- پگڑی اور تساخین پر مسح کرنے کا بیان 223
- پاؤں کو دھونے کی کیفیت کا بیان 224
- وضو کو مکمل طور پر کرنے اور آپ ﷺ کے فرمان ''ایڑھیوں کے لیے آگ سے ہلاکت ہے'' کا بیان...... 224
- پاؤں کی انگلیوں کے خلال کے بارے میں 225
- وضو میں خشک رہ جانے والی جگہ، اعضائے وضو کا پے در پے دھونے اور وضو کو اچھے انداز سے کرنے کی ترغیب دلانے کا بیان 226
- اعضاء کو ایک دفعہ، دو دفعہ اور تین دفعہ دھو کر وضو کرنے اور تین سے زیادہ کرنے کی کراہت کا بیان 227
- وضو کے بعد پڑھی جانے والی دعائیں 229
- وضو کے بعد شرمگاہ پر چھینٹے مارنے کا بیان 229
- ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنے اور ایک وضو کے ساتھ ایک سے زائد نمازیں پڑھنے کا بیان 230
- مسجد میں وضو کر لینے اور سونے کا ارادہ رکھنے والے کے لیے وضو کے مستحب ہونے کا بیان 231

موزوں پر مسح کرنے کے ابواب 232

- موزوں پر مسح کی مشروعیت کا بیان 232

- موزے پہننے سے پہلے باوضو ہونے کی شرط کا بیان 233
- مسح کی مدت مقرر کرنے کا بیان 234
- موزے کی پشت پر مسح کرنے کا بیان 235
- جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنے کا بیان 235

نواقض وضو کے مسائل 237

- پیشاب اور پائخانہ سے وضو ٹوٹنے کا بیان 237
- ہوا خارج ہونے سے وضو کرنا 237
- مذی، ودی اور استحاضہ کے خون سے وضو کرنا 238
- بے وضگی کا شک پڑ جانے کا بیان 239
- بیٹھنے والے کی نیند کے بارے میں 239
- نبی کریم ﷺ کی نیند ناقضِ وضو نہیں تھی، اگر چہ وہ لیٹ کر ہوتی 240
- لیٹ کر سو جانے والے کا وضو 241
- شرمگاہ کو چھونے سے وضو کرنے کا بیان 241
- ذکر کو چھونے سے وضو ٹوٹ جانے کے بارے سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کی حدیث کا بیان 242
- جو شخص رائے رکھتا ہے کہ شرمگاہ کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا 243
- عورت کو چھونے اور اس کا بوسہ لینے سے وضو کرنے کا بیان 244
- قے، ڈکار اور نکسیر سے وضو کرنے کا بیان 244
- اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنے کا بیان 245
- آگ پر پکی ہوئی چیز کو کھانے سے وضو نہ کرنے کا بیان 245

غسل جنابت اور اس کو واجب کرنے والے امور کے مسائل 249

- ختنے والی دو جگہوں کے مل جانے سے غسل کے واجب ہو جانے کا بیان، اگر چہ انزال نہ ہوا ہو 249
- احتلام ہو جانے کی بنا پر غسل کے واجب ہونے کا بیان، بشرطیکہ انزال ہوا ہو 250
- ان لوگوں کا بیان جو یہ کہتے ہیں کہ جنابت والا قرآن مجید کی تلاوت نہ کرے 252
- غسل کے وقت پردہ کرنا 253
- غسل اور وضو کے پانی کی مقدار کا بیان 253

- غسلِ جنابت اوراس سے پہلے والے وضو کی کیفیت کا بیان 254
- غسل میں سر دھونے کی کیفیت اور بالوں کو کھولنے کا بیان 255
- غسل خانے سے باہر آ کر پاؤں کو دھونے، تولیہ وغیرہ سے پانی خشک کرنے کے حکم اور نماز کا ارادہ رکھنے والے کا وضو کی بجائے غسل پر اکتفا کرنے کا بیان 257
- سونے کا ارادہ رکھنے والے جنبی کے لیے وضو کے مستحب ہونے کا بیان 258
- جب جنبی آدمی کھانے کا یا دوبارہ مجامعت کرنے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے وضو کے مستحب ہونے کا بیان ... 258
- رات کے پچھلے حصے تک غسلِ جنابت کو مؤخر کرنا 259
- میت کو غسل دینے سے غسل کرنے اور اس کو اٹھانے سے وضو کرنے کا بیان 260
- مسلمان ہونے والے کافر سے غسل کرنے کا مطالبہ کرنے کا بیان 260
- حمام میں داخل ہونے کا حکم............ 261
- حیض، استحاضہ اور نفاس کے خونوں کی کتاب 262
- حیض کی وجہ سے ممنوعہ امور اور حائضہ خاتون کے عبادات کی قضائی دینے کا بیان 262
- جس نے حائضہ بیوی سے جماع کر لیا، اس کے کفارے کا بیان 263
- ازار سے اوپر والے حصے کو استعمال کرنے، ایسی خاتون کے ساتھ لیٹ جانے اور اس کے ساتھ کھانا کھانے کا بیان .. 264
- حائضہ کے ساتھ کھانے اور اس کے جوٹھے کے پاک ہونے کا بیان 265
- حائضہ کی گود میں قرآن مجید کی تلاوت کے جواز اور ایسی خاتون کے مسجد میں داخل ہونے کے حکم کا بیان ... 266
- حائضہ عورت کے جسم اور کپڑوں کے پاک ہونے کا بیان، الّا یہ کہ وہ جگہ جہاں خون لگا ہوا ہو............ 267
- حیض اور نفاس والی عورت کے غسل کی کیفیت 267
- مستحاضہ کا اپنی عادت پر بنیاد رکھنے اور ہر نماز کے لیے وضو کرنے کا بیان 268
- تیمّم کی کتاب............ 270
- تیمّم کی مشروعیت کے سبب اور اس کے طریقے کا بیان 270
- تیمّم کے لیے وقت کے داخل ہونے کی شرط اور ان چیزوں کا بیان، جن سے تیمّم کیا جائے گا 271
- پانی کی عدم موجودگی میں نفاس اور حیض والی خواتین اور جنابت والے لوگوں پر تیمّم کے واجب ہونے کا بیان، اگرچہ ان کو کئی مہینے ٹھہرنا پڑے 273
- پانی کی موجودگی میں زخم یا سردی کے ڈر کی وجہ سے تیمّم کرنے کا بیان 274

- پانی کی عدم موجودگی میں جماع اور تیمّم کی رخصت اور پانی کے موجود ہونے کی صورت میں تیمّم کے باطل ہونے کا بیان 275
- پانی اور مٹی نہ ہونے کے باوجود نماز کے وجوب کے قائلین کی حجت کا بیان 277

نماز کی کتاب

- نماز کی فرضیت اور اس کے فرض ہونے کے وقت کا بیان 278
- پانچ نمازوں کی فضیلت کا بیان اور اس چیز کا بیان کہ یہ گناہوں کا کفارہ بنتی ہیں 280
- نماز کی مطلق فضیلت کے بارے میں 284
- نماز کے انتظار اور مسجدوں کی طرف جانے کی فضیلت کا بیان 286
- نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنے اور اس کا سب سے افضل عمل ہونے کا بیان 289
- قیام کی طوالت اور رکوع وسجود کی کثرت کی فضیلت کا بیان 290
- نمازِ فجر اور نمازِ عصر کی فضیلت کا بیان 292
- نفلی نماز کی فضیلت اور نوافل کے ذریعے فرائض کی کمی کو پورا کرنے کا بیان 293
- نماز کے معاملے میں سستی کرنے والے یا اس کو اس کے وقت سے لیٹ کرنے والے کی وعید کا بیان 294
- جان بوجھ کر یا نشے کی وجہ سے نماز کو ترک کرنے والے کی وعید کا بیان 296
- تارکِ نماز کو کافر قرار دینے کی دلیل کا بیان 297
- ان لوگوں کی دلیل کا بیان کہ جنھوں نے تارکِ نماز کو کافر نہیں قرار دیا اور اس کے لیے وہی امید رکھی جو کبیرہ گناہوں والوں کے لیے رکھی جاتی ہے 298
- بچوں کو نماز کا حکم دینے کا بیان اور ان لوگوں کی تفصیل کہ جن سے قلم اٹھا لیا گیا ہے 299

نمازوں کے اوقات کے مسائل 300

- جامع اوقات کا بیان 300
- ظہر کے وقت اور اس کو جلدی ادا کرنے کا بیان 305
- گرمیوں کے موسم میں نمازِ ظہر کو مؤخر کرنے اور اس کو ٹھنڈا کر کے ادا کرنے کا بیان 306
- عصر کے وقت اور اس کے بارے میں مزید روایات کا بیان 307
- نمازِ عصر کی فضیلت اور اس کے نمازِ وسطی ہونے کا بیان 309

- نمازِ عصر کو ترک کرنے والے اور اس کو اس کے وقت سے مؤخر کرنے والے کی وعید کا بیان 311
- مغرب کے وقت کا بیان اور اس امر کی وضاحت کہ یہ نماز دن کی نمازوں کو طاق کرنے والی ہے 312
- نمازِ مغرب کو جلدی ادا کر لینے اور اس کو عشاء کا نام دینے کی کراہت کا بیان.................. 313
- نماز عشا کے وقت اور اس کے بعد گفتگو کرنے اور اس کو "عَتَمَة" کہنے کی کراہت کا بیان 314
- نماز عشاء کو ایک تہائی یا نصف رات تک مؤخر کرنے کے مستحب ہونے کا بیان 315
- نمازِ فجر کے وقت اور اس نماز کو اندھیرے میں یا روشنی میں پڑھنے کا بیان 316
- فجر اور عشا کی نمازوں کی فضیلت کا بیان 316
- نمازِ فجر سے طلوع آفتاب تک (جائے نماز پر) بیٹھے رہنے کی فضیلت.. 317
- اس چیز کا بیان کہ جس نے نماز میں سے ایک رکعت کو پا لیا، پس تحقیق اس نے ساری نماز کو پا لیا 318

ان اوقات کے ابواب، جن میں نماز ادا کرنا منع ہے 319

- نہی کے اوقات کا جامع بیان.. 319
- فجر اور عصر کی نمازوں کے بعد مزید نماز پڑھنے سے نہی کا بیان.................................. 321
- عصر کے بعد مزید دو رکعت نماز پڑھنے کا بیان 322
- طلوع فجر کے بعد نماز پڑھنے کا بیان 323
- طلوع آفتاب، غروبِ آفتاب اور زوال کے وقت نماز پڑھنے سے نہی کا بیان 323
- مکہ مکرمہ میں اس کی رخصت کا بیان 324

فوت شدہ نمازوں کی قضائی کا بیان.. 325

- اس چیز کا بیان کہ نماز کو بھول جانے کا وقت وہ ہے، جب اس کو یاد آئے 325
- سورج طلوع ہونے تک نمازِ فجر سے سوئے رہنے والے کا بیان 325
- کافروں کے ساتھ لڑائی کی مصروفیت کی وجہ سے نماز کو مؤخر کرنے، نمازِ خوف کی وجہ سے اس رخصت کے منسوخ ہو جانے، فوت شدہ نمازوں کو بالترتیب ادا کرنے، پہلی نماز کے لیے اذان اور اقامت کہنے اور باقی ہر فوت شدہ نماز کے لیے صرف اقامت کہنے کا بیان 330
- فوت ہونے والی نفلی نماز اور وظیفوں کی قضائی کی مشروعیت کا بیان 331

اذان اور اقامت کے ابواب 333

- اذان کا حکم اور اس حکم کی تاکید کا بیان... 333

- اذان، اذان کہنے والوں اور اماموں کی فضیلت کا بیان 334
- بلند آواز سے اذان کہنے کے حکم، اس کی فضیلت اور اذان و اقامت کے درمیان دعا کی قبولیت اور اذان و اقامت سن کر شیطان کے بھاگ جانے کا بیان 337
- اذان کی ابتدا کا بیان اور عبداللہ بن زید کا خواب اور فجر میں ”اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ“ کی مشروعیت ... 339
- اذان اور اقامت کا طریقہ اور دونوں کے کلمات کی تعداد اور ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے واقعہ کا بیان 342
- آدمی اذان اور اقامت سنتے وقت اور اذان کے بعد کیا کہے 346
- اول وقت میں اذان کہنے اور صرف فجر میں وقت سے پہلے اذان کہنے کا بیان 349
- جمعہ کے لیے، اور بارش والے دن اذان کہنے کا بیان 350
- اذان اور اقامت کے درمیان وقفہ کرنے کا بیان اور جو اذان کہے وہی اقامت کہے 351
- مؤذن کا جواب نہ دینے اور اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کی وعید 352
- **مساجد کا بیان 353**
- زمین میں بنائی جانے والی سب سے پہلی مسجد اور مساجد بنانے کی فضیلت 353
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ”میرے لیے زمین مسجد اور پاک کرنے والی بنائی گئی ہے“ کا بیان 355
- مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت دعائیں پڑھنے اور مسجد میں بیٹھنے اور وہاں سے گزرنے کے آداب کا بیان .. 355
- مساجد کو گندگیوں سے محفوظ رکھنے کا بیان 357
- مساجد کو ناپسندیدہ بدبوؤں سے محفوظ رکھنا........................ 358
- ان تمام چیزوں کا بیان جن سے مساجد کو محفوظ رکھا جائے 359
- مساجد میں جو کام کرنے جائز ہیں........................ 360
- تبرک و تعظیم کے لیے انبیاء وصالحین کی قبروں کو مساجد بنانے کی ممانعت 362
- گھروں میں مساجد بنانے کا بیان 363
- **شرمگاہ کو ڈھانپنے کے بارے میں ابواب 365**
- عورۃ اور اس کی حد کا بیان اور ران کو پردہ قرار دینے والے کی دلیل 365
- ستر کو چھپانے کے وجوب کا بیان 366
- آزاد عورت چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ ساری کی ساری چھپانے کی چیز ہے 367
- نماز میں مسلمانوں کے ننگا ہونے کی ممانعت اور ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا جواز 368

- دو کپڑوں میں نماز کے مستحب ہونے اور ایک کپڑے میں جائز ہونے کا بیان اور صرف قمیص میں نماز پڑھنے والے شخص کا بیان کہ اگر شرمگاہ کھلنے کا اندیشہ ہو تو وہ کیا کرے 370
- "اِشْتِمَالُ الصَّمَّاء" اور ایک کپڑے میں گوٹھ مانے کی کراہیت کا بیان 371

نمازی کی جائے نماز، کپڑے اور بدن کا نجاست سے پاک ہونے کا بیان اور جو نجاست معلوم نہ ہو اس سے درگزر کا بیان 372

- ان جگہوں کا بیان جن میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا اور جن میں نماز پڑھنے کی اجازت دی گئی ہے 372
- جوتوں میں نماز پڑھنے کا بیان 373
- چٹائی، ٹاٹوں، پوستینوں اور اوڑھنیوں پر نماز پڑھنے کا بیان 375

قبلہ کے آداب 377

- بیت المقدس کے قبلہ رہنے کی مدت اور پھر کعبہ کی طرف تحویلِ قبلہ کا بیان 377
- فرض نماز میں قبلہ رخ ہونے کا وجوب 378
- کعبہ کے اندر نفلی نماز پڑھنے کا بیان 379
- مسافر کے لیے اپنی سواری پر بیٹھ کر نفلی نماز پڑھنے کا جواز چاہے سواری کا منہ جس طرف مرضی ہو جائے 380

نمازی کے آگے سترہ رکھنے اور اس کے پیچھے سے گزرنے کا حکم 382

- نمازی کے لیے سترے کے مستحب ہونے اور اس کے قریب ہونے کا بیان اور اس کی وضاحت کہ وہ کس چیز کا ہو اور نمازی کی کس طرف ہونا چاہیے؟ 382
- نمازی کے آگے گزرنے والے آدمی وغیرہ کو روکنے کا بیان 383
- نمازی اور اُس کے سترہ کے درمیان سے گزرنے کے متعلق سختی کا بیان 385
- جو شخص اس حالت میں نماز پڑھے کہ اس کے آگے کوئی انسان یا چوپایہ ہو 386
- امام کا سترہ ہی مقتدی کا سترہ ہے اور کسی چیز کے گزر جانے سے نماز منقطع نہیں ہوتی 386

نماز کے طریقہ کے ابواب 388

- نماز کے جامع طریقے کا بیان 388
- "مُسِيْءُ الصَّلَاة" کی حدیث کے متعلق اسی باب کی ایک فصل 393
- نماز کے افتتاح اور اس میں خشوع کا بیان 394

- تکبیر تحریمہ وغیرہ کے وقت رفع الیدین کرنے کا بیان 395
- دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اوپر رکھنے کا بیان 396
- تکبیر تحریمہ کے بعد، قراءت سے پہلے، ﴿وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾ کہنے کے بعد اور سورت (کی تلاوت) کے بعد یعنی رکوع سے پہلے سکتوں کا بیان 398
- دعائے استفتاح اور قراءت سے پہلے تعوذ کا بیان 399
- سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتے وقت ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِیْمِ﴾ (پڑھنے) کا بیان 402
- سورۃ الفاتحہ کی تفسیر اور اس کی دلیل جس کا یہ خیال ہے کہ ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ فاتحہ کی آیت نہیں ہے 404
- فاتحہ پڑھنے کے وجوب کا بیان 406
- مقتدی کی قراءت اور جب اپنے امام کو سنے تو اس کے خاموش ہونے کا بیان 408
- نماز میں بلند آواز سے قراءت کرنے کی ممانعت، جب وہ دوسرے نمازی پر گڈ مڈ کر رہا ہو 410
- آمین کہنے اور قراءت میں اسے بلند آواز یا آہستہ کہنے کا بیان 411
- اس شخص کے حکم کا بیان جو قراءت کا فریضہ اچھی طرح ادا نہیں کر سکتا 412
- پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ کے بعد سورت پڑھنے اور دوسری دو رکعتوں میں اس کا پڑھنا مسنون ہونے یا نہ ہونے کا بیان 413
- ایک رکعت میں دو یا زائد سورتیں یا ایک سورت کا بعض حصہ تلاوت کرنے اور ایک سورت یا بعض آیات کو تکرار کے ساتھ تلاوت کرنے کا بیان 415
- نمازوں میں قراءت کے متعلق جامع بیان 416
- ظہر و عصر میں قراءت کا بیان 418
- مغرب میں قراءت کا بیان 420
- عشا میں قراءت کرنے کا بیان 422
- صبح میں اور جمعہ کی دن کی صبح میں قراءت کا بیان 423
- قراءت کے سری اور جہری ہونے کا اور ترتیل وغیرہ کا بیان 424
- امام پر طاری ہونے والے (امور) اور اس کو لقمہ دینے کا حکم 425
- سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور سیّدنا ابی رضی اللہ عنہ کی قراءت کا نماز میں حجت ہونے کا بیان جن کی قراءت پر تعریف

کی گئی ہے 426
❁ ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہونے والی تکبیرات کا بیان 426
✽ رکوع وسجود اور ان کے متعلقات کے ابواب 429
❁ رکوع میں تطبیق کی مشروعیت اور پھر اس کے منسوخ ہو جانے کا بیان 429
❁ رکوع کی مقدار، اس کے طریقہ اور اس میں اور تمام ارکان میں برابر کا اطمینان رکھنے کا بیان 430
❁ جس نے رکوع وسجود پورا نہ کیا، اس کی نماز کے باطل ہونے کا بیان 431
❁ رکوع میں ذکر کا بیان 432
❁ رکوع وسجود میں قرآن پڑھنے کی ممانعت کا بیان 434
❁ رکوع وسجود سے اٹھنے اور ان کے بعد اطمینان اختیار کرنے کے وجوب اور اسے ترک کرنے والے کی وعید کا بیان ... 435
❁ رکوع سے اٹھ کر اذکار (کرنے) کا بیان 436
❁ سجدے کی حالتیں اور اس کے لیے جھکنے کی کیفیت کا بیان 438
❁ سجدے کے اعضاء اور بال اور کپڑا لپیٹنے کی ممانعت کا بیان 441
❁ کسی ضرورت کی وجہ سے نمازی کا اپنے کپڑے پر سجدہ کرنے، نیز ہجوم کے وقت کوئی سجدہ کیسے کرے 442
❁ سجدے کی دعاؤں اور اذکار کا بیان، ان کے علاوہ جو رکوع میں گزر چکے ہیں 443
❁ دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے اور اس میں جو پڑھا جاتا ہے، اس کا بیان 444
❁ جلسہ استراحت کا بیان 445
✽ دعائے قنوت کے ابواب 447
❁ صبح میں قنوت اور اس کا سبب اور کیا وہ رکوع سے پہلے ہے یا اس کے بعد؟ 447
❁ ظہر اور دوسری نمازوں میں قنوت کا بیان 449
❁ پانچوں نمازوں میں قنوت کے بارے میں ایک فصل 450
❁ بلند آواز سے قنوت کرنے کا بیان 451
❁ وتر میں قنوت اور اس کے الفاظ کا بیان 451
✽ تشہد کے ابواب 453
❁ اس کے الفاظ کے بارے میں ثابت ہونے والے مواد کا بیان اور فصل: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی تشہد 453

- فصل: اس تشہد کے بارے میں جو سیدنا عبداللہ بن عباس اور سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے 454
- تشہد میں بیٹھنے کی کیفیت، انگشتِ شہادت سے اشارہ کرنے کا اور دوسرے امور کا بیان 454
- آخری تشہد کے بعد نبی کریم ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر درود بھیجنے کا بیان 456
- فصل: نبی کریم ﷺ کی جس آل پر درود بھیجا جاتا ہے، اس کی تفسیر کا بیان 458
- نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کے بعد تعوذ اور دعا کا بیان 459
- فصل: نماز (کے تشہد میں) میں دعا کرتے وقت انگلی اٹھانا 461
- نماز میں جامع منقول دعاؤں کا بیان 462

سلام کے ساتھ نماز سے خارج ہونے اور اس کے متعلقات کا بیان 465

- سلام کی کیفیت، اس کے الفاظ اور اس کے دو مرتبہ ہونے کا بیان 465
- سلام کی تخفیف کا اور اس کے ساتھ ہاتھ کے اشارے کی کراہیت کا بیان 466
- سلام کے فرض ہونے اور ایک سلام کے کافی ہونے کے متعلق بیان 466
- نماز کے بعد امام کے ٹھہرنے کی مقدار کا اور اس کے دائیں یا بائیں طرف پھرنے کے جواز کا بیان 467
- سلام کے بعد امام کا لوگوں کی طرف رخ کرنا اور صحابہ کا نبی کریم ﷺ سے برکت حاصل کرنا 468
- امام کا مردوں کے ساتھ تھوڑی دیر تک ٹھہرنا تاکہ عورتیں نکل جائیں اور فرضی اور نفلی نمازوں کے درمیان باہر جانے یا کلام کرنے یا جگہ بدلنے کے ساتھ فاصلہ کرنا 469

نماز کے بعد کیے جانے والے اذکار کے ابواب 471

- ان اذکار میں سے کی جانے والی دعاؤں کا بیان 471
- نمازوں کے بعد تسبیح، تحمید، تکبیر اور استغفار کا بیان 472
- نمازوں کے بعد اذکار، تعوذات، ادعیہ اور بعض سورتوں کے پڑھنے کا جامع بیان 477
- نماز سے فارغ ہونے کے بعد بآواز بلند ذکر کرنے کا بیان 480

نماز کو باطل کرنے والے اور اس میں مکروہ اور جائز امور کا بیان 482

- نماز میں کلام کرنے کی ممانعت کا بیان 482
- نماز کو توڑ دینے والے امور کا بیان 484
- نماز میں بال باندھنے، کنکریوں سے کھیلنے اور پھونکنے کا بیان 485
- نماز میں ہنسنے، اِدھر اُدھر متوجہ ہونے، انگلیوں کے پٹاخے نکالنے اور ان میں تشبیک ڈالنے کا بیان 487

- (نماز میں) نظر اٹھانے، ہاتھ سے اشارہ کرنے اور نماز پڑھنے کے لئے مخصوص جگہ کا اہتمام کرنے کا بیان . 487
- پیشاب یا پاخانہ کو روک کر، کھانے کی موجودگی میں اور اونگھ کے غلبہ کی صورت میں نماز پڑھنے کی کراہت کا بیان.... 488
- نماز میں گونگی بکل، سدل، اسبال، نقش ونگار والے کپڑوں اور عورتوں کی چادروں کی کراہت کا بیان 489
- نمازی کا امام کی طرف یا دائیں جانب کھنکارنے اور نماز میں کوکھوں پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت کا بیان 490
- نماز میں سبحان اللہ کہنے، تالی بجانے اور اشارہ کے جواز کا بیان 491
- اللہ کے ڈر سے نماز میں رونے کے جائز ہونے کا بیان 493
- نماز میں دو سیاہ جانوروں (بچھو اور سانپ) کو قتل کرنے، معمولی مقدار میں چلنے اور اس سلسلے میں کسی ضرورت کی وجہ سے اِدھر اُدھر متوجہ ہونے کے جواز کا بیان 494
- نماز میں بچہ اٹھانے کے جواز کا بیان 495
- دھاری دار کپڑے میں، صرف ایک کپڑے میں اور ایسے کپڑے میں جس کا کچھ حصہ نمازی پر اور کچھ حائضہ عورت پر ہو نماز کے جواز کا بیان 497
- تاریکی میں نمازی کے سامنے عورت کے سونے کے جواز کا بیان 498

سجدہ سہو کے ابواب 500

- نماز میں شک کرنے والا کیا کرے؟ 500
- نمازی کے لیے شیطان کے وسوسے ڈالنے اور اسے دفع کرنے کا بیان 502
- دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دینے والے کا بیان اور اس میں سیدنا ذوالیدین رضی اللہ عنہ کے قصے کا تذکرہ 503
- سلام پھیر دینے والا وہ آدمی کیا کرے، جس کی ابھی تک ایک رکعت باقی ہو 504
- جو شخص پہلے تشہد کے لیے بیٹھنا بھول جائے اور سیدھا کھڑا ہو جائے تو بیٹھنے کے لیے واپس نہ لوٹے 505
- جو شخص چار رکعت والی نماز کی پانچ رکعتیں ادا کر لے 506
- بھول جس قسم کی بھی ہو، اس کے لیے سلام کے بعد سجدے کرنا 507

سجدۂ تلاوت اور سجدۂ شکر کے ابواب 508

- سجدہ تلاوت کی فضیلت اور اس کے مقامات کی تعداد کا بیان 508
- سجدۂ تلاوت میں کیا پڑھا جائے؟ 508
- جہری اور سری نماز میں سجدۂ تلاوت والی آیت پڑھنا 509
- جب تلاوت کرنے والا سجدہ کرے گا تو سننے والا بھی کرے گا 509

❁ اس شخص کی دلیل کا بیان جو مفصل سورتوں میں تلاوت کے سجدوں کے نہ ہونے کا قائل ہے 510
❁ مفصل سورتوں میں سجدۂ تلاوت کی مشروعیت کے قائلین کی دلیل کا بیان 510
❁ سورۂ حج کے دو سجدوں اور سورۂ ص کے سجدہ کا بیان 511
❁ سجدۂ شکر کا بیان 512
❁ نفل نماز کے ابواب 513
❁ نفل نماز کی فضیلت اور اس چیز کا بیان کہ یہ فرض نماز میں ہو جانے والی کمی پوری کرتی ہے 513
❁ نفل نماز گھر میں پڑھنے کی فضیلت کا بیان 513
❁ نبی کریم ﷺ کے دن کے نفل اور فرضوں کی سنتوں کا جامع بیان 515
❁ ظہر کی سننِ رواتب اور ان کی فضیلت کا بیان 518
❁ عصر کی سنن رواتب اور ان کی فضیلت کا بیان 519
❁ عصر کے بعد دو رکعتوں کا بیان 520
❁ عصر کے بعد والی دو رکعتوں کے سبب کا بیان اور اس کا ذکر کہ جس نے ان کو ظہر کی سنتوں کی قضائی قرار دیا. 521
❁ مغرب کی سننِ رواتب کا بیان 522
❁ مغرب سے پہلے دو رکعتوں کا بیان 522
❁ عشا کی سننِ رواتب کا بیان 523
❁ فجر کی دو رکعتوں، ان کی فضیلت اور تاکید کا بیان 523
❁ فجر سے پہلے والی دو رکعتوں کی تخفیف اور ان میں قراءت کا بیان 524
❁ ان دو سنتوں کو اول وقت میں جلدی جلدی ادا کرنے اور ان کے بعد لیٹنے کا بیان 525
❁ رات کی نماز اور وتر کے ابواب 527
❁ رات کی نماز کی فضیلت، اس کی ترغیب اور اس کے افضل وقت کا بیان 527
❁ رات کی نماز میں آپ ﷺ کے اذکار، قراءت اور دعاؤں کا بیان 531
❁ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی وہ حدیث، جس میں رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کی کیفیت بیان کی گئی 535
❁ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث جس میں رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز بیان کی گئی ہے . 536
❁ رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں سیدنا عبد اللہ بن عباس اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دوسرے

صحابہ سے مروی احادیث 539

❋ وتر کے ابواب 542

❁ وتر کی فضیلت، تاکید اور حکم کا بیان 542

❁ وتر کے وقت کا بیان 543

❁ فصل: وتر کا مستحبّ وقت رات کا آخری حصہ ہے 545

❁ ایک، تین، پانچ، سات اور نو رکعت وتر ایک سلام کے ساتھ پڑھنے اور اس سے پہلے جفت رکعات ادا کرنے کا بیان، ایک رکعت وتر پڑھنے کا بیان 546

❁ تین رکعت نمازِ وتر کا بیان 547

❁ پانچ رکعت نمازِ وتر کا بیان 548

❁ سات، نو، گیارہ اور تیرہ رکعت نمازِ وتر کا بیان 548

❁ وتر کی دو اور ایک رکعت کے درمیان سلام سے فاصلہ کرنے کا بیان، نمازِ وتر میں قراءت کا بیان 550

❁ پانچ یا سات سے کم وتر نہ ہونے اور ایک رات میں دو وتر نہ ہونے کا بیان، رات کی نماز کو وتر کے ساتھ ختم کرنے اور اسے توڑنے کا بیان 551

❁ سواری پر نمازِ وتر کو ادا کرنے اور سواری سے اتر کر زمین پر ادا کرنے والے شخص کا بیان 551

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّم ، أَمَّا بَعْدُ!

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی رشد و ہدایت کے لیے تقریباً سوا لاکھ انبیاء و رسل مبعوث فرمائے اور انہیں کتب اور صحائف بھی عطا فرمائے۔ اس سلسلہ کی آخری کڑی سیّد الانبیاء والمرسلین جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿اِنَّآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ کَمَآ اَوْحَیْنَآ اِلٰی نُوْحٍ وَّ النَّبِیّٖنَ مِنْ بَعْدِہٖ ۚ وَ اَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰہِیْمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ عِیْسٰی وَ اَیُّوْبَ وَ یُوْنُسَ وَ ہٰرُوْنَ وَ سُلَیْمٰنَ ۚ وَ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾﴾

(النساء: 163)

''بے شک ہم نے آپ پر وحی اُتاری ہے، جیسے نوح اور ان کے بعد کے دوسرے انبیاء پر اُتاری تھی، اور جیسے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان پر وحی اُتاری تھی، اور ہم نے داود کو زبور عطا کی تھی۔''

اللہ تعالیٰ نے رسولِ اکرم ﷺ کے قلب اطہر پر قرآن مجید جیسی عظیم کتاب نازل فرمائی۔

﴿فَاِنَّہٗ نَزَّلَہٗ عَلٰی قَلْبِکَ بِاِذْنِ اللّٰہِ﴾ (البقرہ: 97)

''پس بلاشبہ اسی (جبریل) نے اس (قرآن) کو آپ کے دل کے اوپر اللہ کے حکم سے نازل کیا ہے۔''

اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی خود اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ لی ہے:

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۹﴾﴾ (الحجر: 9)

''بے شک ہم نے ذکر کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

قرآن مجید کے مقتضیات کی تشریح وتفسیر کی ذمہ داری رسولِ کریم ﷺ پر عائد تھی:

﴿وَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْہِمْ﴾ (النحل: 44)

''اے نبی! اور ہم نے یہ ذکر آپ کی طرف اس لیے نازل کیا کہ تم لوگوں کے لیے واضح کر دو اس تعلیم کو جو ان کی طرف اُتاری گئی۔''

لہٰذا حدیث رسول اللہ کا کلام ہے، اس نے اسے اپنے رسول ﷺ پر نازل فرمایا ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ (النجم: 3، 4)

''اور آپ اپنی خواہش سے بات نہیں فرماتے، بلکہ وہ تو وحی ہے جو آپ پر نازل کی جاتی ہے۔''

ایمان صالح کی قبولیت کی اہم شرط ہے کہ انسان اللہ کی اطاعت اور فرماں برداری کے ساتھ اس کے رسول ﷺ کی فرماں برداری بھی کرے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۝ ﴾ (محمد: 33)

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال برباد نہ کرو۔''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((كُلُّ أُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى ، قَالُوْا: يا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ يَاْبٰى؟ قَالَ: مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ أَبٰى .)) ❶

''میری ساری کی ساری اُمت جنت میں داخل ہوگی، الا کہ جو شخص انکار کردے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! انکار کون کرتا ہے؟ ارشاد فرمایا: جس شخص نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا، اور جس نے میری نافرمانی کی گویا اس نے جنت میں جانے سے انکار کردیا (لہٰذا وہ جہنم میں داخل ہوگا)۔''

معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی ذات اور آپ کا ہر قول وفعل مسلمانوں کے لیے نمونہ عمل ہے لہٰذا آپ ﷺ کی اطاعت وفرماں برداری واجب العمل ہے۔ ارشاد فرمایا:

﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾ (الاحزاب: 21)

''یقیناً تم مسلمانوں کے لیے رسول اللہ کا قول وعمل ایک بہترین نمونہ ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَوَعَاهَا ، ثُمَّ أَدَّاهَا إِلٰى مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا .)) ❷

''اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو تروتازہ رکھے، جس نے میری بات سنی، اور پھر یاد رکھی، اور پھر وہ بات اس شخص تک پہنچا دی جس نے اسے نہیں سنا۔''

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ان لوگوں کے لیے دُعا فرمائی گئی ہے جو آپ ﷺ کی حدیث کی حفاظت کرتے، ضبط میں رکھتے اور پوری صحت واتقان کے ساتھ دوسروں تک پہنچا دیتے ہیں۔ حفاظِ حدیث اور مبلغین حدیث کے لیے

❶ صحيح بخاری، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، رقم: 770.

❷ شرف أصحاب الحديث للخطيب، رقم: 20، موافقة الخبر الخبر للحافظ ابن حجر: 371/1، وقال: هٰذا الحديث صحيح المتن.

رسول اللہ ﷺ کی مذکورہ دُعا سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ حفاظت حدیث اور تبلیغ حدیث ونشر حدیث آپ ﷺ کی رضا اور دلی چاہت ہے۔ آپ کو بتاتے جائیں کہ رضائے الٰہی کے بعد نبی کریم ﷺ کی رضا حیاتِ انسانی کا عظیم سرمایہ اور بڑی متاع ہے۔

﴿ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴾ (التوبة: 62)

''اللہ اور اس کے رسول زیادہ حق دار ہیں کہ انہیں راضی رکھا جائے۔''

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا حاصل کرنے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ انسان کتاب وسنت پر عمل پیرا ہو، کتاب وسنت کو سیکھے اور اس کی نشر واشاعت کا کام کرے۔ بلکہ اُمت محمدیہ کی فضیلت اسی وجہ سے ہے کہ وہ کتاب اللہ کے ساتھ ساتھ حدیث وسنت کی تعلیم کو عام کریں، اس کی اشاعت کا کام کریں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ﴾ (آل عمران: 110)

''اے مسلمانو! تم بہترین لوگ ہو، جو انسانوں کے لیے پیدا کیے گئے ہو، بھلائی کا حکم دیتے ہو، بُرائی سے روکتے ہو۔''

محدث شہیر عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((اَوَّلُ الْعِلْمِ النِّيَّةُ ثُمَّ السِّمَاعُ ثُمَّ الْفَهْمُ ثُمَّ الْحِفْظُ ثُمَّ الْعَمَلُ ثُمَّ النَّشْرُ .))

''پہلا علم نیت، پھر سماع، پھر فہم، پھر حفظ، پھر عمل اور اس کے بعد اس کی نشر واشاعت ہے۔''

مجھے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے محبت ابتداء ہی سے رہی ہے۔ ان کی سیرت واستقامت اور حدیث رسول ﷺ سے ان کے گہرے تعلق کی وجہ سے میرے ایک دوست اور محسن شمشیر اشرف ان کا نام سن کر آنسو بہا دیتے تھے اور کبھی کبھی میری حالت بھی ایسے ہی ہو جاتی تھی۔ امام احمد رحمہ اللہ کی کتاب اصول السنة اور پھر دوسری چند کتب شیخ البانی رحمہ اللہ کے تلامذہ سے درساً پڑھنے کا موقع میسر آیا تو دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ مسند احمد کو بھی پڑھا جائے۔ اسی دوران میرے ایک دوست سہیل صاحب مسند احمد کا مطالعہ کر رہے تھے۔ میری گزارش پر انہوں نے خود مطالعہ چھوڑ کر مسند احمد میرے حوالے کر دی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ میں اسے پڑھ سکوں۔ اسی دوران ہماری فتح الربانی بھی چھپ گئی پھر اس کا مطالعہ کرنے کا موقع ملا تو فضیلۃ الشیخ حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ کی بات سمجھ آئی کہ مسند احمد کی جگہ فتح الربانی کا ترجمہ عام لوگوں تک پہنچانے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ مسند احمد کی تہذیب اور فقہی ترتیب ہے۔ ایک دفعہ پھر اللہ کا خاص فضل وکرم ہوا کہ فتح الربانی ہماری قرآن کلاس میں پڑھنے پڑھانے کا شرف حاصل ہوا تو فتح الربانی کے مقدمہ میں اس پیراگراف کی معرفت حاصل ہوئی۔

''ہم نے اس عظیم کتاب کی خدمت کرتے ہوئے شیخ عبدالرحمٰن بنا ساعاتی رحمہ اللہ کی فقہی ترتیب اور تکرار کے حذف کی پابندی کی ہے۔ تاکہ قارئین جلد مانوس ہو کر اس کتاب کے مفید پہلوؤں کا اندازہ کر لیں۔ اب

اردو دان طبقے کو بھی دلچسپی لینے کا موقع مل گیا ہے۔ بہرحال ابھی تک بھی اس کتاب کی ضخامت برقرار ہے۔''

قرآن کلاس میں پڑھانے سے پہلے اختصار اور تہذیب کرکے جن امور کو پیش نظر رکھا وہ آئندہ سطور میں آ رہا ہے۔

مسند احمد پر بے شمار محدثین اور علماء نے کام کیا ہے۔ ان میں سے ہمارے مربی محسن الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ بھی ہیں جنہوں نے المنهج الأسعد بترتيب مسند الإمام احمد کے نام سے علمی خدمت کی۔ جس میں مسند کی اطراف کو جمع کیا ہے۔ امام احمد خود بھی مسند کی تنقیح و تہذیب کرنا چاہتے تھے، جیسا کہ حافظ شمس الدین جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''امام احمد رحمہ اللہ نے مسند کو متفرق اوراق میں لکھا تھا اور مختلف اجزاء میں پھیلا رکھا تھا جیسے کہ مسودہ ہوتا ہے۔ اس کی تہذیب و تنقیح سے پہلے انتقال ہو گیا اور کتاب اسی حال میں رہ گئی۔'' (مقدمہ المسند تحقیق احمد شاکر)

اللہ عزوجل کا ہم پر خاص فضل ہوا ہے کہ ہم نے امام احمد رحمہ اللہ کی 61 سالہ محنت اور کوشش کو عام مسلمانوں کے لیے آسان کر دیا ہے اور یہی بات امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے عبداللہ سے کہی تھی۔ "احتفظ بهذا المسند فإنه سيكون للناس إمامًا" ''تم اس مسند کی حفاظت کرنا پس بے شک عنقریب یہ لوگوں کے لیے امام ہوگی۔'' [1]

طبقات الشافعیہ الکبریٰ میں ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی زندگی کے آخری دنوں میں مسند احمد کو اپنے عزیز و اقارب کو سنایا تھا۔ اور اس سے بہت سارے مسائل بھی حل ہو جاتے ہیں۔ صحاح ستہ اور دوسری کتب کا مجموعہ بھی معلوم ہوتا ہے۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ''الفتح الربانی'' کی تہذیب و اختصار کو مسلمانانِ عالم کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ ادارہ کا بہت بڑا اعزاز باعث صد افتخار عمل ہے۔ فتح الربانی کے اختصار و تہذیب کا کام چند امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے۔

1:......ضعیف روایات کو حذف کر دیا گیا ہے۔

2:......سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی حدیث "لا تحدثوا الناس بما لا يبلغ عقولهم" کو مدنظر رکھتے ہوئے غیر معروف روایات کو حذف کیا گیا ہے۔

3:......منسوخ احادیث کو حذف کرتے ہوئے ناسخ احادیث کو باقی رکھا گیا ہے۔

4:...... کتاب میں وارد مکرر روایات میں سے ان کی جامع روایات کو باقی رکھا گیا ہے۔ جن میں معانی زیادہ پائے جاتے تھے۔

5:......شاذ روایات کو حذف کرتے ہوئے معروف احادیث کو کتاب میں باقی رکھا گیا ہے۔

---

[1] سير أعلام النبلاء : 327/11 .

6:......راجح روایات کو باقی رکھتے ہوئے مرجوح روایات کو حذف کر دیا گیا ہے۔

7:......عقائد واحکام کی احادیث کو باقی رکھتے ہوئے تاریخی روایات کو حذف کیا گیا ہے۔

8:......راویوں کے اوہام والی روایات کو بھی حذف کیا گیا ہے۔

9:......احادیث کی علمی تخریج کرتے ہوئے اس چیز کو مدنظر رکھا ہے کہ جس حدیث کو امام بخاری و مسلم دونوں یا ان میں سے کسی ایک نے روایت کیا تو صرف ان ہی کا حوالہ دینے پر اکتفا کیا اور جو احادیث دوسری کتب میں پائی جاتی ہیں تو ان پر شیخ شعیب الأرناؤط کے لگائے گئے احکام پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

10:......بعض مقامات پر محدث البانی رحمہ اللہ کی رائے کو ترجیح دی ہے۔

11:......بعض جگہ اسناد کو بھی حذف کیا ہے۔

بعد ازاں یہ کام میں نے اپنے انتہائی قریبی دوست حافظ حامد محمود الخضری حفظہ اللہ کے سپرد کر دیا تو انہوں نے بڑی دقیق نظر سے اس کام کی تصحیح، تنقیح، تراش خراش اور تخریج کا فریضہ بڑے احسن انداز میں سرانجام دیا، وہ اس عظیم الشان کام میں میرے برابر کے شریک ہیں۔ اس موقعہ پر میں ان کا شکریہ ادا کرنا انتہائی ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ سلسلہ خدمۃ الحدیث النبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہ میرے دست راست ہیں اور سلسلہ احیاء منہج اہل السنہ الجماعۃ اور سلسلہ اربعینات کو مرتب کرنے میں میرے دست و بازو بنے ہوئے ہیں۔

میں اپنے مربی فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ کے انتہائی شکرگزار ہیں جو اپنی مصروفیات کے باوجود ادارہ کی سرپرستی کر رہے ہیں ان کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی کا نتیجہ ہے کہ خدمات حدیث منظر عام پر آ رہی ہیں، فضیلۃ الشیخ کی رفاقت ہمارے لیے بڑی مبارک ہے۔ جزاہ اللّٰہ خیرا فی الدنیا والآخرۃ.

ممبران ادارہ جناب ابو یحییٰ محمد طارق جاوید، منصور سلیم، میاں سجاد، محمد ناظر سدھو، ظفر اقبال، محمد نادر، فیصل جاوید، فیصل خان، اسجد محمود منج، محمد عرفان، اختر علی، شوکت حیات، انتصار، عبدالوحید، زاہد حسین چھیپہ، محمد مشتاق، ماسٹر الطاف، عندلیب۔ اور ادارہ کی مجلس شوریٰ جناب محمد شاہد انصاری، حاجی نوید آصف، شمشیر اشرف، محمد اکرم سلفی، مرزا ذاکر احمد اور ابوطلحہ صدیقی کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ جن کے تعاون سے کتب حدیث کا کام جاری و ساری ہے۔

جناب انکل ابومؤمن منصور احمد حفظہ اللہ اور ان کے دست و بازو جناب محمد رمضان محمدی اور محمد سلیم جلالی حفظہم اللہ (اسلامی اکادمی) کی تمام کوششیں اللہ عزوجل اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، کیونکہ ان کے تعاون سے ان کتابوں کی اشاعت ہو رہی ہے۔

جناب ابوحفص محمد حسن خان حفظہ اللہ نے دیدہ زیب و جاذب نظر کمپیوٹر ڈیزائننگ کی، اللہ تعالیٰ اُن کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔

اللہ کے حضور سر بسجود ہو کر دعا گو ہوں کہ وہ اس عظیم الشان کتاب کو ہم گنہگاروں کی نجات کا ذریعہ بنائے کہ اس کی رحمت بے کنار ہے۔ اللہ عزوجل اس عظیم کام خدمتِ حدیث کو میرے لیے، میرے والدین، دوست احباب اور میرے اساتذہ کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ .

وکتبه

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

رئیس: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز، لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

اجازة فى رواية الحديث

الحمد لله الذى جعل الاسناد خصيصة هذه الأمة، وجعله من الدين ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء .

والصلاة والسلام على اشرف الانبياء والمرسلين محمد صلى الله عليه وسلم القائل: يحمل هٰذا العلم من خلف عدوله، والقائل: بلغوا عنى ولو اٰية والقائل: الا فليبلغ الشاهد الغائب والقائل: تسمعون منى ويسمع منكم ويسمع ممن سمع منكم والقائل: نضر الله امرأ سمع مقالتى فحفظها ثم اداها كما سمعها .

وعلىٰ اٰله وصحبه ومن اقتدى بهديه وسنن بسنته إلى يوم الدين فنذكر في هٰذه العجالة روايتنا للحديث واجازاتنا فيه ووصل سندنا بالعلماء المحدثين، لكى نجيزبه من طلب منا الاجازة، وإن كنت لست أهلا لذلك ولكن تحقيقا لرغبة المستجيزين وابقاء لسلسلة الاسناد المباركة نكتب ونقول وبالله التوفيق .

قرأنا الجامع الصحيح لأمير المؤمنين في الحديث الامام البخارى رحمه الله ومؤطا الامام مالك برواية يحيى بن يحيى المصمودى عنه على شيخنا المحدث الحافظ المقلب بجامع المعقول والمنقول الشيخ حاكم على الدهلوى هو قرأ هذين الكتابين وكثيرا من الكتب الأخرى مثل صحيح الإمام مسلم والسنن الأربعة على الشيخ المحدث عبيد الله رحمانى رحمه الله عن محدث الوقت الشيخ أحمد لله البرتاب كرى رحمه الله عن شيخ الكل فى الكل رئيس المحدثين فى الهند الشيخ نذير حسين المحدث البهارى ثم الدهلوى رحمه الله ح ويصل سندنا إلى الشيخ نذير حسين المحدث الدهلوى بطريق أعلى منه ايضا، وهوان شيخنا حاكم على رحمه الله قرأ على الشيخ أحمد الله بلوغ المرام لإبن حجر العسقلاني وجزأ من مشكاة المصابيح والشيخ احمد الله من اشهر تلاميذ الشيخ نذير حسين كما تقدم، فأصبح سندنا هكذا: حاكم على عن أحمد الله عن نذير حسين (أى بواسطتين بينى وبين شيخ الكل) ولله الحمد:

ولـنـا إجـازات عن المشايخ المعروفين بسند شيخ الكل نذير حسين محدث الدهلوي ونذكر بعضا منها:

أجازنا بجميع مروياته ومسموعاته شيخنا الكريم العالم الكبير المعروف بشيخ العرب والـعـجـم الـعـلامة بـديـع الدين شاه الراشدي السندي رحمه الله وهو يروي عن كثير من العلماء المحدثين:

فأجازه الشيخ المحدث القوى فى المناظرة الشيخ ثناء الله الامرتسرى عنه .

وأجازه الشيـخ الـفـاضـل الـمـحـدث ابـوسعيد شرف الدين المحدث الدهلوي عن المحدث الشيخ محمد بشير بن بدر الدين السهسواني عنه .

وأجـازه الشيـخ المحدث التقى الزاهد الشيخ عبد الله روبرى عن محدث زمانه الشيخ عبدالمنان بن شرف الدين الوزير آبادى عنه .

وأجـازه الشيـخ الـمحدث المدرس بالحرم المكي الشيخ ابومحمد عبد الحق بن عبد الواحد بن محمد هاشم الهاشمى البها والفورى عن الشيخ أبى سعيد حسين بن عبد الرحيم البتـالـوي والشيـخ أبـى الوفاء الأمرتسرى والشيخ أبى الحسين محمد بن حسين الدهلوى والشيـخ أبى اسماعيل ابراهيم بن عبد الله والشيخ أبى محمد بن محمود الطنافسي والشيخ أبـى تراب عبد التواب بن قمر الدين الملتانى والشيخ أبى اليسار محمد بن عبد الله الغيطى والشيخ محمد بن أبى محمد الرياستي

كلهم عن شيخ الكل رحمه الله .

وأجـازه الشيـخ أبواسحاق نيك محمد الأمرتسرى عن الإمام ابن الإمام عبدالجبار بن عبد الله الغزنوى عن شيخ الكل

ح وكـذلك أجـازنا بجميع مروياته ومسموعاته واجازاته شيخنا الكريم محدث النيبال الشيـخ عبـدالـروف جـند انغري النيبالي . وشيخنا الفاضل العالم الكبير الشيخ عبد الخالق الـرحـمـانـي بـن الشيـخ المحدث عبد الجبار كنديلوي عن الشيخ عبيد الله الرحماني عن الشيخ أحمد الله برتاب غرى عن شيخ الكل .

ح وكـذلك اجـازنـا بـجميع مروياته ومسموعاته المحدث الشهير العالم الزاهد العابد التقى الشيخ سلطان محمود جلالفوري عن الشيخ عبد التواب ملتاني عن شيخ الكل .

والشيخ عبيد الله رحماني حصلت له الإجازة والرواية عن الشيخ المحدث أبى العلى محمد عبد الرحمٰن المباركفوري صاحب تحفة الأحوذي عن شيخ الكل (فأصبح بينى وبين الشيخ المباركفوري واسطتان) ولله الحمد ويصل سندنا الى المحدث الشهير الإمام الشوكاني رحمه الله عن طريق الشيخ أحمد الله برتاب غرى رحمه الله فقد حصلت له الاجازة والرواية عن الشيخ المحدث حسين بن محسن الأنصاري الخزرجى اليمانى عن محمد بن ناصر الحسني الحازمى وعن أحمد بن محمد بن على الشوكاني كلاهما عن الإمام الشوكاني رحمهم الله رحمة واسعة .

قلت: والأسانيد من شيخ الكل نذير حسين المحدث الدهلوي الى الأئمة الأعلام مذكورة فى كتب الحديث والتراجم .

وها أنا أسوق منها سندا واحدا إلى رئيس المحدثين وأمير المومنين فى الحديث الإمام محمد بن اسماعيل بن ابراهيم البخاري الجعفي رحمه الله ، وبالله التوفيق .

الشيخ نذير حسين المحدث الدهلوي حصل له السماع والقرأة والإجازة عن الشيخ محمد اسحاق الدهلوي عن جده من جهة الأم الشيخ عبد العزيز الدهلوي عن شيخ أبى طاهر محمد بن ابراهيم الكردي عن ابيه ابراهيم بن حسن الكردي ، وهو قرأ صحيح البخاري على الشيخ أحمد بن محمد القشاشى قال أخبرنا به الشيخ شمس الدين بن محمد احمد الرملي أخبرنا الشيخ زين الدين زكريا بن محمد الانصاري قال قرأت على الشيخ الحافظ أبى الفضل شهاب الدين أحمد بن على ابن حجر العسقلاني عن الشيخ أبى اسحاق ابراهيم بن أحمد التنوخى عن المسند المعمر أبى العباس أحمد بن أبى طالب الحجار سماعا لجميعه عن الشيخ سراج الدين أبى عبد الله الحسين بن المبارك الزبيدي عن الشيخ أبى الحسن عبد الرحمٰن مظفر الداودي عن أبى محمد عبد اللّٰه بن أحمد السرخسي عن أبى عبد الله محمد بن يوسف الفربري عن مؤلفه أمير المؤمنين في الحديث أبى عبد الله محمد بن اسماعيل البخاري رحمه الله .

قلت قد أجزت لجميع ما تقدم من مروياتي ومسموعاتي وإجازاتى أخى فى الله الشيخ **أبوحمزة عبد الخالق الصديقي** بعد ما قرأ على **الصحيح للإمام البخارى** وأوصيه بتقوى الله تعالى فى السر والعلن وأن يخلص نيته ويتمسك بمنهج العلماء المحدثين في خدمتهم

لـلسـنة الـمـطهـرة على صاحبها ألف ألف تحية من حيث القرأة والسماع والحفظ والعمل والـنشر والأداء كما قال الإمام عبد الله بن المبارك رحمه الله: أول العلم النية ثم السماع ثم الـفهـم ثـم الـحفظ ثم العمل ثم النشر ، وان يجعل فى يده دائما كتابا من كتب الحديث فى إقامته ورحلاته كما سئل الامام البخاري عن دواء الحفظ فقال: إدمان النظر في الكتب ، وأن يـقف أمام أعداء السنة من المنكرين لها والمؤولين والمحرفين فيها وأن لا ينسانا ومشايخنا و والدينا وكل من حمل لواء السنة المطهرة في صالح دعواته وخاصة فى الاوقات المشهود لهـا بالاستجابة على لسان سيد الانبياء والمرسلين ، واصلى واسلم عليه وعلى آله وصحبه وأهل طاعته أجمعين .

خادم زمرة الحفاظ المحدثين

عبد الله ناصر عبد الرشيد الرحمانى

غفر الله ولوالديه وأساتذته

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ، وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ، وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّم ، أَمَّا بَعْدُ!

قرآن مجید لاریب کتاب ہے۔اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ یہ منزل من اللہ کتاب ہے، کیونکہ عرب فصاحت و بلاغت کی انتہائی بلندی پر پہنچنے کے باوجود قرآن مجید جیسی آیات اور چھوٹی سے چھوٹی سورت لانے سے بھی عاجز رہے،تو کوئی عقل مند انسان اس کے کتاب اللہ ہونے میں شبہ نہیں کرے گا۔

﴿ الٓمّٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ﴾ (السجدہ : 1 ، 2)

''الٓمٓ،اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ کتاب رب العالمین کی طرف سے نازل کردہ ہے۔''

قرآن مجید لوگوں کی رشد و ہدایت کے لیے نازل کیا گیا۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ ﴾ (البقرۃ : 1)

''اس کتاب میں کوئی شک و شبہ نہیں،اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے والوں کی رہنمائی کرتی ہے۔''

قرآن مجید ایک واضح اور کھلی کتاب ہے،اس میں کوئی غموض وخفا نہیں ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿ حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ ﴾

(حم السجدہ : 1 تا 3)

''حٰمٓ، یہ کتاب نہایت مہربان، بے حد رحم کرنے والے کی طرف سے نازل کردہ ہے۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیتیں واضح کردی گئی ہیں،عربی قرآن ہے،اُن لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں۔''

قرآن مجید کے بعد مسلمانوں کا اصل دارومدار ان احادیث نبویہ پر ہے جو رسول اللہ ﷺ کے واسطہ سے صحیح اور مستند طریق پر ان تک پہنچی ہیں۔قرآنِ مجید میں جو اصول و کلیات، بنیادی تعلیمات و ہدایات اور مجمل احکام بیان کیے گئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اقوال و اعمال کے ذریعہ ان کی تشریح وتفصیل اور تفسیر بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ ﴾ (النحل : 44)

''اور آپ پر ہم نے قرآن نازل کیا ہے، تاکہ لوگوں کے لیے جو کچھ نازل کیا گیا ہے، اسے آپ ان کے

لیے کھول کر بیان کر دیجیے۔''

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝﴾

(النحل : 64)

''اور ہم نے آپ پر کتاب اس لیے نازل کی ہے تاکہ آپ ان کے آپس کے اختلاف کھول کر بیان کر دیں، اور وہ کتاب ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔''

یہ تبیین، تشریح اور تفسیر رسول اللہ ﷺ اپنی طرف سے نہیں کرتے تھے، آپ جو کچھ کہتے تھے، یا جو حکم بھی دیتے تھے، وہ درحقیقت وحی ہوتی تھی جو آپ پر نازل کی جاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝﴾ (النجم : 3 تا 4)

''اور آپ اپنی خواہش سے بات نہیں کرتے، بلکہ وہ تو وحی ہے جو آپ پر نازل کی جاتی ہے۔''

یعنی قرآن مجید کو آپ ﷺ نے اپنی جانب سے نہیں گھڑا، اور نہ دیگر احکامِ الٰہیہ کو جنہیں آپ قرآن کی تفسیر و توضیح کے طور پر بیان کرتے ہیں، اپنی خواہش نفس کے مطابق لاتے ہیں، بلکہ وہ سب اللہ کی وحی ہوتے ہیں۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر دو قسم کی وحی نازل کی اور دونوں پر ایمان لانا اور جو کچھ ان دونوں میں ہے اس پر عمل کرنا واجب قرار دیا ہے، اور وہ دونوں قرآن و حکمت ہیں...... کتاب تو قرآن ہے اور حکمت سے باجماع سلف سنت مراد ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے حاصل کر کے جو خبر دی اور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے جو خبر دی دونوں واجب التصدیق ہونے میں یکساں ہیں۔ یہ اہل اسلام کا بنیادی اور اتفاقی مسئلہ ہے۔ اس کا انکار وہی کرے گا جو ان میں سے نہیں ہے، خود نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: ((اَلَا اِنِّــــیْ اُوْتِیْتُ الْـقُرْآنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ .)) ''مجھے کتاب دی گئی ہے اور اس کے ساتھ اسی کے مثل ایک اور چیز بھی دی گئی ہے یعنی سنت۔'' ❶

لہٰذا آپ کے تمام احکام واجب التعمیل ہیں، اس فہم نبوت اور وحی سے مستنبط احکام کو قرآن مجید نے حکمت سے تعبیر کیا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۭ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝﴾

(النساء : 113)

''اور اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت اتاری ہے اور جو آپ نہیں جانتے تھے وہ آپ کو سکھایا ہے، اور آپ پر

❶ كتاب الروح، ص: 92.

اللہ کا بڑا فضل تھا۔''

صاحبِ "فتح البیان" رقمطراز ہیں: ''یہ آیت دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔''

اللہ عزوجل نے اہل اسلام پر یہ احسان جتایا ہے کہ اُس نے انہیں کتاب کے ساتھ حکمت دی اور قرآن کے ساتھ حدیث وسنت عطا فرمائی:

﴿ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ﴾ (البقرة : 231)

''اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو اور قرآن وسنت کو یاد کرو جو اس نے تم پر اتارا ہے، جس کے ذریعے تمہیں نصیحت کرتا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کے ذمہ صرف آیاتِ قرآنی کی تلاوت وتبلیغ نہیں بلکہ مسلمانوں کی تعلیم وتزکیہ بھی تھا اور آپ ان کو کتاب اللہ کے ساتھ ساتھ حکمت کی تعلیم بھی دیتے تھے:

﴿ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴾ (الجمعه :2)

''اُسی (ذاتِ باری تعالیٰ) نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول کو مبعوث کیا، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتا ہے اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتا ہے، بے شک وہ لوگ اُس کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو اپنا احسان یاد دلاتے ہوئے فرمایا کہ اس نے عربوں کے لیے (جو اَن پڑھ تھے) انہی جیسا ایک عربی آدمی نبی بنا کر مبعوث فرمایا، جو اُمی ہونے کے باوجود انہیں دعوتِ توحید اور دعوتِ اسلام کے ذریعہ شرک کی گندگی اور آلائش سے اُن کے جسموں کو اور اُن کی روحوں کو غلیظ عقائد اور اخلاقِ رذیلہ سے پاک کرتا تھا، اور اُنہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتا تھا۔ عرب والے نبی کریم ﷺ کی بعثت اور ان کے تزکیہ وتعلیم کے پہلے صریح گمراہی میں تھے، بتوں کی پوجا کرتے تھے، حرام اور گندی اشیاء کھاتے تھے، اور ایک دوسرے پر ظلم وستم ڈھاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغمبر بھیج کر انہیں ظلمت سے نکال کر روشنی تک پہنچا دیا، اور علم، زہد اور عبادت میں انہیں دنیا کا بہترین انسان بنا دیا۔

اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں پر یہ احسان عظیم تھا، جس کا ذکر ذیل کی آیت کریم میں آیا ہے:

﴿ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴾ (آل عمران : 164)

''اللہ کا مومنوں پر یقیناً یہ احسان ہے کہ اس نے ان کے لیے انہی میں سے ایک رسول بھیجا، جو اس کی

آیتوں کی ان لوگوں پر تلاوت کرتا ہے، اور انہیں پاک کرتا ہے، اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے، اور اس سے پہلے وہ لوگ کھلی گمراہی میں تھے۔''

حکمت سے مراد رسول اللہ ﷺ کے اقوال وافعال ہیں جو کہ مسلمانوں کے لیے واجب العمل ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے:

﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾ (الاحزاب : 21)

''فی الحقیقت تم مسلمانوں کے لیے رسول اللہ کا قول وعمل ایک بہترین نمونہ ہے۔''

اس آیت کریمہ میں بتایا گیا ہے کہ مومن کے لیے رسول اللہ ﷺ کے اقوال وافعال پیروی کرنے کے لیے بہترین نمونہ ہیں اور آنحضرت ﷺ کے اقوال وافعال کے مجموعہ ہی کا نام حدیث نبوی ﷺ ہے۔ اور ایک مقام پر اللہ عزجل نے اپنے اپنی محبت کو رسول اللہ ﷺ کی اتباع پر موقوف ومنحصر ٹھہرایا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ﴾ (آل عمران : 31)

''اے رسول! آپ کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرنی چاہتے ہو تو میری پیروی کرو وہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔''

یہی وجہ ہے قرآن مجید میں اللہ کی اطاعت کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور اتباع کی بھی تاکید ہے اور بہت سی آیات میں اطیعوا اللّٰہ کے ساتھ اطیعوا الرسول کا بھی حکم ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴾ (آل عمران : 132)

''اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

اور سورۃ محمد میں ارشاد فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴾ (محمد : 33)

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال برباد نہ کرو۔''

یہ بات ظاہر وباھر ہے کہ اطاعت نام ہے کسی حکم کی تعمیل کا، یعنی رسول اللہ ﷺ جو حکم دیں اس کی تعمیل اور جس پر عمل کریں اس پر عمل کیا جائے، بلکہ اطاعت رسول ﷺ اُس وقت تک متحقق نہیں ہوتی جب تک آپ ﷺ کے ارشاداتِ عالیہ پر عمل نہ کیا جائے۔ اسی کا نام حدیث وسنت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت عین اللہ کی اطاعت اور رسول ﷺ کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ﴾ (النساء : 80)

''جس نے رسول کی اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ، وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ .)) ❶

’’جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔‘‘

اطاعت کے ان احکام میں رسول اللہ ﷺ کے وہ تمام اقوال وافعال داخل ہیں جو آپ نے دُنیا کے باشندوں کی تعلیم وتربیت کے سلسلہ میں ارشاد فرمائے یا ان پر عمل کیا، لہٰذا کتاب اللہ کے بعد ان کی حیثیت بھی قانون کی ہے اور وہ مسلمانوں کے لیے کتاب اللہ ہی کی طرح واجب التعمیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝﴾ (الاحزاب : 36)

’’اور جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے میں فیصلہ کر دیں تو کسی مسلمان مرد اور عورت کے لیے اس بارے میں کوئی اور فیصلہ قبول کرنے کا اختیار باقی نہیں رہتا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ کھلی گمراہی میں مبتلا ہو جائے گا۔‘‘

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ آیت میں مذکور حکم تمام امور کو شامل ہے، یعنی کسی بھی معاملے میں جب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم صادر ہو جائے تو کسی کے لیے بھی اس کی مخالفت جائز نہیں اور نہ کسی کے قول یا رائے کی کوئی حیثیت باقی رہ جاتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء میں فرمایا ہے:

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَھُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِہِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝﴾ (النساء : 65)

’’آپ کے رب کی قسم! وہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپ کو اپنے اختلافی امور میں اپنا فیصل نہ مان لیں، پھر آپ کے فیصلہ کے بارے میں اپنے دلوں میں کوئی تکلیف نہ محسوس کریں اور پورے طور سے اسے تسلیم کر لیں۔‘‘ (تفسیر ابن کثیر، تحت الآیۃ)

پس معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے تمام اقوال و اعمال مسلمانوں کے لیے واجب العمل ہیں، اور جس طرح قرآن مجید کے اوامر کی تعمیل اور نواہی سے باز رہنا ماننا ان کے لیے ضروری ہے اسی طرح رسول کے اوامر ونواہی کا بھی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۤ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ﴾ (الحشر : 7)

’’اور جو تمھیں رسول دیں اس کو لے لو اور جس سے تمھیں روکیں اس سے رک جاؤ۔‘‘

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب وجوب طاعة الأمير فى غير المعصية وتحريمها فى المعصية .

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ وَمَا اَمَرْتُكُمْ بِهِ فَافْعَلُوْهُ .)) ❶

''میں جس چیز سے تمھیں منع کردوں اس سے رک جاؤ اور جس چیز کا تمھیں حکم دوں اس کو اختیار کرو۔''

اس لیے مسلمانوں کا اصل سرمایہ اور راس المال یہی دونوں چیزیں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا ، كِتَابُ اللّٰهِ ، وَسُنَّةُ رَسُوْلِهِ .)) ❷

''میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب تک ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے کبھی گمراہ نہیں ہوگے، وہ دو چیزیں ہیں: اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت۔''

جناب ایوب سختیانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اِذَا حَدَّثْتَ الرَّجُلَ بِالسُّنَّةِ فَقَالَ: دَعْنَا مِنْ هٰذَا وَحَدِّثْنَا مِنَ الْقُرْآنِ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ ضَالٌّ مُضِلٌّ ." ❸

''جب آپ کسی شخص کو سنت نبوی بیان کریں اور وہ کہے کہ سنت کو رہنے دیں، ہمیں قرآن سے مسائل بیان کریں تو جان لو کہ وہ شخص خود گمراہ ہے اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔''

درحقیقت اسلام کی پوری عمارت قرآن مجید اور احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام پر قائم ہے، وہ قرآن مجید کی تفسیر بھی ہے، اُس کے اجمال کی تفصیل بھی، اس کے کلی احکام سے جزئیات کی تفریع بھی اور اسلام کے قرن اوّل کی تاریخ بھی، اس کے بغیر اسلام کی تعلیم اور اس کی ابتدائی تاریخ کے بہت سے اوراق سادہ رہ جاتے ہیں، اسلام کے ارکانِ خمسہ، توحید، نماز، روزہ، حج اور زکوۃ کے تفصیلی احکام بھی نہیں معلوم ہو سکتے ہیں اور نہ ان کو حدیث کی مدد کے بغیر سمجھا اور ادا کیا جا سکتا ہے، ان کے صرف کلی احکام قرآنِ مجید میں ہیں، ان کی تفصیل حدیث وسنت سے معلوم ہوتی ہے، یہی حال اکثر اوامر ونواہی اور حلال وحرام کا ہے۔

سورۃ الاحزاب کی آیت ﴿ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴾ (الاحزاب: 37) ''پس جب زید نے اس سے اپنی ضرورت پوری کر لی، تو ہم نے اس سے آپ کی شادی کر دی تاکہ مومنوں کے لیے ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں سے شادی کرنے میں کوئی حرج باقی نہ رہے، جب وہ منہ بولے بیٹے ان بیویوں سے اپنی ضرورت پوری کر لیں، اور اللہ کے

❶ صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب توقيره ﷺ.

❷ مؤطا امام مالك، كتاب القدر، باب النهى عن القول بالقدر، رقم: 3، مستدرك حاكم: 93/1، رقم: 324.

❸ مفتاح الجنة، ص: 35.

فیصلے کو بہرحال ہونا ہی تھا۔'' ایک واقعہ کی طرف اشارہ کناں ہے جس کی وضاحت تفسیر وحدیث ہی سے دستیاب ہوگی۔

قرآن حکیم کے بعض مقامات تو اس نوعیت کے حامل ہیں کہ اگر واقعہ کے پورے پس منظر کا علم نہ ہو اور اس سے آگاہی نہ ہو کہ ان الفاظ کے پیچھے کیا اصل شے کارفرما ہے تو ان مقامات کا سمجھنا مشکل ہوجاتا ہے۔ مثال کے طور پر واقعہ بیان کردیا ہے۔

ایسے ہی سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ یَلْبِسُوْۤا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ۠ ﴾ (الانعام: 82) ''وہ لوگ جنہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کو شامل نہیں کیا، انہی کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔'' تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پریشان ہوگئے، اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کون ہے جس نے کوئی ظلم نہ کیا ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آیت میں ظلم سے مراد شرک ہے؟ کیا تم نے لقمان (علیہ السلام) کی اپنے بیٹے کو نصیحت نہیں سنی کہ انہوں نے کہا:

﴿ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؔؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴾ (لقمان: 13)

''اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، کیونکہ شرک ظلم عظیم ہے۔'' ❶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت، اسلام کا ظہور، اس کی تبلیغ، اس کی راہ میں صعوبتیں، غزوات، اسلام کا غلبہ و اقتدار، حکومت الٰہیہ کا قیام، اس کا نظام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور آپ کی سیرت معلوم کرنے کا ذریعہ صرف حدیث و سنت ہے، اگر اس کو نظر انداز کردیا جائے تو اسلام کی بہت سی تعلیمات اور تاریخ اسلام کے بہت سے گوشے مخفی رہ جائیں گے، اس لیے احادیث نبویہ اسلام اور اسلامی تاریخ کا بڑا قیمتی سرمایہ ہیں اور اس پر ان کی عمارت قائم ہے، اس لیے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی روایت واشاعت کا حکم دیا ہے۔

((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ ، وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ .)) ❷

''تم لوگ مجھ سے سنتے ہو، دوسرے لوگ تم سے سنا کریں گے اور پھر ان سے اور لوگ سنیں گے اور پھر ان سے اور لوگ سنیں گے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفاظِ حدیث اور مبلغینِ حدیث وسنت کے لیے بڑی دلربا، دلفریب، دلکش اور دل کو برودت پہنچانے والی عظیم دعا فرمائی ہے:

((نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَوَعَاهَا ، ثُمَّ اَدَّاهَا إِلٰى مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا .)) ❸

---

❶ صحيح بخاری، كتاب احاديث الانبياء، رقم: 3360، سنن ترمذی، رقم: 2425.

❷ سنن ابوداؤد، كتاب العلم، رقم: 3659، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 1784.

❸ شرف أصحاب الحديث للخطيب، رقم: 20، موافقة الخبر الخبر للحافظ ابن حجر: 371/1، وقال: هذا الحديث صحيح المتن.

''اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو رونق اور روشنی عطا فرمائے، جس نے میری بات سنی، اور پھر یاد رکھی، اور پھر وہ بات اس شخص تک پہنچا دی، جس نے اسے نہیں سنا۔''

آپ ﷺ نے حدیثوں کی کتابت کا بھی حکم دیا اور بعض لوگوں کے لیے حدیثیں لکھوائیں بھی:

((اُكْتُبْ فَوَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ .)) ❶

''تم لکھا کرو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میری زبان سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔''

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((قَيِّدُوْا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ...... .)) ❷

''علم کو لکھ کر محفوظ کر لو۔''

انسانی تاریخ میں بنیادی حقوق کے تحفظ اور عملی نفاذ کے حوالے سے خطبہ حجۃ الوداع کو کلیدی حیثیت حاصل ہے جو بنیادی حقوق کی سب سے اوّلین اور اہم ترین دستوری دستاویز اور آئینی چارٹر ہے، اُسے بیان کرنے کے بعد رسولِ معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ .)) ❸

''جو لوگ موجود ہیں، وہ اُن لوگوں تک ان احکام کو پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔''

آنحضرت ﷺ کے ساتھیوں اور جانثاروں نے آپ کی زندگی کا ایک ایک واقعہ اور آپ کے ایک ایک فرمودہ کو نہ صرف یاد رکھا بلکہ آپ ﷺ کی تعلیم وتلقین کے مطابق اسے دوسروں تک بھی پورے حزم واحتیاط اور ذمہ داری سے پہنچایا، اس طرح برابر چراغ سے چراغ جلتا رہا اور ہر دور میں احادیث نبویہ سے مسلمانوں کا شغف وانہاک قائم رہا جس کی بنا پر آپ کے اقوال واعمال اور سیرت وزندگی کا کوئی پہلو لوگوں سے مخفی ومستور نہیں رہا۔ یہ حدیثیں پوری دنیا میں بکھری ہوئی تھیں، محدثین کرام کا یہ بڑا احسان ہے کہ انہوں نے اس زمانہ میں جب کہ سفر کی سہولتیں تھیں اور نہ ہی نشر واشاعت کے موجودہ سامان تھے، تعلیم بھی محدود تھی، دنیائے اسلام کا چپہ چپہ چھان کر احادیث رسول ﷺ کو تحقیق وصحت کے پورے اہتمام کے ساتھ جمع ومرتب کیا، ان کے رد وقبول اور صحت وسقم کے جانچنے اور رواۃ کی جرح وتعدیل کے اصول بنائے، اصول حدیث کا مستقل فن ایجاد کیا، ہزاروں راویانِ حدیث کے حالات نہایت صحت وتحقیق کے ساتھ قلمبند کئے جو مسلمانوں کا بڑا قابل فخر کارنامہ ہے۔

---

❶ سنن ابوداؤد، كتاب العلم، رقم: 3646، مسند أحمد: 162/1، مستدرك حاكم: 105/1، سلسلة الصحيحة، رقم: 1032.

❷ صحيح الجامع الصغير، رقم: 4434، سلسلة الصحيحة، رقم: 2026.

❸ مسند احمد: 411/5، رقم: 23489، مجمع الزوائد، رقم: 5622.

فنِ اسماء الرجال کی عظیم کتاب "الإصابة فی تمییز الصحابة" کو ایڈٹ کرتے ہوئے ایک جرمن مستشرق ڈاکٹر اسپرنگر نے اپنے مقدمہ میں یہ تاریخی الفاظ رقم کیے ہیں:

''دنیا میں کوئی ایسی قوم نہیں گزری اور نہ آج کہیں موجود ہے جس نے مسلمانوں کی طرح اسماء الرجال کا عظیم المرتبت فن ایجاد کیا ہو جس کے باعث پانچ لاکھ مسلمانوں کے احوال معلوم ہو سکتے ہیں۔''

خلیفہ ہارون الرشید (170ھ تا 193ھ) نے ایک زندیق کو گرفتار کر کے اس کے قتل کا حکم صادر کر دیا جو وضع حدیث کے جرم میں گرفتار تھا۔ اس موقع پر اس زندیق نے ہارون سے کہا کہ اے امیر المومنین! آپ ان چار ہزار احادیث کا کیا کریں گے جو میں نے وضع کی ہیں اور ان میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنا دیا ہے، حالانکہ ان میں ایک لفظ بھی رسول کریم ﷺ نے بیان نہیں فرمایا؟ اس پر ہارون نے کہا:

"این انت یا عدو اللّٰہ من أبی اسحاق الفزاری وعبد اللّٰہ بن المبارك ینخلانها، فیخرجانها حرفا حرفا؟"

''اے اللہ کے دشمن! تو ابواسحاق فزاری اور عبد اللہ بن مبارک سے بچ کر کہاں جائے گا جو ان (وضعی احادیث) کو چھلنی کی طرح چھان کر ان کا ایک ایک حرف نکال باہر پھینکیں گے؟''

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"نقل الثقة عن الثقة مع الإتصال حتی یبلغ النبی ﷺ خص اللّٰہ به المسلمین دون سائر الملل کلها." ❶

''ثقہ راوی کا ثقہ راوی سے اتصالِ سند کے ساتھ نقل کرنا حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ تک سند کا پہنچنا، اس کام میں اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو تمام امتوں میں نمایاں مقام دیا ہے۔''

ہمارے اشراف اور سرپرستی میں ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز، لاہور نے اہل اسلام کی علمی خدمت کرنے کے لیے حدیث کی نشر و اشاعت کا جو عظیم الشان منصوبہ بنایا ہے، مسند امام احمد بن حنبل کی بزبانِ اردو اشاعت بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ اصطلاحات المحدثین میں مسند اس کتاب کو کہا جاتا ہے جو صحابہ کے ناموں کو حروف تہجی یا پھر ان کے مراتب کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ پہلے خلفاء اربعہ، پھر عشرہ مبشرہ، پھر اہل بدر یا کسی بھی اعتبار سے انہیں جمع کرنے کے بعد ان کے تحت ان کی مرویات کو ذکر کیا جائے یا پھر ایک کتاب میں صرف ایک صحابی کی مرویات کو ذکر کیا جائے۔ چنانچہ مسند سے استفادہ عامی کے لیے مشکل ہوتا ہے، اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے اور عوام الناس کے لیے مسند احمد سے استفادہ آسان بنانے کے لیے احمد بن عبد الرحمٰن الساعاتی نے مسند احمد کی الفتح الربانی کے نام سے فقہی ترتیب دے دی اور پھر

❶ تاریخ بغداد: 451/4، سیر اعلام النبلاء: 117/11۔ 179.

اُس پر بلوغ الامانی کے نام سے علمی حواشی لکھ ڈالے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے ادارہ انصار السنہ نے اس کتاب الفتح الربانی بترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی کا اختصار اور تہذیب شائع کر دی ہے۔ ضعیف اور منکر کو منسوخ اور مرجوح وموہوم روایات کو حذف کر دیا گیا ہے۔ عقائد واحکام کی روایات کو ثابت رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تخریج وتحقیق کا کام بڑی عرق ریزی کے ساتھ سرانجام دیا گیا ہے۔ ادارہ کی اس خدمت کی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ وکــــان سعیهم مشکوراً.

امام صاحب کا نام احمد بن حنبل شیبانی، مروزی ہے، کنیت ابوعبد اللہ، آپ خالص عربی النسل اور قبیلہ شیبان سے تعلق رکھتے تھے۔ ربیع الاول سنہ 164ھ کو بغداد میں پیدا ہوئے۔ ❶

بچپن میں ہی قرآن مجید حفظ کر لیا اور عربی لغت کی تعلیم بھی حاصل کر لی۔ تقویٰ وطہارت اور نجابت وصلاحیت کے آثار ابتدا ہی سے نمایاں تھے۔ انہیں آثار کو دیکھ کر ہشیم بن جمیل نے کہا تھا کہ اگر یہ نوجوان زندہ رہا تو اہل زمانہ پر حجت ہوگا۔ ❷

امام احمد نے آنکھیں کھولیں تو بغداد کے اہل علم سے استفادہ کیا۔ بغداد سے حصولِ علم کے بعد کوفہ، بصرہ، مکہ، مدینہ، یمن، شام اور جزیرہ کا سفر کیا اور ہر جگہ کے نامور محدثین کے دامنِ فیض سے وابستہ رہے۔ سنہ 187ھ میں حجاز کے پہلے سفر میں ان کی ملاقات امام شافعی رحمہ اللہ سے ہوئی پھر بغداد میں دوبارہ ہوئی۔ امام احمد اس وقت پختہ کار ہو چکے تھے۔ امام شافعی رحمہ اللہ حدیث کے صحت وسقم کے بارے میں ان پر اکثر اعتماد کرتے تھے اور فرماتے کہ اگر محدثین کے یہاں حدیثیں صحیح ہوں تو مجھے بتلا دیا کرو میں اسی کو اختیار کروں گا۔ بلند ہمتی، کثرت اسفار اور غیر معمولی حافظے کا نتیجہ تھا کہ ان کو دس لاکھ احادیث زبانی یاد تھیں۔ امام شافعی بھی ان کے بڑے معترف اور قدر دان تھے۔ بغداد سے جاتے ہوئے انہوں نے فرمایا:

"خرجت من بغداد وما خلفت بها اتقى ولا افقه من احمد بن حنبل رحمة الله عليه" ❸

''میں بغداد شہر کو اس حالت میں چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ وہاں احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بڑھ کر نہ کوئی متقی ہے اور نہ کوئی فقیہ۔''

مسئلہ خلق قرآن میں ان کی ثابت قدمی کا تمام عالم اسلام میں شہرہ تھا اور ہر طرف ان کی تعریف اور دعا کا غلغلہ تھا۔ ان کو جو ذاتی کمالات اور اوصاف اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کیے گئے تھے اس کی بنا پر کبھی اپنی عظمت کا احساس نہیں

❶ تدريب الراوی : 159/2.
❷ معرفة علوم الحديث للحاكم (دارالافاق الجديدة بيروت، الطبعة الرابعة 1980ء)، ص : 194.
❸ تذكرة الحفاظ للذهبی (دارالكتب العلميه بيروت للطبعة الاولى، 1419ھ/ 1998ء): 16/2.

ہوا۔ان کے ساتھی یحییٰ بن معین کہتے ہیں:

"ما رايت مثل احمد بن حنبل صحبته خمسين سنة ما افتخر علينا بشئى مما كان فيه من الصلاح والخير"❶

''میں نے امام احمد جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ میں پچاس برس ان کے ساتھ رہا انہوں نے کبھی ہمارے سامنے اپنی صلاح وخیر پر فخر نہیں کیا۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام احمد رحمہ اللہ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، نہایت متواضع اور خلیق انسان تھے۔❷

حافظ ابن جوزی نے ان کے شیوخ کی تعداد سو سے زائد بتائی ہے جیسے ہشیم بن بشیر بن حازم، وکیع، یحییٰ بن سعید القطان، سفیان بن عیینہ، سلیمان بن داؤد طیالسی، عبدالرحمٰن بن مہدی اور امام شافعی رحمہ اللہ وغیرہ۔

تلامذہ کے متعلق حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابوزرعہ، مطین عبداللہ بن احمد اور ایک بہت بڑی خلقت۔ خلق عظیم کے لفظ سے معلوم ہوا کہ تلامذہ کی تعداد بے شمار ہے جس میں بڑے بڑے آئمہ فن داخل ہیں۔❸

امام صاحب کی تصنیفات کے نام یہ ہیں: ❶ کتاب الزہد۔ ❷ کتاب الناسخ والمنسوخ۔ ❸ کتاب المنسک الکبیر۔ ❹ کتاب المنسک الصغیر۔ ❺ کتاب حدیث شعبہ۔ ❻ کتاب فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم۔ ❼ مناقب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ و حسنین۔ ❽ کتاب الاشربۃ۔ ❾ تاریخ۔ ❿ تفسیر۔ ⓫ المسند۔ ⓬ کتاب الصلاۃ وغیرہ۔❹

جب معتزلہ نے عقیدہ خلق قرآن کو کفر وایمان کا معیار بنا دیا، تو آپ نے خلق قرآن کے عقیدہ کی مخالفت کی تو انہیں سخت آزمائش وابتلاء کا سامنا کرنا پڑا۔ قید کے پابہ زنجیر رقہ لائے گئے پھر واپس بغداد پابند سلاسل کر دیا گیا۔ اس کے بعد امام صاحب کو معتصم کے سامنے پیش کیا گیا اور ان پر 28 کوڑے لگائے گئے۔ ایک تازہ دم جلاد صرف دو کوڑے لگاتا پھر دوسرا جلاد بلایا جاتا۔ امام صاحب رحمہ اللہ ہر کوڑے پر فرماتے:

"اعطونى شيئا من كتاب الله او من سنة رسوله حتى اقوله به"❺

''میرے سامنے اللہ کی کتاب یا سنت رسول سے کوئی دلیل پیش کرو تا کہ میں اس کو مان لوں۔''

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے سنا کہ امام احمد رحمہ اللہ کو ایسے کوڑے لگائے گئے کہ اگر ہاتھی کو لگتا تو چیخ مار کر بھاگتا۔ امام احمد کی ثابت قدمی اور استقامت سے یہ فتنہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا اور امت مسلمہ ایک بڑے دینی خطرے سے محفوظ ہو گئی۔

---

❶ حلیة الاولیاء: 181/9. ❷ تاریخ بغداد: 414/4.

❸ تذکرة الحفاظ: 8/5.

❹ تذکرة الحفاظ: 161/1 (ان میں سے بعض مطبوع ہیں) مزید دیکھیں: کشف الظنون.

❺ البدایه والنهایه: 336/10.

امام علی بن مدینی ؒ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے اس دین کے غلبے کا کام دوشخصوں سے لیا۔جن کا تیسرا ہمسر نظرنہیں آتا۔ارتداد کے موقع پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ،اور فتنہ خلق قرآن کے سلسلے میں امام احمد بن حنبل۔'' ❶

امام صاحب ؒ نے 77 سال کی عمر میں 12 ربیع الاول 241ھ کو انتقال فرمایا۔اس پر سارا شہر اُمنڈ آیا۔کسی کے جنازے پر خلقت کا ایسا ہجوم دیکھنے میں نہیں کبھی آیا تھا۔جنازہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد محتاط اندازہ کے مطابق تیرہ لاکھ مرد اور ساٹھ ہزار خواتین تھی۔ ❷

حافظ ابن کثیر کے فرماتے ہیں: امام صاحب کا یہ قول اللہ تعالیٰ نے برحق ثابت کردیا کہ ''قولوا لاهل البدع بينا وبينكم يوم الجنائز'' ''ان اہل بدع 'مخالفین' سے کہہ دو کہ ہمارے اور تمہارے درمیان فرق جنازے کے دن کا ہے۔'' ❸

امام صاحب سولہ سال کی عمر میں علم حدیث کی تحصیل میں مشغول ہوگئے تھے اسی زمانے سے جمع روایات کی ابتدا کردی تھی۔گویا 180ھ سے تصنیف کا آغاز کیا اور اخیر زندگی تک اس میں مشغول رہے۔اس کی روایات کو متفرق اوراق میں جمع کیا یہاں تک کہ جب زندگی کا وقت قریب الاختتام ہوا تو اس مسودے کو اسی حالت میں اپنے عزیز و اقارب کو سنایا۔ ❹

حافظ شمس الدین جزری فرماتے ہیں: کہ امام احمدؒ نے مسند کو متفرق اوراق میں لکھا تھا اور مختلف اجزا میں پھیلا رکھا تھا جیسے کہ مسودہ ہوتا ہے۔اس کی تنقیح وتہذیب سے پہلے انتقال ہوگیا اور کتاب اسی حال میں رہ گئی۔ ❺

مسند میں تقریباً سات سو صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایات ہیں۔روایات کی تعداد تیس ہزار بتائی گئی ہے اور عبداللہ کی زوائد کا شمار کرکے چالیس ہزار تعداد بتائی گئی ہے۔ ❻

حدیث کا اتنا بڑا اور کوئی مجموعہ نہیں ہے۔اس میں تقریباً تین سو ثلاثی روایات ہیں۔حافظ شمس الدین جزری لکھتے ہیں: کوئی حدیث غالباً ایسی نہیں ہے جس کی اصل مسند میں نہ ہو (واللہ اعلم) دیگر مسانید سے صحیح تر ہے۔ ❼

امام ممدوح ؒ کے بیٹے عبداللہ ؒ فرماتے ہیں:

''قلت لأبى لم كرهت وضع الكتاب وقد عملت المسند فقال: عملت هذا الكتاب اماما اذا اختلف الناس فى سنة عن رسول الله رجع إليه.'' ❽

''میں نے اپنے والد گرامی احمد بن حنبل ؒ سے دریافت کیا کہ آپ کتابیں مرتب کرنے سے کیوں منع

---

❶ تاریخ بغداد: 418/4.
❷ وفيات الاعيان: 48/1.
❸ سير أعلام النبلاء: 343/11.
❹ طبقات الشافعيه الكبرىٰ: 202/11.
❺ مقدمه المسند به تحقيق احمد شاكر۔
❻ ایضاً.
❼ محدثین عظام اوران کے علمی کارنامے،ص:134۔
❽ خصائص المسند للمدبتى، ص: 8.

کرتے ہیں حالانکہ آپ نے خود بھی مسند لکھی؟ آپ نے جواباً فرمایا: یہ کتاب میں نے لوگوں کی رہنمائی کے لیے لکھی ہے۔ جب سنت رسول اللہ ﷺ کے سلسلے میں لوگوں میں کوئی اختلاف رونما ہوگا تو وہ اس کی طرف رجوع کریں گے۔"

ابوموسیٰ المدینی (م 581ھ) کہتے ہیں: مسند بہت بڑی کتاب ہے اور اصحاب الحدیث کے لیے یہ ایک ثقہ مصدر ہے اور اس سے بہت سے مسائل حل ہوجاتے ہیں۔ ❶

بہت سے علماء نے مسند احمد کی احادیث کی شرح لکھی بعض نے اختصار کیا بعض نے اس کی غریب احادیث پر کام کیا۔ بعض نے اس کے خصائص پر لکھا اور بعض نے اطراف الحدیث کا کام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنا خاص فضل وکرم فرمایا کہ المنہج الأسعد بترتیب المسند الامام احمد کے نام سے مسند احمد بن حنبل کی علمی خدمت کا موقع ملا، اس کتاب میں ہم نے مسند کی اطراف کو جمع کیا ہے، مگر قولی اور فعلی روایات کی اطراف علیحدہ علیحدہ ترتیب دی ہیں۔ ساتھ میں روایت کرنے والے صحابی کا نام مسند احمد کے اوّل مطبوع نسخہ کی جلد مع صفحہ، احمد شاکر کی تحقیق وتخریج کے ساتھ مطبوع نسخہ کی ترقیم اور الفتح الربانی کی جلد مع صفحہ کو ذکر کردیا ہے۔

مسند پر کام کرنے والے علما کے نام اور ان کی تالیف کی تفصیل کچھ یوں ہے:

① معجم الصحابہ: حافظ ابوبکر محمد بن عبداللہ المحب الصامت (م 779ھ) نے معجم الصحابہ کے لحاظ سے اس کو مرتب کیا جیسے اطراف کی کتب ہوتی ہیں۔ ❷

② حافظ اسماعیل بن کثیر (م 774ھ) نے محبّ الصامت کی ترتیب سے مسند کو لکھا اور اس کے ساتھ کتب ستہ، مسند البزار، مسند ابی یعلی، معجم الطبرانی الکبیر کا اضافہ کیا اور اسے ترتیب دیا اور اس کا نام "جامع المسانید والسنن" رکھا۔ ❸

③ ترتیب المسند: محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد المقدسی المعروف ابن زریق (م 803ھ) نے ترتیب المسند کے نام سے یہ کتاب تدوین کی۔ ❹

④ ترتیب المسند: ابوالحسن علی بن حسین المعروف ابن زکنون (م 37ھ) نے بھی ترتیب المسند کے نام سے علمی کام کیا۔ ❺

⑤ ابوالقاسم علی بن حسن، المعروف ابن عساکر (م 571ھ) نے ترتیب اسماء الصحابہ الذین اخرج

---

❶ المصعد الاحمد (مقدمه مسند الامام احمد) تحقیق احمد شاکر: 23/1-32 .

❷ تدوین السنه النبویه: للزهرانی (مکتبه الصدیق الطائف، 1412هـ، الطبعه الاولیٰ)، ص : 108 .

❸ تدوین السنه للزهرانی، ص : 108 . ❹ تدوین السنه للزهرانی، ص : 108 .

❺ اطراف المسند: 82/1 .

حدیثهم احمد بن حنبل فی المسند کے نام سے مسند احمد کی علمی خدمت کی۔ ❶

⑥ حافظ شمس الدین محمد بن علی بن حسن بن حمزہ الحسینی (م 765ھ) نے الاکمال بمن فی مسند احمد من الرجال ممن لیس فی تہذیب الکمال کے نام سے کتاب ترتیب دی۔ ❷

⑦ احمد بن عبدالرحمٰن الساعاتی نے الفتح الربانی بترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی کے نام سے مسند احمد کی فقہی ترتیب لگائی اور علمی حواشی بھی لکھے۔ ❸

⑧ احمد بن عبدالرحمٰن الساعاتی نے بلوغ الامانی من اسرار الفتح الربانی میں مسند احمد پر علمی حواشی لکھے۔ ❹

⑨ احمد بن شاکر نے مسند احمد کی علمی تخریج اور حواشی کا کام کیا اور ساتھ اس کی علمی علمی فہارس بھی تیار کی۔ ❺

⑩ ابوالحسن بن عبدالہادی السندی (م 1239ھ) نزیل مدینہ منورہ نے مسند کی شرح لکھی ہے۔ ❻

⑪ زین الدین عمر بن احمد شجاع حلبی نے اس کا اختصار بنام "المعتقد من مسند الامام احمد" لکھا۔ ❼

⑫ حافظ ابن حجر عسقلانی نے المطالب العالیه بزوائد المسانید الثمانیه، میں نو مسندوں کو جمع کیا، انہوں نے مسند احمد کے ساتھ ساتھ اس میں کتب ستہ اور مسند احمد پر زوائد درج کیے ہیں۔

⑬ علامہ نورالدین ابوالحسن بن ابی بکر الہیثمی (م 807ھ) نے غایة المقصد فی زوائد المسند میں ان احادیث کو ترتیب دیا ہے جو مسند احمد میں ہیں لیکن صحاح ستہ میں نہیں ہیں۔ گویا مسند احمد میں صحاح ستہ سے زائد ہیں۔ اس کتاب کو فقہی کی ترتیب سے مرتب کیا گیا ہے۔ اس میں کل 46 کتب ہیں اور 5153 احادیث ہیں۔

⑭ جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی (م 911ھ) نے عقود الزبرجد علی مسند الامام احمد کے نام سے مسند احمد پر کام کیا یہ تعلیق حروف معجم پر مرتب ہے۔ اس میں مسند احمد کی بعض احادیث کے اعراب بیان کیے گئے ہیں۔

⑮ ابوموسیٰ المدینی (م 581ھ) نے کتاب خصائص المسند مرتب کی۔

⑯ شیخ شعیب الارناؤوط نے ایک جماعت کے ساتھ مل کر الموسوعة الحدیثیة کے نام سے مسند کی علمی تخریج اور حواشی مرتب کیے، بعض روایت جو مسند احمد کے اوّل مطبوع نسخے سے ساقط تھیں ان کو بھی شاملِ کتاب کیا۔

آخر میں ہم اپنے انتہائی قریب دوست ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی حفظہ اللہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جنہوں نے اس الموسوعة الحدیثیة کا اختصار اور تہذیب بڑے علمی انداز میں کی اور اس کی نظر ثانی اور علمی تخریج ان کے دست

❶ اطراف المسند: 84/1.
❷ تدوین السنه، ص: 109- 110.
❸ تدوین السنه للزهرانی، ص: 110.
❹ ایضاً.
❺ مطبوع دارالمعارف القاهره، 1949ء.
❻ کتب میں اس کا نام تو مذکور ہے مگر اس کی طباعت کا علم نہیں۔
❼ مفتاح السنه للخولی، ص: 37.

راست اور ہمارے انتہائی مخلص ومحبّ حافظ حامد محمود الخضری حفظہ اللہ نے کی۔ اور ابوحمزہ عبدالخالق حفظہ اللہ کے ساتھ مل کر احیاء منہج اہل السنۃ والجماعۃ کے سلسلہ میں مختلف موضوعات پر تقریباً پینتالیس کتب ترتیب دے کر شائع کروائیں جبکہ ایک صد پینتیس (135) اربعینات مرتب ہیں۔ یہ بڑی مبارک اور قابل قدر سعی ہے۔ جزاهم الله خيراً في الدنيا والآخرة واجزل مثوبتهم.

اللہ عزوجل کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ اس مبارک عمل کو قبول عام بخشے، اور ہمارے لیے، ہمارے والدین اور ہمارے اساتذہ کرام کے لیے اس کو ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین یارب العالمین

وصلى الله تعالىٰ على خير خلقه محمد وعلى آله وصحبه وسلم.

وكتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست ادارہ انصار السنۃ پبلی کیشنز

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مختصر حالات زندگی

نسب نامہ:

امام صاحب کا نام احمد اور کنیت ابوعبداللہ ہے، والد کا نام محمد اور دادا کا نام حنبل ہے، والد کی بجائے دادا کی نسبت زیادہ مشہور ہے، جیسا کہ آپ احمد بن حنبل کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں، امام احمد رحمہ اللہ کے بیٹے جناب عبداللہ رحمہ اللہ نے اپنے باپ کا نسب یوں بیان کیا: احمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن اسد بن ادريس بن عبدالله بن ميان بن عبدالله بن انس بن عوف بن قاسط بن مازن بن شيبان بن ذهل بن ثعلبه بن عكابه بن صعب بن على بن بكر بن وائل الذهلى، الشيبانى، المروزى ثم البغدادى۔

معلوم ہوا کہ آپ کا نسب نامہ عربی ہے اور ماں باپ کی طرف سے آپ شیبانی ہیں، عرب ہونے کی وجہ سے آپ کی سیرت میں جرأت، حق گوئی اور حمیت وغیرت کی ایک واضح علامت تھی۔ شیبانی قبیلہ کا تعلق قبیلہ عدنان سے ہے اور عدنان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب میں شامل ہیں جیسا کہ ابوزہرہ نے حیات امام احمد میں تصریح کی ہے کہ شیبانی بھی عدنانی قبیلے کا نام ہے، جونزار بن معد بن عدنان کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر ملتا ہے۔

قبیلہ شیبان بصرہ میں مقیم رہا، اس کے بعد خراسان کی طرف منتقل ہوا، امام احمد رحمہ اللہ کے والد محمد قبیلہ کے اہم افراد میں سے تھے، عربوں کے رواج کے مطابق کاشتکاری اور ہنرمندی کو زیادہ پسند نہیں کیا جاتا تھا، بلکہ شجاعت، بہادری اور سپہ گری میں اپنا نام پیدا کیا زیادہ تر مشہور یہی ہے کہ امام صاحب کے والد فوج کے کمانڈر تھے، ابن جزری کے قول کے مطابق آپ کے والد مجاہدوں کے لباس میں ملبوس رہتے تھے۔

ولادت:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بغداد میں سنہ 164 ہجری کو پیدا ہوئے، آپ کے بیٹے عبداللہ رحمہ اللہ نے کہا: میں نے اپنے والد سے سنا، وہ کہتے تھے کہ وہ ربیع الاول سن 164 ہجری میں پیدا ہوئے۔ [1]

تحصیل علم:

امام صاحب نے ابتدائی علم زمانے کے رواج کے مطابق مقامی مکتب سے حاصل کیا، بغداد میں ہی آپ کی ابتدائی

---

[1] حیات احمد بن حنبل از ابو زهره: ص 49.

جسمانی اور علمی پرورش ہوئی، بغداد اس وقت علم وعرفان کا مرکز تھا، سب سے پہلے قرآن مجید حفظ کیا، حفظ سے فارغ ہونے کے بعد تحریر وکتابت کے فن کی طرف توجہ دی، چنانچہ امام صاحب کا اپنا بیان ہے کہ ''میں ابھی بالکل بچہ تھا کہ حفظ قرآن سے فارغ ہوگیا، چودہ سال کا تھا کہ تحریر وکتابت کی مشق وتحصیل میں منہمک ہوگیا۔'' ❶

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے امام احمد رحمہ اللہ کے بارے لکھا ہے: ''آپ حدیث، فقہ اور زہد وورع میں پیشوا ہوئے، سند عالی اور علم حدیث حاصل کرنے کے لیے اپنے وطن سے رحلت اختیار کی اور متعدد ممالک کا سفر کیا۔'' ❷

مقامی مدارس سے حصول تعلیم کے بعد متعدد ممالک میں جا کر خاص طور پر علم حدیث حاصل کرنا متعدد کتب میں مذکور ہے۔ جبکہ مسند احمد کے مقدمہ میں امام احمد کے تعارف میں یہی مذکور ہے کہ "وطلب الحديث فی سنه، وهوابن ست عشرة سنه ورحل الى الكو فة سنة بعد ان عكف على هشيم الى وفاته، ثم دخل البصرة، ومكه، والمدينه، واليمن وا لجزيرة والشام۔۔۔ "...... ''سولہ سال کی عمر علم حدیث کا حصول شروع کر دیا، پھر وہ ایک سال کے لیے کوفہ گئے اور اپنے استاد ہشیم کے ساتھ پابند رہے، یہاں تک کہ وہ وفات پا گئے، پھر امام صاحب نے بصرہ، مکہ، مدینہ، یمن، جزیرہ اور شام کا سفر کیا۔'' ❸

مشائخ اور اساتذہ:

امام احمد بن حنبل نے جن لوگوں سے کسب فیض کیا۔ ان میں سے چند حضرات کے اسما درج ذیل ہیں:

امام شافعی، قاضی ابو یوسف، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابوداود طیالسی، ہشیم، ابراہیم بن سعد، سفیان بن عیینہ، عباد بن عباد، اسحاق بن عینی، اسماعیل بن علیہ، سفیان بن عیینہ، عبدالرحمٰن بن سیدی، عبدالرزاق بن حمام، فضل بن دکین، قیقیہ بن سعید، وکیع بن جراح، یحیٰی بن آدم، یحیٰی بن سعید القطان۔

ان میں سے بھی اوّل درجہ ان لوگوں کا ہے جن سے امام احمد نے احادیث لی ہیں اور ان میں اعلیٰ درجہ امام ہشیم کا ہے۔

تلامذہ:

تقریباً آپ کے بعد تمام محدثین عظام آپ کے شاگردوں کے زمرے میں آتے ہیں، مثال کے طور پر: امام بخاری، امام مسلم، ابراہیم بن اسحاق، عبداللہ بن احمد، صالح بن احمد، بشر بن موسیٰ، رجاء بن مرجی، ابوزرعہ دمشقی، ابوحاتم رازی۔

دنیائے حدیثِ نبوی میں سب سے زیادہ مقبولیت صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا مقدر بنی ہے اور ان دونوں کتابوں کے

---

❶ حیات احمد بن حنبل از ابو زهره: ص 57.　❷ تهذیب التهذیب: 1/72-74.

❸ الاعلام از خیر الدین زرکلی: 1/203.

مصنّفین امام احمد رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔

تعجب کی بات یہ ہے کہ وہ شیوخ جن سے آپ نے حدیث کا سماع کیا، جیسے وکیع بن جراح، یحییٰ بن آدم، امام شافعی، عبدالرحمٰن بن مہرہ وغیرہ ہیں، انھوں نے بھی آپ سے فیض حاصل کیا۔

مزید چند شاگردوں کے نام یہ ہیں:

احمد بن محمد، احمد بن محمد بن حجاج، راہویہ، ابوبکر احمد بن زبیر بن حرب، محمد بن احمد بن زبیر حرب۔

الغرض ان شخصیتوں کی فہرست طویل ہے، جو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے مستفید ہوئے۔

امام ذہبی نے ابراہیم حربی کا قول نقل کرتے ہوئے کہا: "رأیت احمد کان اللہ قد جمع لہ علم الاولین والآخرین" ......(میں نے دیکھا امام احمد میں اللہ تعالی نے اول وآخر کا علم جمع کر دیا۔ ❶

ذہانت:

اللہ تعالی نے امام احمد رحمہ اللہ کو ذہانت ومتانت اور عقل وفہم کی نعمت سے نوازا تھا، اس میں آپ کا کوئی ثانی نہ تھا۔

امام ذہبی نے امام احمد کے بارے لکھا ہے کہ امام احمد کو استاد ہشیم سے سنا ہوا سب کچھ یاد تھا۔ ❷

شیخ الاسلام الرازی نے الجرح والتعدیل میں امام شافعی کے حوالہ سے لکھا ہے: "ما رأیت رجلین اعقل من احمد بن حنبل وسلیمان بن داؤد الهاشمی۔" ......میں نے دو آدمیوں سے زیادہ کسی کو عقل مند نہیں دیکھا، امام احمد اور سلیمان بن داوٗد۔'' ❸

اس سے امام احمد کے حافظہ اور عقل وفہم کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، جناب عبداللہ کا بیان ہے کہ میرے والد نے مجھے ایک دفعہ کہا تھا کہ ''وکیع کی کوئی کتاب لے لو، پھر اسکی کوئی حدیث بیان کرو، میں اس کی سند تمھیں بتادوں گا۔'' ❹

امام رازی نے کہا: "سمعت علی ابن المدینی یقول : لیس فی اصحابنا احفظ من ابی عبد اللّٰہ احمد بن حنبل ، وبلغنی انه لا یحدث من کتاب ولنا فیه اسوة حسنه۔ " ...... "میں نے علی ابن مدینی سے سنا، انھوں نے کہا: ہمارے اصحاب میں احمد سے بڑھ کر کوئی حافظ نہیں، وہ کتاب سے بیان نہیں کرتے تھے (بلکہ حافظے سے بیان کرتے تھے) اور ہمارے لئے بہترین نمونہ ہیں۔''

ابن سعد نے طبقات میں لکھا ہے ''وھو ثقة صدوق کثیر الاحادیث" ......وہ ثقہ اور صادق ہیں کثیر روایات بیان کی ہیں۔ ❺

---

❶ تذکرۃ الحفاظ : 16/1 .
❷ اشعث اللمعات: 18/1 .
❸ الجرح والتعدیل : 294/1 .
❹ سیر اعلام النبلاء: 49/9 .
❺ الطبقات الکبریٰ: 171/4 .

یہی نعمتِ خداوندی تھی جسکی وجہ سے امام احمد نہ صرف حدیث میں بلکہ فقہ کے بھی امام تسلیم کئے جاتے ہیں، ہر طبقہ کے علما وفقہا ان کو عزت وتکریم کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ امام صاحب کو بے شمار احادیث یاد تھیں جن کی تعداد لاکھوں میں ہے، بعض علماء نے دس لاکھ، بعض نے سات لاکھ احادیث کا تذکرہ کیا ہے، اس ذخیرہ احادیث میں سے ہی امام صاحب نے اپنی مایہ ناز کتاب "المسند" میں (28199) احادیث کا انتخاب کیا ہے، اگرچہ ان میں مکررات بھی شامل ہیں، علماء ومحدثین نے امام احمد کو ''امام فی الحدیث'' اور ''حافظِ حدیث'' کے القابات سے یاد کیا ہے، امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: "خرجت من بغداد، وما خلفت بهاافقه ولا ازهد ولااورع ولا اعلم من احمد بن حنبل" ...... میں بغداد سے نکلا اور میں نے احمد سے بڑھ کر کوئی فقیہ، زاہد، متقی اور عالم پیچھے نہیں چھوڑا۔ ❶

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بطور محدث:

امام صاحب اپنے زمانے کے عظیم محدث تھے۔ لاکھوں حدیثوں کے حافظ تھے، اکثر لوگوں نے آپ سے حدیث کا سماع کیا ہے۔ آپ کے شاگردوں میں بے شمار محدثین ہیں۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے حجۃ اللہ البالغہ میں ذکر کیا کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے امام احمد رحمہ اللہ سے عرض کہا: آپ ہم سے زیادہ احادیث سے واقف ہیں، جب کوئی حدیث صحیح ہو اور آپ کو معلوم ہو، تو آپ مجھے بتایا کریں تاکہ میں اس کو اپنا مذہب قرار دیا کروں۔ ❷

اس سے معلوم ہورہا ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ، امام احمد رحمہ اللہ کو محدث اعظم سمجھتے ہیں، جس قدر امام احمد محدث ہیں، ان کو اسی طرح جرح وتعدیل کا بھی امام مانا جاتا ہے، کیونکہ انھوں نے حدیث کو لینے کے اصول وضوابط مقرر کئے اور کسی ایسے شخص سے وہ حدیث نہیں لیتے تھے، جسے وہ ضعیف یا ناقابل اعتبار سمجھتے تھے، جیسا کہ حیات امام احمد میں لکھا ہے کہ'' امام احمد نے کسی ایسے شخص سے روایت نہیں لی جو ضعیف ہو یا ضبط وفہم پر دسترس نہ رکھتا ہو، جب کسی شخص کے بارے میں یہ یقین ہو جاتا کہ وہ ثقہ ہے تو اس کی روایت کو قبول کر لیتے تھے۔ ❸

اگر حدیث بیان کرنے کے بعد امام احمد کو کسی راوی پر شک ہو جاتا تو اس حدیث کو ترک کر دیتے جیسا کی مسند احمد کی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ مروی حدیث نمبر (2950) ہے، امام صاحب نے اس حدیث کو ترک کر دیا تھا، جناب عبداللہ نے اس حدیث کے بارے میں کہا: "فظننت انه ترك حديثه من اجل انه روى عن عمر بن خالد الذى يحدث عن زيد بن على و عمر و بن خالد لا يساوى شياء" ...... میرے خیال میں میرے والد نے یہ حدیث عمر بن خالد کی وجہ سے ترک کر دی تھی، یہ زید بن علی اور عمرو بن خالد سے بیان کرتا ہے اور بالکل بے قیمت راوی ہے۔ ❹

❶ تهذيب التهذيب: 73/1.
❷ حجة الله البالغه: 337/1.
❸ حيات احمد بن حنبل: ص 261.
❹ مسند احمد: 2950.

اس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ امام صاحب نے روایت حدیث میں کس قدر احتیاط برتی ہے۔

امام علی بن مدینی نے کہا: "حدثنا عبد الرحمن سمعت ابی یقول، کان احمد بن حنبل بارع الفهم لمعرفة الحديث بصحيحه و سقيمه، و تعلم الشافعي اشياء من معرفة الحديث منه، وكان الشافعي يقول لاحمد: حديث كذا وكذا قوى الاسناد محفوظ؟ فاذا قال احمد: نعم، جعله اصلا وبنى عليه۔ "...... عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں امام احمد عقل وفہم میں پختہ، حدیث کے صحیح و ضعیف کی پہچان رکھتے تھے، امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی ان سے حدیث حاصل کی اور ان کا حوالہ دیتے اور امام شافعی، امام احمد سے کہتے تھے: کیا فلاں فلاں حدیث کی سند قوی اور محفوظ ہے؟ اگر امام احمد کہتے ہیں: جی ہاں، تو امام شافعی اس حدیث کو اصل قرار دے کر اس پر بنیاد رکھ دیتے۔ ❶

شاہ ولی اللہ نے حجۃ اللہ البالغہ میں امام صاحب کو اوّلاً اس طبقے میں شمار کیا ہے، جنہوں نے جرح وتعدیل پر بے شمار کام کیا ہے، جیسا کہ انھوں نے امام احمد کے بارے میں لکھا ہے "وهذا الطبقة هي الطراز الاول من طبقات المحدثين، فرجع المحققون منهم بعد احكام فن الرواية و معرفة مراتب الاحاديث الا الفقه فلم يكن عندهم من الرأى ان يجمع على تقليد رجل ممن مضى مع يرون من الاحاديث والاثار المناقضة فى كل مذهب من تلك المذاهب فاخذوا يتتبعون احاديث النبى ﷺ واثار الصحابه والتابعين۔" ...... یہ طبقہ محدثین (جن میں امام احمد کو شمار کیا ہے) فن روایت اور حدیث کو مکمل کرنے کے بعد فقہ کی طرف متوجہ ہوئے، گزشتہ کسی ایک کی بھی تقلید نہیں کی، جن قواعد کو طے کیا، ان کے مطابق رسول ﷺ کی احادیث اور صحابہ وتابعین کے آثار کو لیا۔ ❷

اس لحاظ سے امام احمد کا فن اسمائے رجال میں اہم مقام ہے، امام ابن معین نے امام احمد کے بارے کہا: "كان فى احمد بن حنبل فعالٍ مارأيتها فى عالم قط، كان محدثا، وكان حافظا، وكان عالما، وكان ورعا، وكان زاهدا، وكان عاقلا۔" ......امام احمد میں ایسی ایسی صفات تھیں کہ میں نے کسی عالم میں وہ صفات نہیں دیکھیں، امام احمد محدث، حافظ، متقی، زاہد اور عقل مند تھے۔

امام ذہلی نے کہا: "اتخذت احمد حجّة فيما بينى وبين الله۔" ...... میں نے امام احمد کو اللہ اور اپنے درمیان حجت قرار دیا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ بطور فقیہ:

امام احمد رحمہ اللہ جہاں ایک بہت بڑے محدث ہیں، وہاں ایک فقہی مسلک کے امام بھی ہیں، جسے فقہ حنبلی کہتے ہیں۔

❶ الجرح والتعديل: 302/1. ❷ حجة اللهالبالغه: 338/1.

ابوعبیدہ کہتے ہیں: علم چار آدمیوں کے پاس جمع ہوا سب سے زیادہ فقیہ احمد ہیں۔ ❶

اصحابِ احمد میں جہاں بڑے بڑے محدث پیدا ہوئے، وہاں بڑے بڑے فقیہ بھی پیدا ہوئے، ابن ندیم نے چندلوگوں کا ذکر کیا ہے جوفقہ حنبلی میں ممتاز ہیں اورانھوں نے استنباط مسائل میں حنبلی طریقہ استدلال اور اصول وضوابط کو اختیار کیا ہے۔

ابوبکراحمد بن محمد ہیں، ان کی کتاب، کتاب السنن فی الفقه ہے، یہ کتاب مذہب امام احمد کی اساس پر تصنیف لکھی گئی۔

ابرہیم بن مروزی راہویہ ہیں، اکابر اصحاب احمد بن حنبل میں سے ہیں، کتاب السنن فی الفقه ان کی کتاب ہے۔ ❷

ان کتابوں کا تعارف فقہ کی کتابوں میں کیا جاتا ہے، جس میں امام احمد کی باقاعدہ فقہ حنبلی کا اندازہ ہوتا ہے۔

حضرت مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے کہا: ابوعاصم نے میرے والد کواونچی جگہ بیٹھنے کا کہا، لیکن میرے والد نے انکار کیا اور کہا: میں ناپسند کرتا ہے کہ لوگوں کی گردنوں پر پاؤں رکھوں۔ ابوعاصم نے کہا کہ امام احمد کی یہی بات تو ان کی فقہ ہے، پھر میرے والد کو سامنے بٹھایا اور سوالات کئے میرے والد نے جواب دیئے۔ پھر ابوعاصم نے کہا: امام احمد ان لوگوں میں سے ہیں جوزمین کی بجائے دریا پر چل سکتے ہیں۔ ❸

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ فقہ میں امام احمد کو ید طولی حاصل تھا اور آپ فقہی مسائل قرآن وسنت کی روشنی میں بیان کرتے تھے۔

ابوالحسن ندوی رحمہ اللہ نے تاریخ دعوت عزیمت میں لکھاہے: سن 187 ہجری میں حجاز کے پہلے سفر میں امام احمد رحمہ اللہ کی ملاقات امام شافعی رحمہ اللہ سے ہوئی، پھر بغداد میں دوبارہ ملاقات ہوئی، جبکہ وہ اپنے اصول اور دینی فقہ سب مدون کر چکے تھے۔

لیکن صحیح احادیث سے مقابلہ میں کسی بھی قیاس یا اجتہاد کوتسلیم نہیں کرتے تھے۔ شیخ محمد حضری بک نے لکھا ہے کہ ''امام احمد رحمہ اللہ اہل حدیث کے ان مجتہدین میں سے ہیں، جو بلاشرط خبر واحد پر عمل کرتے ہیں، جبکہ اس کی سند صحیح ہو۔'' ❹

امام احمد بن حنبل نہ صرف محدث تھے، بلکہ بیک وقت فقیہ بھی تھے اور محدث بھی اور ہمیں اس حقیقت کا اعتراف کر لینا چاہیے کہ امام احمد حدیث کے ساتھ ساتھ علم فقہ اور استنباط مسائل میں بہت زیادہ دلچسپی رکھتے تھے، اہل الرائے کی کتب کو یاد بھی کیا، اس علم کو سیکھا بھی پسند بھی کیا اور فقہ کو مدون بھی کیا اور کروایا۔ اسکی تکمیل آپ کے خاص شاگردوں نے فرمائی، ہر صدی میں فقہ حنبلی کے ائمہ موجود رہے اور اسی طرح ان کے پیروں کار بھی۔ اگرچہ فقہاء کے طریقہ سے

❶ تذكرة الحفاظ: 16/1.

❷ الفهرست از ابن نديم: ص: 335.

❸ اشعة اللمعات: 18/1.

❹ تاریخ فقہ اسلامی اردو، (مترجم حبیب احمد ہاشمی)، ص: 329.

اختلاف کیا، اپنے اصول خود مرتب کئے۔ جیسا کہ شاہ ولی اللہ نے "حجة الله البالغه" میں اہل الحدیث کا طریقہ اور اصول لکھے ہیں۔ شاہ صاحب نے اہل الحدیث کے اصولوں کا اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اہل الحدیث اور اہل الرائے کے طریقہ استدلال اور استنباط کے طریقے میں فرق ہے۔ یہی معاملہ امام احمد بن حنبل کا ہے جس سے بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوئی اور انھوں نے کہہ دیا کہ وہ فقیہ نہ تھے، بلکہ محدث تھے۔

فقہ حنبلی کے اصول:

امام صاحب نے اپنے نقطۂ نظر کی وضاحت کے لئے کچھ ایسے اصول اختیار کئے، جو بعد میں فقہ حنبلی کی اساس قرار پائے، یہ پانچ اصول ہیں جو آپ کے فتاوی میں واضح طور پر ملتے ہیں اور انہی پر ہی آپ کی فقہ کا دار ومدار تھا، امام محترم اگر دلائل کو متعارض پاتے تو بالکل فتوی نہ دیتے اور اگر کسی مسئلے میں صحابہ کرام کا اختلاف ہوتا یا کوئی حدیث آپ کے علم میں نہ ہوتی یا کسی صحابی یا تابعی کا قول نہ ملتا تو توقف فرماتے۔

جس مسئلے میں سلف سے کوئی اثر نہ ملتا تو بھی فتوی نہیں دیتے تھے، ایسے موقع پر آپ فرمایا کرتے تھے: اس مسئلے پر رائے دینے سے بچو، جس میں تمہارے پاس کوئی راہنما نہ ہو، جب مسائل کا جواب دیتے یا لکھتے تو کھلے دل سے فقہاء محدثین کے فتاوی کو اور امام مالک رحمہ اللہ اور اصحاب مالک کے فتاوی وغیرہ کو بطور دلیل پیش کردیا کرتے، ایسے فتویٰ سے روکا کرتے جس میں حدیث سے اعراض نظر آتا ہو یا حدیث کے مطابق وہ فتوی نہ ہو اور نہ ہی ایسے فتویٰ کو قابل عمل سمجھتے تھے، وہ پانچ اصول درج ذیل ہیں۔

(1) نصوص:......نص کی جمع ہے، جس سے مراد قرآن وحدیث سے کوئی دلیل جو نص کی صورت میں ہو، نص جب انہیں مل جاتی تو اسی کے مطابق فتوی دے دیا کرتے، خواہ کسی نے بھی اس کے خلاف کہا ہو، حدیث صحیح پر کسی کے قول، عمل، رائے اور قیاس کو مقدم نہیں کیا کرتے تھے، نہ ہی اجماع کو وہ حدیث صحیح پر مقدم کرتے تھے۔ امام احمد رحمہ اللہ نے ایسے اجماع کو تسلیم ہی نہیں کیا جو صحیح حدیث کی موجودگی میں اس کے برعکس کیا گیا ہو، کسی مسئلے پر اجماع کے دعوے کو بھی تسلیم نہیں کیا کرتے تھے، اس لئے کہ جو یہ دعویٰ کر رہا ہے اسے کیا علم کہ علماء نے اس سے اختلاف کیا ہو اور یا اس اختلاف کا علم اسے نہ ہوا ہو۔

(2) فتاویٰ صحابہ:......کسی صحابی کا فتوی مل جانے کے بعد اس کی مخالفت کسی اور صحابی سے نہ ملتی تو فتوی اس کے مطابق دیتے، ایسے فتوی کو اجماع تو نہ کہتے بلکہ یہ فرمایا کرتے: اس کے بارے میں مجھے کسی ایسی بات کا علم نہیں جو اس صحابی کی بات کو ردّ کرتی ہو، اس نوع کا کوئی فتوی آپ کو بھی اگر مل جاتا تو کسی کے عمل، رائے یا قیاس پر اسے مقدم نہیں کرتے تھے۔

(3) اقوال صحابہ کا چناؤ:...... جب اقوال صحابہ میں انہیں اختلاف نظر آتا تو اس صورت میں وہ اس صحابی کا قول لیتے جو کتاب وسنت کے قریب ترین ہوتا اور اگر کسی کے قول کی کوئی موافقت نہ ملتی تو اس مسئلے میں اختلاف کا ذکر فرماتے، مگر کوئی حتمی رائے نہ دیتے۔

(4) حدیث مرسل:...... کسی مسئلے میں اگر صحیح حدیث نہ ہوتی تو امام محترم حدیث مرسل اور حدیث ضعیف سے بھی استدلال لیتے، ایسی حدیث کو تو وہ قیاس پر بھی ترجیح دے دیا کرتے، ضعیف حدیث سے مراد ان کے ہاں کوئی باطل حدیث، یا منکر حدیث، یا اس راوی کی حدیث نہیں جو متہم ہو، بلکہ ان کے نزدیک ضعیف حدیث، صحیح کی ایک قسم ہی ہے، جو حسن کے درجے کی ہے۔ کیونکہ ان کے زمانہ میں حدیث کی دو ہی اقسام ہوا کرتی تھیں صحیح اور ضعیف، ضعیف حدیث کے کچھ مراتب تھے، جن کی ادنی قسم وہ ضعیف ہوا کرتی تھی جو بعد میں حسن کہلائی، جب کسی مسئلہ میں کوئی ایسا اثر نہ پاتے یا کسی صحابی کا کوئی قول نہ ملتا یا کوئی اجماع اس کے خلاف نہ ملتا، جو اس ضعیف حدیث کو ردّ کر سکے تو قیاس کو ترجیح دینے کی بجائے اس پر عمل فرماتے، تمام ائمہ کی طرح ان کا بھی یہی اصول تھا کہ ضعیف حدیث کو قیاس پر مقدم رکھا جائے۔ (اعلام الموقعین)

(5) ضرورۃً قیاس:...... جب کسی مسئلہ میں ان کے پاس کوئی نص نہ ہوتی اور نہ ہی قول صحابہ یا صحابی، نہ کوئی اثر مرسل یا ضعیف، پھر آپ پانچویں اصول کی طرف توجہ فرماتے، جسے قیاس کہتے ہیں۔ اسے بھی امام محترم نے بوقت ضرورت استعمال کیا ہے۔ ابوبکر الخلال کی کتاب میں ہے: امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے قیاس کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: ضرورت کے وقت اس کی طرف بھی رخ کیا جا سکتا ہے۔ (اعلام الموقعین)

مجلس امام احمد رحمہ اللہ:

اللہ تعالیٰ ہر انسان کو کچھ خصوصی عنایات فرماتا ہے اور جو لوگ اس کے مقربین ہوتے ہیں ان پر تو اسکا خاص انعام واکرام ہوتا ہے، ان کو اللہ تعالی کی معیت کے ساتھ خاص نوازشات کا سلسلہ جاری رہتا ہے، قرآن وسنت کا درس دینے والے علماء کی ایک خاص شان ہوتی ہے، تاریخی اوراق سے معلوم ہوتا ہے، ائمہ اربعہ کی مجالس میں ایک خاص جلال، رعب اور شان وعظمت ظاہر ہوتی تھی۔ بڑے بڑے محدثین فقہاء اور مجتہدین امام احمد رحمہ اللہ کی مجالس میں جا کر بیٹھتے حتیٰ کہ بڑے بڑے بادشاہ اور انکی اولادیں بھی امام صاحب کی مجالس میں جا کر بیٹھتے اور درس حدیث سنتے۔ ایک وقت ہزاروں کی تعداد میں سامعین ہوتے جیسا کہ ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر نے علوم الحدیث میں کہا: ''بعض راویوں کا بیان ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ کے درس کے سامعین کی تعداد پانچ پانچ ہزار ہوتی تھی، جن میں سے پانچ پانچ سو صرف لکھنے والے ہو تے تھے، ان کی مجالس بہت سنجیدہ اور باوقار ہوتی تھی''۔

ابوالحسن ندوی نے تاریخ دعوت وعزیمت میں امام احمد رحمہ اللہ کے رفیق کے قول کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا: ''میں نے غریب آدمی جتنا امام احمد کی مجلس درس میں دیکھا ہے اور کہیں نہیں دیکھا، وہ غرباء کی طرف متوجہ رہتے تھے، امراء سے

بے رخی برتتے، ان میں حلم و وقار تھا، ان کے مزاج میں عجلت نہ تھی، بڑے متواضع اور منکسر المزاج تھے۔ طمانیت اور وقار چہرے سے عیاں تھے، عصر کے بعد جب درس کے لئے بیٹھتے، تو جب تک سوال نہ کیا جاتا، گفتگو نہ فرماتے تھے۔''

احمد شاکر رحمہ اللہ نے ''المسند'' کے مقدمے میں امام مروزی کے حوالے سے یہی واقعہ لکھا ہے۔

اشعۃ اللمعات میں شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا ہے: ''امام احمد بن حنبل کے ساتھ بیٹھنا اور مجلس کرنا دراصل آخرت کی کسی چیز کے ساتھ بیٹھنے کے مترادف ہے۔ آپ کی مجلس میں بیٹھ کر دنیا کی ہر چیز بھول جاتی تھی۔''

تقویٰ اور خشیت الٰہی:

تقویٰ اور خشیت الٰہی ایسی صفات ہیں، اللہ تعالیٰ یہ صفات جس شخص کو ودیعت کرتا ہے، تو اس شخص کی زندگی میں انقلاب آجاتا ہے، اس کی زندگی بھی جنت بن جاتی ہے اور آخرت کے انعامات کا تو کوئی حساب نہیں ہوتا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ ﴿٤٦﴾﴾ (الرحمٰن: 46)

''اور جو اللہ کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔''

امام احمد رحمہ اللہ اس آیت کے مصداق ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے اندر بھی زندگی میں زمانے بھر کی ابتلاء ومصائب کے باوجود طمانیت اور دل کا سکون تقویٰ کی وجہ سے عنایت فرمادیا تھا، جبکہ ان کے حق میں آخرت کے انعامات تو بے حساب ہوں گے (ان شاء اللہ)۔ ابن جوزی نے ابوبکر مروزی کے حوالے سے ایک خواب نقل کیا ہے کہ انھوں نے امام احمد رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا کہ ایک روضہ میں جلوہ افروز ہیں، دو سبز چادریں پہنی ہوئی ہیں، آپ کے سر پر ایک ایسا تاج ہے، جو بقعہ نور معلوم ہوتا ہے، آپ نئی چال سے چل رہے ہیں، میں نے پوچھا کہ آپ کیسی چال چل رہے ہیں؟ انھوں نے کہا: دارالسلام کے خدام کی یہی چال ہوتی ہے، میں نے پوچھا کہ یہ تاج کیسا ہے؟ انھوں نے کہا: میرے خدا نے مجھ سے بڑا ہی آسان حساب لے کر میری مغفرت فرمائی ہے، مجھے دیدار کی اجازت سے ممتاز فرمایا ہے اور یوں خطاب کیا ہے: اے احمد! یہ وقار کا تاج ہے، جس طرح تو نے صبر واستقامت سے میرے کلام کو غیر مخلوق کہا اس کا یہ صلہ ہے۔ ❶

ابتلاء کے زمانے میں میں جب جان خطرے میں تھی لیکن ایک اللہ کے سوائے کسی کا خوف دل میں نہ تھا، ایک دفعہ خلیفہ کے دربار میں لائے گئے، اس حال میں کہ بیڑیاں لگی ہوئی تھیں، آپ کے سامنے دو آدمیوں کے سر قلم کر دیے گئے، مگر آپ پر ذرا بھی خوف طاری نہ ہوا، بلکہ دربار میں ایک امام شافعی کے شاگرد پر نظر پڑی تو اس سے پوچھا کہ تمھیں موزوں کے مسح کے بارے میں امام شافعی کا کوئی قول یاد ہے، اس سوال سے آپ کا بدترین دشمن احمد بن ابی داؤد تعجب سے کہنے لگا: اس شخص کو دیکھو جو ضرب شمشیر سے اتنا قریب ہے، پھر بھی فقہی مسائل میں الجھا ہوا ہے۔ ❷

---

❶ تہذیب الکمال فی اسماء الرجال۔ ❷ حیات امام احمد بن حنبل: 164۔

یہ حال اسی شخص کا ہوسکتا ہے جو صرف تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز ہو، امام احمد میں جس قدر اوصاف حمیدہ تھے، ان کی بنیاد یا اساس دراصل خوف خدا، تقویٰ اور خشیت الٰہی ہی تھی۔ اس وصف نے ان کے اندر صبر واستقلال، بہادری، جرأت، شجاعت جیسی صفات پیدا کر دی تھیں، خدا کا خوف دل میں اس قدر گھر کر گیا تھا کہ دنیا کی جاہ وجلال اور شہرت سے دور بھاگتے تھے، ابوزہرہ نے ہی حیات امام احمد میں لکھا ہے: امام ''احمد فرماتے تھے: اگر کوئی مجھے راستہ ملے تو کہیں نا معلوم مقام کی طرف بھاگ جاؤں، یہاں تک میرے ذکر کا سلسلہ بند ہو جائے، جی چاہتا ہے کہ مکّہ کی گھاٹیوں میں کسی گھاٹی میں چھپ جاؤں یہاں تک کہ مجھے کوئی یاد نہ کرے، میں شہرت کی آزمائش میں مبتلا کیا گیا ہوں، اس سے بچنے کے لئے صبح وشام موت کی آرزو میں رہتا ہوں۔''

اللہ تعالی کے اسماء وصفات کے بارے میں امام احمد رحمہ اللہ کا موقف:

اس ضمن میں امام صاحب رحمہ اللہ کا ایک قول ذکر کر دینا ہی کافی ہے: حنبل بن اسحاق نے کہا: سألت أبا عبد الله عن الاحاديث التي تروى عن النبي ﷺ ((إن الله ينزل إلى سماء الدنيا۔)) فقال: نؤمن بها، ونصدق بها، ولانرد شيئا منها، إذا كانت أسانيد صحاحا، ولانرد على رسول الله ﷺ قوله، ونعلم أن ما جاء به حق۔ ......میں نے ابوعبداللہ (امام احمد) سے ان احادیث کے بارے میں سوال کیا، جو نبی کریم ﷺ سے مروی ہے، مثال کے طور پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالی آسمانِ دنیا کی طرف نازل ہوتے ہیں۔''؟ تو انھوں نے کہا: ہم ان پر ایمان لاتے ہیں، ان کی تصدیق کرتے ہیں اور ان میں سے کسی چیز کو ردّ نہیں کرتے، بشرطیکہ سندیں صحیح ہوں، اور ہم رسول اللہ ﷺ کے قول کو ردّ نہیں کرتے اور ہم جانتے ہیں کہ آپ ﷺ جو کچھ لے کر آئے ہیں، وہ حق ہے۔ ❶

بہت خوبصورت انداز میں امام صاحب نے اپنے اور سلف صالحین کے نظریے کی وضاحت کی ہے۔

دنیا سے بے رغبتی اور بے اعتنائی:

امام احمد بن حنبل کو زندگی میں دو مصائب کا سامنا کرنا پڑا، لیکن اللہ تعالی نے ہر مصیبت اور امتحان سے ان کو با عافیت کامیاب قائم کیا۔ ایک مسئلہ خلق قرآن کی آزمائش تھی، دوسرا مسئلہ دنیا آپ کے قدموں میں رکھ دی گئی۔ حالانکہ بہت سے ہم عصر علماء اس مصیبت میں گرفتار ہوگئے۔ لیکن امام صاحب نے دنیا کی دولت کو ٹھوکر مار دی۔ حافظ ابن کثیر نے "البدایہ والنهایه" میں لکھا ہے کہ ''ایک دفعہ مامون نے اصحاب الحدیث کی طرف بہت سا سونا بھیجا، سب نے وہ حاصل کر لیا، ماسوائے امام احمد بن حنبل کے۔''

امام احمد نے فقر کی جو زندگی اختیار کی، وہ انبیاء کی طرح کا فقر اختیاری تھا، جیسا کہ جب حضور ﷺ کو پہاڑ کو

---

❶ سير اعلام النبلاء: 304/11.

سونا بنانے کا اختیار پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے انکار کر دیا۔

اسی طرح امام احمد رحمہ اللہ نے کے سامنے دنیا لائی گئی، مگر آپ نے اس کو ٹھکرا دیا، اسکی وجہ سے جو عارضی نقصان ہوا اسکو برداشت بھی کر لیا، لیکن کسی کے سامنے نہ ہاتھ پھیلایا، نہ کسی سے دنیا کا مال قبول کیا، اس میں صالح اور غیر صالح، بادشاہ اور غیر بادشاہ سب برابر تھے، وسائل کی کمی کا سامنا بھی امام احمد کو کرنا پڑا اور یہ چیز ان کے عظیم مشن میں رکاوٹ بھی بنتی تھی، جیسا کہ ابو زہرہ نے حیات امام احمد میں لکھا ہے۔ ''امام احمد نے جریر بن عبدالحمید محدث سے حدیث سننے کے لیے (ایران) جانے کا قصد کیا، لیکن خرچ نہ ہونے کی وجہ سے نہ جا سکے۔''

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ امام صاحب کے پاس اس قدر دولت نہ تھی، اسکے باوجود کسی سے مال لینا بھی پسند نہ فرمایا۔ ابن سعد نے طبقات الکبریٰ میں لکھا ہے: ''ثم اعطی مال فابی ان یقبل ذالك المال''...... انہیں مال پیش کیا گیا انہوں نے لینے سے انکار کیا۔

بہت سارے واقعات ایسے بھی ہیں کہ جو علماء اور محدثین صاحب مال تھے، تحفہ کے طور پر امام صاحب کی مالی اعانت کرنا چاہتے تھے، مگر امام صاحب نے اسکو ناپسند کیا، حتی کہ دینے والے وضاحت کرتے کہ یہ مال حلال ہے، نہ زکوۃ کا ہے نہ صدقے کا۔ مگر آپ نے انکار ہی کیا، حافظ ابن کثیر نے امام بیہقی کے حوالہ سے لکھا ہے۔ ''وقد کان الخلیفه یبعث الیه المائدة فیها اشیاء کثیرة من الماء من الانواع وکان احمد لایتناول منها شیئا۔'' ......ایک دفعہ خلیفہ نے کئی قسم کی کھانے پینے کی اشیا بھیجیں، لیکن امام احمد رحمہ اللہ نے ان میں سے کچھ نہ کھایا پیا۔ ❶

اسی طرح کا ایک واقعہ امام رازی نے عبدالرحمٰن بن صالح کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جناب عبداللہ نے کہا: ''قلت لابی احمد الدورتی اعطی الف دینار قال:یا بنی ورزق ربك خیر وابقی۔'' ...... (میں نے اپنے باپ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: دروتی نے ہزار دینار دیئے ہیں، انہوں نے کہا: میرے بیٹے! اپنے رب کا رزق کھاؤ جو زیادہ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے) ❷

ان مثالوں سے ان کی دنیا سے بے رغبتی ظاہر ہوتی ہے، آپ دنیوی درہم و دینار کو قطعاً پسند نہیں کرتے تھے، جبکہ ایک طویل مصیبت ''مسئلہ خلق قرآن'' میں گرفتار ہوئے۔ مامون، معتصم اور واثق کا زمانہ تو ابتلاء و آزمائش کا زمانہ تھا، لیکن جب متوکل کا زمانہ آیا تو سابقہ مظالم کی تلافی کے لئے متوکل نے آپ کے لئے کچھ آسانیاں پیدا کرنے کی کوشش کی، لیکن آپ نے ان سے انکار کیا، اس کی تفصیل یہ ہے کہ متوکل نے ایک بار ایک لاکھ درہم بھیجا اور اسکو قبول کرنے پر اصرار کیا، آپ نے یہ کہہ کر انکار کیا کہ میں اپنے مکان میں کھیتی باڑی کرتا ہوں، اس بوجھ کو اٹھا کر کیا کروں گا۔ لانے والوں نے کہا کہ امیر المومنین کا کہنا ہے قبول کر لیجئے اور پھر فقراء میں بانٹ دیجئے۔ امام احمد رحمہ اللہ نے کہا: میرے

❶ البدایة والنهایة: 328/10. ❷ الجرح و التعدیل: 303/1.

دروازے سے زیادہ امیر المومنین کے محل کے نیچے فقیروں کا جھرمٹ رہتا ہے۔ مجھے اس ہنگامہ کی ضرورت نہیں ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ کی تعظیم:

امام احمد رحمہ اللہ نے عاجزی وانکساری اور دنیا سے بے رغبتی کے باوجود بہت عزت اور تعظیم پائی، ان کے مشائخ ان کی تعظیم کے معترف تھے:

امام احمد کے شیخ یحییٰ بن آدم نے کہا: احمد بن حنبل ہمارے امام ہیں۔

امام احمد کے شیخ ہیثم بن جمیل نے کہا: اگر امام احمد زندہ رہے تو اپنے ہم عصروں پر حجت ہوں گے۔

امام شافعی نے کہا: اے ابوعبداللہ! جب تمہارے نزدیک کوئی حدیث صحیح ہو تو ہمیں بھی بتلایا کرو، تم صحیح احادیث کو ہم سے زیادہ جانتے ہو۔

امام عبداللہ بن امام احمد نے کہا: میں نے بہت سے علماء، فقہاء، محدثین، بنو ہاشم، قریشیوں اور انصاریوں کو دیکھا کہ وہ میرے باپ کے سر اور ہاتھوں کا بوسہ لیتے تھے اور اتنی تعظیم کرتے تھے کہ میں نے کسی فقیہ کی اتنی تعظیم ہوتی ہوئی نہیں دیکھی تھی، جبکہ میرے باپ اس چیز کے خواہش مند نہیں تھے۔

مروزی کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ ایک عیسائی طبیب، امام احمد کے پاس سے نکلا اور اس کے ساتھ ایک پادری بھی تھا، اس طبیب نے بتلایا کہ امام احمد کا دیدار کرنے کے لیے یہ پادری میرے ساتھ آیا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ غیر مسلم بھی امام صاحب کی تعظیم کرتے تھے۔

مسئلہ خلق قرآن اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا عزم و استقلال:

امت مسلمہ میں فتنوں کا آغاز سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے ہوا، یہودی لابی کے متحرک ہونے سے امت میں انتشار پھیلا، سبائیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا، اسکے بعد امت متحد نہ ہوسکی اور حالات بدتر سے بدتر ہوتے گئے، بنوامیہ اور بنوعباس کے باہمی اختلافات نے بھی امت کا شدید نقصان کیا اور اس کے نتیجے میں بہت سارے باطل فرقوں نے جنم لیا، جس سے امت کی بے چینی میں اضافہ ہوا، بنوامیہ کے خاتمے کے بعد جب بنوعباس کا دور آیا، تو ایک سیاسی استحکام کی صورت تو پیدا ہوگئی، مگر مختلف فرقوں نے سر اُٹھا لیا۔ ہارون الرشید کے زمانے میں معتزلہ اور خوارج نے اپنی تحریکی سرگرمیاں جاری رکھیں، مگر چھپ کر کیونکہ ہارون کا معتزلہ سے اختلاف تھا، اس سے قبل دور بنوامیہ میں جب معتزلہ نے اپنے مذہب اور مسلک کی اشاعت کی کوشش کی تو اس کو سختی سے دبا دیا گیا، کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے جس شخص نے یہ کہا کہ قرآن مخلوق ہے، وہ جعد بن درہم تھا، خالد بن عبداللہ القسری نے اس کو قتل کروا دیا تھا۔ [1]

لیکن جونہی مامون کا زمانہ آیا، اس تحریک نے عروج پکڑ لیا مامون نے حکومتی سطح پر اس مذہب اور مسلک کی حمایت

[1] حیات امام احمد بن حنبل: ص 96.

کا اعلان کیا، جس سے ان کے حوصلے بلند ہوئے، اس نے معتزلہ کے علماء کو اپنا وزیر اور مشیر اور جج مقرر کیا، معتزلہ مختلف عہدوں پر فائز ہو گئے، جسکی وجہ سے علمائے حق کو مشکلات و مصائب کا شدید سامنا کرنا پڑا، یہ تحریک مامون، معتصم اور واثق کے زمانہ میں عروج پر تھی، جبکہ متوکل کے میں اس تحریک کا زور ٹوٹ گیا۔ جیسا کہ البدایہ والنہایہ میں حافظ ابن کثیر نے کہا: معتصم کے زمانے میں امام صاحب کو دربارشاہی میں لایا گیا ان سے متعدد سوالات کئے گئے، قرآن کے بارے سوال کیا گیا، پھر علم کے بارے میں۔ امام صاحب نے دوٹوک جوابات دیا اور پورے مجمع میں خلیفہ وقت کو ایک ہی بات کی "یا امیر المومنین اعطونی شیئا من کتاب الله و سنة رسوله حتی اقول۔" ......اے امیر المومنین! مجھے اللہ کی کتاب اور سنت رسول ﷺ سے کوئی دلیل پیش کریں۔

فرقہ معتزلہ نے خلق قرآن کا مسئلہ اٹھا کر امت کے علمائے حق کو ایک بڑی آزمائش میں ڈال دیا، اس تحریک کے حامی علماء مامون، واثق اور معتصم کے دور میں پیش پیش رہے۔ حکومتی مشینری کے ذریعہ اپنے اس موقف کو پوری امت پر لاگو کرنے کی کوشش کی، لیکن اللہ نے ہر زمانے میں علمائے حق اور رجال اللہ پیدا کئے۔ جنہوں باطل کا پورے عزم و استقلال کے ساتھ مقابلہ کیا اور حق کا دفاع کیا، جیسا کہ علامہ جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے: ''مامون نے حاکم بغداد کو سات بڑے محدثین کے بارے لکھا کہ ان سے مسئلہ خلق قرآن پر بات کی جائے، لیکن تمام محدثین اپنے موقف پر قائم رہے (کہ قرآن مخلوق نہیں ہے)، ان علماء میں بشر بن ولید اور ابراہیم بن مہدی کو قتل کروا دیا گیا، جبکہ باقی چاروں میں سے دو نے اپنی رائے سے رجوع کیا، محمد بن نوح کا انتقال ہو گیا اور اس میدان میں امام احمد تن تنہا رہ گئے۔'' ❶

معتصم نے مسئلہ خلق قرآن پر امام احمد پر بہت زیادہ سختی کی، کوڑے لگوئے۔ تین دن تک مسلسل آپ کو دربار میں بلا کر مناظرہ کرواتا، ترغیب دیتا، رعب ڈالتا، متعدد ذرائع اختیار کرنے کے بعد معتصم نے ایک بار آپ کو اتنے کوڑے لگوائے کہ آپ بے ہوش ہو گئے۔ جیسا کہ مولانا ظفر اقبال نے امام احمد کے حالات میں لکھا ہے: ''جلادوں میں سے ایک آگے بڑھتا، جب وہ تھک جاتا تو دوسرا آ جاتا، دو کوڑے لگاتا، انیس کوڑوں کے بعد معتصم میرے پاس آیا اور کہا کہ کیوں جان کے پیچھے پڑے ہو، پھر خلیفہ نے جلادوں کو حکم دیا کوڑے لگاؤ، پھر مجھ سے بات کی میں نے وہی جواب دیا، پھر حکم دیا کہ پوری قوت سے کوڑے لگاؤ۔ امام کہتے ہیں: میرے حواس جاتے رہے۔ جب میں ہوش میں آیا تو دیکھا بیڑیاں کھول دی گئی ہیں، ایک شخص نے کہا: ہم نے تم کو اُوندھے منہ گرایا تم کو روندا گیا۔ امام احمد نے کہا: مجھے تو کوئی احساس نہیں ہوا۔'' ❷

بے شک اس طرح کی آزمائش سے نکلنا خدا کی توفیق اور مدد کے بغیر ممکن نہیں ہوتا، مگر تاریخ میں ایسے لوگ کم ہی ملتے جنہوں نے اپنی جان کی پروا کیے بغیر اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے اپنا تن من دھن قربان کر دیا اور اللہ تعالی

❶ تاریخ الخلفاء: ص: 248- 249.
❷ مسند احمد (مترجم مولانا محمد ظفر اقبال): 42/1.

کے اس فرمان ﴿ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ﴾ کے مصداق ہوئے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر امام احمد یہ اتنی بڑی قربانی نہ دیتے تو امت میں قرآن کریم کے حوالے سے ایک انتشار پھیل جاتا جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کے بارے ''کلمہ'' اور ''روح'' کی بحث چھیڑ کہ انتشار پیدا کیا، دراصل معتزلہ یہی چاہتے تھے کہ مسلمانوں میں قرآن کو مخلوق کہہ کر اس بحث کو چھیڑا جائے کہ قرآن قدیم ہے یا حادث، اللہ تعالیٰ نے امام احمد کی اس قربانی کے ذریعے امت کو ایک بہت بڑے فتنے سے بچا لیا۔ آخر میں امام بخاری کے اس بیان پر بحث کو سمیٹتا ہوں۔ امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے سنا کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو ایسے کوڑے لگائے گئے کہ اگر وہ کوڑا ہاتھی کو لگتا تو چیخ مار کے بھاگ جاتا، امام احمد کی بے نظیر ثابت قدمی اور استقامت سے یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا، امت مسلمہ ایک بہت بڑے خطرے سے محفوظ ہوگئی۔ ❶

امام احمد کے متعلق بشر بن حارث نے کہا: ''امام احمد کو بھٹی میں ڈالا گیا اور آپ کندن بن کے نکلے۔'' ❷

امام بخاری کے مشہور استاد اور عظیم محدث امام علی بن مدینی نے کہا: ''دین اسلام میں امام احمد جیسی استقامت کسی نے نہیں دکھائی۔''

امام علی بن مدینی نے مزید کہا: ''اللہ تعالیٰ نے دین کے غلبہ کا کام دو شخصوں سے لیا ہے، تیسرا کوئی ان کا ہمسر نہیں ہے، فتنہ ارتداد پر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اور فتنہ خلق قرآن کے موقع پر امام احمد رحمہ اللہ سے۔ ❸

وصیت:

وفات سے قبل امام محترم نے وصیت لکھی اور کی بھی، اس کے الفاظ یہ تھے:

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ ، هٰذَا مَا أَوْصٰى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ، أَوْصٰى أَنَّهُ يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، أَرْسَلَهُ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوكَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ، وَأُوْصِى لِأَهْلِي وَقَرَابَتِي أَنْ يَعْبُدُوا اللّٰهَ وَأَنْ يَحْمَدُوهُ وَأَنْ يَنْصَحُوا لِجَمَاعَةِ الْمُسلِمِينَ وَأُوْصِي أَنِّي قَدْ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالإِسْلاَمِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلاً .

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے، یہ وصیت ہے جو احمد بن حنبل نے کی ہے، وہ وصیت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور دین حق دے کے بھیجا تا کہ وہ اس دین کو تمام مذاہب پر غالب کر دیں، خواہ مشرکوں کو یہ بات کتنی ہی ناگوار ہو اور میں اپنے

---

❶ علوم الحدیث از عبدالروؤف ظفر: ص 405 .　❷ تهذيب التهذيب: 74/1 .

❸ تذكرة الحفاظ: 16/1- 17 .

اہل اور قرابت داروں کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اللہ تعالی کی عبادت کریں، اس کی حمد و ثنا بیان کریں اور اہل اسلام کی جماعت کی خیرخواہی کریں اور میں اعلان کرتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر دل وجان سے راضی ہوں۔

تصانیف:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بے شمار کتب چھوڑی ہیں، ان میں سے چند ایک تصانیف درج ذیل ہیں:

المسند، کتاب العلل، کتاب التفسیر، کتاب الناسخ والمنسوخ، کتاب الزهد، کتاب المسائل، کتاب الفضائل، کتاب الفرائض، کتاب المناسك، کتاب الایمان، کتاب الاشربه، کتاب طاعةالرسول

وفات:

طویل سفر زندگی اور مصائب نے امام صاحب کو اندر سے توڑ دیا تھا، ماہ ربیع الاوّل سنہ 241 ہجری میں چند دن بیمار ہوئے، امام عبداللہ کے بیان کے مطابق جب جمعرات کے دن بیماری میں شدت آئی تو شب جمعہ بے قراری میں گزاری، جمعہ کے دن 12 ربیع الاوّل سنہ 241 ہجری کو وصال ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ابن سعد نے طبقات میں وفات کے متعلق لکھا ہے۔"وتو فی یوم الجمعة ارتفاع النهار، ودفن بعد العصر، وحضر خلق کثیر من اهل بغداد وغیر هم۔" ......امام احمد جمعہ کے دن اس وقت فوت ہوئے، جب دن چڑھ آیا تھا اور عصر کے بعد دفن ہوئے، بغداد وغیرہ سے کثیر تعداد نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ ❶

حافظ ابن حجر نے جنازہ میں آٹھ لاکھ مردوں اور ساٹھ ہزار خواتین کی شرکت کا اندازہ لگایا ہے۔ ❷

جبکہ شیخ الاسلام امام رازی نے ابوزرعہ کے حوالے سے لکھا ہے:

"بلغنی ان المتوکل امران یمسح الموضع الذی وقف الناس علیه حیث صلیّ علی احمد بن حنبل مقام الفی الف و خمس ما ئة الف۔" ......متوکل نے حکم دیا کہ امام احمد کی نماز جنازہ پر کھڑے ہونے والے لوگوں کی جگہ کی پیمائش کی جائے، پس وہ جگہ اتنی تھی کہ اس میں ساڑھے بیس لاکھ افراد سما سکتے تھے۔ ❸

---

❶ الطبقات الکبریٰ: 171/7. ❷ تهذیب التهذیب: 75/1.

❸ الجرح وا لتعدیل: 212/1.

امام عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ کے حالاتِ زندگی

نسب نام:

امام، حافظ، محدثِ بغداد عبد اللہ بن احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبداللہ بن میان بن عبداللہ بن انس بن عوف بن قاسط بن مازن بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل الذہلی، الشیبانی، المروزی ثم البغدادی

امام احمد کی ریحانہ نامی بیوی کے بطن سے امام عبداللہ پیدا ہوئے تھے۔

ولادت:

جمادی الثانی سنہ 203 ہجری میں بغداد میں پیدا ہوئے۔

حصول علم:

امام عبداللہ رحمہ اللہ نے اپنے باپ کی طرح سفر شروع کیا اور کئی مشائخ سے سماع کیا، وہ سنہ 230 ہجری میں کوفہ کی طرف روانہ ہو گئے تھے، جبکہ اس وقت ان کی عمر سترہ برس تھی، انھوں نے وہاں ابو بکر بن ابو شیبہ سے زانوئے تلمذ طے کیا تھا۔

مشائخ:

امام عبداللہ رحمہ اللہ نے سینکڑوں اساتذہ سے سماع کیا، لیکن جب ان کو اپنے باپ کے پاس حدیث مل جاتی تھی تو وہ اسی کو ہی کافی سمجھ لیتے تھے۔

تلامذہ:

امام عبداللہ رحمہ اللہ سے کئی اہل علم نے علم حاصل کیا، چند ایک کے نام یہ ہیں:

امام احمد بن شعیب نسائی، ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان القطیعی، ابو الحسین احمد بن جعفر، احمد بن سلمان نجاد، اسماعیل بن علی خطبی، حسین بن اسماعیل محاملی، دعلج بن احمد سجستانی، سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی، ابو القاسم عبد اللہ بن محمد وغیرہم۔

حفظ وعلم:

امام احمد رحمہ اللہ کی وجہ سے ان کے بیٹے کو کئی علمی برکات کا حصول ہوا، ابھی تک ان کی عمر اٹھائیس برس نہیں ہوئی تھی

کہ انھوں نے عالی سندیں اور اپنے باپ کے مسائل اور علل کو حاصل کرلیا تھا۔

ابوالحسین بن منادی نے کہا: ہم نے اپنے اکابر و مشائخ کو اس حال میں پایا کہ وہ امام عبداللہ رحمہ اللہ کے حق میں یہ شہادت دیتے تھے کہ ان کو رجال، عللِ احادیث اور اسماء وکنی کا علم حاصل تھا، انھوں نے عراق میں اپنے آپ کو طلبِ حدیث میں مصروف رکھا۔

منصب:

امام عبداللہ بن احمد اپنے باپ کی وفات کے بعد حمص میں منصبِ قضا پر فائز رہے۔

باپ کے منہج کی پابندی:

ہم امام عبداللہ رحمہ اللہ کی کتب "العلل" اور "المسائل" وغیرہ میں یہ چیز ملاحظہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے باپ کے منہج سے واضح طور پر متاثر نظر آتے ہیں، وہ باقاعدہ اپنے مشائخ کو پرکھتے ہیں، ہر ایک سے روایت نہیں لیتے، بلکہ امام احمد رحمہ اللہ نے ان کو جن راویوں سے روایت لینے سے منع کیا تھا، انھوں نے ان سے احادیث لینے کو ترک کر دیا تھا، ان میں ایک راوی علی بن جعد تھا۔

باپ کی کتب کو روایت کرنا:

امام عبداللہ رحمہ اللہ نے اپنے باپ کا علم زندہ رکھا، خاص طور پر یہ مسند، جو کہ امام احمد نے سب سے پہلے اپنے بیٹے پر پڑھی تھی، اس دوران باپ بیٹے کے سوالات و جوابات کی نشستیں بھی ہوتی رہیں۔

مسند کو روایت کرنے میں متفرد ہونا:

حافظ ذہبی نے کہا: امام احمد کی مسند میں ان کے بیٹے عبداللہ کی بہت زیادہ زیادات ہیں، پھر انھوں نے نہ مسند کو مرتّب کر کے تحریر کیا اور نہ اس کو آسان کیا، یہ کتاب ابھی تک مزید کام اور ترتیب کی محتاج ہے، پھر ایک جماعت نے امام عبداللہ سے یہ مسند روایت کی۔

تصانیف:

امام عبداللہ کی ذات کو ان کے باپ کی کتب میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے، شاید انھوں نے اپنے باپ کی کتب کو وضع کیا ہو اور ان کو مرتب کیا ہو، ہم ان کتب میں مسند کی طرح ان کی زیادات پاتے ہیں، بہر حال ان کی چند ایک تصنیفات درج ذیل ہیں:

السنة ، الزهد ، فضائل الصحابة ، العلل ، المسائل ، الجمل

وفات:

امام عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ نے ستتر برس عمر پائی اور اتوار کے روز 21 جمادی الثانی سنہ 290 ہجری کو وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن . اور اسی دن کے آخری حصے میں دفن کیے گئے، ان کے بھتیجے زہیر بن صالح نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی، بہت سارے لوگوں نے ان کے جنازے میں شرکت کی تھی۔

تنبیہ: اس مسند میں امام احمد کے بیٹے جناب عبداللہ کا بسیار دفعہ ذکر ہوا ہے، وہ اپنے باپ سے مختلف احادیث کے معانی، بعض مقامات پر فقہی احکام، سند کی پیچیدگیاں، بعض راویوں پر حکم اور ان کی سوانح عمریوں سے متعلقہ بعض امور اور متن کے مختلف الفاظ بیان کرتے ہیں، نیز بنّا ساعاتی کے حالات زندگی کے بعد والے مضمون ''مسند الأمام أحمد اوربلوغ الأمانی من أسرار الفتح الربانی'' کا آخری پیرا گراف، اس سے اس مسند میں جناب عبداللہ کی اہمیت کا اندازہ ہوگا۔

ان وجوہات کی بنا پر ہم نے ان کے مختصر حالات زندگی بھی قلم بند کر دیئے ہیں۔

شیخ احمد عبدالرحمٰن بنّا ساعاتی رحمہ اللہ کے حالات زندگی

ولادت:

آپ مصر کے ایک گاؤں شمشیرہ میں سنہ 1301 ہجری میں پیدا ہوئے۔ شیخ احمد کی والدہ نے ان کو جنم دینے سے پہلے یہ خواب دیکھا کہ کسی آدمی نے ان سے کہا: جب یہ بچہ پیدا ہو جائے تو اس کا نام احمد رکھنا اور اس کو قرآن مجید حفظ کرانے کا خواہش مند رہنا۔

جب بچہ نوجوان ہونے لگا تو گاؤں کے حالات نے بچے کو متاثر کیا، چونکہ شیخ احمد کے والد کسان تھے، ان کی اور شیخ احمد کے بھائی کی خواہش یہ تھی کہ وہ زمین میں کام شروع کریں، لیکن ان کی ماں نے وہ خواب ذہن نشین کیا ہوا تھا۔

ماں کی خواہش پوری ہوئی اور شیخ نے قرآن مجید حفظ کر لیا اور گاؤں کے معلم سے تجوید کے احکام بھی پڑھ لیے۔ اب دوسرے علوم شرعیہ کے حصول کا مسئلہ پیدا ہوا اور اس مقصد کی تکمیل کے لیے جامعہ ازہر یا دوسرے دینی اداروں کا ہی انتخاب کیا جا سکتا تھا۔ شیخ احمد کا گاؤں، اسکندریہ کے قریب پڑتا تھا اور یہ ادفینا شہر کے سامنے اور رشید سٹی کے نزدیک تھا۔

حصول علم:

شیخ احمد نے اسکندریہ کی طرف سفر کیا، اسکندریہ کا ادارہ دینی نہیں تھا، البتہ شیخ نے دوسرے طلبہ کے ساتھ مسجد میں دین کا علم پڑھتے تھے اور مسجد ہی شیخ کا مسکن بنی رہی اور شیخ نے مطالعہ کرنے، سونے اور قیام کرنے کے لیے مسجد کا ہی انتخاب کیے رکھا۔

گھڑی سازی کا پیشہ:

علوم شرعیہ کے حصول کے ساتھ ساتھ شیخ نے مستقبل میں ذریعۂ آمدن کے بارے میں غور کیا اور اس کے لیے گھڑیوں کی مرمت کا پیشہ پسند کیا اور اس کے ساتھ ساتھ وہ گھڑیوں کی تجارت بھی کرنے لگے، اسی وجہ سے شیخ کو ''ساعاتی'' کہا جاتا ہے، (عربی میں گھڑی کو سَاعَة کہتے ہیں)۔

محمودیہ سٹی میں سکونت اختیار کرنا:

شیخ احمد عالم اور گھڑیوں کے ماہر بن کر اپنے گاؤں کی طرف واپس آئے، شادی کی اور محمودیہ سٹی کی طرف روانہ ہو

گئے، اس شہر کے عالم شیخ محمد زہران نے ان کو خوش آمدید کہا اور دونوں ایک دوسرے کے دوست بن گئے اور تعلیم و تعلم اور بحث و تحقیق پر کام شروع کر دیا، شیخ احمد کی لائبریری فقہ، تفسیر، حدیث اور تمام علوم شرعیہ کی امہات الکتب پر مشتمل تھی۔

مسند احمد کی قراءت:

سنہ 1340 ہجری میں شیخ احمد نے مسند احمد، کتبِ ستہ اور محدثین کے ہاں دوسری معتبر کتب کا مطالعہ شروع کیا، شیخ نے مطالعہ کے دوران محسوس کیا کہ مسند احمد بڑا علمی ذخیرہ ہے، اس سے ان کو خیال آیا کہ اس کتاب کو مرتب کرنا چاہیے، چنانچہ انھوں نے شیخ محمد زہران سے مشورہ کیا، انھوں نے حوصلہ افزائی کی اور شیخ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے کام شروع کر دیا۔ شیخ احمد سنہ 1351 ہجری کو اس خدمت سے فارغ ہوئے اور اس کتاب کو چار بار پڑھا تھا، پھر پانچویں بار پڑھتے ہوئے تصحیح بھی کرتے گئے اور بائیسویں جلد کے نصف تک پہنچے تھے۔

قاہرہ کی طرف خاندان کی ہجرت:

جب مؤلف حصول علم کے لیے اسکندریہ ہجرت کر گئے تھے اور ان کے سارے خاندان نے طلب علم کے لیے قاہرہ کی طرف ہجرت کی تھی۔

بیماری محسوس کرنا:

جب شیخ اپنی کتاب کا پانچویں بار مطالعہ کرتے ہوئے بائیسویں جلد پر کام کر رہے تھے اور سیرتِ نبوی اور اس سے متعلقہ ابواب پر کام مکمل کرنے کے بعد مناقبِ صحابہ کا چیپٹر شروع ہی کیا تھا کہ انھوں نے محسوس کیا کہ وہ بیمار ہو رہے ہیں، بہر حال انھوں نے اس جلد پر کام جاری رکھا اور "باب ما جاء فی جریر بن عبد الله البجلی" تک پہنچے تھے کہ طبیعت زیادہ خراب ہوگئی، یہ وفات سے تین دن پہلے کی بات ہے۔

5 جمادی الاول کی رات کو نماز میں قرآن مجید کا جو حصہ تلاوت کیا:

جب شیخ نے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ مکمل کی تو یہ آیات پڑھیں: ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾

اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اس حصے کی تلاوت کی: ﴿لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ۫ وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۗ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ﴾

سوموار کے دن لوگوں کے ساتھ تعلیم و تعلّم اور درس و تدریس کا کچھ سلسلہ جاری رہا، لیکن منگل کے روز شیخ اپنے ربّ کے ساتھ مصروف ہو گئے اور لوگوں سے بے رخی اختیار کر لی، البتہ وضو کا پانی طلب کرتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو استطاعت کے مطابق نماز ادا کرتے تھے۔

وفات:

بدھ کے روز ظہر سے پہلے 8 جمادی الاول سنہ 1378 ہجری کو شیخ احمد دنیائے فانی سے کوچ کر گئے، اِنَّـا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْـہِ رَاجِعُوْن ۔ اس وقت ان کی عمر ستتر برس اور کچھ ماہ تھی، شیخ سید سابق نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی، اہل علم وفضل سمیت لوگوں کی بھاری تعداد نے ان کے جنازے میں شرکت کی۔

بلوغ الأمانی من أسرار الفتح الربانی:

شیخ احمد عبدالرحمٰن بنّا ساعاتی ؒ نے کہا: امام احمد ؒ نے اپنے ہم عصروں کی طرح صحابہ کی مسانید پر اپنی مسند کو مرتب کیا، پہلے وہ ایک صحابی کا ذکر کرتے ہیں اور پھر کسی فقہی ترتیب کا لحاظ رکھے بغیر اس سے مروی تمام روایات کا ذکر کرتے ہیں، ان کے بعد دوسرے صحابی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، علی ہذا القیاس۔ تو میرے ذہن میں خیال آیا کہ میں اس عظیم کتاب کو کتب اور ابواب میں مرتب کر دوں اور ہر حدیث کو فقہی ترتیب کے ساتھ پیش کروں، اگر چہ میں اپنے آپ کو اس خدمت سے چھوٹا اور عاجز سمجھتا تھا، لیکن میں نے اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت سے اپنی نیت کو پختہ اور سچا کیا اور بتوفیق الٰہی اس عمل کے لیے مخلص ہو گیا۔

اس عمل میں میرے سامنے یہ مقاصد تھے:

(1) سند کو حذف کرنے کی وجہ:

چونکہ میں چاہتا تھا کہ علوم شرعیہ کے طلبہ آسانی کے ساتھ مسند احمد کا مطالعہ کر سکیں، اس لیے میں سند کو حذف کر دیا اور صرف صحابی کا نام برقرار رکھا اور اثر ہونے کی صورت میں تابعی کا نام بھی برقرار رکھا۔ اگر کسی حدیثِ مبارکہ میں سند کے کسی ایسے راوی کا نام آ جائے کہ جس پر اس حدیث کے معنی کو سمجھنا موقوف ہو تو میں اس راوی کا ذکر بھی کرتا ہوں، ایسا راوی ابتدائے سند میں ہو یا انتہائے سند میں اور اسی مقصد کو مدنظر رکھ کر یا کسی اور غرض سے بعض مقامات میں میں پوری سند بھی ذکر کر دیتا ہوں۔

(2) کتبِ محدثین میں تکرارِ احادیث کا سبب:

جوامع، سنن اور مسانید وغیرہ کے مؤلفین زیادہ تر دو مقاصد کے پیش نظر احادیث کو تکرار کے ساتھ لائے: (1) متن کے الفاظ مختلف ہونے کی وجہ سے (2) ایک حدیث کی مختلف سندوں کو جمع کرنے کے لیے، کیونکہ سندوں کی کثرت سے حدیث کے حسن میں اضافہ ہوتا ہے۔

(3) مکررات کے بارے میں میرے عمل کی کیفیت:

جب امام احمد ایک صحابی سے ایک حدیث ذکر کرنے میں تکرار سے کام لیتے ہیں تو میں صحیح ترین سند کا انتخاب کر

کے اس کے مختلف متون کے الفاظ کو جمع کر لیتا ہوں اور باقی اسانید اور لفظوں کے تکرار کو حذف کر دیتا ہوں، اگر محذوف روایت میں کسی زائد امر کا بیان ہو تو حدیث مکمل کرنے کے بعد "وفی روایة کذا و کذا" کہہ کر اس کی طرف اشارہ کر دیتا ہوں، اگر مکرر روایات میں زیادہ فرق ہو تو پھر "وعنه من طریق آخر" کہہ کر اس روایت کے الفاظ ذکر کر دیتا ہوں، اگر ایک سند زیادہ صحیح ہو اور دوسری سند کا متن زیادہ معانی پر مشتمل ہو تو میں دونوں کا ذکر کر دیتا ہوں، اگر ایک حدیث ایک سے زیادہ صحابہ سے مروی ہو تو جو حدیث زیادہ احکام پر مشتمل ہو اور اس کی سند صحیح ترین ہو تو اس کا ذکر کر کے باقی احادیث کی طرف اشارہ کر دیتا ہوں۔

(4) مسند احمد کی احادیث کا احاطہ کرنا:

میں نے اپنی کتاب ''بلوغ الأمانی من أسرار الفتح الربانی ''مسند احمد کی تمام احادیث کا احاطہ کیا اور دیدہ دانستہ کسی حدیث اور اثر کو ترک نہیں کیا، ماسوائے اس خلل کے جو بھول چوک کی وجہ سے آیا ہو، جبکہ انسان معصوم عن الخطا نہیں ہے، اگر مسند احمد کی طرف کوئی حدیث دیکھتے ہیں اور اس کو میری کتاب میں نہیں پاتے تو فوراً یہ بات نہ کرو کہ فلاں حدیث میری کتاب میں نہیں ہے، کیونکہ مسند احمد میں کئی احکام و آداب پر مشتمل احادیث ہیں، جن کو میں نے ٹکڑے ٹکڑے کر کے مختلف کتب اور ابواب میں پیش کیا۔

(5) کوئی احکام پر مشتمل طویل احادیث:

مسند احمد میں ایسی احادیث موجود ہیں، جو طویل ہیں اور کئی احکام پر مشتمل ہیں، اگر اس حدیث کو صرف ایک باب میں رکھ دیا جائے تو دوسرے ابواب سے کوئی فوائد مفقود ہو جائیں گے، لہٰذا میں نے مناسب سمجھا کہ پہلے اس مکمل حدیث کو اس کے مناسب باب میں مندرج کر کے اس کو مختلف ٹکڑوں میں تقسیم کر دوں اور ہر ٹکڑے کو اس کے مناسب باب میں لکھ دوں۔لیکن اگر کوئی مختصر حدیث مختلف احکام پر مشتمل ہو تو اس کو تکرار کے ساتھ متعلقہ ابواب میں ذکر کر دیا جائے گا۔

(6) مسند احمد کی احادیث کی چھ قسموں میں تقسیم اور ان کے رموز کا بیان:

میں نے اپنی تحقیق کے مطابق مسند احمد کی احادیث کو چھ قسموں میں منقسم پایا:

وہ قسم، جس کو ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن امام احمد نے اپنے باپ سے سنا، اسی کو مسند امام احمد کہتے ہیں اور یہ کافی ضخیم حصہ ہے، جو تین چوتھائی سے زیادہ ہے۔اس قسم کا کوئی رمز نہیں۔

وہ قسم، جو عبد اللہ بن امام احمد نے اپنے باپ سے اور ان کے علاوہ دوسرے رواۃ سے سنی، اس کی مقدار بہت کم ہے۔اس قسم کا بھی کوئی رمز نہیں۔

وہ قسم، جو عبد اللہ نے اپنے باپ کے علاوہ دوسرے رواۃ سے سنی، محدثین کے ہاں اسی قسم کو ''زوائد عبد اللہ'' کہا

جاتا ہے، پہلی قسم کے علاوہ باقی قسموں سے اس کی مقدار زیادہ ہے، اس قسم کا رمز ''ز'' ہے، جو ''زوائد عبداللہ'' کی طرف اشارہ ہے۔

وہ قسم، جو عبداللہ نے اپنے باپ پر پڑھی تو ہے، لیکن ان سے سنی نہیں ہے، اس کی تعداد بھی کم ہے۔اس قسم کا رمز ''قر'' ہے۔

وہ قسم، جو نہ عبداللہ نے اپنے باپ پر پڑھی ہے اور نہ ان سے سنی ہے، البتہ ان کی کتاب میں ان کے ہاتھ سے لکھی ہوئی پائی ہے، اس کی مقدار بھی بہت کم ہے۔اس قسم کا رمز ''خط'' ہے۔

وہ قسم، جو حافظ ابو بکر قطیعی نے عبداللہ بن امام احمد اور امام احمد کے علاوہ دوسرے رواۃ سے سنی، اس کی مقدار سب سے کم ہے۔اس قسم کا رمز ''قط'' ہے۔

(لیکن ہم نے اس کتاب میں ان رموز کا ذکر نہیں کیا۔)

اَلْقِسْمُ الْاَوَّلُ: پہلا حصہ

اَلتَّوْحِيْدُ وَاُصُوْلُ الدِّيْنِ

توحیداور اصول دین کے متعلق

كِتَابُ التَّوْحِيْدِ

توحید کی کتاب

بَابٌ فِيْ وُجُوْبِ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ تَوْحِيْدِهٖ وَ الْإِعْتِرَافِ بِوُجُوْدِهٖ

اللہ تعالیٰ کی معرفت، توحیداور اس کے وجود کے اعتراف کے واجب ہونے کا بیان

[3/1]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُقَالُ لِلرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ مُفْتَدِيًا بِهِ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: قَدْ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ ذَالِكَ، قَدْ أَخَذْتُ عَلَيْكَ فِي ظَهْرِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِيْ.))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 3334، صحيح مسلم: 2805. (مسند أحمد: 12289)

ترجمة الحديث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن جہنمی آدمی سے کہا جائے گا: اس کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے کہ زمین پر جو چیزیں بھی ہیں، کیا تو (اس عذاب سے بچنے کے لیے) وہ فدیے میں دے دے گا؟ وہ کہے گا: جی ہاں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تو تجھ سے اس سے آسان چیز کا مطالبہ کیا تھا، میں نے تجھ سے یہ عہد لیا تھا، جبکہ تو آدم علیہ السلام کی پیٹھ میں تھا، کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرانا، لیکن تو نے انکار کر دیا تھا اور (اسی چیز پر ڈٹ گیا کہ) تو نے میرے ساتھ شرک ہی کرنا ہے۔“

[7/2]...... عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((یَا أَبَا هُرَیْرَةَ! هَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ النَّاسِ عَلَی اللّٰهِ وَمَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَی النَّاسِ؟)) قُلْتُ: اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((حَقُّ اللّٰهِ عَلَی النَّاسِ أَنْ یَعْبُدُوْهُ وَلَا یُشْرِكُوْا بِهِ شَیْئًا، فَإِذَا فَعَلُوا ذَالِكَ فَحَقٌّ عَلَیْهِ أَنْ لَّا یُعَذِّبَهُمْ .))

تخریج الحدیث صحیح: مستدرك الحاكم: 517/1، مسند البزار: 3089 . (مسند أحمد: 8085)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو ہریرہ! کیا تم جانتے ہو کہ لوگوں کا اللہ تعالیٰ پر اور اللہ تعالیٰ کا لوگوں پر کیا حق ہے؟'' میں نے کہا: جی اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور جب وہ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ پر ان کا حق یہ ہوگا کہ وہ ان کو عذاب نہ دے۔''

[10/3]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ ﷺ: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَ شِئْتَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ: ((أَجَعَلْتَنِیْ وَ اللّٰهِ عِدْلًا، بَلْ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهُ .))

تخریج الحدیث صحیح لغیره: سنن ابن ماجه: 2117 . (مسند أحمد: 1839)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے کہا: جو کچھ اللہ چاہے اور جو آپ چاہیں۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''کیا تو نے مجھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کر دیا ہے، صرف (وہ ہوتا ہے) جو اکیلا اللہ چاہتا ہے۔''

بَابٌ فِیْ عَظْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ كِبْرِیَائِهٖ وَ كَمَالِ قُدْرَتِهٖ وَ افْتِقَارِ الْخَلْقِ إِلَیْهِ

اللہ تعالیٰ کی عظمت، کبریائی اور کمال قدرت اور اللہ کی طرف مخلوق کے محتاج ہونے کا بیان

[11/4]...... عَنْ أَبِیْ مُوْسَی الْأَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِأَرْبَعٍ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا یَنَامُ وَلَا یَنْبَغِیْ لَهُ أَنْ یَنَامَ، یَخْفِضُ الْقِسْطَ وَ یَرْفَعُهُ، یُرْفَعُ إِلَیْهِ عَمَلُ اللَّیْلِ بِالنَّهَارِ وَ عَمَلُ النَّهَارِ بِاللَّیْلِ .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 179 . (مسند أحمد: 19530)

سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ چار چیزیں بتلانے کے لیے ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نہیں سوتا اور سونا اسے زیب بھی نہیں دیتا، وہ ترازو کو پست بھی کرتا ہے اور بلند بھی کرتا ہے، رات کے عمل دن کو اور دن کے عمل رات کو اس کی طرف بلند کر دیئے جاتے ہیں۔''

[13/5]...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((یَمِیْنُ اللّٰهِ مَلْأَی، لَا یَغِیْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ.)) وَقَالَ: ((أَرَأَیْتُکُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ، فَإِنَّهُ لَمْ یَغِضْ مَا فِی یَمِیْنِهِ.)) قَالَ: ((وَعَرْشُهُ عَلَی الْمَاءِ، بِیَدِهِ الْأُخْرَی الْمِیْزَانُ یَخْفِضُ وَیَرْفَعُ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4684، 7411. (مسند أحمد: 10500)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے، دن رات متواتر خرچ کرنا اس میں کمی نہیں کر سکتا، کیا تم نے غور کیا ہے کہ اس نے زمین و آسمان کی تخلیق کے وقت سے لے کر (آج تک) کیا کچھ خرچ کیا ہے، لیکن یہ خرچ بھی اس چیز میں کوئی کمی نہ کر سکا، جو اس کے دائیں ہاتھ میں ہے، اس کا عرش پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے، کسی کے حق میں اس کو پست کر دیتا ہے اور کسی کے حق میں بلند کر دیتا ہے۔''

[14/6]...... وَعَنْهُ أَیْضًا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((یَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَیَطْوِی السَّمَاءَ بِیَمِیْنِهِ ثُمَّ یَقُوْلُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَیْنَ مُلُوْكُ الْأَرْضِ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6519، صحیح مسلم: 2787. (مسند أحمد: 8863)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت والے دن زمین و آسمان دائیں ہاتھ میں پکڑ کر اور لپیٹ کر کہے گا: میں ہی بادشاہ ہوں، کہاں ہیں زمین والے بادشاہ؟''

[15/7]...... عَنْ أَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّی أَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ، أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحَقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ، مَا فِیْهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا عَلَیْهِ مَلَكٌ سَاجِدٌ، لَوْ عَلِمْتُمْ مَا أَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَلَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَی الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ عَلٰی أَعْلَی الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُوْنَ إِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی.)) قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ: وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ أَنِّی شَجَرَةٌ تُعْضَدُ.

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ:** سنن ابن ماجه: 4190. (مسند أحمد: 21516)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں وہ چیزیں دیکھتا ہوں، جو تم نہیں دیکھ سکتے اور میں وہ چیزیں سنتا ہوں جو تم نہیں سن سکتے، آسمان چرچراتا ہے اور اسے یہی زیب دیتا ہے کہ وہ آواز نکالے، اس میں چار انگلیوں کے برابر جگہ خالی نہیں مگر وہاں فرشتہ سجدہ کیے ہوئے ہے، اگر تم کو ان امور کا

علم ہو جائے جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ اور تم بستروں پر اپنی بیویوں سے لذتیں حاصل کرنا ترک کر دو، بلکہ تم (ویران) راستوں (اور صحراؤں) کی طرف نکل جاؤ، تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف گڑگڑا سکو۔'' سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو چاہتا ہوں کہ میں درخت ہوتا، جسے کاٹ دیا جاتا ہے۔

[16/8]…… وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَـقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا عِبَادِيْ! كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَـنْ عَافَيْتُ فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ أَغْفِرْلَكُمْ، وَمَنْ عَلِمَ أَنِّی أَقْدِرُ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِی بِقُدْرَتِیْ غَـفَرْتُ لَهُ وَلَا أُبَالِیْ، وَكُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ، فَاسْتَهْدُوْنِی أَهْدِكُمْ، وَكُلُّكُمْ فَقِيْرٌ إِلَّا مَنْ أَغْـنَيْـتُ، فَـاسْـأَلُـوْنِـیْ أُغْـنِـكُمْ، وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَ آخِرَكُمْ (وَفِیْ رِوَايَةٍ. وَ إِنْسَكُمْ وَ جِنَّكُمْ وَ صَـغِيْـرَكُمْ وَ كَبِيْرَكُمْ وَ ذَكَرَكُمْ وَ أُنْثَاكُمْ) وَ حَيَّكُمْ وَ مَيِّتَكُمْ وَ رَطْبَكُمْ وَ يَابِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰى أَشْـقٰى قَلْبٍ مِنْ قُلُوْبِ عِبَادِیْ مَا نَقَصَ فِی مُلْكِیْ مِنْ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ، وَ لَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى أَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِیْ مَا زَادَ فِی مُلْكِیْ مِنْ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ، وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَ آخِرَكُمْ (وَفِیْ رِوَايَةٍ: وَ إِنْسَـكُـمْ وَ جِـنَّـكُـمْ وَ صَغِيْرَكُمْ وَ كَبِيْرَكُمْ وَ ذَكَرَكُمْ وَ أُنْثَاكُمْ) وَ حَيَّكُمْ وَ مَيِّتَكُمْ وَ رَطْبَكُمْ وَ يَـابِسَـكُمْ اِجْتَمَعُوْا فَسَأَلَنِیْ كُلُّ سَائِلٍ مِنْهُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِنْهُمْ مَا سَأَلَ مَا نَـقَـصَنِیْ، كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِشَفَةِ الْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيْهَا إِبْرَةً ثُمَّ انْتَزَعَهَا كَذَالِكَ لَا يَنْقُصُ مِنْ مُـلْـكِـیْ، ذَالِكَ بِـأَنِّـیْ جَـوَّادٌ مَاجِدٌ صَمَدٌ، عَطَائِی كَلَامٌ وَ عَذَابِی كَلَامٌ (وَ فِی رِوَايَةٍ: عَطَائِی كَلَامِیْ وَ عَذَابِی كَلَامِیْ)، إِذَا أَرَدْتُّ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقُوْلُ لَهُ: كُنْ! فَيَكُوْنُ.))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2577. (مسند أحمد: 21367)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے میرے بندو! تم سارے گنہگار ہو، مگر جس کو میں عافیت دے دو، لہٰذا مجھ سے بخشش طلب کیا کرو، میں تمہیں معاف کر دیا کروں گا، اور جس نے یہ جان لیا کہ میں (اللہ) بخشنے کی قدرت رکھتا ہوں، پھر اس نے مجھ سے میری قدرت کی وجہ سے بخشش طلب کی تو میں اسے بخش دوں گا اور اس سلسلے میں کوئی پروا نہیں کروں گا۔ تم سارے گمراہ ہو، مگر جس کو میں ہدایت دے دوں، پس مجھ سے ہدایت طلب کرو، میں تم کو ہدایت دوں گا، تم سارے کے سارے فقیر ہو، مگر جس کو میں غنی کر دوں، پس مجھ سے سوال کیا کرو، میں تم کو غنی کر دوں گا، یاد رکھو کہ اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، انسان اور جن، چھوٹے اور بڑے، مذکر اور مؤنث، زندہ اور مردہ اور تر اور خشک میرے بندوں میں سے بدبخت ترین بندے کے دل کی مانند ہو جائیں، تو میری بادشاہت میں سے تو مچھر کے پر کے برابر بھی کمی نہیں آئے گی، اور اگر یہی مخلوق میرے بندوں میں

سب سے بڑے متقی کے دل کی مانند نیک ہو جائیں تو میری بادشاہت میں مچھر کے پر کے برابر اضافہ بھی نہیں ہوگا، اور اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، انسان اور جن، چھوٹے اور بڑے، مذکر اور مؤنث، زندہ اور مردہ اور تر اور خشک جمع ہو جائیں اور ہر سائل مجھ سے سوال کرے، جہاں تک اس کی خواہش کا تقاضا ہو اور میں سائل کو اس کے مطالبے کے مطابق دے دوں تو اس سے مجھ میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی، (اس مثال سے سمجھ لیں کہ) ایک آدمی سمندر کے کنارے سے گزرے اور اس میں سوئی ڈبو کر واپس لائے اور (دیکھے کہ اس میں کتنا پانی لگا ہوا ہے اور اس سے سمندر میں کیا کمی ہے)، اسی طرح میری بادشاہت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی، اس کی وجہ یہ ہے میں انتہائی سخی ہوں، بزرگی والا ہوں، بے نیاز ہوں، میرا دینا کلام ہے، میرا عذاب کلام ہے، ایک روایت میں ہے میری عطا میرا کلام ہے، میری سزا میرا کلام ہے، جب میں کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو اسے صرف اتنا کہتا ہوں کہ ''ہو جا''، پس ہو جاتی ہے۔''

[18/9]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُوْلُ: ((أَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيَّامُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَ لِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَ الْجَنَّةُ حَقٌّ، وَ النَّارُ حَقٌّ، وَ السَّاعَةُ حَقٌّ، أَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَ بِكَ آمَنْتُ، وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَ إِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَ بِكَ خَاصَمْتُ، وَ إِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَ أَخَّرْتُ وَ أَسْرَرْتُ وَ أَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلٰهِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.))

تخريج الحديث: صحيح البخاری: 1120، 6317، صحيح مسلم: 769. (مسند أحمد: 2710)

ترجمة الحديث: سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: ''أَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيَّامُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَ لِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَ الْجَنَّةُ حَقٌّ، وَ النَّارُ حَقٌّ، وَ السَّاعَةُ حَقٌّ، أَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَ بِكَ آمَنْتُ، وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَ إِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَ بِكَ خَاصَمْتُ، وَ إِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَ أَخَّرْتُ وَ أَسْرَرْتُ وَ أَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلٰهِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ۔'' (اے اللہ! تیرے لیے ہی تعریف ہے، تو آسمانوں وزمین اور ان کے درمیان والوں کا نور ہے، اور تیرے لیے ہی تعریف ہے، تو آسمانوں، زمین اور ان میں موجود کو قائم رکھنے والا ہے اور

تیرے لیے ہی تعریف ہے، تو آسمانوں، زمین اور ان کے درمیان موجود مخلوقات کا ربّ ہے اور تیرے لیے ہی تعریف ہے، تو حق ہے، تیری بات حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، قیامت حق ہے، اے اللہ! میں تیرے لیے مسلمان ہوا، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری طرف رجوع کیا، تیرے ساتھ جھگڑا کیا اور تیری طرف فیصلہ لے کر آیا، پس تو میرے لیے میرے وہ وہ گناہ بخش دے، جو پہلے کیے،، جو بعد میں کیے، جو مخفی طور پر کیے اور جو اعلانیہ طور پر کیے، تو میرا معبود ہے، تیرے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں ہے۔)

بَابٌ فِیْ صِفَاتِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَ تَنْزِیْهِهٖ عَنْ كُلِّ نَقْصٍ

اللہ تعالیٰ کی صفات کا اور اس کو ہر نقص سے پاک جاننے کا بیان

[20/10]...... عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: (قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: كَذَّبَنِیْ عَبْدِیْ وَلَمْ یَكُنْ لَهُ ذَالِكَ، وَ شَتَمَنِی وَلَمْ یَكُنْ لَهُ ذَالِكَ، تَكْذِیْبُهُ إِیَّایَ (وَفِیْ رِوَایَةٍ: فَأَمَّا تَكْذِیْبُهُ إِیَّایَ) أَنْ یَقُوْلَ: فَلَنْ یُعِیْدَنَا كَمَا بَدَأَنَا، وَ أَمَّا شَتْمُهُ إِیَّایَ، یَقُوْلُ: اِتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَ أَنَا الصَّمَدُ الَّذِی لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُوْلَدْ وَ لَمْ یَكُنْ لِیْ كُفُوًا أَحَدٌ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4975. (مسند أحمد: 8220)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بعض بندے مجھے جھٹلا دیتے ہیں، حالانکہ یہ ان کو زیب نہیں دیتا، اسی طرح بعض مجھے گالیاں دیتے ہیں اور یہ بھی ان کے شایانِ شان بات نہیں ہے۔ مجھ (اللہ) کو جھٹلانے کی صورت یہ ہے کہ بندہ کہتا ہے: جس طرح اللہ نے ہمیں پہلی دفعہ پیدا کیا، وہ اس طرح ہمیں دوبارہ پیدا نہیں کرے گا اور مجھے گالی دینے کی صورت یہ ہے کہ بندے کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کی بھی اولاد ہے، حالانکہ میں تو ایسا بے نیاز ہوں کہ میں نے نہ کسی کو جنا اور نہ میں جنا گیا اور کوئی بھی میری برابری کرنے والا نہیں ہے۔''

[21/11]...... عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: یُؤْذِیْنِیْ ابْنُ آدَمَ، یَسُبُّ الدَّهْرَ وَ أَنَا الدَّهْرُ، بِیَدِی الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَ النَّهَارَ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4826، 7491، صحیح مسلم: 2246. (مسند أحمد: 7243)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: آدم کا بیٹا مجھے تکلیف دیتا ہے اور وہ اس طرح کہ وہ زمانے کو برا بھلا کہتا ہے اور زمانہ میں ہوں، میرے ہاتھ

میں اختیار ہے، میں شب و روز کو الٹ پلٹ کرتا ہوں۔‘‘

[22/12]...... عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِیْ أَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ؟ فَيَقُوْلُ: اَللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَيَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ؟ فَيَقُوْلُ: اَللّٰهُ، فَيَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟ فَإِذَا أَحَسَّ أَحَدُكُمْ بِشَیْءٍ مِنْ هٰذَا، فَلْيَقُلْ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ بِرُسُلِهِ.))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3276، صحيح مسلم: 134. (مسند أحمد: 8376)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’بے شک تم میں سے کسی کے پاس شیطان آ کر کہتا ہے: کس نے آسمان کو پیدا کیا؟ وہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ نے۔ وہ پھر سوال کرتا ہے: زمین کو کس نے پیدا کیا؟ وہ جواب دیتا ہے: اللہ تعالیٰ نے۔ اتنے میں وہ یہ سوال کر دیتا ہے: اچھا تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟ پس جب تم میں سے کوئی اس سوال کو محسوس کرے تو وہ کہے: ”آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ بِرُسُلِهٖ“ (میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا ہوں)۔‘‘

[23/13]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: شَكَوْا إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا يَجِدُوْنَ مِنَ الْوَسْوَسَةِ وَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا لَنَجِدُ شَيْئًا لَوْ أَنَّ أَحَدَنَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهٖ، فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ذَاكَ مَحْضُ الْإِيْمَانِ.))

تخریج الحدیث **صحيح لغيره:** المعجم الاوسط: 8537، مسند ابويعلی: 4649. (مسند أحمد: 24752)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں کہ لوگ اپنے دل میں جو وسوسہ محسوس کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا شکوہ کیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! ہم ایسی ایسی چیزیں محسوس کر جاتے ہیں کہ ان کو زبان سے بیان کرنے کی بہ نسبت ہمیں آسمان سے گرنا آسان لگتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’یہ تو خالص ایمان ہے۔‘‘

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ نَعِيْمِ الْمُوَحِّدِيْنَ وَ ثَوَابِهِمْ وَ وَعِيْدِ الْمُشْرِكِيْنَ وَ عِقَابِهِمْ

توحید والوں کے لیے نعمتوں اور ثواب اور مشرکوں کے لیے وعید اور عذاب کا بیان

[24/14]...... عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَ أَنَّ عِيْسٰی عَبْدُاللّٰهِ وَ رَسُوْلُهُ وَ كَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰی مَرْيَمَ وَ رُوْحٌ مِنْهُ وَ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی الْجَنَّةَ عَلٰی مَا كَانَ

مِنَ عَمَلٍ، (وَفِی رِوَایَةٍ:) أَدْخَلَهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی الْجَنَّةَ مِنْ أَبْوَابِهَا الثَّمَانِيَةِ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ دَخَلَ .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3435، صحیح مسلم: 28 . (مسند أحمد: 22675)

ترجمة الحديث سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص یہ گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ عیسی علیہ السلام، اللہ کے بندے اوراس کے رسول ہیں اوراس کا کلمہ ہیں، جواس نے سیّدہ مریم علیہا السلام کی طرف ڈالا اوروہ اس کی طرف سے روح ہیں، اور یہ کہ جنت حق ہے اورجہنم حق ہے تواس شخص کا عمل جیسا بھی ہو، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، اورایک روایت میں یوں ہے: وہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے گا، اللہ تعالیٰ اس کواسی دروازے سے داخل کرے گا۔''

[26/15]...... عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِيْهِ(رضی اللہ عنہ) قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ سَمِعَ الْقَوْمَ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ وَ جِهَادٌ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ .)) ثُمَّ سُمِعَ نِدَاءٌ فِی الْوَادِی يَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((وَ أَنَا أَشْهَدُ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا يَشْهَدَ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا بَرِئَ مِنَ الشِّرْكِ .)) ، قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: وَ سَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هٰرُوْنَ .

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: صحیح ابن حبان: 4595، المعجم الکبیر: 369، المعجم الاوسط: 8891 . (مسند أحمد: 23783)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا: اے اللہ کے رسول! کون سا عمل زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اوراس کے رسول کے ساتھ ایمان لانا، اللہ کے راستے میں جہاد کرنا اورحج مبرور۔'' پھر وادی سے یہ آواز سنی گئی، کوئی کہہ رہا تھا: ''أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ . '' یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور میں بھی یہی گواہی دیتا ہوں اور میں یہ شہادت بھی دیتا ہوں کہ جو آدمی بھی یہ گواہی دے گا، وہ شرک سے بری ہو جائے گا۔'' امام احمد رحمہ اللہ کے بیٹے عبد اللہ بن احمد نے کہا: میں نے یہ حدیث ہارون راوی سے براہِ راست سنی ہے۔

[29/16، 30]...... عَنْ سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِی سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ أَنَا رَدِيْفُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا سُهَيْلَ بْنَ الْبَيْضَاءِ!)) وَرَفَعَ صَوْتَهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ، كُلُّ

ذٰلِكَ يُجِيْبُهُ سُهَيْلٌ ، فَسُمِعَ صَوْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَظَنُّوْا أَنَّهُ يُرِيْدُهُمْ ، فَحَبَسَ مَنْ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ لَحِقَهُ مَنْ كَانَ خَلْفَهُ حَتَّى إِذَا اجْتَمَعُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : إِنَّهُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ وَ أَوْجَبَ لَهُ الْجَنَّةَ ، (وَفِي رِوَايَةٍ) أَوْجَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بِهَا الْجَنَّةَ وَ أَعْتَقَهُ بِهَا مِنَ النَّارِ .))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ:** مستدرك الحاكم: 630/3، المعجم الكبير: 6033. (مسند أحمد: 15738)

ترجمۃ الحدیث سیدنا سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے، جبکہ میں آپ ﷺ کی سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے سوار تھا، رسول اللہ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ بآواز بلند فرمایا: ''اے سہیل بن بیضاء!'' آگے سے سیدنا سہیل رضی اللہ عنہ جواب بھی دیتے تھے، بہرحال جب صحابہ نے رسول اللہ ﷺ کی اس طرح کی آواز سنی تو ان کو یہ گمان ہوا کہ آپ ﷺ ان سب کو بلانا چاہتے ہیں، اس لیے آگے والے رک گئے اور پیچھے والے آپ ﷺ کو آ ملے، یہاں تک کہ وہ سارے جمع ہو گئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بندہ یہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے، اللہ تعالیٰ اس کو جہنم پر حرام کر دیتا ہے اور اس کے لیے جنت کو واجب کر دیتا ہے۔ ایک روایت میں ہے: اللہ تعالیٰ اس شہادت کی وجہ سے اس کے لیے جنت کو واجب کر دیتا ہے اور اس کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے۔''

[31/17]...... عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَ مَعِيَ نَفَرٌ مِنْ قَوْمِيْ ، فَقَالَ: ((أَبْشِرُوْا وَ بَشِّرُوْا مَنْ وَرَاءَ كُمْ أَنَّهُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ صَادِقًا بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ .)) ، فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ نُبَشِّرُ النَّاسَ ، فَاسْتَقْبَلَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ (رضي الله عنه) فَرَجَعَ بِنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِذًا يَتَّكِلُ النَّاسُ ، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ .

تخریج الحدیث صحیح: شرح مشكل الآثار: 4003. (مسند أحمد: 19597)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، جبکہ میرے ساتھ میری قوم کے کچھ لوگ بھی تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''خود بھی خوش ہو جاؤ اور اپنے پچھلوں کو بھی یہ خوشخبری سنا دو کہ جو آدمی صدقِ دل سے یہ گواہی دے گا کہ اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے، تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' یہ سن کر ہم نبی کریم ﷺ کے پاس سے نکل پڑے، تاکہ لوگوں کو خوشخبری سنائیں، لیکن جب ہمیں آگے سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ملے تو انھوں نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹا دیا اور آپ ﷺ کو یہ مشورہ دیا کہ (اس طرح کی باتیں عام

لوگوں کو نہ بتائی جائیں وگرنہ) وہ توکل کر کے (عمل چھوڑ دیں گے)، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔

[34/18]...... عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْكَدِيْدِ أَوْ قَالَ: بِقُدَيْدٍ فَجَعَلَ رِجَالٌ يَسْتَأْذِنُوْنَ إِلَى أَهْلِيهِمْ فَيَأْذَنُ لَهُمْ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((مَا بَالُ رِجَالٍ يَكُوْنُ شِقُّ الشَّجَرَةِ الَّتِي تَلِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَبْغَضَ إِلَيْهِمْ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ.))، فَلَمْ نَرَ عِنْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا بَاكِيًا، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الَّذِي يَسْتَأْذِنُكَ بَعْدَ هٰذَا لَسَفِيْهٌ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَقَالَ حِيْنَئِذٍ: ((أَشْهَدُ عِنْدَ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُ عَبْدٌ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ ثُمَّ يُسَدِّدُ إِلَّا سَلَكَ فِي الْجَنَّةِ.))، قَالَ: ((وَقَدْ وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا، لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، وَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا يَدْخُلُوْهَا حَتّٰى تَبَوَّؤُا أَنْتُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِكُمْ وَ أَزْوَاجِكُمْ وَ ذُرِّيَّاتِكُمْ مَسَاكِنَ فِي الْجَنَّةِ.))

تخريج الحديث اسناده صحيح: مسند الطيالسي: 1291، 1292، سنن الدارمي: 348/1، مسند البزار: 3543، المعجم الكبير: 4559. (مسند أحمد: 16215)

ترجمة الحديث سیدنا رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف) سفر میں تھے، جب ہم "کَدِیْد" یا "قُدَید" مقام پر پہنچے تو لوگوں نے اپنے گھروں کی طرف جانے کے لیے اجازت لینا شروع کر دی اور آپ ﷺ ان کو اجازت دیتے گئے، پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: ''ان لوگوں کا کیا حال ہوگا کہ درخت کی جو طرف رسول اللہ ﷺ سے ملی ہوئی ہے، وہ ان کو دوسری طرف کی بہ نسبت زیادہ ناپسند ہے۔'' ہم نے دیکھا کہ یہ الفاظ سن کر سارے لوگ رونے لگ گئے، ایک آدمی (یعنی سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ) نے کہا: اس کے بعد جو آدمی آپ سے اجازت طلب کرے گا، وہ بیوقوف ہوگا، پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی اور فرمایا: ''جو آدمی صدقِ دل سے یہ گواہی دے گا کہ اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں اور پھر راہِ صواب پر چلتا رہے گا تو میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے بارے میں یہ شہادت دیتا ہوں کہ وہ جنت کی طرف چلا جائے گا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ربّ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت میں سے ستر ہزار آدمی ایسے جنت میں داخل کرے گا کہ ان کا کوئی حساب اور عذاب نہیں ہوگا اور مجھے امید ہے کہ وہ اس میں داخل نہیں ہوں گے حتیٰ کہ تم اور تمہارے نیک آباء، بیویاں اور اولاد جنت میں اپنے گھر بنا چکے ہوں گے۔''

[37/19]...... عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَاتَ يَعْلَمُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

دَخَلَ الْجَنَّةَ .))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 26 . (مسند أحمد : 464)

ترجمة الحديث سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی اس حال میں مرے کہ وہ یہ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

[38/20]...... عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنِّی لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَايَـقُوْلُهَا عَبْدٌ حَقًّا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حُرِّمَ عَلَى النَّارِ .)) فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: أَنَا أُحَدِّثُكَ مَا هِـيَ، هِيَ كَلِمَةُ الْإِخْلَاصِ الَّتِي أَعَزَّ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى بِهَا مُحَمَّدًا ﷺ وَ أَصْحَابَهُ، وَ هِيَ كَلِمَةُ التَّقْوَى الَّتِي أَلَاصَ عَلَيْهَا نَبِيُّ اللّٰهِ عَمَّهُ أَبَا طَالِبٍ عِنْدَ الْمَوْتِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ .

تخریج الحدیث اسناده قوى: مستدرك الحاكم: 351/1 . (مسند أحمد: 447)

ترجمة الحديث سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ جو آدمی دل کی سچائی کے ساتھ اس کو کہے گا، وہ آگ کے حق میں حرام ہو جائے گا۔'' یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بتلاتا ہوں کہ وہ کلمہ کون سا ہے، وہ تو وہ کلمہ اخلاص ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس کے ذریعے سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو عزت بخشی، وہ کلمۂ تقوی ہے جو اللہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب کی موت کے وقت اس پر پیش کیا تھا اور وہ ہے ''لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' کی شہادت دینا۔

[39/21]...... عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ فَإِذَا هُوَ نَائِمٌ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ أُحَدِّثُهُ فَإِذَا هُوَ نَائِمٌ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَ قَدِ اسْتَيْقَظَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذٰلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ .))، قُلْتُ: وَإِنْ زَنٰى وَ إِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: ((وَإِنْ زَنٰى وَ إِنْ سَرَقَ .))، قُلْتُ: وَإِنْ زَنٰى وَ إِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: ((وَإِنْ زَنٰى وَ إِنْ سَرَقَ .)) ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ: ((عَلَى رَغْمِ أَبِي ذَرٍّ .)) قَالَ: فَخَرَجَ أَبُو ذَرٍّ يَجُرُّ إِزَارَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَ إِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ .

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 5827، صحيح مسلم: 94 . (مسند أحمد: 21466)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفید کپڑا اوڑھ کر سوئے ہوئے تھے، پھر دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کرنے کے لیے آیا، لیکن ابھی تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے تھے، اس کے بعد جب میں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو چکے تھے، پس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس آ کر بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی ''لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ'' کہے گا اور پھر اسی پر مر جائے گا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' میں نے کہا: اگر چہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟'' میں نے دوسری بار (حیران ہوکر) پھر کہا: اگر چہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟'' تین دفعہ تو ایسے ہی ہوا اور چوتھی بار آپ ﷺ نے یہ فرمایا: ''ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔'' یہ سن کر سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ وہاں سے ازار کو گھسیٹتے اور یہ کہتے ہوئے نکل پڑے: اگر چہ ابوذر کا ناک خاک آلود ہو جائے۔

[42/22]...... عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ (رضی اللہ عنہ): خَصْلَتَانِ يَعْنِي إِحْدَاهُمَا سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ الْأُخْرٰى مِنْ نَفْسِيْ، ((مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ.)) وَ أَنَا أَقُوْلُ: مَنْ مَاتَ وَ هُوَ لَا يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا وَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

تخريج الحديث صحيح مسلم: 92. (مسند أحمد: 3552)

ترجمة الحديث ابووائل سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: دو باتیں ہیں، ایک بات تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور دوسری بات میری اپنی طرف سے ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بندہ اس حال میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر ٹھہراتا ہو، وہ آگ میں داخل ہوگا۔'' اور میں خود کہتا ہوں: اور جو آدمی اس حال میں مرے کہ نہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر ٹھہراتا ہو اور نہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک بناتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

[43/23]...... عَنْ أَبِيْ نُعَيْمٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ أَوْ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فَنَزَلَ عَلٰى مَسْرُوْقٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو (بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ) يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، لَمْ تَضُرَّهُ مَعَهُ خَطِيْئَةٌ، وَ مَنْ مَاتَ وَ هُوَ يُشْرِكُ بِهِ لَمْ تَنْفَعْهُ مَعَهُ حَسَنَةٌ.))

تخريج الحديث اسناده صحيح على شرط الشيخين: تهذيب الآثار: 168، الإتحاف: 96. (مسند أحمد: 6586)

ترجمة الحديث ابونعیم کہتے ہیں: ایک آدمی یا ایک بوڑھا شخص، جس کا تعلق اہل مدینہ سے تھا، آیا اور مسروق کے پاس ٹھہرا، اس نے کہا: میں نے سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اس حال میں اللہ تعالیٰ کو ملے کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو اس عمل کی وجہ سے کوئی خطا اس کو نقصان نہیں دے گی، لیکن جو بندہ اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی شریک ٹھہراتا ہو تو اس عمل کی وجہ سے کوئی نیکی اس کو فائدہ نہیں دے گی۔''

[44/24]...... عَـنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَـالَ: ((اَلْـمُوْجِبَتَانِ، مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ هُوَ يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ النَّارَ.))

تخريج الحديث صحيح مسلم: 93. (مسند أحمد: 14711)

ترجمة الحديث سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''دو واجب کر دینے والی خصلتیں ہیں، جو آدمی اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملا کہ وہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے کہ وہ اس کے ساتھ شرک کرتا ہو تو وہ جہنم میں داخل ہو گا۔''

[50/25]...... عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَـالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَـقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ عَمِلْتَ قُرَابَ الْأَرْضِ خَطَايَا وَلَمْ تُشْرِكْ بِي شَيْئًا جَعَلْتُ لَكَ قُرَابَ الْأَرْضِ مَغْفِرَةً.)) زَادَ فِي رِوَايَةٍ: وَ قُرَابُ الْأَرْضِ مِلْءُ الْأَرْضِ.

تخريج الحديث صحيح مسلم: 2687. (مسند أحمد: 21311)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! اگر تو زمین کے بھراؤ کے برابر گناہ کرے، لیکن میرے ساتھ کسی کو شرک نہ کرے تو میں تجھے زمین کے بھرنے کے برابر ہی بخشش عطا کر دوں گا۔'' ایک روایت میں ہے: ''قُرَابُ الْأَرْضِ'' سے مراد زمین کا بھراؤ ہے۔

كِتَابُ الْإِيْمَانِ وَ الْإِسْلَامِ

ایمان اور اسلام کی کتاب

بَابٌ فِيْمَا جَاءَ فِيْ فَضْلِهِمَا

ایمان اور اسلام کی فضیلت کا بیان

[51/26]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ وَ أَيُّ الْأَعْمَالِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ .))، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ سَنَامُ الْعَمَلِ .)) قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((حَجٌّ مَبْرُوْرٌ .))

تخریج الحدیث اسناده حسن: سنن الترمذی: 1658، صحیح بخاری : 26. (مسند أحمد: 7863)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کیا گیا: کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت والا اور کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس کے بعد کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے راستے میں جہاد، جو کہ افضل اور اشرف عمل ہے۔'' اس نے کہا: پھر کون سا، اے اللہ کے رسول!؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''حج مبرور۔''

[52/27]...... عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ مَاتَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ قِيْلَ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شِئْتَ .))

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: مسند الطیالسی: 30. (مسند أحمد: 97)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو اسے کہا جائے گا: تو جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہتا ہے، داخل ہو جا۔''

[53/28]...... عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ (رضي الله عنه) أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ بِالنَّاسِ قَبْلَ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحَ صَلّٰى بِالنَّاسِ صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَكِبُوْا، فَلَمَّا أَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ نَعَسَ النَّاسُ فِي أَثَرِ الدُّلْجَةِ وَلَزِمَ مُعَاذٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتْلُوْ أَثَرَهُ وَالنَّاسُ تَفَرَّقَتْ بِهِمْ رِكَابُهُمْ عَلَى جَوَادِّ الطَّرِيْقِ تَأْكُلُ وَ تَسِيْرُ، فَبَيْنَمَا مُعَاذٌ عَلَى أَثَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ نَاقَتُهُ تَأْكُلُ مَرَّةً وَ تَسِيْرُ أُخْرٰى عَثَرَتْ نَاقَةُ مُعَاذٍ فَكَبَحَهَا بِالزِّمَامِ فَهَبَّتْ حَتَّى نَفَرَتْ مِنْهَا نَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَشَفَ عَنْهُ قِنَاعَهُ فَالْتَفَتَ فَإِذَا لَيْسَ مِنَ الْجَيْشِ رَجُلٌ أَدْنٰى إِلَيْهِ مِنْ مُعَاذٍ، فَنَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَا مُعَاذُ!.)) قَالَ: لَبَّيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، قَالَ: ((أُدْنُ دُوْنَكَ.))، فَدَنَا مِنْهُ حَتَّى لَصِقَتْ رَاحِلَتُهُمَا أَحَدَاهُمَا بِالْأُخْرٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا كُنْتُ أَحْسِبُ النَّاسَ مِنَّا كَمَكَانِهِمْ مِنَ الْبُعْدِ.))، فَقَالَ مُعَاذٌ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! نَعَسَ النَّاسُ فَتَفَرَّقَتْ بِهِمْ رِكَابُهُمْ تَرْتَعُ وَ تَسِيْرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَ أَنَا كُنْتُ نَاعِسًا.))، فَلَمَّا رَأَى مُعَاذٌ بُشْرٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْهِ وَ خَلْوَتَهُ لَهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ائْذَنْ لِيْ أَسْأَلُكَ عَنْ كَلِمَةٍ قَدْ أَمْرَضَتْنِيْ وَ أَسْقَمَتْنِيْ وَ أَحْزَنَتْنِيْ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((سَلْنِيْ عَمَّا شِئْتَ.))، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! حَدِّثْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِيَ الْجَنَّةَ لَا أَسْأَلُكَ عَنْ شَيْءٍ غَيْرِهِ، قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((بَخٍ بَخٍ بَخٍ لَقَدْ سَأَلْتَ بِعَظِيْمٍ لَقَدْ سَأَلْتَ بِعَظِيْمٍ.)) ثَلَاثًا، ((وَ إِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلَى مَنْ أَرَادَ اللّٰهُ بِهِ الْخَيْرَ.)) فَلَمْ يُحَدِّثْهُ بِشَيْءٍ إِلَّا قَالَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَعْنِيْ أَعَادَهُ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِرْصًا لِكَيْمَا يُتْقِنُهُ عَنْهُ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((تُوْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ تُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا حَتّٰى تَمُوْتَ وَ أَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ.)) فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! أَعِدْ لِيْ، فَأَعَادَهَا لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ يَا مُعَاذُ بِرَأْسِ هٰذَا الْأَمْرِ وَ ذِرْوَةِ سَنَامِهِ.)) فَقَالَ مُعَاذٌ: بَلٰى بِأَبِيْ وَ أُمِّيْ أَنْتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَحَدِّثْنِيْ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ، وَأَنَّ قِوَامَ هَذَا الْأَمْرِ إِقَامُ الصَّلَاةِ وَ إِيْتَاءُ الزَّكَاةِ،

وَأَنَّ ذِرْوَةَالسَّنَامِ مِنْهُ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ، إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَ يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ ، فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَقَدِ اعْتَصَمُوْا وَ عَصَمُوْا دِمَائَهُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ .))، وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا شَحَبَ وَجْهٌ وَلَا اغْبَرَّتْ قَدَمٌ فِي عَمَلٍ تُبْتَغَى فِيْهِ دَرَجَاتُ الْجَنَّةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَفْرُوْضَةِ كَجِهَادٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَلَا ثَقَّلَ مِيْزَانَ عَبْدٍ كَدَابَّةٍ تَنْفُقُ لَهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ يَحْمِلُ عَلَيْهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ .))

تخریج الحدیث صحیح بطرقه و شواهده: سنن ابن ماجه: 8973، سنن الترمذی : 2616 . (مسند أحمد: 22122)

ترجمة الحديث سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوۂ تبوک سے قبل رسول اللہ ﷺ لوگوں کو لے کر نکلے، جب صبح ہوئی تو نمازِ فجر پڑھائی اور لوگ پھر سوار ہوئے اور چل پڑے، جب سورج طلوع ہوا تو رات کو چلتے رہنے کی وجہ سے لوگ اونگھنے لگ گئے، جبکہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہی رہے اور آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلتے رہے، جبکہ لوگ سواریوں کو چرانے کے لیے ان کو لے کر بڑے راستوں کی طرف الگ الگ ہو گئے، بہر حال اُدھر سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چل رہے تھے، ان کی اونٹنی چرتی بھی گئی اور چلتی بھی رہی، اچانک وہ پھسل پڑھی، سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے لگام کھینچی، لیکن وہ دوڑنے لگی اور رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی بھی اس کی وجہ سے بدکنے لگی، پھر رسول اللہ ﷺ نے سر سے کپڑا اٹھایا اور پیچھے متوجہ ہوئے اور دیکھا کہ پورے لشکر میں سے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ ہی آپ ﷺ کے قریب ہیں، آپ ﷺ نے ان کو آواز دیتے ہوئے فرمایا: ''اے معاذ!'' انھوں نے کہا: جی میں حاضر ہوں، اے اللہ کے نبی! آپ ﷺ نے فرمایا: ''قریب ہو جا۔'' پس وہ آپ ﷺ کے اتنے قریب ہو گئے کہ ایک سواری دوسری کے ساتھ مل گئی، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا یہ خیال تو نہیں تھا کہ لوگ اس قدر ہم سے دور رہ جائیں گے۔'' سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے نبی! لوگوں کو اونگھ آنے لگ گئی اور ان کی سواریاں چرنے کے لیے دور دور تک بکھر گئیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں بھی اونگھ رہا ہوں۔'' بہر حال جب سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ خوش ہیں اور ان کے ساتھ خلوت میں ہیں تو انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے ایک ایسی بات پوچھ لینے کی اجازت دیں، جس نے مجھے بیمار اور پریشان کر رکھا ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو چاہتے ہو، سوال کر لو۔'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! آپ مجھے ایسا عمل بتا دیں کہ جو مجھے جنت میں داخل کر دے میں آپ سے اس کے علاوہ کسی اور چیز کے بارے سوال نہیں کرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''واہ، واہ، واہ، تم نے بڑے

عمل کے بارے میں سوال کر دیا ہے، تم نے تو بڑے عمل کے بارے میں سوال کر دیا ہے۔'' آپ ﷺ نے تین دفعہ یہ جملہ دوہرایا اور پھر فرمایا: ''لیکن یہ عمل اس آدمی کے لیے آسان ہے، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کر لیں۔'' پھر آپ ﷺ نے مزید کوئی بات بیان نہ کی، البتہ ان ہی الفاظ کو تین دفعہ دوہرایا تاکہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ اس کو اچھی طرح یاد کر لیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''(وہ عمل یہ ہے کہ) تم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان لاؤ، نماز قائم کرو، صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ (اور پھر تم اس سلسلے کو جاری رکھو) یہاں تک کہ اسی پر وفات پا جاؤ۔'' انھوں نے آگے سے کہا: اے اللہ کے نبی! یہ بات دوبارہ ارشاد فرماؤ، آپ ﷺ نے تین دفعہ دوہرا دی، پھر اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے معاذ! اگر تم چاہتے ہو تو میں اس دین کی اصل اور اس کی کوہان کی چوٹی کی وضاحت کر دیتا ہوں۔'' سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں نہیں، اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ مجھے بیان کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس دین کی اصل یہ ہے کہ تم یہ گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ سیّدنا محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہوں، اور اس دین کا سہارا اور ستون یہ ہے کہ نماز قائم کی جائے اور زکوۃ ادا کی جائے اور اس کی کوہان کی چوٹی جہاد فی سبیل اللہ ہے، مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اس وقت تک لوگوں سے سے قتال کروں، جب تک اس طرح نہ ہو جائے کہ وہ نماز قائم کریں، زکوۃ ادا کریں اور یہ شہادت دیں کہ اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے، وہ یکتا و یگانہ ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، جب لوگ یہ امور سرانجام دیں گے تو وہ خود بھی بچ جائیں گے اور اپنے خونوں اور مالوں کو بھی بچا لیں گے، مگر ان کے حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہوگا۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے مزید فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! فرضی نماز کے بعد جنت کے درجات کو پانے کے لیے جہاد فی سبیل اللہ ہی ایک ایسا عمل ہے، جس میں چہرے کو متغیر کیا جائے اور قدموں کو خاک آلود کیا جائے اور بندے کے ترازو کو سب سے زیادہ بھاری کرنے والا یہ عمل ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں کوئی چوپایہ خرچ کرو یا اللہ کے راستے میں کسی کو سواری دے دو۔''

بَابٌ فِيْ بَيَانِ الْإِيْمَانِ وَالْإِسْلَامِ وَالْإِحْسَانِ

ایمان، اسلام اور احسان کی وضاحت کا بیان

[55/29]...... عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعَرِ لَا يُرٰى (وَفِي رِوَايَةٍ لَا نَرٰى) عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ إِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى

فَخِذَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ مَا الْإِسْلَامُ؟ فَقَالَ: ((الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ تُقِيْمَ الصَّلَاةَ وَ تُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ وَ تَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا .))، قَالَ: صَدَقْتَ، فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَ يُصَدِّقُهُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيْمَانِ، قَالَ: ((الْإِيْمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلَائِكَتِهِ وَ كُتُبِهِ وَ رُسُلِهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ الْقَدْرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَ شَرِّهِ .))، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ: ((أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ .))، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ، قَالَ: ((مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ بِهَا مِنَ السَّائِلِ .))، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا، قَالَ: ((أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَ أَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبِنَاءِ .))، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ، قَالَ: فَلَبِثَ مَلِيًّا، (وَفِي رِوَايَةٍ فَلَبِثَ ثَلَاثًا) فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عُمَرُ! أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟)) قُلْتُ: اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((فَإِنَّهُ جِبْرِيْلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ .))

تخريج الحديث صحيح مسلم: 8. (مسند أحمد: 367)

ترجمة الحديث سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم ایک دن اللہ کے نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اچانک ہم پر ایک آدمی نمودار ہوا، اس کے کپڑے بہت زیادہ سفید اور بال بہت زیادہ سیاہ تھے، نہ تو اس پر سفر کی کوئی علامت نظر آ رہی تھی اور نہ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا، بہرحال وہ آیا اور نبی کریم ﷺ کے پاس اس طرح بیٹھ گیا کہ اپنے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ ملا دیئے اور اپنے ہاتھ آپ ﷺ کی رانوں پر رکھ دیئے اور کہا: اے محمد! مجھے اسلام کے بارے میں بتاؤ کہ اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور سیّدنا محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور تو نماز قائم کرے، زکوۃ ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے اور اگر طاقت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے۔'' اس نے آگے سے کہا: آپ نے سچ کہا ہے۔ ہمیں بڑا تعجب ہوا کہ یہ شخص سوال بھی کرتا ہے اور تصدیق بھی کرتا ہے۔ بہرحال اس نے پھر سوال کیا اور کہا: آپ مجھے ایمان کے بارے میں بتلائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ، فرشتوں، کتابوں، رسولوں، آخرت کے دن اور ساری کی ساری تقدیر، وہ اچھی ہو یا بری، پر ایمان لائے۔'' اس نے کہا: جی، آپ نے سچ کہا ہے۔ اس نے تیسرا سوال کرتے ہوئے کہا: اب آپ مجھے احسان کے بارے میں بتائیں، احسان کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کر کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے، اور اگر تو نہیں دیکھ رہا تو وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے۔'' اس نے پھر سوال کیا: آپ مجھے قیامت کے بارے میں بتائیں۔ آپ ﷺ نے

فرمایا: ''مسئول، قیامت کے بارے میں سائل سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔'' اس نے کہا: تو پھر آپ مجھے اس کی علامتوں کے بارے میں بتا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ یہ ہیں: لونڈی اپنی مالکہ کو جنم دے گی، تو دیکھے گا کہ ننگے پاؤں اور ننگے جسموں والے بکریوں کے چرواہے عمارتوں پر غرور کریں گے۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر وہ شخص چلا گیا اور آپ ﷺ کچھ زمانے، ایک روایت کے مطابق تین دنوں تک اس کے بارے میں خاموش رہے اور پھر مجھ سے فرمایا: ''عمر! کیا تم جانتے ہو کہ یہ سائل کون تھا؟'' میں نے کہا: جی اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ سیّدنا جبریل علیہ السلام تھے، وہ تم لوگوں کو دین کی تعلیم دینے کے لیے آئے تھے۔''

بَابٌ فِيْمَنْ وَفَدَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْعَرَبِ لِلسُّؤَالِ عَنِ الْإِيْمَانِ وَ الْإِسْلَامِ وَ أَرْكَانِهِمَا

ایمان اور اسلام اور ان کے ارکان کے بارے میں سوال کرنے کے لیے عرب لوگوں کا نبی کریم ﷺ کے پاس آنے کا بیان

[60/30]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا قَدْ نُهِيْنَا أَنْ نَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ، فَكَانَ يُعْجِبُنَا أَنْ يَجِيْءَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ الْعَاقِلُ فَيَسْأَلَهُ وَنَحْنُ نَسْمَعُ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَتَانَا رَسُوْلُكَ فَزَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَكَ، قَالَ: ((صَدَقَ.))، قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ؟ قَالَ: ((اللّٰهُ.))، قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ؟ قَالَ: ((اللّٰهُ.))، قَالَ: فَمَنْ نَصَبَ هٰذِهِ الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيْهَا مَا جَعَلَ؟ قَالَ: ((اَللّٰهُ.))، قَالَ: فَبِالَّذِي خَلَقَ السَّمَاءَ وَ خَلَقَ الْأَرْضَ وَ نَصَبَ هٰذِهِ الْجِبَالَ! آللّٰهُ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ.))، قَالَ: فَزَعَمَ رَسُوْلُكَ أَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِنَا وَ لَيْلَتِنَا؟ قَالَ: ((صَدَقَ.))، قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ! آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ.))، قَالَ: فَزَعَمَ رَسُوْلُكَ أَنَّ عَلَيْنَا زَكٰوةً فِي أَمْوَالِنَا؟ قَالَ: ((صَدَقَ.))، قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ! آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ.))، قَالَ: وَ زَعَمَ رَسُوْلُكَ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي سَنَتِنَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ، صَدَقَ.)) قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ! آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ.))، قَالَ: وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ أَنَّ عَلَيْنَا حَجَّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا؟ قَالَ: ((صَدَقَ.))، قَالَ: ثُمَّ وَلّٰى فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا لَا أَزِيْدُ عَلَيْهِنَّ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُنَّ شَيْئًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ.))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 63، صحيح مسلم: 12. (مسند أحمد: 12457)

ترجمة الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں تو رسول اللہ ﷺ سے سوال کرنے سے ہی منع کر دیا گیا تھا، اس لیے ہمیں یہ بات پسند تھی کہ کوئی سمجھدار دیہاتی آئے اور آپ ﷺ سے سوالات کرے اور ہم سنیں، ایک دن ایسے ہی ہوا کہ ایک دیہاتی آدمی آیا اور اس نے کہا: اے محمد! آپ کا قاصد ہمارے پاس آیا اور اس نے بتلایا کہ آپ کا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا ہے۔'' اس نے کہا: تو پھر آپ بتلایئے کہ آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے۔'' اس نے کہا: زمین کو کس نے پیدا کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے۔'' اس نے کہا: ان پہاڑوں کو کس نے پیدا کر کے ان میں بہت کچھ رکھ دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے۔'' اس نے کہا: تو پھر اس ذات کی قسم جس نے آسمان کو پیدا کیا، زمین کو پیدا کیا اور ان پہاڑوں کو گاڑھا! کیا واقعی اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' اس نے کہا: آپ کے قاصد نے یہ بات بھی کی تھی کہ ایک دن رات میں ہم پر پانچ نمازیں فرض ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا۔'' اس نے کہا: پس اس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا ہے! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' اس نے کہا: آپ کے قاصد نے یہ بھی کہا تھا کہ ہمارے مالوں میں زکوۃ فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا ہے۔'' اس نے کہا: پس اس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا ہے! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' اس نے کہا: آپ کا قاصد یہ بھی کہتا تھا کہ ہم پر ایک سال میں رمضان کے روزے بھی فرض ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، اس نے سچ کہا ہے۔'' اس نے کہا: پس اس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا ہے! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان روزوں کا حکم دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' اس نے پھر کہا: آپ کے قاصد نے یہ بھی کہا تھا کہ جو آدمی طاقت رکھتا ہو، اس پر بیت اللہ کا حج کرنا بھی فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا ہے۔'' یہ سارا کچھ سن کر وہ آدمی یہ کہتے ہوئے واپس چل دیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے! میں ان (عبادات) میں نہ زیادتی کروں گا اور نہ کمی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ سچ کہہ رہا ہے تو ضرور ضرور جنت میں داخل ہوگا۔''

[63/31]...... عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتّٰى حَلَفْتُ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ أُوْلَاءِ أَنْ لَا آتِيَكَ وَلَا آتِيَ دِيْنَكَ ، وَجَمَعَ بَهْزٌ بَيْنَ كَفَّيْهِ (وَفِي رِوَايَةٍ: حَتّٰى حَلَفْتُ عَدَدَ أَصَابِعِيْ هٰذِهِ أَنْ لَا آتِيَكَ وَلَا آتِيَ دِيْنَكَ) وَإِنِّيْ قَدْ جِئْتُ امْرَءًا لَا أَعْقِلُ شَيْئًا إِلَّا مَا عَلَّمَنِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ، وَإِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِوَجْهِ اللّٰهِ بِمَ بَعَثَكَ رَبُّنَا إِلَيْنَا؟ قَالَ: ((بِالْإِسْلَامِ .)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا آيَةُ الْإِسْلَامِ؟ (وَفِي رِوَايَةٍ: وَمَا الْإِسْلَامُ؟) قَالَ:

((أَنْ تَقُوْلَ أَسْلَمْتُ وَجْهِي وَتَخَلَّيْتُ وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ وَ تُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَكُلُّ مُسْلِمٍ عَلٰى مُسْلِمٍ مُحَرَّمٌ.))

تخریج الحدیث اسنادہ حسن: سنن ابن ماجه: 234، سنن النسائی: 2568، صحیح ابن حبان: 160. (مسند أحمد: 20043)

ترجمۃ الحدیث سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں آپ کے پاس آنے سے پہلے اِن سے زیادہ قسمیں اٹھائیں تھیں کہ نہ میں نے آپ کے پاس آنا ہے اور نہ آپ کا دین اختیار کرنا ہے۔ بہز راوی نے دونوں ہتھیلیوں کو جمع کر کے اشارہ کیا۔ ایک روایت میں ہے: یہاں تک کہ میں نے ان اپنی انگلیوں کی تعداد جتنی قسمیں اٹھائیں کہ نہ میں نے آپ کے پاس آنا ہے اور نہ آپ کا دین اختیار کرنا ہے، بہرحال اب میں آپ کے پاس آ گیا ہوں، جبکہ میں ایسا شخص ہوں کہ جسے کسی چیز کوئی سمجھ نہیں ہے، الا یہ کہ وہ امور جو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول مجھے سمجھا دیں گے، اب میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی ذات کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ ہمارے ربّ نے آپ کو ہماری طرف کس چیز کے ساتھ مبعوث کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام کے ساتھ۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اسلام کی نشانی کیا ہے، اسلام کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیرا یہ کہنا کہ میں نے اپنا چہرہ (اللہ کے لیے) مطیع کر دیا ہے اور میں (شرکیہ دین سے) باز آ گیا ہوں، پھر تو نماز قائم کرے، زکاۃ ادا کرے اور ہر مسلمان، دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔''

[68/32]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا قَدِمُوْا الْمَدِيْنَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مِمَّنِ الْوَفْدُ أَوْ قَالَ الْقَوْمُ؟)) قَالُوْا: رَبِيْعَةَ، قَالَ: ((مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ أَوْ قَالَ الْقَوْمِ، غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى۔)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَتَيْنَاكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ وَلَسْنَا نَسْتَطِيْعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ، فَأَخْبِرْنَا بِأَمْرٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَ نُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا، وَسَأَلُوْهُ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، أَمَرَهُمْ بِالْإِيْمَانِ بِاللّٰهِ، قَالَ: ((أَتَدْرُوْنَ مَا الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ؟)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَ إِيْتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَ أَنْ تُعْطُوْا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ۔)) وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَ الْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ، قَالَ: وَرُبَّمَا قَالَ: الْمُقَيَّرِ، قَالَ: ((احْفَظُوْهُنَّ وَأَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَرَائَكُمْ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 523، 1398، صحیح مسلم: 17، 23، 25. (مسند أحمد: 2020)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عبد القیس کا وفد جب مدینہ منورہ پہنچا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس وفد یا اس قوم کا تعلق کن سے ہے؟'' انھوں نے کہا: ہم ربیعہ سے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس وفد یا قوم کو مرحبا، رسوائی اور ندامت کے بغیر آ گئے ہیں۔'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم دور کا سفر کر کے آپ کے پاس آئے ہیں، چونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان کافروں کا یہ مضر قبیلہ رکاوٹ بنا ہوا ہے، اس لیے ہم آپ کے پاس صرف حرمت والے مہینے میں آ سکتے ہیں، اس لیے آپ ہمیں کوئی ایسا حکم دیں کہ ہم اس کے ذریعے جنت میں داخل ہو جائیں اور اپنے پیچھے والوں کو بھی اس کی تعلیم دیں، پھر ان لوگوں نے پینے کے برتنوں کے بارے میں سوال کیا، پس آپ ﷺ نے ان کو چار چیزوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے منع کیا، آپ ﷺ نے ان کو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کا حکم دیا اور پھر پوچھا: ''کیا تم جانتے ہو کہ ایمان باللہ کیا ہے؟'' انھوں نے کہا: جی اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا۔'' آپ ﷺ نے ان کو کدو کے برتن، سبز مٹکوں، کھجور کے تنے سے بنائے ہوئے برتن اور تارکول والے برتن سے منع کیا اور فرمایا: ''یہ امور یاد کر لو اور اپنے پچھلے لوگوں کو بھی ان کی خبر دو۔''

[71/33]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: ((أَنْ يُسْلِمَ قَلْبُكَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ أَنْ يَسْلَمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِكَ وَيَدِكَ.)) قَالَ: فَأَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الْإِيْمَانُ.)) (وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: خُلُقٌ حَسَنٌ)، قَالَ: وَمَا الْإِيْمَانُ؟ قَالَ: ((تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَلَائِكَتِهِ وَ كُتُبِهِ وَ رُسُلِهِ وَ الْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ.)) (وَفِي رِوَايَةٍ) قَالَ: وَمَا الْإِيْمَانُ؟ قَالَ: ((الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ))، قَالَ: فَأَيُّ الْإِيْمَانِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الْهِجْرَةُ.)) قَالَ: وَمَا الْهِجْرَةُ؟ قَالَ: ((تَهْجُرُ السُّوْءَ.)) قَالَ: فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الْجِهَادُ.)) قَالَ: وَمَا الْجِهَادُ؟ قَالَ: ((أَنْ تُقَاتِلَ الْكُفَّارَ إِذَا لَقِيْتَهُمْ.)) قَالَ: فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَ أُهْرِيْقَ دَمُهُ.)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثُمَّ عَمَلَانِ هُمَا أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ إِلَّا مَنْ عَمِلَ بِمِثْلِهِمَا، حَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ أَوْ عُمْرَةٌ.))

تخریج الحدیث صحيح: مصنف عبد الرزاق: 20107. (مسند أحمد: 17027)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کہ تیرا دل اللہ تعالیٰ کے لیے مطیع ہو جائے اور دوسرے مسلمان تیری

زبان اور ہاتھ سے محفوظ رہیں۔'' اس نے کہا: کون سا اسلام افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایمان۔'' ایک روایت میں ہے: ''اچھا اخلاق۔'' اس نے کہا: ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کہ تو اللہ تعالیٰ پر، فرشتوں پر، کتابوں پر، رسولوں پر اور موت کے بعد دوبارہ اٹھنے پر ایمان لائے۔'' ایک روایت میں ہے: اس نے کہا: ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''صبر وسماحت۔'' اس نے کہا: افضل ایمان کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہجرت۔'' اس نے کہا: ہجرت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''برائی کو ترک کر دینا۔'' اس نے کہا: کون سی ہجرت افضل ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جہاد۔'' اس نے کہا: جہاد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب کافروں سے مقابلہ ہو تو ان سے قتال کرنا۔'' اس نے کہا: ''کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دی جائیں اور خود اس کا خون بہا دیا جائے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھر دو عمل افضل ترین ہیں اور (ان کو کرنے والا سب سے زیادہ افضل ہے) الا یہ کہ کوئی آدمی ان ہی دو پر عمل کرے، حج مبرور یا عمرہ۔''

[72/34]...... عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَأَلِجُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِخَادِمِهِ: ((أُخْرُجِي إِلَيْهِ فَإِنَّهُ لَا يُحْسِنُ الْإِسْتِئْذَانَ، فَقُولِي لَهُ: فَلْيَقُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ! أَأَدْخُلُ؟)) قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَالِكَ فَقُلْتُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ؟ قَالَ: فَأَذِنَ لِي، أَوْ قَالَ: فَدَخَلْتُ فَقُلْتُ: بِمَ اَتَيْتَنَا بِهِ؟ قَالَ: ((لَمْ آتِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ، أَتَيْتُكُمْ بِأَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ.)) قَالَ شُعْبَةُ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: ((وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنْ تَدَعُوا اللَّاتَ وَالْعُزّٰى، وَأَنْ تُصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَأَنْ تَصُومُوا مِنَ السَّنَةِ شَهْرًا وَأَنْ تَحُجُّوا الْبَيْتَ وَأَنْ تَأْخُذُوا مِنْ مَالِ أَغْنِيَائِكُمْ فَتَرُدُّوهَا عَلٰى فُقَرَائِكُمْ.)) قَالَ: فَقَالَ: هَلْ بَقِيَ مِنَ الْعِلْمِ شَيْءٌ لَا تَعْلَمُهُ؟ قَالَ: ((قَدْ عَلَّمَنِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ خَيْرًا، وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللّٰهُ ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَا ذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾.))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابوداؤد: 5178، 5179. (مسند أحمد: 23127)

ترجمۃ الحدیث ربعی بن حراش سے مروی ہے کہ بنو عامر کے ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے پاس آنے کی اجازت طلب کرتے ہوئے کہا: کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے اپنی خادمہ سے فرمایا: ''اس بندے نے اچھے انداز میں اجازت نہیں لی، اس لیے اس کی طرف جاؤ اور اس کو کہو کہ وہ یوں کہے: السلام علیکم، میں اندر آ سکتا ہوں۔'' اس آدمی نے آپ ﷺ کے یہ الفاظ خود سن لیے اور اس نے کہا: السلام علیکم، میں اندر آ سکتا ہوں؟ آپ ﷺ

نے اسے اجازت دی، اس نے کہا: پس میں داخل ہوا اور آپ ﷺ سے کہا: آپ کون سی چیز لے کر ہمارے پاس آئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی میں خیر ہی لے کر آیا ہوں، (اس کی تفصیل یہ ہے کہ) میں تمہارے پاس اس لیے آیا ہوں تا کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، جو کہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور تم لات وعزی کو چھوڑ دو اور دن رات میں پانچ نمازیں ادا کرو، ایک سال میں ایک ماہ کے روزے رکھو، بیت اللہ کا حج کرو اور اپنے مالدار لوگوں سے زکوۃ کا مال لے کر اپنے فقیروں میں تقسیم کر دو۔'' اس بندے نے کہا: کیا عمل کی کوئی ایسی قسم بھی ہے، جو آپ نہیں جانتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے بھلائی کی تعلیم دی ہے، لیکن علم کی بعض ایسی صورتیں بھی ہیں کہ جن کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾ (بے شک اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے، وہی بارش نازل فرماتا ہے اور ماں کے پیٹ میں جو ہے اسے جانتا ہے، کوئی بھی نہیں جانتا کہ کل کیا کچھ کرے گا، نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا، بے شک اللہ تعالیٰ ہی پورے علم والا اور صحیح خبروں والا ہے۔) (لقمان: 34)

[76/35]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، قَالَ: ((تَعْبُدُاللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ.)) قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَا أَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا أَبَدًا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ، فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا.))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1397، صحيح مسلم: 14. (مسند أحمد: 8515)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بدّو، نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! آپ میرے لیے ایسے عمل کی نشاندہی کر دیں کہ اگر میں وہ عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، فرضی نماز قائم کرو، فرضی زکوۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔'' اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! میں نہ ان عبادات پر زیادتی کروں گا اور نہ ان میں کمی ہونے دوں گا، جب وہ چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کو یہ بات بھلی لگے کہ وہ اہلِ جنت میں سے کوئی آدمی دیکھے تو وہ اس کو دیکھ لے۔''

بَابٌ فِیْ أَرْکَانِ الْإِسْلَامِ وَدَعَائِمِهِ الْعِظَامِ

اسلام کے ارکان اور اس کے بڑے بڑے ستونوں کا بیان

[79/36]...... عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بُنِیَ الْإِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ إِقَامِ الصَّلَاةِ وَ إِیْتَاءِ الزَّکَاةِ وَحَجِّ الْبَیْتِ وَ صَوْمِ رَمَضَانَ.))

تخریج الحدیث صحیح لغیره: مسند ابویعلی: 7507، المعجم الکبیر: 2364. (مسند أحمد: 19226)

ترجمة الحدیث سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اللہ تعالیٰ کے ہی معبودِ برحق ہونے کی شہادت دینا، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔''

[81/37]...... عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ حَتّٰی یَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ وَ حَتّٰی یُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ حَتّٰی یُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 2145، سنن ابن ماجه: 81. (مسند أحمد: ٧٥٨)

ترجمة الحدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا، جب تک ان چار چیزوں پر ایمان نہیں لائے گا: یہ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، موت کے بعد دوبارہ جی اٹھنے پر ایمان لائے اور تقدیر پر ایمان لائے۔''

[83/38]...... عَنِ السَّدُوْسِیِّ یَعْنِی ابْنَ الْخَصَاصِیَّةِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِأُبَایِعَهُ فَاشْتَرَطَ عَلَیَّ شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ، وَ أَنْ أُقِیْمَ الصَّلَاةَ، وَ أَنْ أُؤَدِّیَ الزَّکَاةَ، وَ أَنْ أَحُجَّ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ، وَ أَنْ أَصُوْمَ شَهْرَ رَمَضَانَ، وَ أَنْ أُجَاهِدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ. فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَمَّا اثْنَتَانِ فَوَاللّٰهِ مَا أُطِیْقُهُمَا الْجِهَادُ وَ الصَّدَقَةُ، فَإِنَّهُمْ زَعَمُوْا أَنَّ مَنْ وَلَّی الدُّبُرَ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللّٰهِ فَأَخَافُ إِنْ حَضَرْتُ تِلْكَ جَشِعَتْ نَفْسِیْ وَ کَرِهَتِ الْمَوْتَ، وَ الصَّدَقَةُ فَوَاللّٰهِ مَا لِیْ إِلَّا غُنَیْمَةٌ وَ عَشْرُ ذَوْدٍ، هُنَّ رِسْلُ أَهْلِیْ وَحُمُوْلَتُهُمْ، قَالَ: فَقَبَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَدَهُ ثُمَّ حَرَّكَ یَدَهُ ثُمَّ قَالَ: ((فَلَا جِهَادَ وَلَا صَدَقَةَ فَلِمَ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِذًا؟))

قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنَا أُبَايِعُكَ، قَالَ: فَبَايَعْتُ عَلَيْهِنَّ كُلِّهِنَّ .

تخريج الحديث حسن: المعجم الكبير: 1233، المعجم الاوسط: 1148، مستدرك الحاكم: 79/2، سنن البيهقى: 20/9. (مسند أحمد: 21952)

ترجمة الحديث سیدنا ابن خصاصیہ سدوسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر یہ شرطیں عائد کر دیں: یہ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، حج ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ جو دو چیزیں جہاد اور زکوۃ ہیں، ان کی مجھ میں طاقت نہیں ہے، کیونکہ جہاد کے بارے میں لوگ کہتے ہیں کہ جو وہاں سے پیٹھ پھیر جاتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے ساتھ لوٹتا ہے، اس لیے میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میدانِ جہاد میں میرا نفس گھبرا جائے اور موت کو ناپسند کرنے لگے اور رہا مسئلہ زکوۃ کا، تو اللہ کی قسم ہے کہ میرے پاس تھوڑی سی بکریاں ہیں اور دس اونٹ ہیں، میرے اہل کے لیے دودھ والے اور سواری والے یہی جانور ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو بند کیا اور اس کو حرکت دی اور فرمایا: ''اگر جہاد بھی نہ ہو اور زکوۃ بھی نہ ہو تو پھر تو جنت میں کیسے داخل ہو گا۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ٹھیک ہے، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرتا ہوں، پھر میں نے ان سب امور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔

[84/39]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: ((إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْكَ لِذَالِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِفْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْكَ لِذَالِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ اِفْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَ تُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْكَ لِذَالِكَ، فَإِيَّاكَ وَ كَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ .))

تخريج الحديث صحيح البخارى: 1395، 2448، صحيح مسلم: 19. (مسند أحمد: 2071)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو ان سے فرمایا: ''تم اہل کتاب لوگوں کی طرف جا رہے ہو، پس ان کو سب سے پہلے یہ دعوت دینا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہی معبودِ برحق ہونے اور میرے رسول اللہ ہونے کی شہادت دیں، اگر وہ اس معاملے میں تیری اطاعت کر لیں تو ان کو بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دن رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ یہ بات بھی تسلیم

کر جائیں تو ان کو یہ تعلیم دینا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں پر زکوۃ فرض کی ہے، جو ان کے مالداروں سے لے کر ان کے فقیروں میں تقسیم کی جائے گی، اگر وہ یہ بات بھی مان جائیں تو پھر تم نے ان کے عمدہ مالوں سے بچ کر رہنا ہے اور مظلوم کی بددعا سے بچنا ہے، کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے مابین کوئی پردہ نہیں ہے۔''

بَابٌ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَ مَثَلِهِ

ایمان کے شعبوں اور اس کی مثال کا بیان

[86/40]...... عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَ سَبْعُوْنَ بَابًا، أَفْضَلُهَا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيْمَانِ.))

تخریج الحدیث صحيح بخاری: 9، صحيح مسلم: 35. (مسند أحمد: 9361)

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایمان کے چھہتر چھہتر شعبے ہیں، ان میں افضل شعبہ ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' اور کم تر شعبہ راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔''

[87/41]...... عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيْمًا وَ عَلٰى جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ سُوْرَانِ فِيْهِمَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ، وَ عَلَى الْأَبْوَابِ سُتُوْرٌ مُرْخَاةٌ، وَعَلٰى بَابِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُوْلُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! اُدْخُلُوْا الصِّرَاطَ جَمِيْعًا وَلَا تَتَفَرَّجُوْا، وَدَاعٍ يَدْعُوْ مِنْ جَوْفِ الصِّرَاطِ، فَإِذَا أَرَادَ يَفْتَحُ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ قَالَ: وَيْحَكَ لَا تَفْتَحْهُ فَإِنَّكَ إِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ، وَالصِّرَاطُ الْإِسْلَامُ وَالسُّوْرَانِ حُدُوْدُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْأَبْوَابُ الْمُفَتَّحَةُ مَحَارِمُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ ذَالِكَ الدَّاعِي عَلٰى رَأْسِ الصِّرَاطِ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَالدَّاعِي فَوْقَ الصِّرَاطِ وَاعِظُ اللّٰهِ فِي قَلْبِ كُلِّ مُسْلِمٍ.))

تخریج الحدیث صحيح: سنن الترمذی: 2859، سنن النسائی: 61/9. (مسند أحمد: 634)

ترجمة الحديث سیدنا نواس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان کی ہے، ایک صراطِ مستقیم ہے، اس راستے کے دونوں اطراف میں دو دیواریں ہیں، جن میں کھلے ہوئے دروازے ہیں اور دروازوں پر پردے لٹک رہے ہیں، راستے کے دروازے پر ایک داعی یہ کہہ رہا ہے: لوگو! سارے کے سارے راستے میں داخل ہو جاؤ اور اس سے زائل نہ ہو جاؤ اور جب کوئی آدمی کسی دوروازے کو کھولنا

چاہتا ہے تو راستے کے بیچ میں سے ایک داعی یوں آواز دیتا ہے: تو ہلاک ہو جائے، اس کو نہ کھول، اگر تو نے اس کو کھول دیا تو اس میں گھس جائے گا۔ (اس مثال کی وضاحت یہ ہے کہ) راستہ، اسلام ہے اور دیواریں، اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں اور کھلے دروازے، اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ امور ہیں اور راستے کے سرے پر داعی، اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور راستے کے بیچ والا داعی ہر مسلمان کے دل میں موجود اللہ تعالیٰ کا واعظ ہے۔''

بَابٌ فِيْ خِصَالِ الْإِيْمَانِ وَ آيَاتِهِ

ایمان کی خصلتوں اور اس کی نشانیوں کا بیان

[89/42]...... عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الثَّقَفِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قُلْ لِيْ فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا غَيْرَكَ، قَالَ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ: بَعْدَكَ، قَالَ: ((قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ.))

تخريج الحديث صحيح مسلم: 38. (مسند أحمد: 15416)

ترجمة الحديث سیدنا سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اسلام کے بارے میں کوئی ایسی بات بتائیں کہ آپ کے علاوہ (ابو معاویہ نے ''آپ کے بعد'' کے لفظ بولے ہیں) کسی سے اس کے بارے میں سوال کرنے کی گنجائش باقی نہ رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم کہو کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا ہوں اور پھر اس پر ڈٹ جاؤ۔''

[90/43]...... (وَ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! حَدِّثْنِيْ بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ، قَالَ: ((قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ.)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ قَالَ: فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ: ((هٰذَا.))

تخريج الحديث صحيح: سنن ابن ماجه: 3972، سنن الترمذی: 2410. (مسند أحمد: 15418)

ترجمة الحديث (دوسری سند) میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی چیز بیان کرو کہ اس کے ساتھ چمٹ جاؤں (اور اس کا اہتمام کروں)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم کہو کہ میرا ربّ اللہ ہے اور پھر اس پر ڈٹ جاؤ۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ میری کس چیز سے سب سے زیادہ خوفزدہ ہیں؟ جواباً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا: ''اس (زبان) سے۔''

[92/44]...... عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ أَفْضَلِ الْإِيْمَانِ قَالَ: ((أَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَ تُبْغِضَ لِلّٰهِ وَ تُعْمِلَ لِسَانَكَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ.)) قَالَ: وَمَا ذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((وَأَنْ

تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَ تَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ .)) (زَادَ فِي رِوَايَةٍ: وَأَنْ تَقُوْلَ خَيْرًا أَوْ تَصْمُتَ)))

تخريج الحديث صحيح لغيره: المعجم الكبير: 425/20 . (مسند أحمد: 22132)

ترجمة الحديث سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ایمان کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرے، اللہ تعالیٰ کے لیے بغض رکھے اور اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رکھے۔'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مزید کچھ فرما دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور تو لوگوں کے لیے وہی چیز پسند کرے، جو اپنے لیے پسند کرے اور ان کے لیے اس چیز کو ناپسند کرے، جس کو اپنے لیے ناپسند کرے۔'' ایک روایت میں ہے: ''اور بھلائی والی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔''

[93/45]...... عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((ذَاقَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَ رَسُوْلًا .))

تخريج الحديث صحيح مسلم: 34 . (مسند أحمد: 1779)

ترجمة الحديث سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اس بندے نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا، جو اللہ تعالیٰ کے ربّ ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی اور رسول ہونے پر راضی ہو گیا۔''

[94/46]...... عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ عَمِلَ حَسَنَةً فَسُرَّ بِهَا وَ عَمِلَ سَيِّئَةً فَسَاءَتْهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ .))

تخريج الحديث صحيح لغيره: مسند البزار: 79، مستدرك الحاكم: 131/1 . (مسند أحمد: 19786)

ترجمة الحديث سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو نیکی کر کے خوش ہوا اور برائی کر کے پریشان ہوا، وہ مومن ہے۔''

[97/47]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ مِنَ الْخَيْرِ .))

تخريج الحديث صحيح البخاري: 13، صحيح مسلم: 45 . (مسند أحمد: 13629)

ترجمة الحديث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا، جب تک اس طرح نہ ہو جائے کہ جو خیر و

بھلائی وہ اپنے لیے پسند کرے، وہی اپنے بھائی کے لیے پسند کرے۔''

[98/48]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ (رضی اللہ عنہ) أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَ يَدِهِ .))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 40. (مسند أحمد: 6753)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کون سا اسلام افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ مسلمان کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ اور سالم رہیں۔''

[100/49]...... عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الشَّرِيْدِ (بْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ رضی اللہ عنہ) أَنَّ أُمَّهُ أَوْصَتْ أَنْ يُعْتِقَ عَنْهَا رَقَبَةً مُؤْمِنَةً فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ ذَالِكَ ، فَقَالَ: عِنْدِيْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ نُوْبِيَّةٌ فَأُعْتِقُهَا؟ فَقَالَ: ((ائْتِ بِهَا .)) فَدَعَوْتُهَا فَجَاءَ تْ فَقَالَ لَهَا: ((مَنْ رَبُّكِ؟)) قَالَتْ: اللّٰهُ ، قَالَ: ((مَنْ أَنَا؟)) فَقَالَتْ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ، فَقَالَ: ((أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ .))

تخریج الحدیث اسناده حسن: سنن ابوداؤد: 3283، سنن النسائی: 3683. (مسند احمد : 17945)

ترجمة الحديث سیدنا ابو شرید بن سوید ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس کی ماں نے یہ وصیت کی تھی کہ وہ اس کی طرف سے مسلمان غلام آزاد کرے، پس اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا کہ اس کے پاس کالے رنگ کی سوڈانی لونڈی ہے، کیا وہ اس کو آزاد کر سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو میرے پاس لے آؤ۔'' پس میں نے اس کو بلایا اور وہ آ گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ''تیرا ربّ کون ہے؟'' اس نے کہا: اللہ تعالیٰ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: ''میں کون ہوں؟'' اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں، یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو آزاد کر دے، کیونکہ یہ مؤمنہ ہے۔''

[101/50]...... عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ (رضی اللہ عنہ) أَنَّهُ جَاءَ بِأَمَةٍ سَوْدَاءَ وَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ عَلَيَّ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً فَإِنْ كُنْتَ تَرٰى هٰذِهِ مُؤْمِنَةً أَعْتِقْهَا ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : ((أَتَشْهَدِيْنَ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ ، قَالَ: ((أَتُؤْمِنِيْنَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ ، قَالَ: ((أَعْتِقْهَا .))

تخریج الحدیث اسناده صحيح: المؤطا: 2/777، سنن البيهقى: 10/57، مصنف عبد الرزاق: 16814. (مسند احمد: 15743)

ترجمة الحديث ایک انصاری صحابی سے روایت ہے کہ وہ سیاہ رنگ کی ایک لونڈی لے کر آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے مسلمان گردن آزاد کرنی ہے، اب اگر آپ اس لونڈی کو مومنہ خیال کرتے ہیں تو اس کو آزاد کر دیں، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''کیا تو یہ گواہی دیتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' اس نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''کیا تو مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے پر ایمان رکھتی ہے؟'' اس نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو آزاد کر دے۔''

[102/51]...... عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ قِلَّةُ الْكَلَامِ فِيْمَا لَا يَعْنِيْهِ، (وَفِي رِوَايَةٍ) تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ.))

تخريج الحديث **حسن بشواهده:** المعجم الكبير: 2886. (مسند احمد: 1737)

ترجمة الحديث سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بندے کے حسنِ اسلام میں سے یہ ہے کہ جس چیز میں اس کا کوئی مقصد نہ ہو، وہ اس کے بارے میں باتیں کم کرے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''جس چیز میں اس کا کوئی مقصد نہ ہو، وہ اسے چھوڑ دے۔''

[104/52]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ الْأَدْيَانِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الْحَنِيْفِيَّةُ السَّمْحَةُ.))

تخريج الحديث **صحيح لغيره:** مسند عبد بن حميد: 569، الادب المفرد: 287، صحيح البخاری، كتاب الإيمان، باب الدين يُسر، معلقًا. (مسند احمد: 2107)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کسی نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کیا: کون سا دین اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی ملت، جو کہ سہولت والی ہے۔''

[105/53]...... عَنْ غَاضِرَةَ بْنِ عُرْوَةَ الْفُقَيْمِيِّ حَدَّثَنِي أَبِي عُرْوَةُ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) قَالَ: كُنَّا نَنْتَظِرُ النَّبِيَّ ﷺ فَخَرَجَ رَجِلًا يَقْطُرُ رَأْسُهُ مِنْ وُضُوْءٍ أَوْ غُسْلٍ فَصَلّٰى فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ جَعَلَ النَّاسُ يَسْأَلُوْنَهُ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَعَلَيْنَا حَرَجٌ فِي كَذَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ دِيْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي يُسْرٍ.)) ثَلَاثًا يَقُوْلُهَا.

تخريج الحديث **حسن لغيره:** معجم الكبير: 372/17، مسند ابويعلى: 6863، التاريخ الكبير: 30/7. (مسند احمد: 20669)

ترجمة الحديث سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کا انتظار کر رہے تھے، جب آپ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی اور وضو یا غسل کی وجہ سے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، آپ ﷺ نے نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگ آپ ﷺ سے سوال کرنے لگے کہ اے اللہ کے رسول! کیا اس طرح کرنے میں ہم پر کوئی حرج ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ کا دین آسانی والا ہے۔'' آپ ﷺ نے تین دفعہ یہ جملہ ارشاد فرمایا۔

[106/54]...... عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ كَلِمَةَ الْإِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيْزٍ أَوْ ذُلِّ ذَلِيْلٍ، إِمَّا يُعِزُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ أَهْلِهَا أَوْ يُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا.))

تخريج الحديث اسناده صحيح: صحيح ابن حبان: 6699، المعجم الكبير: 601/20، مستدرك الحاكم: 430/4، سنن البيهقى: 181/9. (مسند احمد: 23814)

ترجمة الحديث سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روئے زمین پر اینٹوں والا گھر بچے گا نہ خیمے والا، مگر اللہ تعالیٰ اس میں کلمۂ اسلام کو داخل کر دیں گے، یہ عزت والے کی عزت کے ساتھ ہوگا یا ذلت والے کی ذلت کے ساتھ ہوگا، اس کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو اس طرح عزت دے گا کہ ان کو اہل اسلام بنا دے گا اور بعض لوگوں کو اس طرح ذلیل کرے گا کہ وہ بھی (بالآخر) اس کے مطیع ہو جائیں گے۔''

[107/55]...... عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَيَبْلُغَنَّ هٰذَا الْأَمْرُ مَا بَلَغَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ، وَلَا يَتْرُكُ اللّٰهُ بَيْتَ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ هٰذَا الدِّيْنَ بِعِزِّ عَزِيْزٍ أَوْ بِذُلِّ ذَلِيْلٍ، عِزًّا يُعِزُّ اللّٰهُ بِهِ الْإِسْلَامَ أَوْ ذُلًّا يُذِلُّ اللّٰهُ بِهِ الْكُفْرَ.)) وَكَانَ تَمِيْمٌ الدَّارِيُّ يَقُوْلُ: قَدْ عَرَفْتُ ذَالِكَ فِي أَهْلِ بَيْتِيْ لَقَدْ أَصَابَ مَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمُ الْخَيْرَ وَ الشَّرَفَ وَالْعِزَّ وَلَقَدْ أَصَابَ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ كَافِرًا الذُّلَّ وَالصِّغَارَ وَ الْجِزْيَةَ.

تخريج الحديث اسناده صحيح على شرط مسلم: سنن البيهقى: 181/9، مستدرك الحاكم: 430/4، المعجم الكبير: 1280. (مسند احمد: 16957)

ترجمة الحديث سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دین وہاں تک پہنچ جائے گا، جہاں تک دن رات پہنچے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ اینٹوں والے یا خیمے والے کسی گھر کو نہیں چھوڑے گا، مگر عزت

والوں کی عزت کے ساتھ اور ذلت والوں کی ذلت کے ساتھ اس میں اس دین کو داخل کر دے گا، عزت اس طرح کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اسلام کو غلبہ اور عزت عطا کرے گا اور ذلت اس طرح کہ اللہ تعالیٰ کفر کو ذلیل کر دے گا۔'' سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے (عزت و ذلت والے اس معاملے کو) اپنے گھر والوں میں دیکھ لیا، ہم میں سے مشرف باسلام ہونے والوں نے خیر، شرف اور عزت کو پا لیا اور ہم میں سے جو لوگ کافر رہے، ذلت وحقارت اور جزیہ ان کا مقدر بنا۔

[108/56]...... عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى سَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِأَقْوَامٍ لَا خَلَاقَ لَهُمْ.))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ:** صحیح الجامع الصغیر: 1866، الکامل لابن عدی: 573/2. (مسند احمد: 20454)

ترجمة الحدیث سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ذریعے اس دین کی مدد کرے گا، جن کا دین میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔''

[109/57]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3062، صحیح مسلم: 111. (مسند احمد: 8090).

ترجمة الحدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ فاجر آدمی کے ذریعے اس دین کی مدد کرتا ہے۔''

فِيْ تَرْغِيْبِ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ اعْتِنَاقِ الْإِسْلَامِ وَ تَأْلِيْفِ قُلُوْبِهِمْ رَحْمَةً بِهِمْ

مشرکوں کو قبولیتِ اسلام کی رغبت دلانا اور ان پر رحم کرتے ہوئے ان کی تالیف قلبی کرنا

[110/58]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ لِشَيْءٍ يُعْطَاهُ مِنَ الدُّنْيَا فَلَا يُمْسِي حَتَّى يَكُوْنَ الْإِسْلَامُ أَحَبَّ إِلَيْهِ وَ أَعَزَّ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا.

تخریج الحدیث **اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین:** صحیح مسلم: 2312، مسند ابو یعلی: 3750، 3880. (مسند احمد: 12050)

ترجمة الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک آدمی، نبی کریم ﷺ کے پاس دنیوی چیز کے

لیے آتا تھا اور وہ اسے دے دی جاتی تھی، لیکن ابھی تک شام نہیں ہوتی تھی کہ دنیا و ما فیہا کی بہ نسبت اسے اسلام سب سے زیادہ محبوب اور پیارا بن چکا ہوتا تھا۔

[111/59]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يُسْئَلُ شَيْئًا عَلَى الْإِسْلَامِ إِلَّا أَعْطَاهُ، قَالَ: فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَ لَهُ بِشَاءٍ كَثِيْرٍ بَيْنَ جَبَلَتَيْنِ مِنْ شَاءِ الصَّدَقَةِ، قَالَ: فَرَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ: يَاقَوْمِ! أَسْلِمُوْا فَإِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِي عَطَاءً مَا يَخْشَى الْفَاقَةَ.

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2312. (مسند احمد: 12051)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر جو چیز بھی مانگ لی جاتی، آپ ﷺ وہ دے دیتے تھے، ایک دفعہ ایک آدمی آیا اور اس نے آپ ﷺ سے کوئی سوال کیا، آپ ﷺ نے اس کو بہت ساری بھیڑ بکریاں دینے کا حکم دیا، یہ زکوۃ کی بکریاں تھیں اور دو پہاڑوں کے درمیان والی گھاٹی ان سے بھر جاتی تھی۔ وہ بندہ اپنی قوم کی طرف لوٹا اور ان سے کہا: اے میری قوم! اسلام قبول کرلو، کیونکہ محمد ﷺ اس طرح کثرت سے دیتے ہیں کہ ان کو فاقے کا ڈر بھی نہیں ہوتا۔

[112/60]...... وَعَنْهُ أَيْضًا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: ((أَسْلِمْ.)) قَالَ: أَجِدُنِيْ كَارِهًا، قَالَ: ((أَسْلِمْ وَإِنْ كُنْتَ كَارِهًا.))

تخریج الحدیث اسناده صحيح على شرط الشيخين: مسند ابويعلى: 3765، مسند البزار: 6563، سلسلة الصحيحة: 1454. (مسند احمد: 12061)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: ''تو مسلمان ہو جا۔'' اس نے کہا: میں اپنے آپ کو مسلمان بنانا پسند نہیں کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو مسلمان ہو جا، اگرچہ تو اس کو ناپسند کر رہا ہو۔''

فِيْ أَنَّهُ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ

اہل کتاب میں سے ہونے والے مسلمان کے لیے دو اجروں کا بیان

[115/61]...... عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنِّي لَتَحْتَ رَاحِلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ قَوْلًا حَسَنًا جَمِيْلًا وَكَانَ فِيْمَا قَالَ: ((مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَهُ مَا لَنَا وَعَلَيْهِ مَا عَلَيْنَا وَمَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَلَهُ أَجْرُهُ وَلَهُ مَا لَنَا وَعَلَيْهِ مَا عَلَيْنَا.))

تخریج الحدیث صحیح: المعجم الکبیر: 7786، شرح مشکل الآثار: 2571. (مسند احمد: 22234)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں فتح مکہ والے دن رسول اللہ ﷺ کی سواری کے نیچے کھڑا تھا، آپ ﷺ بڑی خوبصورت اور حسین باتیں ارشاد فرمائیں تھیں، ایک بات یہ بھی تھی: ''اہل کتاب میں سے جو آدمی مسلمان ہوگا، اس کے لیے دو اجر ہوں گے اور پھر جو حق ہمارا ہے، وہ اس کا بھی ہوگا اور جو ذمہ داری ہم پر ہے، وہ اس پر بھی ہوگی۔ اور جو آدمی مشرکوں میں سے مسلمان ہوگا تو اس کو اس کا اجر ملے گا اور پھر جو حق ہمارا ہے، وہ اس کا بھی ہوگا اور جو ذمہ داری ہم پر ہے، وہ اس پر بھی ہوگی۔''

[116/62]...... عَنْ أَبِیْ مُوْسَی الْأَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا وَ أَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيْبَهَا وَ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ، وَعَبْدٌ أَدَّى حَقَّ اللّٰهِ وَ حَقَّ مَوَالِيْهِ وَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِمَا جَاءَ بِهِ عِيْسٰى وَمَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ ﷺ فَلَهُ أَجْرَانِ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 97، 3011، 3446، 5083، صحیح مسلم: 154. (مسند احمد: 19532)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اپنی لونڈی کو تعلیم دے اور اچھی تعلیم دے اور اس کی اخلاقی تربیت کرے اور اچھی تربیت کرے اور پھر اس کو آزاد کر کے اس سے شادی کرے تو اس کو دو اجر ملیں گے، (اسی طرح اس کے لیے دو اجر ہیں) جو غلام اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے آقا کا بھی اور اہل کتاب کا وہ آدمی جو پہلے سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کی لائی ہوئی شریعت پر ایمان لایا اور پھر محمد ﷺ کی لائی ہوئی شریعت پر ایمان لایا، اس کے لیے بھی دو اجر ہیں۔''

بَابٌ فِیْ كَوْنِ الْإِسْلَامِ يَجُبُّ مَا قَبْلَهُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَ كَذَا الْهِجْرَةُ وَ هَلْ يُؤَاخَذُ بِأَعْمَالِ الْجَاهِلِيَّةِ وَ بَيَانُ حُكْمِ عَمَلِ الْكَافِرِ إِذَا أَسْلَمَ بَعْدَهُ

اسلام اور ہجرت کا پہلے والے گناہوں کو مٹا دینے، دورِ جاہلیت کے اعمال کی وجہ سے مؤاخذہ ہونے اور مسلمان ہو جانے والے کافر کے پہلے والے عمل کے حکم کا بیان

[117/63]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا أَلْقَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِی قَلْبِیَ الْإِسْلَامَ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ لِيُبَايِعَنِی فَبَسَطَ يَدَهُ إِلَیَّ فَقُلْتُ: لَا أُبَايِعُكَ حَتّٰى يُغْفَرَ لِیْ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِیْ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَمْرُو! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْهِجْرَةَ تَجُبُّ مَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ، يَا عَمْرُو!

أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْاسْلَامَ يَجُبُّ مَا قَبْلَهُ مِنَ الذُّنُوْبِ .))

تخریج الحدیث صحيح مسلم : 121 . (مسند احمد : 17827)

ترجمة الحدیث سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کا خیال ڈال دیا تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیعت کرنے کے لیے آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میری طرف پھیلا دیا، لیکن اس وقت میں نے کہا: میں اس وقت تک آپ کی بیعت نہیں کروں گا، جب تک میرے سابقہ گناہ بخش نہیں دیئے جاتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمرو! کیا تو نہیں جانتا کہ ہجرت پہلے والے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے، عمرو! کیا تجھے یہ علم نہیں ہے کہ اسلام بھی پہلے والے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

[118/64]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِذَا أَحْسَنْتُ فِي الْإِسْلَامِ أُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: ((إِذَا أَحْسَنْتَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ تُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلْتَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ إِذَا أَسَأْتَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذْتَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ .))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 6921، صحيح مسلم: 120 . (مسند احمد: 3596)

ترجمة الحدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! اگر میں (اسلام قبول کر کے) اس دین میں نیکیاں کرتا رہوں تو کیا جاہلیت والی میری برائیوں کی وجہ سے میرا محاسبہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تو بظاہر اور باطنی طور پر اسلام قبول کرے گا تو جاہلیت میں جو کچھ کیا ہوگا، اس کی بنا پر تیرا مؤاخذہ نہیں ہوگا، لیکن اگر تو بظاہر اسلام قبول کرے گا، نہ کہ بباطن تو اگلی پچھلی یعنی ہر برائی پر مؤاخذہ کیا جائے گا۔''

[120/65]...... عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أَبِي كَانَ يَصِلُ الرَّحِمَ وَ يَفْعَلُ وَ يَفْعَلُ، فَهَلْ لَهُ فِي ذَالِكَ يَعْنِي مِنْ أَجْرِهِ؟ قَالَ: ((إِنَّ أَبَاكَ طَلَبَ أَمْرًا فَأَصَابَهُ .))

تخریج الحدیث حسن: صحيح ابن حبان : 332، شرح مشكل الآثار: 4361، مسند الطيالسي : 1128 . (مسند احمد: 19386)

ترجمة الحدیث سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا باپ صلہ رحمی کرتا تھا اور اس کے علاوہ بھی کئی نیک کام کرتا تھا، تو اس کو ان کا اجر ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک تیرا باپ (شہرت اور تعریف کی صورت میں) جس چیز کا طلبگار تھا، وہ اس کو مل گئی تھی۔''

[121/66]...... عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ أُمُوْرًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ عَتَاقَةٍ وَ صِلَةِ رَحِمٍ هَلْ لِيْ فِيْهَا أَجْرٌ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَسْلَمْتَ عَلٰى مَا أَسْلَفْتَ مِنْ خَيْرٍ.))

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 2220، 5992، صحيح مسلم: 123. (مسند احمد: 15318)

ترجمة الحديث سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! غلاموں کی آزادی اور صلہ رحمی جیسے ان امور کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے، جو میں دورِ جاہلیت میں عبادت کے طور پر کرتا تھا، کیا مجھے ان کا اجر ملے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تو جو امورِ خیر سرانجام دے چکا ہے، اس سمیت مسلمان ہوا ہے۔''

[122/67]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ شَيْخٌ كَبِيْرٌ يَدَّعِمُ عَلٰى عَصًا لَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ لِي غَدَرَاتٍ وَ فَجَرَاتٍ فَهَلْ يُغْفَرُ لِي؟ قَالَ: ((أَلَسْتَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟)) قَالَ: بَلٰى! وَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، قَالَ: ((قَدْ غُفِرَ لَكَ غَدَرَاتُكَ وَفَجَرَاتُكَ.))

تخریج الحدیث صحيح بشواهده: مسند الشاميين الطبرانى: 3500. (مسند احمد: 19432)

ترجمة الحديث سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بوڑھا آدمی لاٹھی کے سہارے نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بے شک میں نے دھوکے، خیانتیں اور برائیاں کی تھیں، کیا پھر بھی مجھے بخش دیا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو یہ شہادت نہیں دے رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے؟'' اس نے کہا: کیوں نہیں، بلکہ میں تو یہ گواہی بھی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے دھوکوں، خیانتوں اور برائیوں کو بخش دیا گیا ہے۔''

بَابٌ فِيْ حُكْمِ الْإِقْرَارِ بِالشَّهَادَتَيْنِ وَ أَنَّهُمَا تَعْصِمَانِ قَائِلَهُمَا مِنَ الْقَتْلِ وَ بِهِمَا يَكُوْنُ مُسْلِمًا وَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

دونوں شہادتوں کا اقرار کرنے والے کا حکم اور اس امر کا بیان کہ یہ دونوں آدمی کو قتل سے بچاتی ہیں اور ان کے ذریعے ہی بندہ مسلمان ہوتا ہے اور جنت میں داخل ہوتا ہے

[123/68]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَإِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا دِمَائَهُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى.))

قَالَ: فَلَمَّا كَانَتِ الرِّدَّةُ، قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: تُقَاتِلُهُمْ وَ قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ كَذَا وَ كَذَا، قَالَ: فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: نُقَاتِلُهُمْ وَ اللّٰهِ، لَا أُفَرِّقُ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَ الزَّكَاةِ وَ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا، قَالَ: فَقَاتَلْنَا مَعَهُ فَرَأَيْنَا ذَالِكَ رَشَدًا.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6924، 6925، 7285، صحیح مسلم: 20. (مسند احمد: 67)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب تک لوگ ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کا اقرار نہیں کریں، میں ان سے لڑتا رہوں، جب وہ یہ کلمہ کہہ لیں گے تو اپنے خون اور مال بچا لیں گے، مگر ان کے حق کے ساتھ، اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہوگا۔'' جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں زکاۃ کے انکار کا سلسلہ شروع ہوا اور (سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایسے لوگوں سے لڑنا چاہا تو) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ ان لوگوں سے کیسے قتال کریں گے، جب کہ میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو اس طرح ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا (کہ ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ'' کے بعد مال اور خون محفوظ ہو جاتے ہیں)، لیکن سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! ہم ایسے لوگوں سے لڑیں گے، میں نماز اور زکوۃ میں کوئی فرق نہیں کرتا اور میں اس سے لڑوں گا جو ان کے درمیان فرق کرے گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر ایسے لوگوں سے قتال کیا اور ہمیں یہ سمجھ آ گئی تھی کہ یہی معاملہ ہدایت والا ہے۔

[124/69]...... وَ عَنْهُ فِي أُخْرَى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُوْلُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا قَالُوْا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 21. (مسند احمد: 10822)

ترجمة الحديث (دوسری روایت) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اس وقت تک لوگوں سے قتال کرتا رہوں، جب تک وہ ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' نہ کہیں، پس جب وہ ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہہ دیں تو ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہوگا۔''

[125/70]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَإِذَا شَهِدُوْا وَاسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا وَ أَكَلُوْا ذَبِيحَتَنَا وَ صَلَّوْا صَلَاتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَائُهُمْ وَ أَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَ عَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 392. (مسند احمد: 13348)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اس وقت تک لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے، جب تک وہ یہ اقرار نہ کر لیں کہ اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں، جب وہ یہ گواہی دیں گے اور ہمارے قبلے کی طرف رخ کریں گے اور ہمارا ذبیحہ کھائیں گے اور ہمارے والی نماز پڑھیں گے تو ان کے خون اور مال ہم پر حرام ہو جائیں گے، مگر ان کے حق کے ساتھ اور ان کو وہی حقوق ہوں گے، جو دوسرے مسلمانوں کے ہیں اور ان پر وہی ذمہ داریاں ہوں گی، جو دوسرے مسلمانوں پر ہیں۔''

[127/71]...... عَنْ أَبِی مَالِكٍ الْأَشْجَعِیِّ عَنْ أَبِیْهِ (طَارِقِ بْنِ أَشْیَمَ رضی اللہ عنہ) أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ یَقُوْلُ لِقَوْمٍ: ((مَنْ وَحَّدَ اللّٰهَ وَ كَفَرَ بِمَا یُعْبَدُ مِنْ دُوْنِهٖ حَرَّمَ اللّٰهُ مَالَهُ وَدَمَهُ وَ حِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.))

تخریج الحدیث: صحیح مسلم: 23. (مسند احمد: 27213)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک قوم کے بارے میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''جو آدمی اللہ تعالیٰ کو اکیلا قرار دے گا اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ جن کی پوجا پاٹ کی جاتی ہے، ان سب کا انکار کر دے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کے مال اور خون کو حرام قرار دے گا اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہوگا۔''

[131/72]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ عِتْبَانَ اشْتَكٰى عَیْنَهُ فَبَعَثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ لَهُ مَا أَصَابَهُ، قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تَعَالَ صَلِّ فِیْ بَیْتِیَ حَتّٰى أَتَّخِذَهُ مُصَلًّى، قَالَ: فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ أَصْحَابِهٖ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یُصَلِّیْ وَ أَصْحَابُهُ یَتَحَدَّثُوْنَ بَیْنَهُمْ فَجَعَلُوْا یَذْكُرُوْنَ مَا یَلْقَوْنَ مِنَ الْمُنَافِقِیْنَ فَأَسْنَدُوْا عُظْمَ ذٰلِكَ اِلٰى مَالِكِ بْنِ دُخَیْشِمٍ، فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَالَ: ((أَلَیْسَ یَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ أَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟)) فَقَالَ قَائِلٌ: بَلٰى وَمَا هُوَ فِیْ قَلْبِهٖ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ أَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَلَنْ تَطْعَمَهُ النَّارُ، أَوْ قَالَ: لَنْ یَّدْخُلَ النَّارَ.))

تخریج الحدیث: صحیح مسلم: 33. (مسند احمد: 12384)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا عتبان رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں تکلیف ہوگئی، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لاحق ہونے والی تکلیف کا پیغام بھیجا اور کہا: اے اللہ کے رسول! آپ تشریف لائیں، میرے گھر میں ایک مقام پر نماز پڑھیں، تاکہ میں اس کو جائے نماز بنا سکوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق چند صحابہ تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور صحابہ گفتگو میں مصروف ہو گئے،

پھر وہ منافقوں کی طرف سے ہونے والی تکالیف کا ذکر کرنے لگے اور اس کا بڑا سبب مالک بن دخیشم کو قرار دیا، اتنے میں رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے اور فرمایا: ''کیا وہ یہ گواہی نہیں دیتا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں؟'' ایک آدمی نے جواب دیا: جی کیوں نہیں، وہ یہ گواہی تو دیتا ہے، لیکن اس کے دل میں اس کے مطابق عقیدہ نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس بندے نے یہ شہادت دی کہ اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور میں اس کا رسول ہوں، تو ہرگز آگ اس کو نہیں کھائے گی یا (فرمایا) وہ ہرگز آگ میں داخل نہیں ہوگا۔''

[132/73]...... عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِيْ فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَيْنِ فَضَرَبَ إِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ: أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ، أُقَاتِلُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: أَقْتُلُهُ أَمْ أَدَعُهُ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَ أَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4019، صحیح مسلم: 95. (مسند احمد: 23831)

ترجمة الحديث سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: اے اللہ کے رسول! اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہ ایک کافر آدمی سے میرا ٹاکرا ہو جائے، وہ مجھ سے لڑ پڑے، ہم دونوں ایک دوسرے کو ایک ایک ضرب لگائیں، لیکن وہ میرے ہاتھ کو تلوار سے ایسی ضرب لگائے کہ اس کو کاٹ دے اور پھر مجھ سے پناہ طلب کرنے کے لیے ایک درخت کی اوٹ میں جا کر یہ کہنے لگ جائے: میں اللہ کے لیے مسلمان ہو گیا ہوں، اے اللہ کے رسول! اب کیا میں اس سے لڑائی کروں؟ ایک روایت میں ہے: یہ بات کہنے کے بعد کیا میں اس کو قتل کر دوں یا چھوڑ دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو اس کو قتل نہ کر، اگر تو نے اس کو قتل کر دیا تو اِس قتل سے پہلے اسلام والی جو تیری حالت تھی، وہ اس میں آ جائے گا اور اِس قبولیت اِسلام والی بات سے پہلے جو اُس کی حالت تھی، تو اُس میں چلا جائے گا۔''

بَابٌ فِي الْإِيْمَانِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَ فَضْلِ مَنْ آمَنَ بِهِ وَلَمْ يَرَهُ

نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے اور آپ کو دیکھے بغیر آپ پر ایمان لانے والے کی فضیلت کا بیان

[133/74]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَا يَسْمَعُ بِيْ أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ وَمَاتَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِيْ أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 153. (مسند احمد: 8203)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس امت کا جو یہودی اور عیسائی میرے بارے میں سنے گا اور پھر اس چیز پر ایمان نہیں لائے گا، جس کے ساتھ مجھے مبعوث کیا گیا ہے، تو وہ جہنمیوں میں سے ہوگا۔''

[137/75]...... عَنْ أَبِیْ مُحَیْرِیْزٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِیْ جُمْعَةَ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہ حَدِّثْنَا حَدِیْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ؛ نَعَمْ أُحَدِّثُكُمْ حَدِیْثًا جَیِّدًا، تَغَدَّیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَنَا أَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ أَحَدٌ خَیْرٌ مِنَّا؟ أَسْلَمْنَا مَعَكَ وَجَاهَدْنَا مَعَكَ، قَالَ: ((نَعَمْ قَوْمٌ یَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ یُؤْمِنُوْنَ بِیْ وَلَمْ یَرَوْنِیْ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الدارمی: 2744، المعجم الکبیر: 3538، مستدرك حاكم: 7084. (مسند احمد: 16977)

ترجمة الحديث ابو محیریز کہتے ہیں: میں نے ایک صحابی ابو جمعہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمیں ایسی حدیث بیان کریں، جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، انھوں نے کہا: جی ہاں، میں تم لوگوں کو بڑی عمدہ حدیث بیان کرتا ہوں، ایک دفعہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کا کھانا کھایا، ہمارے ساتھ سیدنا ابو عبیدہ بن جراح بھی تھے، انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا کوئی ہم سے بھی بہتر ہو سکتا ہے؟ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشرف باسلام ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر جہاد کیا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جی ہاں، وہ لوگ بہتر ہیں، جو تمہارے بعد آئیں گے اور بن دیکھے مجھ پر ایمان لے آئیں گے۔''

[138/76]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَدِدْتُ أَنِّیْ لَقِیْتُ إِخْوَانِیْ.)) قَالَ: فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِیِّ ﷺ: نَحْنُ إِخْوَانُكَ، قَالَ: ((أَنْتُمْ أَصْحَابِیْ وَلٰكِنْ إِخْوَانِیَ الَّذِیْنَ آمَنُوْا بِیْ وَلَمْ یَرَوْنِیْ.))

تخریج الحدیث حسن: مسند ابویعلی: 3390، سلسلة الصحیحة: 2888.

ترجمة الحديث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں چاہتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو ملوں۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ہم آپ کے بھائی ہی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم تو میرے ساتھی ہو، میرے بھائی تو وہ ہے، جو بن دیکھے مجھ پر ایمان لائیں گے۔''

[139/77]...... عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((طُوْبٰی لِمَنْ رَأٰنِیْ وَ آمَنَ بِیْ وَ

طُوْبٰی لِمَنْ آمَنَ بِیْ وَلَمْ یَرَنِیْ سَبْعَ مَرَّاتٍ .))

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ:** صحیح ابن حبان : 7233، معجم کبیر : 8009، صحیح الجامع الصغیر : 3923 . (مسند احمد: 22277)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس آدمی کے لیے خوشخبری ہے، جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اور جو آدمی مجھ پر ایمان لایا، جب کہ اس نے مجھے دیکھا ہی نہیں، اس کے لیے سات دفعہ خوشخبری ہے۔''

[141/78]...... عَنْ أَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُهَنِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ طَلَعَ رَاكِبَانِ فَلَمَّا رَآهُمَا قَالَ: ((كِنْدِیَّانِ مَذْحِجِیَّانِ .)) حَتّٰی أَتَیَاهُ فَإِذَا رِجَالٌ مِنْ مَذْحِجٍ . قَالَ: فَدَنَا إِلَیْهِ أَحَدُهُمَا لِیُبَایِعَهُ قَالَ: فَلَمَّا أَخَذَ بِیَدِهِ قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَیْتَ مَنْ رَآكَ فَآمَنَ بِكَ وَصَدَّقَكَ وَاتَّبَعَكَ مَا ذَا لَهُ؟ قَالَ: ((طُوْبٰی لَهُ .)) قَالَ: فَمَسَحَ عَلٰی یَدِهِ فَانْصَرَفَ ، ثُمَّ أَقْبَلَ الْآخَرُ حَتّٰی أَخَذَ بِیَدِهِ لِیُبَایِعَهُ قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَیْتَ مَنْ آمَنَ بِكَ وَصَدَّقَكَ وَاتَّبَعَكَ وَلَمْ یَرَكَ قَالَ: ((طُوْبٰی لَهُ ، ثُمَّ طُوْبٰی لَهُ ، ثُمَّ طُوْبٰی لَهُ .)) قَالَ: فَمَسَحَ عَلٰی یَدِهِ فَانْصَرَفَ .

تخریج الحدیث **اسنادہ حسن:** المعجم الکبیر: 742/22، مسند البزار: 2769 . (مسند احمد: 17388)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو عبد الرحمن جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک طرف سے دو سوار نمودار ہوئے، آپ ﷺ نے ان کو دیکھ کر فرمایا: ''یہ دو کندی مذحجی آدمی ہیں۔'' جب وہ دونوں پہنچ گئے تو معلوم ہوا کہ واقعی ان کا تعلق مذحج قبیلے سے ہے، پھر ان میں سے ایک بیعت کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوا اور آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر کہا: اے اللہ کے رسول! جو آدمی آپ کا دیدار کرتا ہے، آپ پر ایمان لاتا ہے، آپ کی تصدیق کرتا ہے اور آپ کی پیروی کرتا ہے، اس کے لیے اجر میں کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لیے خوشخبری ہے۔'' پھر اس نے آپ ﷺ کے مبارک ہاتھ پر اپنا ہاتھ پھیرا اور پیچھے ہٹ گیا، پھر دوسرا بندہ آگے آیا اور بیعت کرنے کے لیے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کا کیا خیال ہے کہ جو آپ پر ایمان لاتا ہے، آپ کی تصدیق کرتا ہے اور آپ کی پیروی کرتا ہے، لیکن وہ آپ کو دیکھ نہیں پاتا تو اس کے لیے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لیے خوشخبری ہے، پھر اس کے لیے خوشخبری ہے، پھر اس کے لیے خوشخبری ہے۔'' پھر اس نے بھی آپ ﷺ کے مبارک ہاتھ پر اپنا ہاتھ پھیرا اور پیچھے ہٹ گیا۔

[142/79]...... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ: جَلَسْنَا إِلَی الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَوْمًا، فَمَرَّ بِی رَجُلٌ فَقَالَ: طُوْبٰی لِھَاتَیْنِ الْعَیْنَیْنِ اللَّتَیْنِ رَأَتَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وَاللّٰہِ! لَوَدِدْنَا أَنَّـنَا رَأَیْـنَا مَا رَأَیْتَ وَ شَھِدْنَا مَا شَھِدْتَّ فَاسْتُغْضِبَ، فَجَعَلْتُ أَعْجَبُ، مَا قَالَ اِلَّا خَیْرًا، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَیْہِ فَقَالَ: مَا یَحْمِلُ الرَّجُلَ عَلٰی أَنْ یَّتَمَنّٰی مَحْضَرًا غَیَّبَہُ اللّٰہُ عَنْہُ لَا یَدْرِی لَوْ شَھِدَہُ کَیْفَ یَکُوْنُ فِیْہِ، وَاللّٰہِ لَقَدْ حَضَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ أَقْوَامٌ أَکَبَّھُمُ اللّٰہُ عَلٰی مَنَاخِرِھِمْ فِی جَھَنَّمَ لَمْ یُجِیْبُوْہُ وَلَمْ یُصَدِّقُوْہُ، أَوَلَا تَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ اِذْ أَخْرَجَکُمْ لَا تَعْرِفُوْنَ اِلَّا رَبَّکُمْ مُصَدِّقِیْنَ لِمَا جَاءَ بِہِ نَبِیُّکُمْ قَدْ کُفِیْتُمُ الْبَلَاءَ بِغَیْرِکُمْ، وَاللّٰہِ! لَقَدْ بَعَثَ اللّٰہُ النَّبِیَّ ﷺ عَلٰی أَشَدِّ حَالٍ بَعَثَ عَلَیْھَا نَبِیًّا مِنَ الْأَنْبِیَاءِ فِی فَتْرَۃٍ وَجَاھِلِیَّۃٍ مَا یَرَوْنَ أَنَّ دِیْنًا أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَۃِ الْأَوْثَانِ فَجَاءَ بِفُرْقَانٍ فَرَّقَ بِہِ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَ فَرَّقَ بَیْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِہِ حَتّٰی اِنْ کَانَ الرَّجُلُ لَیَرٰی وَالِدَہُ وَوَلَدَہُ وَأَخَاہُ کَافِرًا وَقَدْ فَتَحَ اللّٰہُ قُفْلَ قَلْبِہِ لِلْاِیْمَانِ یَعْلَمُ أَنَّہُ اِنْ ھَلَکَ دَخَلَ النَّارَ فَلَا تَقِرُّ عَیْنُہُ وَھُوَ یَعْلَمُ أَنَّ حَبِیْبَہُ فِی النَّارِ وَ أَنَّھَا الَّتِی قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیَّاتِنَا قُرَّۃَ أَعْیُنٍ﴾.

تخریج الحدیث اسنادہ صحیح: الادب المفرد: 87، صحیح ابن حبان: 6552، المعجم الکبیر: 600/20. (مسند احمد: 23810)

ترجمۃ الحدیث جبیر بن نفیر کہتے ہے: ہم ایک دن سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اسی اثنا میں ایک آدمی کا گزر ہوا اور اس نے سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر کہا: خوشخبری ہے ان دو آنکھوں کے لیے، جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کا دیدار کیا، اللہ کی قسم! ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہم نے بھی وہ کچھ دیکھا ہوتا جو تم نے دیکھا اور ہم نے بھی ان چیزوں کا مشاہدہ کیا ہوتا، جن کا تم نے مشاہدہ کیا۔ یہ سن کر سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے، مجھے بڑا تعجب ہونے لگا کہ اس بندے نے بات تو خیر والی ہی کی تھی، اتنے میں وہ اس پر متوجہ ہو کر کہنے لگے: کون سی چیز بندے کو اس خیال پر آمادہ کر دیتی ہے کہ وہ تمنا کرنے لگتا ہے کہ ایسی جگہ پر حاضر ہوا ہوتا، جہاں سے اللہ تعالیٰ نے اسے غائب رکھا، وہ نہیں جانتا کہ اگر وہ اس مقام پر موجود ہوتا تو اس کی کیفیت کیا ہوتی، اللہ کی قسم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایسے لوگ بھی موجود تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جن کو نتھنوں کے بل جہنم میں گرا دیا، ان لوگوں نے آپ ﷺ کی بات کو قبول نہیں کیا تھا اور آپ ﷺ کی تصدیق نہیں کی تھی، کیا تم اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کی تعریف نہیں کرتے کہ جب اس نے تم کو پیدا کیا تو تمہاری حالت یہ تھی کہ صرف اپنے ربّ کو پہچانتے تھے اور اپنے نبی کی لائی ہوئی شریعت کی تصدیق کرنے والے تھے، تم سے پہلے والے لوگوں نے تمہیں آزمائشوں سے کفایت کیا۔ اللہ کی قسم! جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مبعوث کیا

تھا تو اس وقت بڑے سخت حالات تھے، فترت اور جاہلیت کا ایسا دور تھا کہ جس میں مشرک لوگ یہ سمجھ رہے تھے کہ بت پرستی والا دین سب سے بہتر ہے، اس وقت آپ ﷺ ایسا "فرقان" لے کر آئے، جس نے حق و باطل کے مابین فرق کیا اور باپ اور اس کی اولاد میں اس طرح فرق کیا کہ ایک آدمی دیکھ رہا ہوتا کہ اس کے والدین، اولاد اور بھائی کافر ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کا تالہ ایمان کے لیے کھول دیا ہے، اس کو یہ علم ہو جاتا تھا کہ اگر وہ اس دین کو قبول کیے بغیر مر گیا تو وہ جہنم میں داخل ہو جائے گا اور اس طرح اس کی آنکھ کبھی بھی ٹھنڈی نہیں ہوگی، جب کہ اسے یہ سمجھ ہوتی تھی کہ اس کا پیارا جہنم میں جا رہا ہے، یہی چیز ہے کہ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ﴾ ......"اور یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔" (الفرقان: 74)

بَابٌ فِيْ فَضْلِ الْمُؤْمِنِ وَ صِفَتِهِ وَ مَثَلِهِ

مومن کی فضیلت، صفات اور اس کی مثالوں کا بیان

[143/80]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰى فِي النَّاسِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ.

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 3062، صحيح مسلم: 111. (مسند احمد: 8090)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں اس بات کی منادی کرے کہ جنت میں صرف اور صرف مسلمان جان داخل ہوگی۔

[146/81]...... عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَحْمِي عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ مِنَ الدُّنْيَا وَهُوَ يُحِبُّهُ كَمَا تَحْمُوْنَ مَرِيْضَكُمْ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ تَخَافُوْنَهُ عَلَيْهِ.))

تخریج الحدیث صحيح: شعب الايمان: 10450، سنن ترمذی: 2036. (مسند احمد: 23627)

ترجمة الحديث سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کو دنیا (اور اس کے مال و اسباب) سے بچاتا ہے، حالانکہ وہ اس سے محبت کرتا ہے، اس کی مثال ایسے ہی ہے کہ جیسے تم اپنے بیمار آدمی پر ڈرتے ہوئے اور اس کو کھانے پینے سے بچاتے ہو۔"

[148/82]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَ اِنَّ الْفَاجِرَ خَبٌّ لَئِيْمٌ.

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 4790، سنن الترمذی: 1964 . (مسند احمد: 9107)

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن بھولا بھالا اور بزرگی والا ہوتا ہے اور فاجر آدمی مکار، (دغاباز) اور کمینہ (اور رذیل) ہوتا ہے۔''

[149/83]...... وَعَنْهُ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَلْمُؤْمِنُ عِنْدِيْ بِمَنْزِلَةِ كُلِّ خَيْرٍ يَحْمَدُنِيْ وَ أَنَا أَنْزِعُ نَفْسَهُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ .))

تخریج الحدیث اسناده جيّد: مسند البزار: 781، شعب الایمان: 4494 . (مسند احمد: 8716)

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے نزدیک مومن ہر قسم کی خیر و بھلائی کی منزلت پر ہے، میں اس کے پہلوؤں سے اس کی جان کو کھینچ رہا ہوتا ہوں اور وہ اس وقت بھی میری تعریف کر رہا ہوتا ہے۔''

[152/84]...... عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((تَدْرُوْنَ مَاالْمُسْلِمُ؟)) قَالُوا: اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَ يَدِهِ .)) قَالَ: ((تَدْرُوْنَ مَنِ الْمُؤْمِنُ؟)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((مَنْ أَمِنَهُ الْمُؤْمِنُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَ أَمْوَالِهِمْ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السُّوْءَ فَاجْتَنَبَهُ .))

تخریج الحدیث صحیح: المعجم الکبیر : 14610 . (مسند احمد: 7017)

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ مسلمان کون ہے؟'' انھوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ مسلمان ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ مؤمن کون ہوتا ہے؟'' انھوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مؤمن وہ ہے کہ دوسرے مؤمن اپنی جانوں اور مالوں کے سلسلے میں جس سے امن میں رہیں اور مہاجر وہ ہے جو برائی کو چھوڑ دے اور اس سے اجتناب کرے۔''

[154/85]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَلْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ، وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ .))

تخریج الحدیث اسناده حسن: مستدرك الحاكم: 23/1، سنن البيهقی: 236/10، مسند البزار:

3591. (انظر: 9198)

ترجمة الحديث: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مؤمن ایسا وجود ہے، جس میں مانوسیت پائی جاتی ہے اور اس شخص میں کوئی خیر نہیں ہے، جو نہ کسی سے انس کرتا ہے اور نہ اس سے مانوس ہوا جاتا ہے۔''

[157/86]...... عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّی أُحَدِّثُ نَفْسِیْ بِالْحَدِيْثِ، لَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ أَنْ أَتَكَلَّمَ بِهِ، قَالَ: ((ذَالِكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَان.))

تخريج الحديث: صحیح مسلم: 132. (مسند احمد: 9156)

ترجمة الحديث: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میرے نفس میں بعض باتیں تو ایسی آ جاتی ہیں کہ مجھے آسمان سے گرنا اس سے زیادہ پسند لگتا ہے کہ میں ان کے ساتھ کلام کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ تو صریح ایمان کی علامت ہے۔''

[161/87]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! اِنَّ مَثَلَ الْمُؤْمِنِ لَكَمَثَلِ الْقِطْعَةِ مِنَ الذَّهَبِ، نَفَخَعَلَيْهَا صَاحِبُهَا فَلَمْ تَغَيَّرْ وَلَمْ تَنْقُصْ، وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! اِنَّ مَثَلَ الْمُؤْمِنِ لَكَمَثَلِ النَّحْلَةِ أَكَلَتْ طَيِّبًا وَوَضَعَتْ طَيِّبًا وَوَقَعَتْ فَلَمْ تَكْسِرْ وَلَمْ تُفْسِدْ.))

تخريج الحديث: صحيح لغيره: مستدرك حاكم: 253، مسند بزار: 2435، سلسلة الصحيحة: 2238. (مسند احمد: 6872)

ترجمة الحديث: سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! بے شک مؤمن کی مثال سونے کی ٹکڑے کی طرح ہے، جب مالک (اسے بھٹی میں ڈال کر) اس پر پھونک مارتا ہے تو نہ وہ تبدیل ہوتا ہے اور نہ کم ہوتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! بے شک مؤمن کی مثال شہد کی مکھی کی طرح ہے، جو (پھول جیسی) پاکیزہ چیز کھاتی ہے، (شہد جیسی) پاکیزہ چیز نکالتی ہے اور جب وہ کسی چیز پر بیٹھتی ہے تو وہ اسے نہ توڑتی ہے، نہ خراب کرتی ہے۔''

[162/88]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ السُّنْبُلَةِ تَخِرُّ

مَرَّةً وَ تَسْتَقِيْمُ مَرَّةً، وَ مَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزِ (وَفِي رِوَايَةٍ: الْأَرْزَةِ) لَا يَزَالُ مُسْتَقِيْمًا حَتَّى يَخِرَّ وَلَا يَشْعُرُ .))

تخريج الحديث صحيح لغيره: مسند البزار: 45، 46، سلسلة الصحيحة : 2283. (مسند احمد: 14761)

ترجمة الحديث سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مؤمن کی مثال گندم کے پودے کی طرح ہے، جو کبھی گر جاتا ہے اور کبھی کھڑا ہو جاتا ہے اور کافر کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے، جو ہمیشہ سیدھا کھڑا ہی رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ گر جاتا ہے، جبکہ اسے کوئی شعور ہی نہیں ہوتا۔''

[170/89]...... عَنْ كُرْزِ بْنِ عَلْقَمَةَ الْخُزَاعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ لِلْإِسْلَامِ مُنْتَهًى؟ قَالَ: ((نَعَمْ، أَيُّمَا أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْعَرَبِ أَوِ الْعَجَمِ أَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِمْ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الْإِسْلَامَ .)) قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((ثُمَّ تَقَعُ فِتَنٌ كَأَنَّهَا الظُّلَلُ، قَالَ الْأَعْرَابِيُّ: كَلَّا، (وَفِيْ رِوَايَةٍ: كَلَّا وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ) قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بَلٰى وَالَّذِي نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَتَعُوْدُنَّ فِيْهَا أَسَاوِدَ صُبًّا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ .))

تخريج الحديث اسناده صحيح: مسند الطيالسى: 1290، مصنف ابن ابى شيبة: 13/15، مستدرك الحاكم: 34/1. (مسند احمد: 15917)

ترجمة الحديث سیدنا کرز بن علقمہ خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدّو نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اسلام کی کوئی انتہا بھی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جی ہاں، عرب وعجم کے جس گھر والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر و بھلائی کا ارادہ کرے گا، ان پر اسلام کو داخل کر دے گا۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! پھر کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر سایوں (یعنی پہاڑوں اور بادلوں) کی طرح فتنے رونما ہو جائیں گے۔'' اس نے کہا: ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! اگر اللہ نے چاہا تو ایسے ہرگز نہیں ہوگا۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیوں نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم خبیث ترین بڑے سانپ کی طرح ہو کر ایک دوسرے کی گردنیں مارنے کے لیے جھپٹ پڑو گے۔''

[173/90]...... عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَيُنْقَضَنَّ عُرَى الْإِسْلَامِ عُرْوَةً عُرْوَةً، فَكُلَّمَا انْتَقَضَتْ عُرْوَةٌ تَشَبَّثَ النَّاسُ بِالَّتِي تَلِيْهَا وَأَوَّلُهُنَّ نَقْضًا الْحُكْمُ وَ آخِرُهُنَّ الصَّلٰوةُ .))

تخريج الحديث اسناده جيّد: المعجم الكبير: 7486، صحيح ابن حبان: 6715. (مسند احمد: 22160)

ترجمة الحديث سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام کے کنڈوں یعنی اسلام کے احکام کو ایک ایک کر کے گرایا جاتا رہے گا، جب ایک کنڈا گر جائے گا تو لوگ اگلے کنڈے کے درپے ہو جائیں گے، سب سے پہلے جس حکم کو توڑا جائے گا، وہ عدل ہوگا اور سب سے آخر میں نماز کو منہدم کر دیا جائے گا۔''

[174/91]...... عَنِ ابْنِ فَيْرُوْزٍ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : ((لَيُنْقَضَنَّ الْإِسْلَامُ عُرْوَةً عُرْوَةً كَمَا يُنْقَضُ الْحَبْلُ قُوَّةً قُوَّةً .))

تخريج الحديث حسن لغيره: أمالي الشجري : 2/264، كنز العمال : 1189، 1190 . (مسند احمد: 18039)

ترجمة الحديث سیدنا فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام کے کنڈوں یعنی احکام کو ایک ایک کر کے گرا دیا جائے گا، بالکل ایسے ہی جیسے ایک ایک لڑی کرتے کرتے رسی کو توڑ دیا جاتا ہے۔''

بَابٌ فِيْمَا جَاءَ فِيْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ وَالْإِيْمَانِ

امانت اور ایمان کے اٹھ جانے کا بیان

[176/92]...... عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَدِيْثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَ أَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ ، حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوْا مِنَ الْقُرْآنِ وَ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ ، ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ: ((يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلٰى رِجْلِكَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ .)) قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ حَصًا فَدَحْرَجَهُ عَلٰى رِجْلِهِ قَالَ: ((فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ لَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ: إِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا أَمِيْنًا حَتّٰى يُقَالَ لِلرَّجُلِ: مَا أَجْلَدَهُ وَ أَظْرَفَهُ وَ أَعْقَلَهُ وَمَا فِيْ قَلْبِهِ حَبَّةٌ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ .)) وَلَقَدْ أَتٰى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِيْ أَيَّكُمْ بَايَعْتُ ، لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ دِيْنُهُ وَلَئِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا أَوْ يَهُوْدِيًّا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ سَاعِيْهِ ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ لِأُبَايِعَ مِنْكُمْ إِلَّا فُلَانًا وَ فُلَانًا .

تخريج الحديث صحيح البخاري: 6497، 7086، 7276، صحيح مسلم: 143 . (مسند احمد: 23255)

ترجمة الحديث سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو

حدیثیں بیان کی، میں نے ایک کا مصداق تو دیکھ لیا ہے اور دوسرے کا انتظار کر رہا ہوں، آپ ﷺ نے ہمیں بیان کیا تھا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی اصل میں داخل ہوئی، پھر قرآن نازل ہوا، لوگوں نے قرآن مجید اور سنت کی تعلیم حاصل کی، پھر آپ ﷺ نے ہمیں اس امانت کے اٹھ جانے کے بارے میں بتلاتے ہوئے فرمایا: ''آدمی سوئے گا اور اس کے دل سے یہ امانت کھینچ لی جائے گی اور ہلکے سے نشان اور دھبّے کی طرح اس کا اثر باقی رہ جائے گا، پھر جب اس کے دل سے رہی سہی امانت کو اٹھا لیا جائے گا تو چھالے اور آبلے کی طرح اس کا اثر باقی رہ جائے گا، بالکل ایسے ہی جیسے تو انگارے کو اپنے پاؤں پر لڑھکائے اور پھر تو اس کے نتیجے میں ورم کے نشان دیکھے، جب کہ اس میں کوئی چیز بھی نہیں ہوتی۔'' پھر آپ ﷺ نے وضاحت کرنے کے لیے ایک کنکری کو اپنے پاؤں پر لڑھکایا، پھر فرمایا: ''پھر لوگ خرید وفروخت تو کریں گے، لیکن کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہوگا، جو امانت ادا کرے گا، حتی کہ لوگ کہیں گے: بنو فلاں میں ایک امانت دار آدمی ہے، (لیکن یہ شہادت بھی اس طرح کی ہوگی کہ) لوگ ایک آدمی کی تعریف کرتے ہوئے کہیں گے: وہ کس قدر باہمت و با استقلال ہے، وہ کیسا زیرک اور خوش اسلوب آدمی ہے، وہ کتنا عقل مند شخص ہے، جبکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان نہیں ہوگا۔'' پھر سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک زمانہ ایسا تھا کہ مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتی تھی کہ میں کس سے سودا کر رہا ہوں، اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا دین اس کو میری امانت لوٹانے پر مجبور کرتا اور اگر وہ عیسائی یا یہودی ہوتا تو اس سے جزیہ وصول کرنے والا میرا حق لوٹا دیتا تھا، لیکن یہ زمانہ، تو اس میں میں صرف اور صرف فلاں فلاں آدمی سے لین دین کروں گا۔

[177/93]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ (يَعْنِى ابْنَ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تَدُوْرُ رَحَى الْإِسْلَامِ بِخَمْسٍ (وَفِى رِوَايَةٍ: عَلٰى رَأْسِ خَمْسٍ) وَ ثَلَاثِيْنَ أَوْ سِتٍّ وَ ثَلَاثِيْنَ أَوْ سَبْعٍ وَ ثَلَاثِيْنَ فَإِنْ يَهْلِكُوْا فَسَبِيْلُ مَنْ قَدْ هَلَكَ وَإِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِيْنُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ عَامًا، قَالَ: قُلْتُ: أَمِمَّا مَضٰى أَمْ مِمَّا بَقِيَ؟ قَالَ: مِمَّا بَقِيَ.

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 4254. (مسند احمد: 3730)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پینتیس یا چھتیس یا سینتیس سالوں کے بعد اسلام کی چکی گھومے گی، اس کے بعد اگر وہ (گمراہ رہ کر) ہلاک ہوئے تو وہ پہلے ہلاک ہونے والوں کی طرح ہوں گے اور اگر ان کے لیے اُن کا دین قائم رہا تو وہ ستر سال تک قائم رہے گا۔'' میں نے کہا اور ایک روایت کے مطابق سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے نبی! ماضی سمیت یا مستقل ستر سال؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مستقل ستر سال۔''

كِتَابُ الْقَدْرِ
تقدیر کی کتاب

بَابٌ فِيْ ثُبُوْتِ الْقَدْرِ وَ حَقِيْقَتِهِ
تقدیر کے ثبوت اور حقیقت کا بیان

[180/94]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((قَدَّرَ اللّٰهُ الْمَقَادِيْرَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَ الْأَرْضَ بِخَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ .))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2653 . (مسند احمد: 6579)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے تقدیر کا اندازہ لگا لیا تھا۔''

[182/95]...... عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ قَالَ: أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُوْلُوْنَ: كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ ، قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ .

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2655 . (مسند احمد: 5893)

ترجمۃ الحدیث طاوس یمانی کہتے ہیں: جتنے صحابہ کرام سے میری ملاقات ہوئی، وہ سب کہتے تھے: ہر چیز

تقدیر کے ساتھ معلق ہے اور میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر چیز تقدیر کے ساتھ معلق ہے، حتی کہ بے بسی و لاچارگی اور عقل و دانش بھی۔''

[184/96]...... عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَانَ الطَّوِيْلَ بِأَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يَخْتِمُ اللّٰهُ لَهُ بِأَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيَجْعَلُهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَانَ الطَّوِيْلَ بِأَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يَخْتِمُ اللّٰهُ لَهُ عَمَلَهُ بِأَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَجْعَلُهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.))

تخريج الحديث صحيح مسلم: 2651. (مسند احمد: 10286)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک آدمی عرصۂ دراز تک جنتی لوگوں والے اعمال کرتا رہتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ جہنمی لوگوں والے اعمال کے ساتھ اس کی زندگی کا اختتام کرتا ہے اور اس طرح اس کو آگ والوں میں سے بنا دیتا ہے، دوسری طرف ایک آدمی کافی عرصے تک آگ والے لوگوں کے اعمال کرتا رہتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ جنتی لوگوں کے افعال کے ساتھ اس کی زندگی کا اختتام کرتا ہے اور اس طرح اس کو اہل جنت میں سے بنا دیتا ہے۔''

[185/97]...... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تُعْجَبُوْا بِأَحَدٍ حَتّٰى تَنْظُرُوْا بِمَ يُخْتَمُ لَهُ، فَاِنَّ الْعَامِلَ يَعْمَلُ زَمَانًا طَوِيْلًا مِنْ عُمُرِهِ أَوْ بُرْهَةً مِنْ دَهْرِهِ بِعَمَلٍ صَالِحٍ لَوْ مَاتَ عَلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ، ثُمَّ يَتَحَوَّلُ فَيَعْمَلُ عَمَلًا سَيِّئًا، وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ الْبُرْهَةَ مِنْ دَهْرِهِ بِعَمَلٍ سَيِّءٍ لَوْ مَاتَ عَلَيْهِ دَخَلَ النَّارَ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ فَيَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا، وَاِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اِسْتَعْمَلَهُ قَبْلَ مَوْتِهِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ؟ قَالَ: ((يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ يَقْبِضُهُ عَلَيْهِ))

تخريج الحديث اسناده صحيح على شرط الشيخين: سنن الترمذى: 2143، مسند أبويعلى: 3756، مسند ابزار: 6603. (مسند احمد: 12214)

ترجمة الحديث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر اس چیز میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم (کسی کے اچھے عمل کی وجہ سے) اس پر خوش نہ کیے جاؤ، یہاں تک کہ تم دیکھ لو کہ کس عمل پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ عمل کرنے والا اپنی عمر کے طویل حصے میں یا کچھ زمانے میں ایسے نیک عمل کرتا ہے کہ اگر ان پر اس کی موت واقع ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا، لیکن ہوتا یوں ہے کہ وہ اپنی روٹین تبدیل کر لیتا

ہے اور برے عمل شروع کر دیتا ہے، اسی طرح ایک آدمی کچھ عرصہ تک ایسے برے عمل کرتا رہتا ہے کہ اگر اسی حالت میں اس کی موت واقع ہو جائے تو وہ جہنم میں داخل ہو جائے گا، لیکن پھر وہ بدل جاتا ہے اور نیک عمل شروع کر دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو اس کی موت سے پہلے استعمال کر لیتا ہے۔'' صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ اس کو کیسے استعمال کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس کو نیک عمل کی توفیق دے دیتا ہے اور پھر اس کو اس (اچھے عمل) پر موت دے دیتا ہے۔''

[186/98]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اِنَّهُ لَمَكْتُوْبٌ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَإِذَا كَانَ قَبْلَ مَوْتِهِ تَحَوَّلَ فَعَمِلَ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَ اِنَّهُ لَمَكْتُوْبٌ فِي الْكِتَابِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَإِذَا كَانَ قَبْلَ مَوْتِهِ تَحَوَّلَ فَعَمِلَ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمَاتَ فَدَخَلَهَا))

تخریج الحدیث اسنادہ صحیح: مسند ابو یعلی: 4668، صحیح ابن حبان: 346. (مسند احمد: 24762)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک ایک آدمی جنتی لوگوں والے عمل کر رہا ہوتا ہے، جبکہ وہ جہنمی لوگوں میں لکھا ہوا ہوتا ہے، جب اس کی موت سے پہلے کا وقت ہوتا ہے تو اس کی حالت تبدیل ہو جاتی ہے اور وہ جہنمی لوگوں والے عمل شروع کر دیتا ہے اور اسی حالت پر مر جاتا ہے اور جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور دوسری طرف ایک آدمی جہنمی لوگوں والے عمل کر رہا ہوتا ہے، جبکہ وہ جنتی لوگوں میں لکھا ہوا ہوتا ہے، جب اس کی موت سے پہلے کا وقت ہوتا ہے تو وہ پہلی حالت سے منتقل ہو جاتا ہے اور اہل جنت کے عمل شروع کر دیتا ہے اور اسی حالت پر مر کر جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔''

[189/99]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَهُ لَا مَحَالَةَ، وَزِنَا الْعَيْنِ النَّظْرُ وَزِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ وَ النَّفْسُ تَمَنّٰى وَ تَشْتَهِي وَ الْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6612، صحیح مسلم: 2657. (مسند احمد: 7719)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہے: میں نے کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی، جو صغیرہ گناہوں سے زیادہ ملتی جلتی ہو، اس چیز کی بہ نسبت، جس کو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے ہر بیٹے پر اس کا زنا کا حصہ لکھ دیا ہے، وہ اس کو لامحالہ طور پر پا لے گا،

آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بولنا ہے اور نفس تمنا کرتا ہے اور چاہتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب۔‘‘

[191/100]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ رَكِبَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا غُلَامُ! إِنِّيْ مُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ(يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِنَّ) إِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ ، إِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ ، وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِاجْتَمَعُوْا عَلٰى أَنْ يَنْفَعُوْكَ لَمْ يَنْفَعُوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ ، وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى أَنْ يَضُرُّوْكَ لَمْ يَضُرُّوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَ جَفَّتِ الصُّحُفُ .))

تخریج الحدیث اسناده قوی: سنن الترمذی: 2516 . (مسند احمد: 2669)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھے، آپ ﷺ نے ان کو فرمایا: ’’او لڑکے! میں تجھے چند کلمات سکھانے والا ہوں، اللہ تعالیٰ تجھے ان کے ذریعے نفع دے گا، تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت کر، وہ تیری حفاظت کرے گا، تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت کر، اس کو اپنے سامنے پائے گا، جب بھی تو سوال کرے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کر اور جب بھی تو مدد طلب کرے تو اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کر، اور جان لے کہ اگر پوری امت تجھے کوئی فائدہ دینے کے لیے جمع ہو جائے تو وہ تجھے کوئی نفع نہیں دیں سکے گی، مگر وہی جو اللہ تعالیٰ نے تیرے حق میں لکھ دیا ہے، اسی طرح اگر پوری امت تجھے کوئی نقصان دینے کے لیے جمع ہو جائے تو وہ تجھے کوئی نقصان نہیں دے سکے گی، مگر وہی جو اللہ تعالیٰ نے تیرے حق میں لکھ دیا، قلمیں اٹھالی گئیں ہیں اور صحیفے خشک ہو گئے ہیں۔‘‘

فِي الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَفَضْلِهِ

تقدیر پر رضامند ہونے اور اس کی فضیلت کا بیان

[195/101]...... عَنْ صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَجِبْتُ مِنْ قَضَاءِ اللّٰهِ لِلْمُؤْمِنِ ، إِنَّ أَمْرَ الْمُؤْمِنِ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ ، فَشَكَرَ كَانَ خَيْرًا لَهُ ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ فَصَبَرَ كَانَ خَيْرًا لَهُ .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2999 . (مسند احمد: 23924)

ترجمۃ الحدیث سیدنا صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ نے مؤمن کے حق میں جو فیصلہ کیا، مجھے اس پر تعجب ہے، بے شک مؤمن کا سارے کا سارا معاملہ خیر والا ہے اور یہ (اعزاز) صرف مؤمن کے لیے ہے، اگر اسے کوئی خوشی پہنچتی ہے اور وہ شکر ادا کرتا ہے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے۔ اور

اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے اور وہ صبر کرتا ہے تو اس میں بھی اس کے لیے بہتری ہے۔''

[196/102]...... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَجَبًا لِلْمُؤْمِنِ لَا يَقْضِي اللّٰهُ شَيْئًا اِلَّا كَانَ خَيْرًا لَهُ .))

تخریج الحدیث صحيح: مسند ابو يعلى: 4019، صحيح ابن حبان: 728 . (مسند احمد: 20283)

ترجمة الحديث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مؤمن پر تعجب ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جو فیصلہ کر دے، اس میں اس کے لیے خیر ہے۔''

بَابٌ فِيْ تَقْدِيْرِ حَالِ الْإِنْسَانِ وَهُوَ فِيْ بَطْنِ أُمِّهِ

انسان کی اس حالت کی تقدیر کا بیان، جبکہ وہ ماں کے پیٹ میں ہو

[197/103]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمُصَدَّقُ: ((اِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِيْ بَطْنِ أُمِّهِ فِيْ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ اِلَيْهِ الْمَلَكُ فَيَنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحَ وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، رِزْقُهُ وَأَجَلُهُ وَعَمَلُهُ وَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيْدٌ، فَوَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ اِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا .))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3208، 3332، صحيح مسلم: 2643 . (مسند احمد: 3624)

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ، جو کہ صادق ومصدوق ہیں، نے ہم کو بیان کیا اور فرمایا: ''بے شک تمہاری تخلیق اس طرح ہوتی ہے کہ ماں کے پیٹ میں چالیس دنوں تک نطفہ ہی رکھا جاتا ہے، پھر چالیس دن تک خون کا لوتھڑا رکھا جاتا ہے، پھر چالیس دن تک گوشت کا ٹکڑا رکھا جاتا ہے، پھر اس کی طرف فرشتے کو بھیجا جاتا ہے اور وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور چار کلمات کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس کے رزق، موت اور عمل اور اس کے بدبخت یا خوش بخت ہونے کا، پس اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں! بے شک تم میں سے ایک آدمی جنتی لوگوں والے عمل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے مابین صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے، لیکن کتابِ تقدیر اس پر سبقت لے جاتی ہے اور اس کی زندگی کا خاتمہ جہنمی لوگوں کے اعمال پر ہوتا ہے، پس

وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے، اسی طرح ایک آدمی جہنمی لوگوں کے اعمال کرتا رہتا ہے، حتی کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے، لیکن کتابِ تقدیر اس پر غالب آ جاتی ہے اور اس کی زندگی کا خاتمہ اہل جنت کے اعمال پر کر دیا جاتا ہے، سو وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔''

بَابٌ فِی الْإِیْمَانِ بِالْقَدْرِ

تقدیر پر ایمان لانے کا بیان

[201/104]...... عَنْ یَحْیَى بْنِ یَعْمَرَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ (رضی اللہ عنہما): اِنَّا نُسَافِرُ فِی الْآفَاقِ فَنَلْقٰی قَوْمًا یَقُوْلُوْنَ لَا قَدَرَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اِذَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَأَخْبِرُوْهُمْ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ مِنْهُمْ بَرِیْءٌ وَأَنَّهُمْ مِنْهُ بُرَاءُ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَنْشَأَ یُحَدِّثُ، بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ، فَذَكَرَ مِنْ هَیْئَتِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُدْنُهُ.)) فَدَنَا، فَقَالَ: ((أُدْنُهُ.)) فَدَنَا، فَقَالَ: ((أُدْنُهُ.)) فَدَنَا حَتّٰی كَادَ رُكْبَتَاهُ تَمَسَّانِ رُكْبَتَیْهِ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَخْبِرْنِیْ مَا الْإِیْمَانُ أَوْ عَنِ الْإِیْمَانِ؟ قَالَ: ((تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ وَ تُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ.)) قَالَ سُفْیَانُ: أَرَاهُ قَالَ: ((بِخَیْرِهِ وَ شَرِّهِ.)) قَالَ: فَمَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: ((اِقَامُ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَاءُ الزَّكَاةِ وَحَجُّ الْبَیْتِ وَصِیَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ غُسْلٌ مِنَ الْجَنَابَةِ.)) كُلَّ ذٰلِكَ قَالَ: صَدَقْتَ صَدَقْتَ، قَالَ الْقَوْمُ: مَا رَأَیْنَا رَجُلًا أَشَدَّ تَوْقِیْرًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ هٰذَا، كَأَنَّهُ یُعَلِّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ، قَالَ: ((أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ.)) أَوْ ((تَعْبُدُهُ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَا تَرَاهُ فَاِنَّهُ یَرَاكَ.)) كُلَّ ذٰلِكَ نَقُوْلُ: مَا رَأَیْنَا رَجُلًا أَشَدَّ تَوْقِیْرًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ هٰذَا، فَیَقُوْلُ: صَدَقْتَ صَدَقْتَ، قَالَ: أَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَةِ، قَالَ: ((مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ بِهَا مِنَ السَّائِلِ.))، قَالَ: فَقَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ ذَاكَ مِرَارًا، مَا رَأَیْنَا رَجُلًا أَشَدَّ تَوْقِیْرًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ هٰذَا، ثُمَّ وَلّٰی، قَالَ سُفْیَانُ: فَبَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِلْتَمِسُوْهُ.)) فَلَمْ یَجِدُوْهُ، قَالَ: ((هٰذَا جِبْرِیْلُ جَائَكُمْ یُعَلِّمُكُمْ دِیْنَكُمْ، مَا أَتَانِیْ فِیْ صُوْرَةٍ اِلَّا عَرَفْتُهُ غَیْرَ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ.))

تخریج الحدیث **اسنادہ صحیح علی شرط مسلم**: سنن ابوداؤد: 4697، سنن الترمذی السنن: 8/5، صحیح مسلم: 8. (مسند احمد: 374)

ترجمة الحدیث یحیٰی بن یعمر کہتے ہیں: میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہم لوگ مختلف علاقوں کا سفر

کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کو ملتے ہیں جو کہتے ہیں کہ کوئی تقدیر نہیں ہے، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اب جب تم ان کو ملو تو ان کو یہ بتلا دینا کہ عبد اللہ بن عمر ان سے اور وہ اِن سے بری ہیں، انھوں نے تین دفعہ یہ بات کہی، پھر انھوں نے یہ حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا، پھر اس کی حالت بیان کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ''قریب ہو جا۔'' پس وہ قریب ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: ''مزید قریب ہو جا۔'' وہ اور قریب ہو گیا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور قریب ہو جاؤ۔'' پس وہ اتنا قریب ہو گیا کہ اس کے گھٹنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کو مسّ کرنے لگے، پھر اس بندے نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے بتلائیں کہ ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ، فرشتوں، کتابوں، رسولوں، آخرت کے دن اور تقدیر، وہ خیر والی ہو یا شرّ والی، پر ایمان لاؤ۔'' اس نے کہا: اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور غسلِ جنابت کرنا اسلام ہے۔'' ہر دفعہ اس نے جواب میں کہا: آپ سچ فرما رہے ہیں، آپ سچ فرما رہے ہیں۔ لوگوں نے کہا: ہم نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا کہ جو اس سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توقیر کرنے والا ہو، لیکن ایسے لگتا ہے کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم دے رہا ہے، بہرحال اس نے پھر کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے احسان کے بارے میں بتلائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کر گویا کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے اور اگر تو اس کو نہیں دیکھ رہا تو وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے۔'' ہر دفعہ ہم کہتے: ہم نے ایسا آدمی نہیں دیکھا جو اس سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توقیر کرنے والا ہو، پھر اس نے کہا: آپ سچ فرما رہے ہیں، آپ سچ فرما رہے ہیں، اچھا اب مجھے قیامت کے بارے میں بتلائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے بارے میں تو مسئول، سائل سے زیادہ جاننے والا نہیں ہے۔'' اس نے کہا: آپ سچ کہہ رہے ہیں، اس نے کئی دفعہ یہ بات کہی، ہم نے اس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ عزت کرنے والا پایا، پھر وہ چلا گیا۔ سفیان کہتے ہیں: مجھے یہ بات بھی موصول ہوئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو تلاش کرو۔'' لیکن صحابہ اس کو تلاش نہ کر سکے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ جبریل علیہ السلام تھے، وہ تم لوگوں کو دین کی تعلیم دینے کے لیے آئے تھے، پہلے تو جس صورت میں آتے تھے، میں اِن کو پہچان لیتا تھا، ماسوائے اس صورت کے، (آج میں اِن کو نہیں پہچان سکا)۔''

[206/105]...... عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ: لَقِيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ فَقُلْتُ: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! اِنَّهُ قَدْ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا الْقَدْرِ فَحَدِّثْنِيْ بِشَيْءٍ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ مِنْ قَلْبِيْ، قَالَ: لَوْ أَنَّ اللّٰهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمٰوَاتِهِ وَ أَهْلَ أَرْضِهِ لَعَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ، وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ لَهُمْ خَيْرًا مِنْ أَعْمَالِهِمْ، وَلَوْ أَنْفَقْتَ جَبَلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْكَ حَتّٰى

تُـؤْمِـنَ بِالْقَدْرِ وَ تَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ ، وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ وَلَوْ مِتَّ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ لَدَخَلْتَ النَّارَ ، قَالَ: فَأَتَيْتُ حُذَيْفَةَ فَقَالَ لِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ ، وَأَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَ اَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ النَّبِيِّ مِثْلَ ذٰلِكَ .

تخریج الحدیث اسنادہ قوی: سنن ابوداؤد: 4699، سنن ابن ماجہ: 77 . (مسند احمد: 21589)

ترجمۃ الحدیث ابن دیلمی کہتے ہیں: میں سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ملا اور کہا: اے ابومنذر! تقدیر کے بارے میں میرے دل میں وسوسہ سا پیدا ہونے لگا ہے، کوئی ایسی چیز بیان کرو کہ جس سے میرے دل کی یہ کیفیت ختم ہو جائے۔ انھوں نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین والوں کو عذاب دینا چاہے تو وہ عذاب دے دے، جبکہ وہ ان کے حق میں ظالم نہیں ہوگا اور ان سب پر رحم کر دے تو اس کی رحمت ان کے لیے ان کے اعمال سے بہتر ہوگی اور اگر تو احد پہاڑ کے بقدر سونا اللہ کے راستے میں خرچ کر دے تو وہ اس کو تجھ سے اس وقت تک قبول نہیں کرے گا، جب تک تو تقدیر پر ایمان نہیں لائے گا اور یہ نہیں جان لے گا کہ جس چیز کے بارے میں یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ وہ تجھے پہنچ کر رہے گی تو وہ تجھ سے تجاوز نہیں کرے گی اور جس چیز کے بارے میں یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ وہ تجھ سے تجاوز کر جائے گی تو وہ تجھ تک نہیں پہنچ پائے گی، اگر تو (تقدیر کے بارے میں) اس عقیدے پر نہ مرا تو تو جہنم میں داخل ہوگا۔ پھر میں سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، انھوں نے بھی مجھے اسی قسم کی بات بیان کر دی، پھر میں سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، انھوں نے بھی اسی قسم کی بات کہہ دی، پھر میں سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انھوں نے بھی مجھے اس قسم کی بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کر دی۔

[208/106]...... عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عُبَادَةَ (يَعْنِي بْنَ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ) وَهُوَ مَرِيْضٌ أَتَخَايَلُ فِيْهِ الْمَوْتَ فَقُلْتُ: يَا أَبَتَاهُ! أَوْصِنِيْ وَاجْتَهِدْ لِيْ فَقَالَ: أَجْلِسُوْنِيْ ، قَالَ: يَا بُنَيَّ! إِنَّكَ لَنْ تَطْعَمَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ وَلَمْ تَبْلُغْ حَقِيْقَةَ الْعِلْمِ بِاللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَ شَرِّهِ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَتَاهُ! فَكَيْفَ لِيْ أَنْ أَعْلَمَ مَا خَيْرُ الْقَدْرِ وَ شَرُّهُ؟ قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ ، يَا بُنَيَّ! إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْقَلَمُ ، ثُمَّ قَالَ: اكْتُبْ! فَجَرَى فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .)) يَا بُنَيَّ! إِنْ مِتَّ وَلَسْتَ عَلٰى ذٰلِكَ دَخَلْتَ النَّارَ .

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 4700، سنن الترمذی: 2155، 3319 . (مسند احمد: 22705)

ترجمۃ الحدیث ولید بن عبادہ کہتے ہیں: میں سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، جبکہ وہ بیمار تھے

اور میرا خیال تھا کہ اس بیماری میں ان کی موت واقع ہو جائے گی، پس میں نے کہا: ابا جان! کوئی وصیت کر دو اور میرے لیے کوشش کرو۔ انھوں نے کہا: مجھے بٹھاؤ، پھر انھوں نے کہا: میرے پیارے بیٹے! تو اس وقت تک نہ ایمان کا ذائقہ نہیں چکھ سکتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کی حقیقت کو پہنچ سکتا ہے، جب تک تو اچھی اور بری تقدیر پر ایمان نہیں لائے گا۔ میں نے کہا: ابا جان! میں یہ کیسے جان سکتا ہوں کہ اچھی اور بری تقدیر کیا ہے؟ انھوں نے کہا: جان لے کہ جو چیز تجھ سے تجاوز کر جانے والی ہے، وہ تجھے لاحق نہیں ہو سکتی اور جو چیز تجھے لاحق ہونے والی ہے، وہ تجھ سے تجاوز نہیں کر سکتی۔ اے میرے پیارے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو سب سے پہلے پیدا کیا، وہ قلم ہے، پھر اس نے اسے کہا: تو لکھ، پس وہ چل پڑی اور قیامت تک وقوع پذیر ہونے والے امور لکھ دیئے۔“ اے میرے بیٹے! اگر تو اس عقیدے کے بغیر مر گیا تو تو جہنم میں داخل ہوگا۔

بَابٌ فِی الْعَمَلِ مَعَ الْقَدْرِ

تقدیر کے ساتھ عمل کرنے کا بیان

[211/107]...... عن أَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! الْعَمَلُ عَلٰی مَا فُرِغَ مِنْهُ أَوْ عَلٰی أَمْرٍ مُؤْتَنَفٍ؟ قَالَ: ((بَلْ عَلٰی أَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ.)) قَالَ: قُلْتُ: فَفِیْمَ الْعَمَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: ((کُلٌّ مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ.))

تخریج الحدیث حسن لغیره: المعجم الکبیر: 47، مسند البزار: 28 . (مسند احمد: 19)

ترجمة الحدیث سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! عمل اس چیز کے مطابق ہے، جس سے فارغ ہوا جا چکا ہے یا اس کے مطابق ہے، جو از سر نو ہو رہی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس معاملے کے مطابق ہے، جس سے فارغ ہوا جا چکا ہے۔“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! تو پھر عمل کس چیز میں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر ایک کے لیے وہ عمل آسان کر دیا گیا ہے، جس کے لیے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔“

[215/108]...... عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ذَاتَ یَوْمٍ جَالِسًا وَفِیْ یَدِهِ عُوْدٌ یَنْکُتُ بِهِ، قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((مَامِنْکُمْ مِنْ نَفْسٍ اِلَّا وَقَدْ عُلِمَ مَنْزِلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ.)) قَالَ: فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! فَلِمَ نَعْمَلُ؟ قَالَ: ((اِعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ.)) ﴿أَمَّا مَنْ أَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُهُ لِلْیُسْرٰی، وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰی﴾

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4946، 4949، 7217، صحیح مسلم: 2647. (مسند احمد: 621)

ترجمة الحديث سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں لکڑی تھی، آپ اس سے زمین کو کرید رہے تھے، اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کی منزل کا علم ہو چکا ہے کہ وہ جنت ہے یا جہنم۔'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! تو پھر ہم عمل کیوں کر رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم عمل کرو، ہر ایک کو جس عمل کے لیے پیدا کیا گیا ہے، وہ اس کے لیے آسان کر دیا گیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''جس نے (اللہ کی راہ میں) دیا اور (اپنے ربّ سے) ڈرا اور نیک بات کی تصدیق کی۔ تو ہم بھی اس کو آسان راستے کی سہولت دیں گے۔ لیکن جس نے بخیلی کی اور بے پرواہی برتی اور نیک بات کی تکذیب کی۔ تو ہم بھی اسی کے لیے اس کی تنگی و مشکل کے سامان میسر کر دیں گے۔'' (اللیل: 5تا10)

[217/109]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ مَا نَعْمَلُ فِيْهِ، أَفِيْ أَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ أَوْ مُبْتَدَأٍ أَوْ مُبْتَدَعٍ؟ قَالَ: ((فِيْمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ، فَاعْمَلْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! فَإِنَّ كُلًّا مُيَسَّرٌ، أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ، وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ.))

تخريج الحديث **حسن لغيره:** سنن الترمذی: 3111 . (مسند احمد: 196)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم جو عمل کر رہے ہیں، ان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے، کیا یہ اس (تقدیر) کے مطابق ہیں، جس کا فیصلہ کیا جا چکا ہے، یا اب ان کی ابتداء ہو رہی ہے اور ان کو ایجاد کیا جا رہا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اس (تقدیر) کے مطابق ہے، جس کا فیصلہ کیا جا چکا ہے، اے ابن خطاب! عمل کر، پس ہر ایک کو آسان کر دیا گیا ہے، پس جو شخص خوش بختوں میں سے ہو، وہ خوش بختی کے لیے عمل کرتا ہے اور جو بد بختوں میں سے ہو، وہ بدبختی کے لیے عمل کرتا ہے۔''

[219/110]...... عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ قَتَادَةَ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ أَخَذَ الْخَلْقَ مِنْ ظَهْرِهِ وَقَالَ: هٰؤُلَاءِ فِي الْجَنَّةِ وَلَا أُبَالِيْ وَهٰؤُلَاءِ فِي النَّارِ وَلَا أُبَالِيْ.)) قَالَ: فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَعَلٰى مَاذَا نَعْمَلُ؟ قَالَ: ((عَلٰى مَوَاقِعِ الْقَدْرِ.))

تخريج الحديث **صحيح لغيره:** صحيح ابن حبان: 338، مستدرك الحاكم: 31/1، معجم الكبير: 435/22. (مسند احمد: 17660)

ترجمة الحديث سیدنا عبد الرحمٰن بن قتادہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، پھر ان کی پیٹھ سے ان کی اولاد کو نکالا اور فرمایا: یہ جنت کے لئے ہیں اور میں بے

پروا ہوں اور یہ جہنم کے لئے ہیں اور میں کوئی پروا نہیں کرتا۔'' کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم کس چیز کے مطابق عمل کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تقدیر کے مطابق۔''

[221/111]...... عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ قَالَ: غَدَوْتُ عَلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ يَوْمًا مِنَ الْأَيَامِ فَقَالَ: يَا أَبَاالْأَسْوَدِ! فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ مِنْ مُزَيْنَةَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُوْنَ فِيْهِ، شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ أَوْمَضٰى عَلَيْهِمْ فِيْ قَدْرٍ قَدْ سَبَقَ أَوْ فِيْمَا يُسْتَقْبَلُوْنَ مِمَّا أَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَاتُّخِذَتْ عَلَيْهِمْ حُجَّةٌ؟ قَالَ: ((بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى عَلَيْهِمْ.)) قَالَ: فَلِمَ يَعْمَلُوْنَ إِذًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((مَنْ كَانَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ خَلَقَهُ لِوَاحِدَةٍ مِنَ الْمَنْزِلَتَيْنِ يُهَيِّئُهُ لِعَمَلِهَا، وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَأَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوَاهَا﴾

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 6596، 7551، مختصرا، صحيح مسلم: 2650. (مسند احمد: 19936)

ترجمۃ الحدیث ابو اسود دیلی کہتے ہیں: میں ایک دن صبح صبح سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، انھوں نے کہا: اے ابو اسود، پھر پوری حدیث ذکر کی، اس میں ہے: بے شک جہینہ یا مزینہ قبیلے کا ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! آجکل لوگ اپنے نبی کی لائی تعلیمات پر جو عمل اور محنت کر رہے ہیں اور جن کے ذریعے ان پر حجت قائم ہو چکی ہے، کیا یہ ایسی چیز ہے کہ جس کا تقدیر میں فیصلہ ہو چکا ہے، یا یہ از سرِ نو ہو رہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایسی چیز ہے کہ جس کا فیصلہ ہو چکا ہے اور جو ان لوگوں پر جاری ہو چکی ہے۔'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! تو پھر لوگ عمل کیوں کر رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو دو منزلوں میں سے ایک کے لیے پیدا کیا ہے تو وہ اس کو اس کے عمل کے لیے تیار بھی کرتا ہے، اس بات کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب کی اس آیت میں ہے: ''پھر سمجھ دی اس کو بدکاری کی اور بچ کر نکلنے کی۔'' (الشمس: 8)

بَابٌ فِيْ هَجْرِ الْمُكَذِّبِيْنَ بِالْقَدْرِ وَالتَّغْلِيْظِ عَلَيْهِمْ

تقدیر کو جھٹلانے والوں سے قطع تعلقی کرنے اور ان پر سختی کرنے کا بیان

[227/112]...... عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ وَلَا مُكَذِّبٌ بِقَدَرٍ.))

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ**: سنن ابن ماجہ: 3376مختصرا، مسند بزار: 4106، سلسلة الصحيحة: 675. (مسند احمد: 27484)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نافرمان و بدسلوک، ہمیشہ شراب پینے والا اور تقدیر کو جھٹلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

[228/113]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَالنَّاسُ يَتَكَلَّمُوْنَ فِي الْقَدَرِ، قَالَ: وَكَأَنَّمَا تَفَقَّأَ فِيْ وَجْهِهِ حَبُّ الرُّمَّانِ مِنَ الْغَضَبِ، قَالَ: فَقَالَ لَهُمْ: ((مَا لَكُمْ تَضْرِبُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ، بِهٰذَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ.)) قَالَ: فَمَا غَبَطْتُ نَفْسِي بِمَجْلِسٍ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ أَشْهَدْهُ بِمَا غَبَطْتُ نَفْسِي بِذٰلِكَ الْمَجْلِسِ، أَنِّي لَمْ أَشْهَدْهُ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجہ: 85. (مسند احمد: 6668)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر تشریف لائے اور لوگ تقدیر کے موضوع پر گفتگو کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا غصہ آیا کہ یوں لگا کہ انار کا دانہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر پھٹ گیا ہے (یعنی غصے سے چہرہ سرخ ہو گیا)، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہیں کیا ہو گیا ہے، اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ایک حصے کو دوسرے سے ٹکرا رہے ہو، اسی وجہ سے تم سے پہلے والے لوگ ہلاک ہو گئے۔'' سیدنا عبداللہ نے کہا: جس مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے تھے، اس میں حاضر نہ ہونے کا اتنا رشک کبھی نہیں ہوا تھا، جو اس مجلس کے بارے میں ہوا کہ کاش میں اس میں موجود نہ ہوتا (تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غصے کا مصداق بننے سے بچ جاتا)۔

[230/114]...... عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ لِابْنِ عُمَرَ (رضی اللہ عنہ) صَدِيْقٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُكَاتِبُهُ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَرَّةً عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ بَلَغَنِي تَكَلَّمْتَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقَدَرِ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكْتُبَ إِلَيَّ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((سَيَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ أَقْوَامٌ يُكَذِّبُوْنَ بِالْقَدَرِ.))

تخریج الحدیث اسنادہ حسن: سنن ابوداؤد: 4613، سنن ابن ماجة: 4061. (مسند احمد: 5639)

ترجمۃ الحدیث نافع کہتے ہیں: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا شام میں ایک دوست تھا، وہ ان کو خط لکھتا رہتا تھا، ایک دفعہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف یہ بات لکھی: مجھے تمہارے بارے میں یہ بات موصول ہوئی ہے کہ تم نے تقدیر کے مسئلے پر کچھ (ناجائز) گفتگو کی ہے، اس لیے اب مجھے خط لکھنے سے گریز کرنا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''میری امت میں ایسے لوگ بھی ہوں گے، جو تقدیر کو جھٹلائیں گے۔''

كِتَابُ الْعِلْمِ
علم کی کتاب

بَابٌ فِیْ فَضْلِ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاءِ
علم اور علماء کی فضیلت کا بیان

[233/115]...... عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا حَسَدَ اِلَّا فِیْ اثْنَتَيْنِ، رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰی هَلَكَتِهِ فِی الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِیْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا النَّاسَ .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 73، 1409، صحیح مسلم: 816. (مسند احمد: 3651)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صرف دو چیزوں میں رشک ہے، ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور پھر اس کو حق کے لیے بھرپور خرچ کرنے کی توفیق بھی دی اور دوسرا وہ آدمی کہ اللہ تعالیٰ نے جس کو حکمت (یعنی علمِ نافع) عطا اور وہ اس کے ذریعے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہے۔''

[235/116]...... عَنْ أَبِیْ مُوْسَی الْأَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِیْ بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ: ((بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3038، صحیح مسلم: 1733 . (مسند احمد: 19699)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب اپنے صحابہ میں سے کسی کو کسی کام کے لیے بھیجتے تو فرماتے: ''(لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے وقت) خوشخبریاں سنانا اور متنفر نہ کر دینا اور آسانیاں پیدا کرنا اور (دین میں) مشکلات پیدا نہ کر دینا۔''

[236/117]...... وَعَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَصَابَ الْأَرْضَ، فَكَانَتْ مِنْهُ طَائِفَةٌ قَبِلَتْ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ، وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهَا نَاسًا فَشَرِبُوْا فَرَعَوْا وَسَقَوْا وَ زَرَعُوْا وَأَسْقَوْا، وَأَصَابَتْ طَائِفَةً مِنْهَا أُخْرٰى، اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً، فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَنَفَعَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِمَا بَعَثَنِيْ بِهِ وَنَفَعَ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ الَّذِيْ أُرْسِلْتُ بِهِ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 79، صحیح مسلم: 2272. (مسند احمد: 19573)

ترجمۃ الحدیث اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے جو ہدایت اور علم عطا کر کے بھیجا ہے، اس کی مثال اس بارش کی سی ہے، جو زمین پر نازل ہوئی، زمین کے ایک حصے نے اس کا پانی قبول کیا اور بہت زیادہ گھاس اگائی اور ایک حصہ سخت تھا، اس نے پانی کو روک لیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے کئی لوگوں کو فائدہ پہنچایا، پس انھوں نے پانی پیا، مویشیوں کو پلایا، کھیتی کاشت کی اور اس کو سیراب کیا۔ پھر یہی بارش اس زمین پر بھی برسی، جو چٹیل میدان تھی، وہ نہ پانی کو روک سکی اور نہ گھاس اگا سکی۔ پس اول الذکر اس شخص کی مثال ہے جس نے دین میں فقہ حاصل کی، (یعنی دین کو سمجھا اور اس کا علم حاصل کیا)، اور اللہ تعالیٰ نے مجھے جس چیز کے ساتھ بھیجا ہے، اس کو اس کے ذریعے نفع دیا اور پھر اس کے ذریعے لوگوں کو نفع دیا، سو اس نے خود بھی علم حاصل کیا اور لوگوں کو بھی اس کی تعلیم دی اور مؤخر الذکر اس آدمی کی مثال ہے، جس نے (علم اور ہدایت قبول کرنے کے لیے) سرے سے سر ہی نہیں اٹھایا اور اللہ تعالیٰ کی وہ ہدایت قبول نہیں کی، جس کے ساتھ اس نے مجھے مبعوث کیا۔''

[237/118]...... عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِالْحٰرِثِ أَنَّهُ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ بِعُسْفَانَ، وَكَانَ عُمَرُ اسْتَعْمَلَهُ عَلٰى مَكَّةَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَنِ اسْتَخْلَفْتَ عَلٰى أَهْلِ الْوَادِيْ؟ قَالَ: اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ أَبْزٰى، قَالَ: وَمَا ابْنُ أَبْزٰى؟ فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْ مَوَالِيْنَا، فَقَالَ عُمَرُ: اسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلًى! فَقَالَ: اِنَّهُ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللّٰهِ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ قَاضٍ، فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: أَمَا اِنَّ نَبِيَّكُمْ ﷺ قَدْ قَالَ:

((اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِهٰذَا الْکِتَابِ أَقْوَامًا وَیَضَعُ بِهِ آخَرِیْنَ .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 817. (مسند احمد: 232)

ترجمۃ الحدیث نافع بن عبدالحارث سے مروی ہے کہ وہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عُسفان مقام پر ملے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کو مکہ کا عامل بنایا ہوا تھا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم وادی والوں پر کس کو نائب بنا کر آئے ہو؟ اس نے کہا: جی میں ابن ابزی کو نائب بنا کر آیا ہوں، انھوں نے کہا: ابن ابزی کون ہے؟ اس نے کہا: یہ ہمارا ایک غلام ہے، انھوں نے کہا: تم غلام کو نائب بنا آئے ہو! اس نے کہا: جی وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پڑھنے والا، فرائض کو جاننے والا اور فیصلہ کرنے والا ہے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: خبردار! تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے بہت سے لوگوں کو رفعت عطا کرتا ہے اور اسی کے ذریعے بعضوں کو ذلیل کر دیتا ہے۔''

[238/119]...... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ أَهْلَ الْیَمَنِ قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالُوْا: ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا یُعَلِّمُنَا ، فَأَخَذَ بِیَدِ أَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ فَأَرْسَلَهُ مَعَهُمْ فَقَالَ: ((هٰذَا أَمِیْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4382، 7255، صحیح مسلم: 2419 . (مسند احمد: 12789)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یمن کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: ہمارے پاس ایسا آدمی بھیجیں، جو ہمیں دین کی تعلیم دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ان کو ان کے ساتھ بھیجا اور فرمایا: ''یہ اس امت کا امین ہے۔''

[239/120]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ أَبِیْ ثَنَا هٰرُوْنَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِیْ مَالِكُ بْنُ الْخَیْرِ الزِیَادِیُّ عَنْ أَبِیْ قَبِیْلٍ نِ الْمَعَافِرِیِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ(رضی اللہ عنہ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَیْسَ مِنْ أُمَّتِیْ مَنْ لَمْ یُجِلَّ کَبِیْرَنَا وَ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَ یَعْرِفْ لِعَالِمِنَا .)) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُوْنَ .

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مستدرك حاکم : 421، مسند البزار: 2718. (مسند احمد: 22755)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ آدمی میری امت میں سے نہیں ہے، جو ہمارے بڑوں کی تعظیم نہیں کرتا، چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے اہل علم کا حق نہیں پہنچانتا۔''

[240/121]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ یُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَیْرًا یُفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ .))

تخریج الحدیث اسنادہ صحیح: سنن الترمذی: 2645 . (مسند احمد: 2790)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتا ہے، اس کو دین میں سمجھ عطا کر دیتا ہے۔''

[245/122]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((النَّاسُ مَعَادِنُ، فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا .))

تخریج الحدیث اسنادہ صحیح علی شرط مسلم: شرح مشکل الآثار: 3353، مجمع الزائد: 121/1 . (مسند احمد: 14945)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگ بھی کان ہوتے ہیں، پس جو (خاندان اور قبیلے) جاہلیت کے زمانے میں بہتر شمار کیے جاتے ہیں، وہی زمانۂ اسلام میں بھی بہتر ہوتے ہیں، بشرطیکہ دین میں فقہ اور سمجھ بوجھ حاصل کر لیں۔''

بَابٌ فِي الرِّحْلَةِ إِلَى طَلَبِ الْعِلْمِ وَفَضْلِ طَالِبِهِ

حصول علم کے لیے سفر کرنے اور طالب علم کی فضیلت کا بیان

[247/123]...... عَنْ قَيْسِ بْنِ كَثِيْرٍ قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ (ﷺ) وَهُوَ بِدِمَشْقَ فَقَالَ: مَا أَقْدَمَكَ أَيْ أَخِيْ؟ قَالَ: حَدِيْثٌ، بَلَغَنِيْ أَنَّكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: أَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَةٍ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: أَمَا قَدِمْتَ لِحَاجَةٍ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: مَا قَدِمْتَ إِلَّا فِيْ طَلَبِ هٰذَا الْحَدِيْثِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّهُ لَيَسْتَغْفِرُ لِلْعَالِمِ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْمَاءِ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، إِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، لَمْ يَرِثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَإِنَّمَا وَرِثُوْا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ .))

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: سنن ابوداود 3642، سنن الترمذی: 2682، سنن ابن ماجہ: 239 . (مسند احمد: 21715)

ترجمۃ الحدیث قیس بن کثیر کہتے ہیں: ایک آدمی مدینہ منورہ سے سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، جو کہ

دمشق میں تھے، انھوں نے اس سے پوچھا: میرے بھائی! کون سی چیز تجھے لے آئی ہے؟ اس نے کہا: ایک حدیث کی خاطر آیا ہوں، مجھے پتہ چلا ہے کہ تم اس کو رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہو، انھوں نے کہا: کیا تو تجارت کے لیے تو نہیں آیا؟ اس نے کہا: جی نہیں، انھوں نے کہا: تو کسی اور ضرورت کے لیے تو نہیں آیا؟ اس نے کہا: جی نہیں، انھوں نے کہا: تو صرف اس حدیث کے حصول کے لیے آیا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، انھوں نے کہا: پس بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''جو آدمی حصول علم کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستے پر چلا دیتا ہے، اور بے شک فرشتے طالب علم کی خوشنودی کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور زمین و آسمان کی ساری مخلوق عالم کے لیے بخشش کی دعا کرتی ہے، حتی کہ پانی کے اندر مچھلیاں بھی، اور عالم کی عبادت گزار پر اتنی فضیلت ہے، جیسے چاند کی بقیہ ستاروں پر ہے، بے شک اہل علم ہی انبیائے کرام کے وارث ہیں، انھوں نے ورثے میں دینار لیے نہ درہم، بلکہ انھوں نے تو صرف علم وصول کیا ہے، جس نے یہ علم حاصل کیا، اس نے (انبیائے کرام کی میراث سے) بھرپور حصہ لیا۔''

[250/124]...... عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((مَنْ سَلَكَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّةِ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2699. (مسند احمد: 8316)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی علم تلاش کرنے کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے راستے کو آسان کر دیتا ہے۔''

بَابٌ فِی الْحَثِّ عَلٰی تَعْلِیْمِ الْعِلْمِ وَآدَابِ الْمُعَلِّمِ

علم سکھانے پر رغبت دلانے اور معلم کے آداب کا بیان

[251/125]...... عَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ خُطْبَةٍ خَطَبَهَا: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَنِیْ أَنْ أُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِیْ یَوْمِیْ هٰذَا، وَأَنَّهُ قَالَ: إِنَّ كُلَّ مَا نَحَلْتُهُ عِبَادِیْ فَهُوَ لَهُمْ حَلَالٌ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2865. (مسند احمد: 18339)

ترجمة الحدیث سیدنا عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک خطبے میں ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں ان امور کی تعلیم دے دوں، جن سے تم جاہل ہو، ان

امور میں سے جو اس نے مجھے آج سکھائے ہیں، نیز اس نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہر وہ چیز جو میں نے اپنے بندوں کو عطا کی ہے، وہ ان کے لیے حلال ہے۔''

[252/126]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((عَلِّمُوْا وَ بَشِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا، وَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْكُتْ .))

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ:** مسند الطیالسی: 2608، مصنف ابن ابی شیبۃ: 532/8، مسند البزار: 152 . (مسند احمد: 2136)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تعلیم دو اور خوشخبریاں سناؤ اور مشکلات پیدا نہ کرو اور جب کسی کو غصہ آ جائے تو وہ خاموش ہو جائے۔''

[254/127]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَشِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 69، 6125، صحیح مسلم: 1734 . (مسند احمد: 12333)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خوشخبریاں سناؤ اور مشکلات پیدا نہ کرو اور لوگوں کو سکون و آرام پہنچاؤ اور ان کو متنفر نہ کرو۔''

[257/128]...... عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَّرَنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَتَّى كَأَنَّا رَأْيَ الْعَيْنِ، فَقُمْتُ إِلَى أَهْلِيْ فَضَحِكْتُ وَلَعِبْتُ مَعَ أَهْلِيْ وَوَلَدِيْ فَذَكَرْتُ مَا كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجْتُ فَلَقِيْتُ أَبَابَكْرٍ (رضی اللہ عنہ) فَقُلْتُ: يَا أَبَابَكْرٍ! نَافَقَ حَنْظَلَةُ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قُلْتُ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَّرَنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَتَّى كَأَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ، فَذَهَبْتُ إِلَى أَهْلِيْ فَضَحِكْتُ وَلَعِبْتُ مَعَ وَلَدِيْ وَأَهْلِيْ، فَقَالَ: إِنَّا لَنَفْعَلُ ذٰلِكَ، قَالَ: فَذَهَبْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((يَا حَنْظَلَةُ! لَوْ كُنْتُمْ تَكُوْنُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ، (وَفِيْ رِوَايَةٍ: بِأَجْنِحَتِهَا) وَأَنْتُمْ عَلَى فُرُشِكُمْ وَبِالطَّرِيْقِ، يَا حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَ سَاعَةً .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2750 . (مسند احمد: 19045)

ترجمۃ الحدیث سیدنا حنظلہ کاتب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ نے جنت اور جہنم کے موضوع پر ہمیں خطاب کیا، یوں لگ رہا تھا کہ وہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں، پھر میں اٹھ کر اپنے اہل

وعیال کے پاس چلا گیا اور اپنی بیوی بچوں کے ساتھ ہنستا کھیلتا رہا، پھر مجھے وہ کیفیت یاد آئی، جو رسول اللہ ﷺ کے پاس مجھ پر طاری تھی، پس میں نکل پڑا اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ملا اور کہا: اے ابو بکر! حنظلہ تو منافق ہو گیا ہے، انھوں نے کہا: وہ کیسے؟ میں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اور آپ ﷺ نے ہمیں جنت و جہنم کے موضوع پر وعظ کیا اور یوں لگا کہ وہ ہماری آنکھوں کے سامنے آ گئی ہیں، لیکن جب میں اپنے اہل وعیال کے پاس گیا تو (اس کیفیت کو بھول کر) اپنے بیوی بچوں سے ہنسنے کھیلنے لگا۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بے شک ہم بھی ایسے ہی کرتے ہیں، یہ سن کر میں نبی کریم ﷺ کے پاس چلا گیا اور یہ ساری بات آپ ﷺ کو بتلائی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''حنظلہ! اگر گھروں میں بھی تمہاری وہی کیفیت ہو، جو میرے پاس ہوتی ہے تو بستروں اور راستوں پر فرشتے اپنے پروں سے تمہارے ساتھ مصافحہ کریں، لیکن حنظلہ! کبھی اِس طرح اور کبھی اُس طرح۔''

بَابٌ فِی مَجَالِسِ الْعِلْمِ وَآدَابِهَا وَآدَابِ الْمُتَعَلِّمِ

علم کی مجالس اور ان کے آداب اور متعلم کے آداب کا بیان

[259/129]...... عَنْ أَبِیْ وَاقِدٍ اللَّیْثِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَیْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ مَرَّ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ، فَجَاءَ أَحَدُهُمْ فَوَجَدَ فُرْجَةً فِی الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ وَجَلَسَ الْآخَرُ مِنْ وَرَائِهِمْ وَانْطَلَقَ الثَّالِثُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا أُخْبِرُکُمْ بِخَبَرِ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ؟.)) قَالُوْا: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((أَمَّا الَّذِیْ جَاءَ فَجَلَسَ فَأَوٰی فَآوَاهُ اللّٰهُ، وَالَّذِیْ جَلَسَ مِنْ وَّرَائِکُمْ فَاسْتَحْیٰ فَاسْتَحْیَ اللّٰهُ مِنْهُ، وَأَمَّا الَّذِیْ اِنْطَلَقَ رَجُلٌ أَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 66، 474، صحیح مسلم: 2176. (مسند احمد: 21907)

ترجمة الحديث سیدنا ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، وہاں سے تین افراد کا گزر ہوا، ان میں سے ایک فرد متوجہ ہوا اور مجلس کے اندر خالی جگہ دیکھ کر وہاں بیٹھ گیا، دوسرا فرد لوگوں کے پیچھے ہی بیٹھ گیا اور تیسرا چلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ان تین افراد کی بات بیان نہ کر دوں؟'' صحابہ کرام نے کہا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص آگے بڑھ کر بیٹھ گیا، اس نے جگہ لی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو جگہ دے دی، جو آدمی تمہارے پیچھے بیٹھ گیا، پس اس نے شرم محسوس کی اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے شرما گیا اور جو فرد چلا گیا، پس اس نے اعراض کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے اعراض کیا۔''

فَصْلٌ فِيْمَا جَاءَ فِی تَعَلُّمِ لُغَةٍ غَيْرِ لُغَةِ الْعَرَبِ

عربی کے علاوہ کوئی اور زبان سیکھنے کا بیان

[263/130]...... عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تُحْسِنُ السُّرْيَانِيَّةَ؟ اِنَّهَا تَأْتِيْنِی كُتُبٌ.)) قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: ((فَتَعَلَّمْهَا.)) فَتَعَلَّمْتُهَا فِیْ سَبْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا.

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 3645، سنن الترمذی: 2715، صحیح البخاری: 7195 معلقًا بصیغة الجزم. (مسند احمد: 21587)

ترجمۃ الحدیث سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''کیا تو سریانی زبان کی مہارت رکھتا ہے؟ میرے پاس اس قسم کے خطوط آتے ہیں۔'' میں نے کہا: جی نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر اس کو سیکھو۔'' میں نے سترہ دنوں میں یہ زبان سیکھ لی تھی۔

بَابٌ فِیْ مَا جَاءَ فِیْ ذَمِّ كَثْرَةِ السُّؤَالِ فِی الْعِلْمِ لِغَيْرِ حَاجَةٍ

بغیر ضرورت کے علم کے بارے میں کثرتِ سوال کی مذمت کا بیان

[264/131]...... عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذَرُوْنِیْ مَا تَرَكْتُكُمْ، فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَاءِ هِمْ، مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَمَا أَمَرْتُكُمْ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 7288، صحیح مسلم: 1337. (مسند احمد: 7367)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تک میں تم کو چھوڑے رکھوں، تم بھی مجھے چھوڑے رکھو، تم سے پہلے والے لوگ کثرتِ سوال اور انبیاء پر اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوگئے، جس چیز سے میں تم کو منع کردوں، اس سے باز آجاؤ اور جس چیز کا حکم دے دوں، اس پر حسبِ استطاعت عمل کرو۔''

[265/132]...... عَنْ سَعْدِ ابْنِ أَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْمُسْلِمِيْنَ فِی الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا رَجُلًا سَأَلَ عَنْ شَیْءٍ وَنَقَّرَ عَنْهُ حَتّٰی أُنْزِلَ فِیْ ذٰلِكَ الشَّیْءِ تَحْرِيْمٌ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 8289، صحیح مسلم: 2358. (مسند احمد: 1520)

ترجمة الحديث سیدنا سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جرم کے لحاظ سے مسلمانوں میں سب سے بڑا وہ آدمی ہے، جو ایک چیز کے بارے میں سوال کرتا ہے اور اس قدر چھان بین کرتا ہے کہ اس کے سوال کی وجہ سے اس چیز کے حرام ہونے کا حکم نازل ہو جاتا ہے۔''

[267/133]...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا یَزَالُوْنَ یَسْأَلُوْنَ حَتّٰی یُقَالَ: هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَنَا فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ.)) قَالَ أَبُوْ هُرَیْرَةَ: فَوَاللّٰهِ! إِنِّیْ لَجَالِسٌ یَوْمًا إِذْ قَالَ لِیْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ: هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَنَا فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ أَبُوْ هُرَیْرَةَ: فَجَعَلْتُ أُصْبُعَیَّ فِیْ أُذُنَیَّ ثُمَّ صِحْتُ فَقُلْتُ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، اَللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ، لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَهُ کُفُوًا أَحَدٌ.

تخريج الحديث صحیح البخاری: 3276، صحیح مسلم: 135. (مسند احمد: 9027)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ سوالوں پر سوال کرتے رہیں گے، یہاں تک یہ بھی پوچھ لیا جائے گا کہ (یہ بات تو ٹھیک ہے کہ) اللہ تعالیٰ نے ہم کو پیدا کیا، لیکن اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا۔'' سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں ایک دن بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عراقی آدمی نے یہی سوال کر دیا اور کہا: ''یہ اللہ تعالیٰ، اس نے ہم کو تو پیدا کیا، لیکن اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟ میں نے اپنی دو انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس لیں اور چلّا کر کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ کہا، اللہ تعالیٰ یکتا ہے، بے نیاز ہے، اس نے نہ کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا اور کوئی بھی اس کا ہم سر نہیں ہے۔

فَصْلٌ فِیْ وُجُوْبِ السُّؤَالِ عَنْ کُلِّ مَا یَحْتَاجُهُ لِدِیْنِهِ وَدُنْیَاهُ

دین و دنیا کے لیے ضرورت پڑنے والی ہر چیز کے بارے میں واجبی طور پر سوال کرنے کا بیان

[272/134]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَهُ جُرْحٌ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأُمِرَ بِالْاِغْتِسَالِ فَمَاتَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: ((قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ، أَلَمْ یَکُنْ شِفَاءَ الْعِیِّ السُّؤَالُ.))

تخريج الحديث حسن: سنن ابوداؤد: 337، سنن ابن ماجہ: 572. (مسند احمد: 3056)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی عہد نبوی میں زخمی ہو گیا، پس اس کو (جنابت کی وجہ سے) غسل کرنے کا حکم دیا گیا اور وہ اس غسل سے فوت ہو گیا، جب نبی کریم ﷺ کو یہ بات

موصول ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں نے اُس کو قتل کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ اِن کو ہلاک کرے، کیا جہالت کی شفا سوال میں نہیں ہے۔''

بَابٌ فِيْ وَعِيْدِ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا فَكَتَمَهُ أَوْ لَمْ يَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَعَلَّمَ لِغَيْرِ اللّٰهِ

علم حاصل کرنے کے بعد اس کو چھپا لینے والے یا اس پر عمل نہ کرنے والے یا کسی غیر اللہ کے لیے علم حاصل کرنے والی کی مذمت کا بیان

[273/135]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أُلْجِمَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: أَلْجَمَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ) بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .))

تخریج الحدیث **اسنادہ صحیح**: سنن ابوداؤد: 3658، سنن ابن ماجہ: 266. (مسند احمد: 7561)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی سے علم سے متعلق کوئی سوال کیا گیا، لیکن اس نے اس کو چھپایا تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کو آگ سے لگام ڈالیں گے۔''

[274/136]...... وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ مَثَلَ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ .))

تخریج الحدیث **حسن**: سنن الدارمی: 556، مسند البزار: 176، المعجم الاوسط: 693. (مسند احمد: 10476)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ ﷛ سے ہی روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک جس علم سے فائدہ حاصل نہیں کیا جاتا، اس کی مثال اس خزانے کی سی ہے، جس کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ نہیں کیا جاتا۔''

[275/137]...... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمَّا أُسْرِيَ بِيْ مَرَرْتُ بِرِجَالٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَارٍ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ يَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ وَهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتَابَ، أَفَلَا يَعْقِلُوْنَ .))

تخریج الحدیث **صحیح**: سنن البیہقی: 4966، مسند ابویعلی: 4160، صحیح ابن حبان: 53. (مسند احمد: 13421)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب مجھے اسراء کروایا گیا تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا کہ ان کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے، میں نے کہا:

اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا: یہ آپ کی امت کے وہ خطیب لوگ ہیں، جو لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہیں، لیکن اس کے بارے میں اپنے نفسوں کو بھول جاتے ہیں، جبکہ یہ کتاب کی تلاوت بھی کرتے ہیں، کیا پس یہ لوگ عقل نہیں رکھتے۔''

[277/138]...... عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ لَهُ: أَلَا تَدْخُلُ عَلٰى هٰذَا الرَّجُلِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: أَلَا تُكَلِّمُ عُثْمَانَ) قَالَ: فَقَالَ: أَلَا تَرَوْنَ أَنِّيْ لَا أُكَلِّمُهُ إِلَّا أُسْمِعُكُمْ، وَاللّٰهِ! لَقَدْ كَلَّمْتُهُ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ مَادُوْنَ أَنْ أَفْتَحَ أَمْرًا لَا أُحِبُّ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا أَقُوْلُ لِرَجُلٍ أَنْ يَكُوْنَ عَلَيَّ أَمِيْرًا إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَلَا أَقُوْلُ لِرَجُلٍ إِنَّكَ خَيْرُ النَّاسِ وَإِنْ كَانَ عَلَيَّ أَمِيْرًا) بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ، فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهِ فَيَدُوْرُ بِهَا فِي النَّارِ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحٰى، قَالَ: فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ إِلَيْهِ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا فَلَانُ! أَمَا كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: بَلٰى! قَدْ كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ فَلَا آتِيْهِ وَ أَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيْهِ.))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 3267، صحيح مسلم: 2989. (مسند احمد: 21800)

ترجمة الحديث شقیق کہتے ہیں کہ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا: کیا تم اس آدمی یعنی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر گفتگو نہیں کرتے، انھوں نے کہا: کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ میں جب بھی ان سے گفتگو کروں تو تم کو سناؤں گا، اللہ کی قسم ہے! کسی چیز کا اعلان کیے بغیر میں نے ان سے گفتگو کی ہے، جبکہ اس مجلس میں صرف میں اور وہ تھے، میں یہ پسند نہیں کرتا کہ ایسے امور کا پہلے میں اعلان کروں، میں یہ حدیث سننے کے بعد کسی بندے کے بارے میں یہ نہیں کہوں گا کہ وہ لوگوں میں سب سے بہتر ہے، اگرچہ وہ میرا امیر بھی ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی کو قیامت کے روز لایا جائے گا اور اس کو آگ میں ڈال دیا جائے گا، اس کے پیٹ کی انتڑیاں نکل آئیں گی اور وہ جہنم میں ان کے اردگرد چکر کاٹنا شروع کر دے گا، جیسے گدھا چکی کے چکر کاٹتا ہے، اس کی یہ حالت دیکھ کر جہنمی لوگ اس کے پاس جمع ہو کر کہیں گے: کیا تو تو ہمیں نیکی کا حکم نہیں دیتا تھا اور برائی سے منع نہیں کرتا تھا؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں، لیکن میں تم کو نیکی کا حکم دیتا تھا اور خود اس کو نہیں کرتا تھا اور تم کو برائی سے منع کرتا تھا، لیکن خود اس کا ارتکاب کر جاتا تھا۔''

[278/139]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيْبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) يَعْنِيْ رِيْحَهَا.

تخریج الحدیث **اسناده حسن**: سنن ابوداؤد: 3664، سنن ابن ماجه: 252. (مسند احمد: 8457)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ علم جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا چہرہ تلاش کیا جاتا ہے، جو آدمی اس کو سامانِ دنیا حاصل کرنے کے لیے سیکھتا ہے وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔''

بَابٌ فِيْ فَضْلِ تَبْلِيْغِ الْحَدِيْثِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَقْلِهِ كَمَا سَمِعَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی تبلیغ اور اس کو جیسے سنا، ویسے ہی نقل کرنے کی فضیلت کا بیان

[279/140]...... عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نَحْوًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقُلْنَا: مَا بَعَثَ إِلَيْهِ السَّاعَةَ إِلَّا لِشَيْءٍ سَأَلَهُ عَنْهُ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: أَجَلْ، سَأَلَنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ، فَإِنَّهُ رُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ أَبَدًا، إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَمُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الْأَمْرِ وَلُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ، فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مَنْ وَرَاءَهُمْ.)) وَقَالَ: ((مَنْ كَانَ هَمُّهُ الْآخِرَةَ، جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهِ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ، وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ الدُّنْيَا فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ.)) وَسَأَلَنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَهِيَ الظُّهْرُ.

تخريج الحديث اسناده صحيح: سنن ابوداؤد: 3660، سنن ابن ماجه: 4105، سنن الترمذي: 2656. (مسند احمد: 21590)

ترجمة الحديث ابان بن عثمان کہتے ہیں: سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تقریباً نصف النہار کے وقت مروان کے پاس سے نکلے، ہم نے کہا: اس نے اس وقت کسی چیز کے بارے میں سوال کرنے کے لیے اِن کو بلایا ہوگا، چنانچہ میں اٹھ کر ان کے پاس گیا اور ان سے اس بارے میں پوچھا، سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں، اُس نے مجھ سے ایسی چیزوں کے بارے میں پوچھا، جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''اللہ تعالیٰ اس بندے کو تروتازہ رکھے، جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی، پھر اس کو یاد کیا، یہاں تک کہ اس کو آگے پہنچا دیا، کوئی حاملینِ فقہ فقیہ نہیں ہوتے اور کئی حاملینِ فقہ اپنے سے زیادہ فقیہ تک یہ فقہ پہنچا دیتے ہیں۔ اگر تین چیزیں ہوں تو مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا، ایک اللہ تعالیٰ کے لیے خلوص کے ساتھ عمل کرنا، دوسرا امراء کی ہمدردی کرنا اور تیسرا جماعت کو لازم

پکڑنا، کیونکہ مؤمنوں کی دعا ان کو پیچھے سے گھیر کر رکھتی ہے۔'' نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی فکر اور غم آخرت ہو، اللہ تعالیٰ اس کا شیرازہ مجتمع کر دیتا ہے اور اس کے دل میں غنٰی رکھ دیتا ہے اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے، لیکن جس کی نیت اور عزم دنیا ہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے مشاغل بڑھا دیتا ہے اور اس کی فقیری اس کی پیشانی پر رکھ دیتا ہے اور دنیا بھی اس کو اتنی ہی ملتی ہے، جتنی اس کے مقدر میں لکھی ہوتی ہے۔'' اس نے ہم سے نمازِ وسطی کے بارے میں سوال کیا، اور وہ ظہر ہے۔

[280/141]...... عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى فَقَالَ: ((نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَءًا سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَوَعَاهَا ثُمَّ أَدَّاهَا اِلَى مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا ، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَا فِقْهَ لَهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ، ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ ، اِخْلَاصُ الْعَمَلِ ، وَالنَّصِيْحَةُ لِوَلِيِّ الْأَمْرِ ، وَلُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ ، فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تَكُوْنُ مِنْ وَرَائِهِ .))

تخریج الحدیث صحيح لغيره: سنن ابن ماجه: 231، 3056 . (مسند احمد: 16738)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ منیٰ کی خیف وادی میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس بندے کو تروتازہ رکھے، جس نے میری بات سنی، پھر اس کو یاد کیا اور اس تک پہنچا دیا، جس نے اِس کو نہیں سنا تھا، پس کئی حاملینِ فقہ ایسے ہیں کہ ان کے پاس فقہ نہیں ہوتی اور کئی حاملین فقہ اپنے سے زیادہ فقیہ تک یہ فقہ پہنچا دیتے ہیں، اگر یہ تین چیزیں ہوں تو مؤمن کا دل خیانت نہیں کرتا: عمل کو خالص کرنا، امراء کی خیرخواہی کرنا اور جماعت کو لازم پکڑنا، پس بے شک ان کی دعا اس کے پیچھے ہوتی ہے۔''

[281/142]...... عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَءًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَحْفَظُ لَهُ مِنْ سَامِعٍ .))

تخریج الحدیث صحيح: سنن الترمذي: 2656، سنن ابن ماجه: 232 . (مسند احمد: 4157)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی، پھر اس کو یاد کیا، یہاں تک کہ اس کو آگے پہنچا دیا، کئی ایسے لوگ ہیں کہ جن کو حدیث پہنچائی جاتی ہے، وہ سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔''

[282/143]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَسْمَعُوْنَ وَ يُسْمَعُ مِنْكُمْ ، يُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ .))

تخریج الحدیث صحيح: سنن ابوداؤد: 3659 . (مسند احمد: 2945)

ترجمة الحدیث: سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سنتے ہو اور تم سے بھی سنا جائے گا اور جو تم سے سنیں گے، ان کو بھی سنا جائے گا۔''

فِيْمَا جَاءَ فِي الْاِحْتِرَازِ فِيْ رِوَايَةِ الْحَدِيْثِ وَتَجْوِيْدِ أَلْفَاظِهِ كَمَا صَدَرَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ

روایتِ حدیث میں محتاط رہنے اور الفاظ کو اسی طرح عمدگی کے ساتھ ادا کرنے کا بیان، جیسے وہ نبی کریم ﷺ سے صادر ہوئے

[283/144]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا إِذَا جِئْنَاهُ قُلْنَا: حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: إِنَّا قَدْ كَبِرْنَا وَنَسِيْنَا وَالْحَدِيْثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَدِيْدٌ.

تخریج الحدیث: صحیح: سنن ابن ماجه: 25. (مسند احمد: 19304)

ترجمة الحدیث: ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں: ہم سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے اور کہتے: ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کرو (پس وہ بیان کرتے تھے، لیکن جب وہ بوڑھے ہو گئے تھے تو) کہتے تھے: بے شک ہم عمر رسیدہ ہو گئے ہیں اور بھول گئے ہیں، جبکہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو بیان کرنا سخت معاملہ ہے۔

[286/145]...... عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ (يَعْنِي ابْنَ سِيْرِيْنَ) قَالَ: كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ إِذَا حَدَّثَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَفَرَغَ مِنْهُ قَالَ: أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

تخریج الحدیث: اسناده صحیح علی شرط الشیخین: سنن ابن ماجه: 24. (مسند احمد: 13124)

ترجمة الحدیث: ابن سیرین کہتے ہیں: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث بیان کرنے سے فارغ ہوتے تو کہتے: ''أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ'' (یا پھر جیسے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔)

[289/146]...... عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا كُلُّ الْحَدِيْثِ سَمِعْنَاهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، كَانَ يُحَدِّثُنَا أَصْحَابُنَا عَنْهُ، كَانَتْ تَشْغَلُنَا عَنْهُ رَعْيَةُ الْإِبِلِ.

تخریج الحدیث: صحیح: مستدرك الحاكم: 95/1. (مسند احمد: 18493)

ترجمة الحدیث: سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ساری احادیث ہم نے خود رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنیں، ہمارے ساتھی ہم کو رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے تھے، کیونکہ ہم اونٹ چرانے کی وجہ سے مصروف رہتے تھے۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ كِتَابَةِ الْحَدِيْثِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو لکھنے سے منع کرنے اور اس کی رخصت دینے کا بیان

[293/147]...... عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَكْتُبُوْا عَنِّيْ شَيْئًا سِوَى الْقُرْآنِ، مَنْ كَتَبَ شَيْئًا سِوَى الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ.))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 3004. (مسند احمد: 11085)

ترجمة الحديث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ سے قرآن کے سوال کچھ نہ لکھو، جس نے قرآن کے علاوہ کچھ لکھا ہے، وہ اس کو مٹا دے۔''

[294/148]...... وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا نَكْتُبُ مَا نَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: ((مَا هٰذَا تَكْتُبُوْنَ؟.)) فَقُلْنَا: مَا نَسْمَعُ مِنْكَ، فَقَالَ: ((أَكِتَابٌ مَعَ كِتَابِ اللّٰهِ؟ أَمْحِضُوْا كِتَابَ اللّٰهِ، أَكِتَابٌ مَعَ كِتَابِ اللّٰهِ؟ أَمْحِضُوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَخَلِّصُوْهُ.)) قَالَ: فَجَمَعْنَا مَا كَتَبْنَا فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ ثُمَّ أَحْرَقْنَاهُ بِالنَّارِ، قُلْنَا: أَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنَتَحَدَّثُ عَنْكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، تَحَدَّثُوْا عَنِّيْ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.))قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنَتَحَدَّثُ عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، تَحَدَّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ، فَإِنَّكُمْ لَا تُحَدِّثُوْنَ عَنْهُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا وَقَدْ كَانَ فِيْهِمْ أَعْجَبُ مِنْهُ.))

تخریج الحدیث صحيح: صحيح ابن حبان: 28، مسند البزار: 194. (مسند احمد: 11092)

ترجمة الحديث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہے: ہم بیٹھے تھے اور نبی کریم ﷺ سے سنی ہوئی احادیث لکھ رہے تھے، اتنے میں آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے اور پوچھا: ''تم یہ کیا لکھ رہے ہو؟'' ہم نے کہا: جو کچھ آپ سے سنتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ مزید لکھا جا رہا ہے، صرف اور صرف اللہ کی کتاب کو لکھو، کیا اللہ کی کتاب کے ساتھ مزید لکھا جا رہا ہے، صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی کتاب کو لکھو اور اس کو کسی دوسری چیز کے ساتھ خلط ملط نہ کرو۔'' پس ہم نے جو کچھ لکھا تھا، اس کو ایک جگہ پر جمع کیا اور آگ سے جلا دیا، پھر ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کی احادیث بیان کر سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں تم مجھ سے بیان کر سکتے ہو، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم سے تیار کر لے۔'' پھر ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم بنو اسرائیل سے بھی بیان کر سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں،

بنو اسرائیل سے بھی بیان کر سکتے ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، تم ان سے جو بھی بیان کرو، بہرحال ان میں اس سے زیادہ تعجب انگیز بات ہوگی۔''

فَصْلٌ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ كِتَابَةِ الْحَدِیْثِ

حدیث لکھنے کی رخصت کا بیان

[296/149]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (یَعْنِی بْنَ الْعَاصِ ﷺ) قَالَ: كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَیْءٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أُرِیْدُ حِفْظَهُ فَنَهَتْنِی قُرَیْشٌ فَقَالُوْا: إِنَّكَ تَكْتُبُ كُلَّ شَیْءٍ تَسْمَعُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَشَرٌ یَتَكَلَّمُ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَا، فَأَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اُكْتُبْ، وَالَّذِیْ نَفْسِی بِیَدِهِ مَا خَرَجَ مِنِّیْ حَقٌّ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 3646. (مسند احمد: 6510)

ترجمة الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ سے جو چیز سنتا تھا، اس کو یاد کرنے کے ارادے سے لکھ لیتا تھا، لیکن قریشیوں نے مجھے ایسا کرنے سے منع کر دیا اور کہا: تو رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی ہر بات لکھ لیتا ہے، جبکہ آپ ﷺ تو ایک بشر ہیں اور غصے اور خوشی دونوں حالتوں میں گفتگو کرتے رہتے ہیں، چنانچہ میں لکھنے سے رک گیا اور رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بتلا دی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو لکھ، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھ سے صرف حق کا صدور ہوتا ہے۔''

[297/150]...... عَنْ مُجَاهِدٍ وَالْمُغِیْرَةِ بْنِ حَكِیْمٍ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَا: سَمِعْنَاهُ یَقُوْلُ: مَا كَانَ أَحَدٌ أَعْلَمَ بِحَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنِّیْ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (یَعْنِی بْنَ الْعَاصِ ﷺ) فَإِنَّهُ كَانَ یَكْتُبُ بِیَدِهِ وَیَعِیْهِ بِقَلْبِهِ وَكُنْتُ أَعِیْهِ بِقَلْبِی وَلَا أَكْتُبُ بِیَدِیْ، وَاسْتَأْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِی الْكِتَابِ عَنْهُ فَأَذِنَ لَهُ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 113. (مسند احمد: 9231)

ترجمة الحدیث مجاہد اور مغیرہ بن حکیم سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو مجھ سے زیادہ کوئی نہیں جانتا تھا، ماسوائے سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے لکھ لیتے تھے اور دل سے یاد کر لیتے تھے، جبکہ میں دل سے یاد کر لیتا تھا اور لکھتا نہیں تھا، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے لکھنے کی اجازت طلب کی تھی اور آپ ﷺ نے ان کو اجازت دے دی تھی۔

بَابٌ فِی النَّهْیِ عَنِ التَّحْدِیْثِ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ

اہل کتاب سے ان کی روایات بیان کرنے کی نہی اور اس کی رخصت کا بیان

[303/151]...... عن أَبِیْ نَمْلَةَ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ بَیْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْیَهُوْدِ فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ! هَلْ تَتَكَلَّمُ هٰذِهِ الْجَنَازَةُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُ أَعْلَمُ .)) قَالَ الْیَهُوْدِیُّ: أَنَا أَشْهَدُ أَنَّهَا تَتَكَلَّمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا حَدَّثَكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَلَا تُصَدِّقُوْهُمْ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ، وَقُوْلُوْا: آمَنَّا بِاللّٰهِ وَ كُتُبِهِ وَرُسُلِهِ، فَإِنْ كَانَ حَقًّا لَمْ تُكَذِّبُوْهُمْ وَإِنْ كَانَ بَاطِلًا لَمْ تُصَدِّقُوْهُمْ .))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 3644 . (مسند احمد: 17225)

ترجمة الحدیث سیدنا ابونملہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں ایک یہودی آدمی آ گیا اور اس نے کہا: اے محمد! کیا یہ جنازے کلام کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔'' اُس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ کلام کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اہل کتاب تم کو کوئی ایسی چیز بیان کریں تو نہ ان کی تصدیق کیا کرو اور نہ تکذیب، بلکہ اس طرح کہہ دیا کرو: ''آمَنَّا بِاللّٰهِ وَ كُتُبِهِ وَرُسُلِهِ'' (ہم اللہ تعالیٰ، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔) پس اگر وہ حق ہوا تو تم نے اس کو جھٹلایا نہیں اور اگر وہ باطل ہوا تو تم نے اس کی تصدیق نہیں کی۔''

فَصْلٌ فِی الرُّخْصَةِ فِی الْحَدِیْثِ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

اہل کتاب سے روایات بیان کرنے کی رخصت کا بیان

[304/152]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ آیَةً، وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ إِسْرَائِیْلَ وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3461 . (مسند احمد: 7006)

ترجمة الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ سے آگے پہنچاؤ، اگرچہ وہ ایک آیت ہی ہو اور بنی اسرائیل سے بھی بیان کر لیا کرو، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اور جس نے مجھ پر جان بوجھ پر جھوٹ بولا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم سے تیار کر لے۔''

[305/153]...... عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! أَنَتَحَدَّثُ عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، تَحَدَّثُوْا عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَلَا حَرَجَ، فَإِنَّكُمْ لَا تُحَدِّثُوْنَ عَنْهُمْ بِشَیْءٍ اِلَّا وَقَدْ کَانَ فِیْهِمْ أَعْجَبُ مِنْهُ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 3، صحیح ابن حبان: 7962، مسند البزار: 194 مختصراً. (مسند احمد: 11092)

ترجمة الحديث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم نبی اسرائیل سے بیان کرسکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، تم بنی اسرائیل سے بیان کرلیا کرو، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، پس بے شک تم ان سے جو چیز بھی بیان کرو گے، ان میں اس سے زیادہ تعجب انگیز امور پائے جاتے ہوں گے۔''

بَابٌ فِیْ تَغْلِیْظِ الْکَذِبِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے کے معاملے میں سختی کا بیان

[306/154]...... عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((سَیَکُوْنُ فِیْ أُمَّتِیْ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یُحَدِّثُوْنَکُمْ بِبِدَعٍ مِنَ الْحَدِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا أَنْتُمْ وَلَا آبَاءُ کُمْ، فَإِیَّاکُمْ وَإِیَّاهُمْ! لَا یَفْتِنُوْنَکُمْ.))

تخریج الحدیث حسن: صحیح مسلم، مقدمة: 6. (مسند احمد: 8596)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب میری امت میں دجال اور جھوٹ لوگ پیدا ہوں گے، وہ تم کو ایسی نئی نئی احادیث بیان کریں گے، جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباء واجداد نے، پس تم ان سے بچ کر رہنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو فتنے میں ڈال دیں۔''

[307/155]...... عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَوٰی عَنِّیْ حَدِیْثًا وَهُوَ یَرٰی أَنَّهُ کَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْکَاذِبِیْنَ (وَفِیْ رِوَایَةٍ: الْکَذَّابِیْنَ.)))

تخریج الحدیث صحیح مسلم مقدمة: 9/1، سنن ابن ماجه: 39. (مسند احمد: 20163)

ترجمة الحديث سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مجھ سے کوئی حدیث بیان کی، جبکہ اس کا خیال یہ ہو کہ وہ جھوٹ ہے، تو وہ جھوٹوں میں سے ایک ہوگا۔''

[310/156]...... عَنْ أَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَدِيْثِ عَنِّیْ، مَنْ قَالَ عَلَیَّ فَلَا يَقُوْلَنَّ إِلَّا حَقًّا أَوْ صِدْقًا، فَمَنْ قَالَ عَلَیَّ مَالَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابن ماجه: 35 . (مسند احمد: 22538)

ترجمة الحديث سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس منبر پر بیان کرتے ہوئے سنا: ''لوگو! مجھ سے کثرت سے احادیث بیان کرنے سے بچو، جو آدمی میرے حوالے سے کوئی بات کرے تو وہ صرف حق اور سچ کہے، پس جس نے میری طرف وہ بات منسوب کر دی، جو میں نے نہیں کہی، تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم سے تیار کر لے۔''

[311/157]...... عَنْ أَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((حَدِّثُوْا عَنِّیْ وَلَا تَكْذِبُوْا عَلَیَّ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 3004 . (مسند احمد: 11424)

ترجمة الحديث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ سے بیان کرو اور مجھ پر جھوٹ نہ بولو، جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا، اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لیا، اور بنی اسرائیل سے بھی بیان کر لیا کرو، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔''

[314/158]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الَّذِیْ يَكْذِبُ عَلَیَّ يُبْنٰى لَهُ بَيْتٌ فِی النَّارِ))

تخریج الحدیث صحيح على شرط الشيخين: مسند البزار: 210، مسند أبويعلى: 3444، سلسلة الصحيحة: 1618 . (مسند احمد: 6309)

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک جو شخص مجھ پر جھوٹ بولتا ہے، اس کے لیے آگ میں ایک گھر تیار کیا جاتا ہے۔''

بَابٌ فِيْمَا جَاءَ فِیْ رَفْعِ الْعِلْمِ

علم کے اٹھائے جانے کا بیان

[315/159]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:

((اِنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا یَنْتَزِعُہُ مِنَ النَّاسِ ، وَلٰکِنْ یَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَتْرُکْ عَالِمًا ، اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسَاءَ جُھَّالًا فَسُئِلُوْا فَأَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَأَضَلُّوْا .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 100، صحیح مسلم: 2673. (مسند احمد: 6511)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ وہ اِس کو لوگوں سے سلب کر لے، وہ تو علماء کو فوت کر کے علم کو اٹھائے گا، یہاں تک کہ جب وہ کسی عالم کو زندہ نہیں چھوڑے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنا لیں گے، پس جب ان سے سوال کیا جائے گا تو وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے اور اس طرح خود بھی گمراہ ہو جائیں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔''

[317/160]...... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ یُرْفَعُ الْعِلْمُ وَیَثْبُتَ الْجَھْلُ وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَیَظْھَرَ الزِّنَا .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 81، صحیح مسلم: 2671. (مسند احمد: 13095)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ قیامت کی علامتوں میں سے ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت پھیل جائے گی، شراب کو پیا جائے گا اور زنا عام ہو جائے گا۔''

[319/161]...... عَنْ زِیَادِ بْنِ لَبِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَکَرَ النَّبِیُّ ﷺ شَیْئًا فَقَالَ: ((وَذَاكَ عِنْدَ أَوَانِ ذَھَابِ الْعِلْمِ .)) قَالَ: قُلْنَا: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! وَکَیْفَ یَذْھَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنُقْرِئُہُ أَبْنَاءَ نَا وَیُقْرِئُہُ أَبْنَاءُ نَا أَبْنَاءَ ھُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ؟ قَالَ: ((ثَکِلَتْكَ أُمُّكَ یَا ابْنَ أُمِّ لَبِیْدٍ ، اِنْ کُنْتُ لَأَرَاكَ مِنْ أَفْقَہِ رَجُلٍ بِالْمَدِیْنَةِ ، أَوَ لَیْسَ ھٰذِہِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی یَقْرَؤُوْنَ التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِیْلَ لَا یَنْتَفِعُوْنَ مِمَّا فِیْھِمَا بِشَیْءٍ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجہ: 4048. (مسند احمد: 17473)

ترجمۃ الحدیث سیدنا زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ کہتے ہے: نبی کریم ﷺ نے کسی چیز کا ذکر کیا اور فرمایا: ''یہ اس وقت ہوگا، جب علم اٹھ جائے گا۔'' ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! علم کیسے ختم ہو جائے گا، جبکہ ہم قرآن مجید پڑھتے ہیں اور اپنے بچوں کی اس کی تعلیم دیتے ہیں اور پھر ہمارے بیٹے اپنے بچوں کو اس کی تعلیم دیں گے اور قیامت کے دن تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابن ام لبید! تجھے تیری ماں گم پائے، میرا خیال تو یہ تھا کہ مدینہ میں سب سے بڑا سمجھ دار اور فقیہ آدمی تو ہے، کیا یہ یہودی اور عیسائی تورات اور انجیل کو نہیں پڑھتے، لیکن صورتحال یہ ہے کہ یہ لوگ ان میں سے کسی چیز سے مستفید نہیں ہو رہے۔''

[320/162]...... عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ (الْأَشْجَعِيِّ رضی اللہ عنہ) أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ نَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ: ((هٰذَا أَوَانُ الْعِلْمِ أَنْ يُرْفَعَ .))، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ زِيَادُ بْنُ لَبِيْدٍ: أَيُرْفَعُ الْعِلْمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَفِيْنَا كِتَابُ اللّٰهِ وَقَدْ عَلَّمْنَاهُ أَبْنَاءَ نَا وَنِسَاءَ نَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّكَ مِنْ أَفْقَهِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ .)) ثُمَّ ذَكَرَ ضَلَالَةَ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَعِنْدَهُمَا مَا عِنْدَهُمَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، فَلَقِيَ جُبَيْرُ بْنُ نُفَيْرٍ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ (رضی اللہ عنہ) بِالْمُصَلَّى فَحَدَّثَهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَوْفٍ فَقَالَ: صَدَقَ عَوْفٌ، ثُمَّ قَالَ: وَهَلْ تَدْرِيْ مَا رَفْعُ الْعِلْمِ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا أَدْرِيْ، قَالَ: ذَهَابُ أَوْعِيَتِهِ، قَالَ: وَهَلْ تَدْرِيْ أَيُّ الْعِلْمِ أَوَّلُ أَنْ يُرْفَعَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا أَدْرِيْ، قَالَ: الْخُشُوْعُ حَتَّى لَا تَكَادُ تَرٰى خَاشِعًا .

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 2653، صحیح ابن حبان: 9572. (مسند احمد: 23990)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم لوگ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''یہ علم کے اٹھ جانے کا وقت ہوگا۔'' زیاد بن لبید نامی ایک انصاری آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا علم اٹھا لیا جائے گا، جبکہ ہمارے اندر اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے اور ہم اپنے بچوں اور عورتوں کو اس کی تعلیم دے رہے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو تجھے اہل مدینہ میں سب سے زیادہ سمجھدار لوگوں میں سے سمجھتا تھا۔'' پھر آپ ﷺ نے دو کتابوں والوں یعنی یہودیوں اور عیسائیوں کی گمراہی اور ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب کی جو صورتحال ہے، اس کا ذکر کیا۔ جب جبیر بن نفیر کی سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے عید گاہ کے مقام پر ملاقات ہوئی تو انھوں نے ان کو سیدنا عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: جی عوف نے سچ کہا ہے، پھر انھوں نے کہا: اور کیا تم جانتے ہو کہ علم کا اٹھ جانا کیا ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں، انھوں نے کہا: اس سے مراد علم کے برتنوں کا اٹھ جانا ہے، اور کیا تو جانتا ہے کہ سب سے پہلے کون سا علم اٹھایا جائے گا؟ میں نے کہا: جی نہیں، انھوں نے کہا: خشوع، (اور اس چیز کا اتنا فقدان ہو جائے گا کہ) ممکن ہوگا کہ تو خشوع کرنے والا کوئی شخص نہ دیکھے۔

كِتَابُ الْإِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کتاب وسنت کو تھامنے کی کتاب

بَابٌ فِي الْإِعْتِصَامِ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مضبوطی سے تھامنے کا بیان

[322/163]...... عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ قَالَ: اِنْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ اِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ (رضی اللہ عنہ) فَلَمَّا جَلَسْنَا اِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: لَقَدْ لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيْرًا، رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَسَمِعْتَ حَدِيْثَهُ وَغَزَوْتَ مَعَهُ وَصَلَّيْتَ مَعَهُ، لَقَدْ رَأَيْتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيْرًا، حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ! فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِيْ! وَاللّٰهِ! لَقَدْ كَبُرَتْ سِنِّيْ وَقَدُمَ عَهْدِيْ وَنَسِيْتُ بَعْضَ الَّذِيْ كُنْتُ أَعِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوْا وَمَا لَا فَلَا تُكَلِّفُوْنِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا خَطِيْبًا فِيْنَا بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا، يَعْنِيْ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ! أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ فَأُجِيْبَ، وَاِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ، أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ، فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ.)) فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ، قَالَ: ((وَأَهْلُ بَيْتِيْ، أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ، أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ

أَهْـلِ بَيْتِـىْ ، أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِىْ أَهْلِ بَيْتِىْ .)) فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ؟ أَلَيْسَ نِسَاءُ هُ مِـنْ أَهْـلِ بَيْتِـهِ؟ قَـالَ: اِنَّ نِسَاءَ هُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلٰكِنَّ أَهْلَ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ ، قَالَ: وَمَنْ هُـمْ؟ قَـالَ: آلُ عَـلِيٍّ وَآلُ عَقِيْلٍ وَ آلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَبَّاسٍ ، قَالَ: أَكُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ .

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2408 . (مسند احمد: 19265)

ترجمۃ الحدیث یزید بن حیان تیمی کہتے ہیں: میں، حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم، سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، جب ہم ان کے پاس بیٹھ گئے تو حصین نے کہا: اے زید! تم نے بہت زیادہ خیر پائی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سنی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں پڑھی ہیں، زید! بس تم نے بہت زیادہ خیر پائی ہے، زید! تم نے جو احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں، وہ ہمیں بھی بیان کرو، انھوں نے کہا: اے بھتیجے! میری عمر بڑی ہوگئی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کو بھی کافی عرصہ گزر چکا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو احادیث یاد کی تھیں، ان میں سے بعضوں کو بھول بھی گیا ہوں، اس لیے میں تم کو جو کچھ بیان کردوں، اس کو قبول کرلو اور جو نہ کرسکوں، اس کی مجھے تکلیف نہ دو۔ پھر انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدیر خم، جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے، کے مقام پر خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور وعظ و نصیحت کی اور پھر یہ بھی فرمایا: ''أَمَّـا بَـعْـدُ ! خبردار! اے لوگو! میں ایک بشر ہی ہوں، قریب ہے کہ میرے ربّ کا قاصد میرے پاس آ جائے اور میں اس کی بات قبول کرلوں، بات یہ ہے کہ میں تم میں دو بیش قیمت اور نفیس چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، اس میں ہدایت اور نور ہے، پس اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پکڑ لو اور اس کے ساتھ چمٹ جاؤ۔'' پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پر آمادہ کیا اور اس کے بارے میں ترغیب دلائی، اور پھر فرمایا: ''دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں، میں تم کو اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو یاد دلاتا ہوں، میں تم کو اپنے اہل بیت کے معاملے میں اللہ تعالیٰ یاد کرواتا ہوں، میں تم کو اپنے اہل بیت کے حق میں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں۔'' حصین نے کہا: اے زید! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں آپ کے اہل بیت میں سے نہیں ہیں؟ انھوں نے کہا: بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے ہیں، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت وہ ہیں، جن پر صدقہ حرام ہے۔ حصین نے کہا: وہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا: وہ آلِ علی، آلِ عقیل، آلِ جعفر اور آلِ عباس ہیں۔ اس نے کہا: کیا اِن سب پر صدقہ حرام ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔

[323/164]...... عَنْ أَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَـالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : ((اِنِّـىْ تَارِكٌ فِيْكُمْ

الثَّقَلَیْنِ، أَحَدُھُمَا أَکْبَرُ مِنَ الْآخَرِ، کِتَابُ اللّٰہِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَی الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِیْ أَھْلُ بَیْتِیْ وَإِنَّھُمَا لَنْ یَفْتَرِقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ))

تخریج الحدیث صحیح بشواھدہ: مصنف ابن ابی شیبة: 506/10، مسند ابو یعلی: 1027. (مسند احمد: 11104)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تم میں دو بیش قیمت چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے، اللہ تعالیٰ کی کتاب ایک رسی ہے، جس کو آسمان سے زمین کی طرف لٹکایا گیا ہے اور میری نسل میرے اہل بیت ہیں اور یہ دونوں چیزیں جدا نہیں ہوں گی، یہاں تک کہ یہ دونوں حوض پر میرے پاس آ جائیں گی۔''

[326/165]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ: کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَخَطَّ خَطًّا ھٰکَذَا أَمَامَهُ فَقَالَ: ((ھٰذَا سَبِیْلُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ.)) وَخَطَّیْنِ عَنْ یَمِیْنِهِ وَخَطَّیْنِ عَنْ شِمَالِهِ، قَالَ: ((ھٰذِہِ سَبِیْلُ الشَّیْطَانِ.)) ثُمَّ وَضَعَ یَدَہُ فِی الْخَطِّ الْأَوْسَطِ ثُمَّ تَلَا ھٰذِہِ الْآیَةَ: ﴿وَأَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ وَلَا تَتَّبِعُوْا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِهِ، ذٰلِکُمْ وَصَّاکُمْ بِهِ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ﴾.

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: سنن ابن ماجه: 11. (مسند احمد: 15277)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامنے والی سمت میں ایک (سیدھا) خط لگایا اور فرمایا: ''یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو لکیریں دائیں طرف اور دو لکیریں بائیں طرف لگائیں اور فرمایا: ''یہ شیطان کا راستہ ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان والے (سیدھے) خط پر ہاتھ رکھا اور یہ آیت تلاوت کی: ''اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے، سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی، اس کا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو۔'' (الانعام: 153)

[327/166]...... عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَنْ یَزَالَ عَلٰی ھٰذَا الْأَمْرِ عِصَابَةٌ عَلَی الْحَقِّ لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَالَفَھُمْ حَتّٰی یَأْتِیَھُمْ أَمْرُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَھُمْ عَلٰی ذٰلِکَ.))

تخریج الحدیث اسنادہ قوی: صحیح ابن حبان: 6835، مسند البزار: 3320. (مسند احمد: 8484)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمیشہ ایک جماعت اس دین پر حق کے ساتھ قائم رہے گی، ان کی مخالفت کرنے والا ان کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا

حکم آجائے گا اور وہ اسی حق پر برقرار ہوں گے۔''

بَابٌ فِي الْإِعْتِصَامِ بِسُنَّتِهِ ﷺ وَالْإِهْتِدَاءِ بِهَدْيِهِ

نبی کریم ﷺ کی سنت کو تھامنے اور آپ ﷺ کی سیرت سے رہنمائی طلب کرنے کا بیان

[328/167]...... عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ وَحُجْرِ بْنِ حُجْرٍ الْكَلَاعِيِّ قَالَ: أَتَيْنَا الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ (رضی اللہ عنہ) وَهُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِيهِ: ﴿وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ﴾ فَسَلَّمْنَا وَقُلْنَا: أَتَيْنَاكَ زَائِرِيْنَ وَ عَائِدِيْنَ وَمُقْتَبِسِيْنَ، فَقَالَ عِرْبَاضٌ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصُّبْحَ ذَاتَ يَوْمٍ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَأَنَّ هٰذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ فَقَالَ: ((أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ حَبَشِيًّا، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، فَتَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَ مُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.))

تخریج الحدیث صحيح: سنن ابوداؤد: 4607، سنن ابن ماجه: 44. (مسند احمد: 17145)

ترجمۃ الحدیث عبدالرحمن بن عمرو سلمی اور حجر بن حجر کلاعی کہتے ہے: ہم سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، یہ ان لوگوں میں سے تھے، جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی: ''ہاں ان پر بھی کوئی حرج نہیں جو آپ کے پاس آتے ہیں کہ آپ انہیں سواری مہیا کر دیں تو آپ جواب دیتے ہیں کہ میں تو تمہاری سواری کے لیے کچھ بھی نہیں پاتا۔'' (التوبہ: 92) ہم نے ان کو سلام کیا اور کہا: ہم آپ کی زیارت اور تیماری داری کرنے کے لیے اور آپ سے علمی استفادہ کرنے کے لیے آئے ہیں، سیدنا عرباض رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں نمازِ فجر پڑھائی، پھر ہم پر متوجہ ہوئے اور ہمیں اتنا مؤثر و بلیغ وعظ کیا کہ آنکھیں بہہ پڑیں اور دل ڈر گئے، ایک کہنے والے نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ تو الوداعی وعظ و نصیحت لگتی ہے، پس آپ ہمیں کون سی نصیحت کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم کو اللہ کے ڈر اور (امراء کی باتیں) سننے اور ان کی اطاعت کرنے کی نصیحت کرتا ہوں، اگرچہ وہ حبشی ہو، پس بے شک تم میں سے جو آدمی میرے بعد زندہ رہے گا، وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا، پس تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو، اِس پر کاربند رہو اور سختی کے ساتھ اس پر قائم رہو اور نئے نئے امور سے بچو، کیونکہ ہر نئی چیز

بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔‘‘

[330/168]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((مَامِنْ نَبِیٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ أُمَّةٍ قَبْلِیْ اِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّوْنَ وَ أَصْحَابٌ يَأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُوْنَ بِأَمْرِهِ، ثُمَّ اِنَّهَا تَخَلَّفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 50 . (مسند احمد: 4379)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی کسی امت میں مبعوث فرمایا، اس کی امت میں سے اس کے حواری ہوتے تھے، جو اس کی سنت پر عمل کرتے تھے اور اس کے حکم کی پیروی کرتے تھے، پھر ان کے بعد نالائق لوگ ان کے جانشین بنے، جو کہتے وہ تھے جو کرتے نہیں تھے اور کرتے وہ تھے جس کا انہیں حکم نہیں دیا جاتا تھا۔‘‘

[332/169]...... عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِيْكَرِبَ (رضی اللہ عنہ) يَقُوْلُ: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَوْمَ خَيْبَرَ أَشْيَاءَ ، ثُمَّ قَالَ: ((يُوْشِكُ أَحَدُكُمْ أَنْ يُكَذِّبَنِيْ وَهُوَ مُتَّكِیءٌ عَلٰى أَرِيْكَتِهِ يُحَدِّثُ بِحَدِيْثِیْ فَيَقُوْلُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ ، فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ، أَلَا! وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 12، سنن الترمذی: 2664 . (مسند احمد: 17194)

ترجمۃ الحدیث حسن بن جابر سے مروی ہے کہ سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والے دن کچھ چیزوں کو حرام قرار دیا اور پھر فرمایا: ’’قریب ہے کہ تم میں سے کوئی آدمی مجھے جھٹلا دے، جبکہ اس نے اپنے تخت پر ٹیک لگائی ہوئی ہو اور میری حدیث بیان کرنے کے بعد کہے: ہمارے اور تمہارے مابین اللہ کی کتاب کافی ہے، پس جس چیز کو ہم اس میں حلال پائیں، اس کو حلال سمجھیں گے اور جس چیز کو اس میں حرام پائیں، اس کو حرام سمجھیں گے، خبردار! اور بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں کو حرام قرار دیا، وہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کی طرح ہیں۔‘‘

[333/170]...... وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَلَا! اِنِّیْ أُوْتِيْتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ، أَلَا! يُوْشِكُ رَجُلٌ يَنْثَنِیْ شَبْعَانَ عَلٰى أَرِيْكَتِهِ يَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ، فَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوْهُ، وَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ، أَلَا! لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْأَهْلِیْ وَلَا كُلُّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، أَلَا! وَلَا لُقْطَةٌ مِنْ مَالِ مُعَاهِدٍ اِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِیَ صَاحِبُهَا، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ

فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوْهُمْ ، فَإِنْ لَمْ يَقْرُوْهُم فَعَلَيْهِم أَنْ يُعْقِبُوْهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُمْ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 4604، سنن ابن ماجہ: 12، 3193 . (مسند احمد: 17174)

ترجمة الحديث سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خبردار! مجھے قرآن بھی دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس جیسی ایک چیز بھی دی گئی ہے، خبردار! قریب ہے کہ ایک آدمی سیر وسیراب ہوکر اپنے تخت پر بیٹھ کر یہ کہے: تم صرف قرآن کو لازم پکڑو، پس جس چیز کو اس میں حلال پاؤ، اس کو حلال جانو اور جس چیز کو حرام پاؤ، اس کو حرام سمجھو، خبردار! تمہارے لیے گھریلو گدھا اور کچلی والے درندے حلال نہیں ہیں اور نہ ذمی کے مال میں سے گری پڑی چیز حلال ہے، الا یہ کہ اس کا مالک اس سے مستغنی ہو جائے اور جو لوگ کسی قوم کے پاس اتریں تو اس قوم کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان کی ضیافت کرے، اگر وہ ان کی ضیافت نہیں کرتی تو ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان کے مالوں میں سے اپنی میزبانی کے بقدر لے لیں۔''

[334/171]...... عن أَبِی رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَأَعْرِفَنَّ مَا يَبْلُغُ أَحَدَكُم مِنْ حَدِيْثِي شَيْءٌ وَهُوَ مُتَّكِيءٌ عَلَى أَرِيْكَتِهِ فَيَقُوْلُ: مَاأَجِدُ هٰذَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 4605، سنن الترمذی: 2663، سنن ابن ماجہ: 13 . (مسند احمد: 23861)

ترجمة الحديث سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ضرور ضرور جانتا ہوں کہ تم میں سے کسی ایک کے پاس میری حدیث پہنچے گی، جبکہ وہ اپنے تخت پر ٹیک لگا کر بیٹھا ہوگا اور کہے گا: یہ حکم تو مجھے اللہ کی کتاب میں نہیں ملا۔''

بَابٌ فِي التَّحْذِيْرِ مِنَ الْإِبْتِدَاعِ فِي الدِّيْنِ وَإِثْمِ مَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ

دین میں بدعت سے ڈرانے اور گمراہی کی طرف بلانے والے کے گناہ کا بیان

[336/172]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَإِنَّ أَفْضَلَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 867 . (مسند احمد: 14334)

ترجمة الحديث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ

دیا، اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان اس کی حمد وثنا بیان کی اور پھر فرمایا: ''اَمَّـا بَـعْدُ! پس بے شک سب سے سچی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور سب سے بہتر سیرت محمد ﷺ کی سیرت ہے اور بدترین امور وہ ہیں جو نئے نئے ہوں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

[337/173]...... عَـنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَـالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَـنْ سَنَّ سُنَّةَ ضَلَالٍ فَاتُّبِعَ عَلَیْهَا كَانَ عَلَیْهِ مِثْلُ أَوْزَارِهِمْ مِنْ غَیْرِ أَنْ یَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَیْءٌ، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةَ هُدًى فَاتُّبِعَ عَلَیْهَا كَانَ لَهُ مِثْلُ أُجُوْرِهِمْ مِنْ غَیْرِ أَنْ یَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَیْءٌ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2674. (مسند احمد: 10556)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے گمراہی والا کوئی راستہ وضع کیا اور پھر اس کی پیروی کی گئی تو اس پر پیروی کرنے والوں کے گناہ کے برابر گناہ ہوگا، جبکہ ان پیروی کرنے والوں کے گناہوں میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی، اسی طرح جس نے ہدایت والا کوئی راستہ جاری کیا اور پھر اس کی پیروی کی گئی تو اس پر پیروی کرنے والوں کے اجر کے برابر اجر ہوگا، جبکہ ان کے اجر وثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔''

[339/174]...... عَـنْ سَـعْـدِ بْـنِ إِبْـرَاهِـیْـمَ أَنَّ رَجُلًا أَوْصٰـی فِـیْ مَسَاكِنَ لَهُ بِثُلُثِ كُلِّ مَسْكَنٍ لِإِنْسَـانٍ، فَسَـأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَقَالَ: اجْمَعْ ثَلَاثَةً فِیْ مَكَانٍ وَاحِدٍ، فَإِنِّیْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ (رضی اللہ عنہا) تَـقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَـنْ عَـمِـلَ عَمَلًا لَیْسَ عَلَیْهِ أَمْرُنَا فَأَمْرُهُ رَدٌّ (وَفِیْ رِوَایَةٍ: فَهُوَ رَدٌّ))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2697، صحیح مسلم: 1718. (مسند احمد: 26191)

ترجمة الحدیث سعد بن ابراہیم کہتے ہیں: ایک آدمی نے اپنے تین گھروں کے بارے میں وصیت کی کہ ہر گھر کا تیسرا حصہ ایک انسان کو ملے گا، میں نے اس کے بارے میں قاسم بن محمد سے سوال کیا، انھوں نے کہا: ایک مکان تین افراد کے لیے (اور باقی دو گھر وارثوں کے لیے) کر دو، پس بے شک میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ایسا عمل کیا، جس پر ہمارا حکم نہ ہو تو اس کا وہ عمل مردود ہوگا۔''

فَصْلٌ مِنْهُ فِیْ وَعِیْدِ مَنْ بَدَّلَ أَوْ أَحْدَثَ بَعْدَ النَّبِیِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کے بعد کسی چیز میں تبدیلی کر دینے والے یا بدعت ایجا کرنے والے کی وعید کا بیان

[340/175]...... عَنْ أَبِیْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَیَرِدَنَّ عَلَیَّ الْحَوْضَ رِجَالٌ مِمَّنْ

صَحِبَنِی وَرَآنِیْ حَتَّی اِذَا رُفِعُوْا اِلَیَّ وَرَأَیْتُهُمْ اُخْتُلِجُوْا دُوْنِی فَلَأَقُوْلَنَّ: رَبِّ أَصْحَابِیْ! فَیُقَالُ: اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَکَ))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مصنف ابن ابی شیبۃ: 11/443. (مسند احمد: 20494)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری صحبت اختیار کرنے والوں اور مجھے دیکھنے والوں میں سے بعض لوگ حوض پر میرے پاس آئیں گے، لیکن جب ان کو میری طرف لایا جائے گا تو ان کو مجھ سے پرے ہی کھینچ لیا جائے گا، پس میں کہوں گا: اے میرے ربّ! میرے ساتھی، پس مجھ سے کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد کون کون سی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔''

[341/176]...... عَنْ سَهْلٍ (یَعْنِی ابْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِیَّ رضی اللہ عنہ) یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((أَنَا فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ، مَنْ وَرَدَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ یَظْمَأْ بَعْدَهُ أَبَدًا، وَلَیَرِدَنَّ عَلَیَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَیَعْرِفُوْنَنِیْ ثُمَّ یُحَالُ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ، (قَالَ أَبُوْحَازِمٍ: فَسَمِعَ النُّعْمَانُ بْنُ أَبِیْ عَیَّاشٍ وَأَنَا أُحَدِّثُهُمْ هٰذَا الْحَدِیْثَ فَقَالَ: هٰکَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا یَقُوْلُ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَی أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ لَسَمِعْتُهُ یَزِیْدُ فَیَقُوْلُ: ((اِنَّهُمْ مِنِّیْ. فَیُقَالُ: اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا عَمِلُوْا بَعْدَکَ، فَأَقُوْلُ: سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِیْ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 7050، 7051، صحیح مسلم: 2291. (مسند احمد: 22822)

ترجمۃ الحدیث سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میں حوض پر تم لوگوں کا پیش رو ہوں گا، جو وہاں آئے گا، وہ پی لے گا اور جو وہاں سے پی لے گا، وہ اس کے بعد کبھی بھی پیاسا نہیں ہوگا، اور حوض پر میرے پاس ایسے لوگ بھی آئیں گے کہ میں ان کو پہنچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے، لیکن پھر میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی۔ ابو حازم نے کہا: پس نعمان بن ابو عیاش نے سنا، جبکہ میں ان کو یہ حدیث بیان کر رہا تھا، پس اس نے کہا: کیا تم نے سیدنا سہل رضی اللہ عنہ کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا؟ میں نے کہا: جی ہاں اس نے کہا! اور میں سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ پر گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ان کو یہ الفاظ زیادہ کرتے ہوئے سنا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں کہوں گا: یہ لوگ تو مجھ سے ہیں، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا عمل کیے تھے، پس میں کہوں گا: بربادی ہو، بربادی ہو، اس شخص کے لیے جس نے میرے بعد (دین کو) تبدیل کر دیا۔''

بَابٌ فِيْ قَوْلِهِ ﷺ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

آپ کے ارشاد ''تم پہلے لوگوں کے طریقوں کی پیروی کرو گے'' کا بیان

[345/177]...... عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَتَبِعْتُمُوْهُمْ .)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى؟ قَالَ: ((فَمَنْ .))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 3456، 7320، صحيح مسلم: 2669 . (مسند احمد: 11800)

ترجمة الحديث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم ضرور ضرور اپنے سے پہلے والے لوگوں کے طریقوں کی اس طرح پیروی کرو گے، جیسے بالشت کے برابر بالشت اور ہاتھ کے برابر ہاتھ ہوتا ہے، یہاں تک کہ اگر وہ لوگ گو کے بل میں گھسے تو تم بھی اس میں ان کے پیچھے چلو گے۔'' ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا یہودی اور عیسائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اور کون ۔''

[346/178]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلُهُ وَفِيْهِ بَعْدَ قَوْلِهِ: "وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ" قَالَ: ((وَبَاعًا فَبَاعًا حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمُوْهُ .)) قَالُوْا: وَمَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَهْلُ الْكِتَابِ؟ قَالَ: ((فَمَنْ؟ .))

تخریج الحدیث صحيح بخاري : 7319 . (مسند احمد: 10641)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی اسی قسم کی حدیث بیان کی ہے، البتہ اس میں "وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ" کے بعد یہ الفاظ ہیں: ''اور باع کے برابر باع ہوتا ہے، یہاں تک کہ اگر وہ لوگ گو کے بل میں گھسے تو تم بھی ضرور اس میں گھسو گے۔'' صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ کون لوگ ہیں، کیا اہل کتاب ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اور کون ہیں۔''

[347/179]...... عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ! لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِثْلًا بِمِثْلٍ .))

تخریج الحدیث صحيح لغيره: المعجم الكبير: 6017 . (مسند احمد: 22878)

ترجمة الحديث سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس امت کے برے لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں کے مطابق ایسے ہی چلیں گے، جیسے تیار کیا ہوا تیر دوسرے تیر کے مطابق

ہوتا ہے۔‘‘

[349/180]...... عن أَبِیْ واقِدٍ اللَّیْثِیِّ رضی اللہ عنہ أَنَّھُمْ خَرَجُوْا عَنْ مَکَّۃَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اِلَی حُنَیْنٍ قَالَ: وَکَانَ لِلْکُفَّارِ سِدْرَۃٌ یَعْکِفُوْنَ عِنْدَھَا وَیُعَلِّقُوْنَ بِھَا أَسْلِحَتَھُمْ یُقَالُ لَھَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ، قَالَ: فَمَرَرْنَا بِسِدْرَۃٍ خَضْرَاءَ عَظِیْمَۃٍ قَالَ: فَقُلْنَا: (وَفِیْ رِوَایَۃٍ: فَقُلْتُ) یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اِجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ (وَفِیْ رِوَایَۃٍ: کَمَا لِلْکُفَّارِ ذَاتُ أَنْوَاطٍ) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((قُلْتُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہِ کَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰی: ﴿اِجْعَلْ لَنَا اِلٰھًا کَمَا لَھُمْ آلِھَۃٌ، قَالَ اِنَّکُمْ قَوْمٌ تَجْھَلُوْنَ﴾ اِنَّھَا لَسُنَنٌ، لَتَرْکَبُنَّ سُنَنَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ سُنَّۃً سُنَّۃً .))

تخریج الحدیث صحیح علی شرط الشیخین: سنن الترمذی: 2180. (مسند احمد: 21897)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حنین کے لیے مکہ مکرمہ سے نکلے، کافروں کی ایک بیری تھی، وہ اس کے پاس قیام کرتے تھے اور اس کے ساتھ اپنا اسلحہ لٹکاتے تھے (اور مجاور بن کر اس کے اردگرد بیٹھتے تھے)، اس بیری کو ذات انواط کہتے تھے، پس ہم سبز رنگ کی ایک بڑی بیری کے پاس سے گزرے تو ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے بھی ایک ذات انواط بنائیں، جیسا کہ کافروں کی ذات انواط ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم نے تو وہی بات کہی، جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہی تھی، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ’’اے موسی! ہمارے لیے بھی ایک معبود ایسا مقرر کر دیجئے! جیسے ان کے یہ معبود ہیں، آپ نے کہا کہ واقعی تم لوگوں میں بڑی جہالت ہے۔‘‘ (الاعراف: 138) یہ مختلف طریقے ہیں، البتہ تم ضرور ضرور اور ایک ایک کر کے پہلے والے لوگوں کے طریقوں کو اپناؤ گے۔‘‘

خَاتِمَۃٌ فِیْمَا وَرَدَ عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَۃِ فِیْ تَغَیُّرِ الْحَالِ فِیْ عَصْرِ التَّابِعِیْنَ

خاتمہ: بعض صحابہ سے اس چیز کا ثابت ہونا کہ تابعین کے زمانہ میں ہی حالات بگڑ گئے تھے

[352/181]...... عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ: مَا أَعْرِفُ فِیْکُمُ الْیَوْمَ شَیْئًا کُنْتُ أَعْھَدُہُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ، لَیْسَ قَوْلَکُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، قَالَ: قُلْتُ: یَاأَبَا حَمْزَۃَ! الصَّلَاۃُ؟ قَالَ: قَدْ صَلَّیْتَ حِیْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ، أَفَکَانَتْ تِلْکَ صَلَاۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ؟ قَالَ: فَقَالَ: عَلٰی اَنِّیْ لَمْ أَرَ زَمَانًا خَیْرًا لِعَامِلٍ مِنْ زَمَانِکُمْ ھٰذَا اِلَّا أَنْ یَکُوْنَ زَمَانًا مَعَ نَبِیٍّ .

تخریج الحدیث مسند ابو یعلی: 3330، صحیح بخاری: 529، 530 مختصراً. (مسند احمد: 13861)

ترجمة الحديث: ثابت بنانی کہتے ہیں کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جن امور کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیکھتا ہے، آج تم میں تو ان میں سے کوئی چیز بھی نظر نہیں آتی، البتہ تمہارا ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کہنا وہی ہے۔ میں نے کہا: اے ابوحمزہ! نماز (بھی تو وہی ہے)؟ انھوں نے کہا: تو نے تو (عصر کی) نماز غروبِ آفتاب کے وقت پڑھی ہے، کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تھی؟ پھر انھوں نے کہا: اس کے باوجود یہ بات تو ہے کہ میں نے کوئی ایسا زمانہ نہیں دیکھا، جو عامل کے لیے تمہارے اس زمانے سے بہتر ہو، الا یہ کہ وہ زمانہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت والا ہو۔

[353/182]...... عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو الدَّرْدَاءِ (رضي الله عنه) وَهُوَ مُغْضَبٌ، فَقُلْتُ: مَنْ أَغْضَبَكَ؟ قَالَ: وَاللّٰهِ! لَا أَعْرِفُ فِيهِمْ مِنْ أَمْرِ مُحَمَّدٍ ﷺ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُمْ يُصَلُّونَ جَمِيعًا، (وَفِي رِوَايَةٍ: إِلَّا الصَّلَاةَ)

تخريج الحديث صحيح البخارى: 650. (مسند احمد: 27500)

ترجمة الحديث: سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ میرے پاس غصے کی حالت میں آئے، میں نے کہا: کس نے آپ کو غصہ دلایا ہے؟ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ان لوگوں میں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر مشتمل کوئی چیز نظر نہیں آتی، سوائے اس کے کہ یہ نماز اکٹھی پڑھتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے: سوائے نماز کے۔

اَلْقِسْمُ الثَّانِیْ: دوسری قسم

قِسْمُ الْفِقْهِ
فقہی احکام کے بارے

كِتَابُ الطَّهَارَةِ
طہارت کی کتاب

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِیْ طُهُوْرِيَّةِ مَاءِ الْبَحْرِ وَمَاءِ الْبِئْرِ
سمندراور کنویں کے پانی کے طاہر ہونے کا بیان

[354/183]...... عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ، فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا، أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟ قَالَ: فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هُوَ الطَّهُوْرُ مَاءُ هُ، الْحِلُّ مَيْتَتُهُ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 83، سنن ابن ماجه: 386، 3246، سنن الترمذی: 69، سنن النسائی: 1/50. (مسند احمد: 5735)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے کہا: بے شک ہم سمندری سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑی مقدار میں پانی لے جاتے ہیں، اگر ہم اس سے وضو بھی کریں تو (ساتھ والے پانی کے تھوڑے ہونے کی وجہ سے) پیاس لگتی ہے، تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔''

[357/184]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فِی الْبَحْرِ: ((هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ

الْحِلُّ مَيْتَتُهُ))

تخریج الحدیث صحيح: سنن ابن ماجه: 388 . (مسند احمد: 15012)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سمندر کے بارے میں فرمایا: ''اس کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔''

[359/185]...... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فِيْ صِفَةِ حَجِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ثُمَّ أَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَا بِسَجْلٍ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَ مِنْهُ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ: ((انْزِعُوْا يَا بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ ! فَلَوْ لَا أَنْ تُغْلَبُوْا عَلَيْهَا لَنَزَعْتُ .))

تخریج الحدیث حسن: سنن ترمذی : 885 . (مسند احمد: 1348)

ترجمۃ الحدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کی کیفیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طوافِ افاضہ کیا اور زمزم کے پانی کا ڈول منگوا کر اس سے پیا اور وضو بھی کیا اور فرمایا: ''اے بنو عبد المطلب ! پانی کھینچو، اگر تمہارے مغلوب ہو جانے کا خطرہ نہ ہوتا تو میں بھی تمہارے ساتھ کھینچتا۔''

بَابٌ فِيْ اَنَّ غُسْلَ الرَّجُلِ مَعَ زَوْجَتِهِ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ لَا يَسْلُبُ طُهُوْرِيَّةَ الْمَاءِ

خاوند کا اپنی بیوی کے ساتھ ایک برتن میں غسل کرنا، پانی کی طہوریت کو ختم نہیں کرتا

[363/186]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَقَدْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ وَاِنَّا لَجُنُبَانِ، وَلٰكِنَّ الْمَاءَ لَا يَجْنُبُ .

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 321 . (مسند احمد: 24978)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تھے، جبکہ ہم جنبی ہوتے تھے، لیکن اس سے پانی جنبی نہیں ہو جاتا۔

[365/187]...... عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ وَأَنَا أَقُوْلُ لَهُ: اَبْقِ لِيْ، اَبْقِ لِيْ .

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 321 . (مسند احمد: 24599)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتی تھی: میرے لیے باقی چھوڑو، میرے لیے بھی پانی رہنے دو۔

[368/188]...... عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ .

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 322 . (مسند احمد: 26797)

ترجمة الحديث سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے غسل کرتے تھے۔

[370/189]...... عَنْ نَاعِمٍ مَوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سُئِلَتْ: أَتَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ مَعَ الرَّجُلِ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، اِذَا كَانَتْ كَيِّسَةً، رَأَيْتُنِيْ وَرَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَغْتَسِلُ مِنْ مِرْكَنٍ وَاحِدٍ نُفِيْضُ عَلٰى أَيْدِيْنَا حَتّٰى نُنْقِيَهَا ثُمَّ نُفِيْضُ عَلَيْنَا الْمَاءَ .

تخریج الحدیث صحيح: سنن النسائی: 129/1 . (مسند احمد: 26749)

ترجمة الحديث مولائے ام سلمہ ناعم کہتے ہیں کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ سوال کیا گیا کہ کیا عورت اپنے خاوند کے ساتھ غسل کرسکتی ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، لیکن جب وہ عقلمند ہو، میں نے اپنے آپ کو اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ہم ایک ٹب سے غسل کرتے تھے اور اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالتے، یہاں تک کہ ان کو صاف کر لیتے اور پھر اپنے جسموں پر پانی بہا دیتے تھے۔

[372/190]...... عَنْ سَالِمِ بْنِ سَرْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ صُبَيَّةَ الْجُهَنِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُوْلُ: اِخْتَلَفَتْ يَدِيْ وَيَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْوُضُوْءِ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ .

تخریج الحدیث اسناده صحيح: المعجم الكبير: 595/24 . (مسند احمد: 27067)

ترجمة الحديث سیدہ ام صُبَیّہ جہنی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: وضو کرنے کے لیے میرے اور رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ باری باری برتن میں داخل ہو رہے تھے۔

[373/191]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ يَتَوَضَّؤُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ .

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 193 . (مسند احمد: 4481)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ عہدِ نبوی میں مرد اور عورتیں ایک برتن سے وضو کرتے تھے۔

بَابٌ فِیْ طَهَارَةِ الْمَاءِ الْمُتَوَضَّأِ بِهِ

جس پانی سے وضو کیا جائے، اس کی طہارت کا بیان

[377/192]...... عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فِیْ حَدِیْثِ صُلْحِ الْحُدَیْبِیَةِ أَنَّ رَسُوْلَ قُرَیْشٍ قَامَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ رَأَى مَا یَصْنَعُ بِهِ أَصْحَابُهُ، لَا یَتَوَضَّأُ وُضُوْءً إِلَّا ابْتَدَرُوْهُ وَلَا یَبْسُقُ بُسَاقًا إِلَّا ابْتَدَرُوْهُ وَلَا یَسْقُطُ مِنْ شَعَرِهِ شَیْءٌ إِلَّا أَخَذُوْهُ.

تخریج الحدیث: صحیح البخاری: 1811، 2711، 2712، 2731، 2732 مختصراً. (مسند احمد: 18910)

ترجمة الحدیث: سیدنا مسور بن مخرمہ اور سیدنا مروان بن حکم رضی اللہ عنہما صلح حدیبیہ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: قریشیوں کا قاصد رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا ہوا، جبکہ وہ دیکھ چکا تھا کہ آپ ﷺ کے صحابہ آپ ﷺ کے ساتھ کیا کرتے ہیں، آپ ﷺ جب بھی وضو کرتے ہیں تو وہ (اعضائے شریفہ سے گرنے والے پانی) کی طرف لپکتے ہیں، آپ ﷺ جب بھی تھوکتے ہیں تو وہ اس کو لینے کے لیے بھی بڑھتے ہیں اور آپ ﷺ کا جو بال گرتا ہے، وہ اس کو پکڑ لیتے ہیں۔

[378/193]...... عَنْ أَبِیْ جُحَیْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ فَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ یَتَمَسَّحُوْنَ بِفَضْلِ وَضُوْئِهِ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَیْنِ وَبَیْنَ یَدَیْهِ عَنَزَةٌ.

تخریج الحدیث: صحیح البخاری: 187، 501. (مسند احمد: 18757)

ترجمة الحدیث: سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت نکلے اور وضو کیا، لوگوں نے آپ ﷺ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو چھونا شروع کر دیا، پھر آپ ﷺ نے نمازِ ظہر کی دو رکعتیں ادا کیں اور آپ ﷺ کے سامنے (بطورِ سترہ) برچھی تھی۔

فَصْلٌ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ

(ایک طہارت سے بچے ہوئے پانی سے مزید طہارت کرنے کی) رخصت کا بیان

[384/194]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ مَیْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَتْ: أَجْنَبْتُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاغْتَسَلْتُ مِنْ جَفْنَةٍ فَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِیَغْتَسِلَ مِنْهَا فَقُلْتُ: إِنِّیْ قَدِ اغْتَسَلْتُ مِنْهَا، فَقَالَ: ((إِنَّ الْمَاءَ لَیْسَ عَلَیْهِ الْجَنَابَةُ)) أَوْ ((لَا یُنَجِّسُهُ شَیْءٌ.)) فَاغْتَسَلَ مِنْهُ.

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابویعلی: 7098، المعجم الکبیر: 1030/23، سنن الدارقطنی: 52/1. (مسند احمد: 26802)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ زوجۂ رسول سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا: مجھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنابت لاحق ہوگئی، پس میں نے ایک ٹب سے غسل کیا اور کچھ پانی بچ گیا، پس جب رسول اللہ غسل کے لیے تشریف لائے تو میں نے کہا: میں نے اس پانی سے (جنابت والا) غسل کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اس سے پانی پر جنابت کا حکم نہیں آتا۔'' یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی چیز پانی کو پلید نہیں کرتی۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے غسل کیا۔

[385/195]...... عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِفَضْلِهِ فَذَكَرَتْ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((اِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابوداؤد: 68، سنن النسائی: 173/1، سنن ابن ماجہ: 370، سنن الترمذی: 65. (مسند احمد: 2102)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی نے غسلِ جنابت کیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بچے ہوئے پانی سے وضو کیا، پس جب اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری بات بتلائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک کوئی چیز پانی کو ناپاک نہیں کرتی۔''

[386/196]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّأَ بِفَضْلِ غُسْلِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجہ: 372. (مسند احمد: 26801)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس کے غسلِ جنابت سے بچے ہوئے پانی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا۔

بَابٌ فِيْ حُكْمِ الْمَاءِ اِذَا لَاقَتْهَا النَّجَاسَةُ وَمَا جَاءَ فِيْ بِئْرِ بُضَاعَةَ

اس پانی کے حکم کا بیان، جس کے ساتھ نجاست مل جائے اور بئرِ بضاعہ کی تفصیل

[389/197]...... عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تَوَضَّأُ مِنْهَا وَهِيَ يُلْقٰى فِيْهَا النَّتْنُ؟ فَقَالَ: ((اِنَّ الْمَاءَ لَا

يُنَجِّسُهُ شَیْءٌ .))

تخریج الحدیث صحیح بطرقه وشواهده: سنن ابوداؤد: 66، سنن الترمذی: 66، سنن النسائی: 174/1، سنن ابن ماجه: 519 . (مسند احمد: 11119)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بئر بضاعہ سے وضو کر رہے تھے، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اس کنویں سے وضو کر رہے رہیں، جبکہ اس میں بدبودار چیزیں ڈالی جاتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک کوئی چیز پانی کو ناپاک نہیں کرتی۔''

بَابٌ فِیْ حُکْمِ الْبَوْلِ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ وَحُکْمِ الْوُضُوْءِ أَوِ الْاِغْتِسَالِ مِنْهُ

ساکن پانی میں پیشاب کرنے اور پھر اس سے وضو یا غسل کرنے کا حکم

[393/198]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: زَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُبَالَ فِی الْمَاءِ الرَّاكِدِ .

تخریج الحدیث صحیح: مصنف ابن ابی شیبة: 141/1 . (مسند احمد: 14668)

ترجمة الحدیث سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساکن پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

[394/199]...... عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ .)) وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ .)) بَدْلَ ((يَتَوَضَّأُ .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 282 . (مسند احمد: 7525)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی آدمی کھڑے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے، پھر وہ اس میں وضو کرے گا۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''پھر وہ اس سے غسل کرے گا۔'' یہ الفاظ ''يَتَوَضَّأُ'' کی جگہ پر ہیں۔

بَابٌ فِيْمَا جَاءَ فِیْ سُؤْرِ الْكَلْبِ

کتے کے جوٹھے کا بیان

[396/200]...... عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا وَلَغَ (وَفِیْ

رِوَایَةٍ: اِذَا شَرِبَ) الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 279. (مسند احمد: 7447)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کتا کسی کے برتن میں منہ ڈالے (اور ایک روایت میں ہے کہ پی جائے) تو وہ اس کو سات مرتبہ دھوئے۔''

بَابٌ فِيْمَا جَاءَ فِيْ سُؤْرِ الْهِرَّةِ

بلی کے جوٹھے کا بیان

[402/201]...... عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوْءَهُ فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَأَصْغٰى لَهَا الْإِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ، قَالَتْ كَبْشَةُ: فَرَآنِيْ أَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ: أَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ أَخِيْ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ، اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ.)) وَقَالَ اِسْحٰقُ: ((أَوِ الطَّوَّافَاتِ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 75، سنن ابن ماجه: 367، سنن الترمذی: 92، سنن النسائی: 55/1. (مسند احمد: 22580)

ترجمة الحديث سیدہ کبشہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ عنہا، جو سیدنا ابن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، سے مروی ہے، وہ کہتی کہ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے اور اس نے ان کے لیے وضو کا پانی ڈال کر رکھا، اتنے میں ایک بلی آ گئی اور اس نے اس برتن سے پینا شروع کر دیا، انھوں اس کے لیے برتن کو جھکایا، یہاں تک کہ اس نے پانی پی لیا۔ سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب انھوں نے مجھے دیکھا کہ میں ان کی طرف دیکھ رہی ہوں تو انھوں نے کہا: اے بھتیجی! کیا تجھے تعجب ہو رہا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، انھوں نے کہا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک یہ بلی ناپاک نہیں ہے، بے شک یہ تو چکر لگانے والوں اور چکر لگانے والیوں میں سے ہے۔''

اَبْوَابُ تَطْهِيْرِ النَّجَاسَةِ
نجاست کو پاک کرنے کے ابواب

بَابٌ فِيْ تَطْهِيْرِ نَجَاسَةِ دَمِ الْحَيْضِ
حیض کے خون کو پاک کرنے کا بیان

[405/202]...... عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ اِمْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الْمَرْأَةُ يُصِيْبُهَا مِنْ دَمِ حَيْضِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِتَحُتَّهُ ثُمَّ لِتَقْرِصْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيْهِ.))

تخريج الحديث صحيح البخاري: 307، صحيح مسلم: 291. (مسند احمد: 26920)

ترجمة الحديث سیدہ اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں کہ ایک خاتون، نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! عورت کو حیض کا خون لگ جاتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو چاہیے کہ وہ اس کو کھرچے، پھر پانی کے ساتھ ملے اور پھر اس میں نماز پڑھ لے۔''

[406/203]...... عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ: ((اغْسِلِيْهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَحُكِّيْهِ بِضِلَعٍ.))

تخريج الحديث **اسناده صحيح**: سنن ابوداؤد: 363، سنن النسائی: 154/1، سنن ابن ماجه: 628. (مسند احمد: 27002)

ترجمة الحديث سیدہ ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے کپڑے کو لگ جانے والے حیض کے خون کے بارے میں سوال کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ دھو اور کسی ہڈی کے ساتھ کھرچ ڈال۔''

[407/204]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ خَوْلَةَ بِنْتَ يَسَارٍ رضی اللہ عنہا أَتَتِ النَّبِيَّ فِيْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ

فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَيْسَ لِيْ اِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ وَأَنَا أَحِيْضُ فِيْهِ، قَالَ: ((فَاِذَا طَهُرْتِ فَاغْسِلِيْ مَوْضِعَ الدَّمِ ثُمَّ صَلِّيْ فِيْهِ.)) قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ لَمْ يَخْرُجْ أَثَرُهُ؟ قَالَ: ((يَكْفِيْكِ الْمَاءُ وَلَا يَضُرُّكِ أَثَرُهُ.))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 365. (مسند احمد: 8767)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدہ خولہ بنت یسار رضی اللہ عنہا حج یا عمرہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس صرف ایک کپڑا ہے اور مجھے اسی میں حیض بھی آ جاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تو پاک ہو جائے تو خون والی جگہ دھو لے اور اسی میں نماز پڑھ۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر اس کا اثر ختم نہ ہو تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھے پانی کافی ہے اور اس کا (باقی رہ جانے والا) نشان تجھے نقصان نہیں دے گا۔''

بَابٌ فِيْ تَطْهِيْرِ أَسْفَلِ النَّعْلِ تُصِيْبُهُ النَّجَاسَةُ

جوتے کے نچلے حصے کو لگ جانے والی نجاست کو پاک کرنے کا بیان

[410/205]...... عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰى فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَخَلَعَ النَّاسُ نِعَالَهُمْ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((لِمَ خَلَعْتُمْ نِعَالَكُمْ؟.)) فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَأَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا، قَالَ: ((اِنَّ جِبْرِيْلَ أَتَانِيْ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ بِهِمَا خَبَثًا، فَاِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُقَلِّبْ نَعْلَيْهِ فَلْيَنْظُرْ فِيْهِمَا، فَاِنْ رَأَى بِهِمَا خَبَثًا فَلْيَمْسَحْهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ لِيُصَلِّ فِيْهِمَا.))

تخریج الحدیث اسنادہ صحیح علی شرط مسلم: سنن ابوداؤد: 650. (مسند احمد: 11153)

ترجمة الحديث سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور (نماز کے اندر) جوتے اتار دیئے، پس لوگوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے، پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو پوچھا: ''تم لوگوں نے اپنے جوتے کیوں اتار دیئے؟'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو جوتے اتارتے ہوئے دیکھا، سو ہم نے بھی اتار دیئے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام نے میرے پاس آ کر مجھے بتلایا کہ ان میرے جوتوں پر نجاست لگی ہوئی ہے، اس لیے جب تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں آئے تو وہ اپنے جوتوں کو الٹ پلٹ کر کے دیکھ لیا کرے، اگر ان میں کوئی نجاست نظر آئے تو اس کو زمین سے صاف کر لے اور پھر ان میں نماز پڑھ لے۔''

بَابٌ فِیْ تَطْهِیْرِ الْأَرْضِ مِنْ نَجَاسَةِ الْبَوْلِ

زمین کو پیشاب کی نجاست سے پاک کرنے کا بیان

[411/206]...... عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ أَعْرَابِیٌّ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا، فَالْتَفَتَ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ: ((لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا.))، ثُمَّ لَمْ یَلْبَثْ أَنْ بَالَ فِی الْمَسْجِدِ فَأَسْرَعَ النَّاسُ إِلَیْهِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ، أَهْرِیْقُوْا عَلَیْهِ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ.)) أَوْ ((سَجْلًا مِنْ مَاءٍ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 220، 601، 6128. (مسند احمد: 7255)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بدّو مسجد میں داخل ہوا اور دو رکعت نماز ادا کر کے یہ دعا کی: اے اللہ! مجھ پر اور محمد ﷺ پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ فرما۔ نبی کریم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''تو نے تو وسعت والی چیز کو تنگ کر دیا ہے۔'' پھر جلد ہی اُس بدّو نے مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا، پس لوگ اس کی طرف لپکے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے اُن سے ارشاد فرمایا: ''صرف اور صرف تم لوگوں کو آسانیاں پیدا کرنے والے بنا کر بھیجا گیا ہے اور تنگیاں پیدا کرنے والے بنا کر نہیں بھیجا گیا، اس پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دو۔''

فَصْلٌ فِیْ تَحْرِیْمِ أَکْلِ جُلُوْدِ الْمَیْتَةِ وَإِنْ طَهُرَتْ بِالدِّبَاغِ

اس چیز کا بیان کہ مردار کے چمڑوں کو کھانا حرام ہے، اگرچہ ان کو رنگ کر پاک کر لیا جائے

[425/207]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاتَتْ شَاةٌ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاتَتْ فُلَانَةٌ تَعْنِیْ شَاةً، فَقَالَ: ((فَلَوْلَا أَخَذْتُمْ مَسْکَهَا.)) فَقَالَتْ: نَأْخُذُ مَسْكَ شَاةٍ قَدْ مَاتَتْ؟ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿قُلْ لَا أَجِدُ فِیْمَا أُوْحِیَ إِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ یَکُوْنَ مَیْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوْحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ﴾ فَإِنَّکُمْ لَا تَطْعَمُوْنَهُ، إِنْ تَدْبُغُوْهُ فَتَنْتَفِعُوْا بِهِ.))، فَأَرْسَلَتْ إِلَیْهَا فَسَلَخَتْ مَسْکَهَا فَدَبَغَتْهُ فَأَخَذَتْ مِنْهُ قِرْبَةً حَتّٰی تَخَرَّقَتْ عِنْدَهَا.

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابویعلی: 2334، صحیح ابن حبان: 1281، سنن البیهقی: 18/1، أخرجه البخاری: 6686 مختصراً. (مسند احمد: 3027)

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی

بکری مرگئی، انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! فلاں بکری مرگئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اس کا چمڑا کیوں نہیں اتارلیا۔'' انھوں نے کہا: ہم مرجانے والی بکری کا چمڑا کیسے اتارلیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے اس میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لیے جو اس کو کھائے، مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو۔'' (سورۂ انعام: ١٤٥) پس بے شک تم نے اس کے چمڑے کو کھانا تو نہیں ہے، اگر تم اس کو رنگ لو تو اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔'' پس انھوں نے کسی بندے کو بھیج کر (اس بکری کو منگوا لیا) اور اس کی کھال اتار لی اور اس کو رنگ کر اس کا مشکیزہ بنا لیا، (پھر وہ اس کو استعمال کرتی رہیں) یہاں تک کہ وہ ان کے پاس ہی پھٹ گیا تھا۔

بَابٌ فِیْ تَطْهِیْرِ آنِیَةِ الْكُفَّارِ وَجَوَازِ اسْتِعْمَالِهَا بَعْدَ غَسْلِهَا

کافروں کے برتنوں کو پاک کرنے اور ان کو دھو لینے کے بعد استعمال کرنے کے جواز کا بیان

[432/208]...... عَنْ أَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا أَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَالْمَجُوْسِ وَلَا نَجِدُ غَیْرَ آنِیَتِهِمْ، قَالَ: ((فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَیْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوْا فِیْهَا وَاشْرَبُوْا.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 3839، سنن ابن ماجہ: 2831، سنن الترمذی: 1464. (مسند احمد: 17733)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم سفر کرنے والے لوگ ہیں اور یہودیوں، عیسائیوں اور مجوسیوں کے پاس سے ہمارا گزر ہوتا رہتا ہے اور ہمیں صرف ان کے ہی برتن مل سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس اگر تمہیں دوسرے برتن نہ مل سکیں تو ان کو پانی کے ساتھ دھو کر ان میں کھا پی لیا کرو۔''

[434/209]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نُصِیْبُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ مَغَانِمِنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ الْأَسْقِیَةَ وَالْأَوْعِیَةَ فَنَقْتَسِمُهَا وَكُلُّهَا مَیْتَةٌ.

تخریج الحدیث صحیح: شرح معانی الآثار: 473/1. (مسند احمد: 14501)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہوتے اور مشرکوں سے حاصل شدہ غنیمتوں میں مشکیزے اور برتن بھی ہمیں مل جاتے تھے لیکن ہم ان کو تقسیم کر لیتے تھے، جبکہ

وہ سب مردار جانوروں کے ہوتے تھے۔

بَابٌ فِیْ تَطْهِیْرِ مَا یُؤْكَلُ اِذَا وَقَعَتْ فِیْهِ نَجَاسَةٌ

کھائی جانے والی ان چیزوں کو پاک کرنے کا بیان، جن میں نجاست گر جاتی ہے

[438/210]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَـنْ مَیْمُوْنَةَ (زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ) أَنَّ فَـأْرَةً وَقَعَتْ فِیْ سَمْنٍ (زَادَ فِیْ رِوَایَةٍ: جَامِدٍ) فَمَاتَتْ، فَسُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ: ((خُذُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَأَلْقُوْهُ وَكُلُوْهُ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 235، 236، 5540. (مسند احمد: 26847)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ زوجۂ رسول سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک چوہیا جمے ہوئے گھی میں گر کر مر گئی، جب آپ ﷺ سے سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو اور اس کے ارد گرد والے گھی کو نکال کر پھینک دو اور باقی کو کھا لو۔''

اَبْوَابُ حُكْمِ الْبَوْلِ وَالْمَذِيِّ وَغَيْرِ ذٰلِكَ
پیشاب، مذی اور منی وغیرہ کے حکم کا بیان

بَابٌ فِيْمَا جَاءَ فِيْ بَوْلِ الْآدَمِيِّ
بندے کے پیشاب کا بیان

[439/211]...... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَهْرِيْقُوْا عَلَيْهِ ذَنُوْبًا أَوْ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ.))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 221، صحيح مسلم: 284. (مسند احمد: 12082)

ترجمة الحديث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ایک بدّو آیا اور اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر پانی کا ایک ڈول بہا دو۔''

[441/212]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْبَوْلِ.))

تخریج الحدیث اسناده صحيح على شرط الشيخين: سنن ابن ماجه: 348. (مسند احمد: 9033)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قبر کا عذاب زیادہ تر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے۔''

فَصْلٌ مِنْهُ فِيْمَا جَاءَ فِيْ بَوْلِ الْغُلَامِ وَالْجَارِيَةِ
بچے اور بچی کے پیشاب کا بیان

[442/213]...... عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ (رضی اللہ عنہا) قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: اِنِّيْ رَأَيْتُ فِيْ مَنَامِيْ فِيْ بَيْتِيْ أَوْ حُجْرَتِيْ عُضْوًا مِنْ أَعْضَائِكَ، (وَفِيْ رِوَايَةٍ زِيَادَةُ فَجَزِعْتُ مِنْ ذٰلِكَ) قَالَ: ((تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا فَتَكْفُلِيْنَهُ.)) فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ حَسَنًا، فَدَفَعَتْهُ اِلَيْهَا فَأَرْضَعَتْهُ بِلَبَنِ قُثَمَ، وَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمًا أَزُوْرُهُ، فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَهُ عَلٰى صَدْرِهِ فَبَالَ عَلٰى صَدْرِهِ،

فَأَصَابَ الْبَوْلُ إِزَارَهُ، فَزَخَخْتُ بِيَدِيْ عَلَى كَتِفَيْهِ، (وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَضَرَبْتُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ) فَقَالَ: ((أَوْجَعْتِ ابْنِيْ أَصْلَحَكِ اللّٰهُ.)) أَوْ قَالَ: ((رَحِمَكِ اللّٰهُ.)) فَقُلْتُ: أَعْطِنِيْ إِزَارَكَ أَغْسِلْهُ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَيُصَبُّ عَلَى بَوْلِ الْغُلَامِ.))

تخریج الحدیث اسناده صحيح: سنن ابوداؤد: 375، سنن ابن ماجه: 522. (مسند احمد: 26878)

ترجمة الحديث سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور کہا: میں نے خواب میں اپنے گھر یا اپنے حجرے میں آپ کے اعضاء میں سے ایک عضو دیکھا ہے اور میں اس سے گھبرا گئی ہوں، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیٹا جنم دے گی اور تم اس کی کفالت کرو گی۔'' پس سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے واقعی سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو جنم دیا اور ان کو سیدہ ام فضل کے سپرد کر دیا، انھوں نے ان کو سیدنا قثم رضی اللہ عنہ کے دودھ سے دودھ پلایا، ایک دن میں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے کے لیے آپ کے پاس آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پکڑا اور اپنے سینے پر رکھ دیا، پس بچے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے پر پیشاب کر دیا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازار تک پہنچ گیا، میں نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے کندھوں کے درمیان اپنے ہاتھ سے مارا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہاری اصلاح کرے، تم نے میرے بیٹے کو تکلیف دی ہے۔'' یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے۔'' پھر میں نے کہا: آپ اپنا ازار مجھے دے دیں، تاکہ میں اس کو دھو دوں، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صرف بچی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اور بچے کے پیشاب پر پانی بہا دیا جاتا ہے۔''

[445/214]...... عَنْ أَبِيْ لَيْلٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَحْبُوْ حَتّٰى صَعِدَ عَلٰى صَدْرِهِ فَبَالَ عَلَيْهِ، (وَفِيْ رِوَايَةٍ: حَتّٰى رَأَيْتُ بَوْلَهُ عَلٰى بَطْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم) قَالَ: فَابْتَدَرْنَا لِنَأْخُذَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ابْنِيْ ابْنِيْ.)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((دَعُوْا ابْنِيْ لَا تُفْزِعُوْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ بَوْلَهُ.)) ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّ عَلَيْهِ.

تخریج الحدیث صحيح: المعجم الكبير: 6424، مصنف ابن ابى شيبة: 1/120. (مسند احمد: 19056)

ترجمة الحديث سیدنا ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ گھسٹتے ہوئے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے پر چڑھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا، میں نے پیشاب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ پر دیکھا، پس ہم ان کو پکڑنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لپکے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرا بیٹا، میرا بیٹا۔'' ایک روایت میں ہے: ''میرے بیٹے کو چھوڑ دو اور اس کو مت گھبراہٹ میں ڈالو، یہاں تک کہ یہ پیشاب پورا کر لے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور اس پر بہا دیا۔

[446/215]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُوْ لَهُمْ، وَاَنَّهُ أُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صُبُّوْا عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبًّا.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 222، 6355، صحیح مسلم: 286. (مسند احمد: 24192)

ترجمة الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے تھے اور آپ ﷺ ان کے لیے برکت کی دعا کرتے تھے، ایک دفعہ ایک بچے کو لایا گیا اور اس نے آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا، پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر پانی بہا دو۔''

[448/216]...... عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِابْنٍ لِيْ لَمْ يَطْعَمْ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ عَلَيْهِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 223، صحیح مسلم: 287. (مسند احمد: 26996)

ترجمة الحدیث (دوسری سند) نبی کریم ﷺ کے پاس ایک بچے کو اس لیے لایا گیا تا کہ آپ ﷺ اس کو گڑتی دیں، پس آپ ﷺ نے اس کو اپنی گودی میں بٹھا دیا اور اس نے آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا، سو آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اس کے پیچھے لگا دیا، وکیع راوی نے کہا: پس آپ ﷺ نے پانی کو اس کے پیچھے لگایا اور دھویا نہیں۔

[450/217]...... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَوْلُ الْغُلَامِ يُنْضَحُ عَلَيْهِ وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ يُغْسَلُ.)) قَالَ قَتَادَةُ: هٰذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَ بَوْلُهُمَا.

تخریج الحدیث صحیح علی شرط مسلم: سنن ابوداؤد: 377، سنن ابن ماجہ: 525. (مسند احمد: 563)

ترجمة الحدیث (دوسری سند) اسی طرح کی روایت ہے، البتہ اس میں ہے: پس آپ ﷺ نے اس بچے کو اپنی گودی میں رکھا اور اس نے آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا، آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اس پر چھینٹے مار دیئے، یہ بچہ ابھی تک کھانا کھانے کی عمر تک نہیں پہنچا تھا۔ امام زہری نے کہا: یہی نبوی طریقہ نافذ ہو گیا کہ بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جائیں گے اور بچی کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

بَابٌ فِيْمَا جَاءَ فِي الْمَذِيِّ

مذی کا حکم کا بیان

[454/218]...... عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ أَلْقٰى مِنَ الْمَذِيِّ شِدَّةً، فَكُنْتُ أُكْثِرُ الْإِغْتِسَالَ مِنْهُ، فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((إِنَّمَا يُجْزِيْكَ مِنْهُ الْوُضُوْءُ.)) فَقُلْتُ:

كَيْفَ بِمَا يُصِيبُ ثَوْبِيْ؟ فَقَالَ: ((يَكْفِيْكَ أَنْ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَمْسَحَ بِهَا مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ أَصَابَ.))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 210، سنن الترمذی: 115، سنن ابن ماجه: 506. (مسند احمد: 15973)

ترجمة الحديث سیدنا سہل بن حُنَیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے مذی کی وجہ سے بڑی مشقت ہوتی تھی اور میں اس کی وجہ سے بہت زیادہ غسل کیا کرتا تھا، ایک دن جب میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے تو اس سے صرف وضو کافی ہو جائے گا۔'' میں نے کہا: جو کپڑے کو لگ جائے، اس کا کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے بارے میں تجھے یہ عمل کفایت کرے گا کہ تو پانی کا ایک چلّو لے اور کپڑے کے جس جس حصے پر مذی کے لگ جانے کا خیال ہو، اس کو کپڑے کے اُس حصے پر مار دے۔''

[455/219]...... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً وَكُنْتُ أَسْتَحِيْ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ، فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: ((يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَأُنْثَيَيْهِ وَيَتَوَضَّأُ.))

تخریج الحدیث صحيح: صحيح البخاری: 269، صحيح مسلم: 303 بلفظ قريب منه. (مسند احمد: 1009)

ترجمة الحديث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں بہت زیادہ مذی والا آدمی تھا اور آپ ﷺ کی بیٹی (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) کی وجہ سے آپ ﷺ سے سوال کرنے سے شرماتا تھا، اس لیے میں نے سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، پس انھوں نے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عضوِ خاص اور خصیتین کو دھو کر وضو کر لیا کرے۔''

[465/220]...... عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشِ بْنِ أَنَسٍ الْبَكْرِيِّ قَالَ: تَذَاكَرَ عَلِيٌّ وَعَمَّارٌ وَالْمِقْدَادُ الْمَذْيَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنِّيْ رَجُلٌ مَذَّاءٌ وَإِنِّيْ أَسْتَحِيْ أَنْ أَسْأَلَهُ مِنْ أَجْلِ ابْنَتِهِ تَحْتِيْ، فَقَالَ لِأَحَدِهِمَا، لِعَمَّارٍ أَوِ الْمِقْدَادِ: قَالَ عَطَاءٌ: سَمَّاهُ لِيْ عَائِشٌ فَنَسِيْتُهُ، سَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: ((ذَاكَ الْمَذْيُ، لِيَغْسِلْ ذَاكَ مِنْهُ.))، قُلْتُ: مَا ذَاكَ مِنْهُ؟ قَالَ: ذَكَرَهُ، وَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْئَهُ أَوْ يَتَوَضَّأُ مِثْلَ وُضُوْئِهِ وَيَنْضَحُ فِيْ فَرْجِهِ أَوْ فَرْجَهُ.

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مصنف عبد الرزاق: 597. (مسند احمد: 23825)

ترجمة الحديث عائش بن انس بکری کہتے ہیں: سیدنا علی، سیدنا عمار اور سیدنا مقداد رضی اللہ عنہم نے مذی کے

بارے میں بات چیت کی، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے بہت زیادہ مذی آتی ہے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وجہ سے شرم محسوس کرتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی میرے عقد میں ہے، پس انھوں نے سیدنا عمار یا سیدنا مقداد رضی اللہ عنہما میں سے ایک کو کہا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کرے۔ عطا کہتے ہیں: عائش نے تو کسی ایک کا نام لیا تھا، لیکن میں بھول گیا، بہرحال انھوں نے سوال کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ تو مذی ہے، اس کو چاہیے کہ اُس کو دھولیا کرے۔'' میں نے کہا: کس چیز کو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی شرم گاہ کو، اور اچھی طرح وضو کرلیا کرے اور اپنی شرمگاہ پر چھینٹے مارے یعنی دھویا جائے۔''

بَابٌ فِيْمَا جَاءَ فِي الْمَنِيِّ

منی کا بیان

[466/221]...... عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ أَفْرُكُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: أَحُتُّ) الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ يَذْهَبُ فَيُصَلِّيْ فِيْهِ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 372، صحیح مسلم: 288 نحوه. (مسند احمد: 24936)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچتی تھی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے اور اس کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے۔

[472/222]...... عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 229، 230، 231، صحیح مسلم: 289. (مسند احمد: 25293)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا کرتی تھیں۔

بَابٌ فِيْ طَهَارَةِ الْمُسْلِمِ حَيًّا وَمَيِّتًا

مسلمان زندہ ہو یا مردہ، اس کے طاہر ہونے کا بیان

[473/223]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقِيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَنَا جُنُبٌ، فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتّٰى قَعَدَ، فَانْسَلَلْتُ فَأَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ: ((أَيْنَ كُنْتَ؟)) فَقُلْتُ: لَقِيْتَنِيْ

وَأَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجْلِسَ إِلَيْكَ وَأَنَا جُنُبٌ فَانْطَلَقْتُ فَاغْتَسَلْتُ، فَقَالَ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ، اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ.))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 285، صحيح مسلم: 371. (مسند احمد: 8968)

ترجمة الحديث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا، جبکہ میں جنابت کی حالت میں تھا، بہرحال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل پڑا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور میں وہاں سے کھسک گیا اور گھر پہنچ کر غسل کیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی تک بیٹھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''تم کہاں تھے؟'' میں نے کہا: جی آپ مجھے ملے تھے جبکہ میں جنبی تھا اور میں نے اس جنابت والی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھنے کو ناپسند کیا، اس لیے میں نے جا کر غسل کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سبحان اللہ! بے شک مؤمن ناپاک نہیں ہوتا۔''

[475/224]...... عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَقِيَهُ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَأَهْوٰى إِلَيْهِ، قَالَ: قُلْتُ: إِنِّي جُنُبٌ، قَالَ: ((اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ.))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 372. (مسند احمد: 23264)

ترجمة الحديث سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے کسی راستے میں اس کو ملے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف جھکے تو اس نے کہا: میں تو جنابت کی حالت میں ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک مؤمن ناپاک نہیں ہوتا۔''

بَابٌ فِي طَهَارَةِ مَا لَا نَفْسٌ لَهُ سَائِلَةٌ حَيًّا وَمَيِّتًا

جن جانداروں میں بہنے والا خون نہ ہو، ان کی طہارت کا بیان، وہ زندہ ہوں یا مردہ

[477/225]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً، وَإِنَّهُ يَتَّقِي بِجَنَاحِهِ الَّذِي فِيهِ الدَّاءُ، فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3320، 5782. (مسند احمد: 7141)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مکھی کسی کے برتن میں گر جائے تو چونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہوتی ہے اور دوسرے میں شفا اور وہ اُس پر کے ذریعے بچتی ہے،

جس میں بیماری ہوتی ہے، اس لیے آدمی ساری مکھی کو ڈبو دے۔''

[480/226]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ، فَأَمَّا الْمَيْتَتَانِ فَالْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَأَمَّا الدَّمَانِ فَالْكَبِدُ وَالطِّحَالُ.))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابن ماجه: 3218، 3314. (مسند احمد: 5723)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے لیے دو مردار اور دو خون حلال کیے گئے ہیں، پس وہ دو مردار مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون جگر اور تلی ہیں۔''

اَبْوَابُ اَحْكَامِ التَّخَلِّيْ وَالْإِسْتِنْجَاءِ وَالْإِسْتِجْمَارِ وَآدَابِ ذٰلِكَ

قضائے حاجت کرنے، استنجا کرنے، پتھر استعمال کرنے اور ان کے آداب کے ابواب

بَابٌ فِيْ اِرْتِيَادِ الْمَكَانِ الرَّخْوِ وَمَا لَا يَجُوْزُ التَّخَلِّيْ فِيْهِ

قضائے حاجت کے لیے نرم جگہ کو تلاش کرنے کا بیان اور ان مقامات کی تفصیل جہاں قضائے حاجت جائز نہیں ہے

[481/227]...... عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَمْشِيْ فَمَالَ اِلٰى دَمْثٍ فِيْ جَنْبِ حَائِطٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ: ((كَانَ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ اِذَا بَالَ أَحَدُهُمْ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ مِنْ بَوْلِهِ تَتَبَّعَهُ فَقَرَضَهُ بِالْمَقَارِيْضِ.)) وقَالَ: ((اِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَبُوْلَ فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهِ.))

تخریج الحدیث صحيح لغيره: سنن ابوداؤد: 3. (مسند احمد: 19537)

ترجمة الحدیث سیدنا ابوموسیٰ اشعری ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ چل رہے تھے، پس ایک دیوار کے پہلو میں نرم جگہ کی طرف مائل ہوئے اور وہاں پیشاب کیا اور پھر فرمایا: ''جب بنو اسرائیل کا کوئی آدمی پیشاب کرتا اور اگر پیشاب اس کو لگ جاتا تو وہ اس حصے کو قینچیوں سے کاٹتا تھا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس لیے جب تم میں سے کوئی آدمی پیشاب کرے تو وہ نرم جگہ تلاش کر لیا کرے۔''

[482/228]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِتَّقُوْا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَ.)) قِيْلَ: مَا الْمَلَاعِنُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((أَنْ يَقْعُدَ أَحَدُكُمْ فِيْ ظِلٍّ يُسْتَظَلُّ فِيْهِ أَوْ فِيْ طَرِيْقٍ أَوْ فِيْ نَقْعِ الْمَاءِ.))

تخریج الحدیث حسن لغيره: سنن ابن ماجة: 328، عن معاذ بن جبل. (مسند احمد: 2715)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لعنت والے تین مقامات سے بچو۔'' کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ لعنت والے مقامات کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس سائے کو استعمال کیا جاتا ہو، اس میں یا راستے میں یا پانی کے گھاٹ میں پیشاب کرنا۔''

[483/229]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((اِتَّقُوْا اللَّعَّانَيْنِ .)) قَالُوْا: وَمَا اللَّعَّانَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَلَّذِيْ يَتَخَلَّى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ أَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ .))

تخريج الحديث صحيح مسلم: 269 . (مسند احمد: 8853)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو لعنت کرنے والی چیزوں سے بچو۔'' صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ لعنت کرنے والی چیزیں کون سی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی لوگوں کے راستے میں یا سائے میں قضائے حاجت کرتا ہے۔''

بَابُ الْمَوَاضِعِ الَّتِيْ نُهِيَ عَنِ الْبَوْلِ فِيْهَا

ان مقامات کا بیان، جہاں پیشاب کرنے سے منع کیا گیا ہے

[484/230]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((لَايَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْجُحْرِ ، وَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوْا السِّرَاجَ ، فَإِنَّ الْفَأْرَةَ تَأْخُذُ الْفَتِيْلَةَ فَتَحْرِقُ أَهْلَ الْبَيْتِ ، وَأَوْكِئُوْا الْأَسْقِيَةَ وَخَمِّرُوْا الشَّرَابَ وَغَلِّقُوْا الْأَبْوَابَ بِاللَّيْلِ .)) قَالُوْا لِقَتَادَةَ: مَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ؟ قَالَ: يُقَالُ: إِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ .

تخريج الحديث صحيح: سنن ابوداؤد: 29، سنن النسائي: 1/33 . (مسند احمد: 20775)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی آدمی ہرگز بل میں پیشاب نہ کرے، اور جب تم نے سونا ہو تو چراغ کو بجھا دیا کرو، کیونکہ چوہیا اس کی بتی پکڑ کر گھر والوں کو جلا سکتی ہے، مشکیزوں کے منہ باندھ دیا کرو، برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو اور رات کو دروازے بند کر دیا کرو۔'' لوگوں نے قتادہ سے کہا: بل میں پیشاب کرنے کو کیوں ناپسند کیا جاتا ہے؟ انھوں نے کہا: کہا جاتا ہے کہ یہ جنوں کے مسکن ہیں۔

[485/231]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((لا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِيْ مُسْتَحَمِّهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ ، فَإِنَّ عَامَّةَ الْوِسْوَاسِ مِنْهُ))

تخريج الحديث صحيح لغيره: سنن ابوداؤد: 27، سنن ابن ماجه: 304، سنن الترمذي: 21، سنن

النسائی: 34/1. (مسند احمد: 20569)

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی آدمی غسل خانے میں پیشاب نہ کیا کرے، پھر اس میں وضو کرے گا، پس عام وسوسے اسی وجہ سے ہوتے ہیں۔''

فَصْلٌ فِيْمَا جَاءَ فِي الْبَوْلِ مِنْ قِيَامٍ

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا بیان

[490/232]...... عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَتٰى عَلٰى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا، قَالَ حَمَّادُ بْنُ أَبِىْ سُلَيْمَانَ: فَفَحَّجَ رِجْلَيْهِ.

تخريج الحديث صحیح: سنن ابن ماجه: 306. (مسند احمد: 18150)

ترجمة الحديث سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے گندگی والے ڈھیر پر آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ حماد بن ابی سلیمان نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ٹانگوں کو کھلا کیا۔

بَابٌ فِي التَّبَاعُدِ وَالْإِسْتِتَارِ عِنْدَ التَّخَلِّيْ فِي الْفَضَاءِ وَالْكَفِّ عَنِ الْكَلَامِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَقْتَئِذٍ

قضائے حاجت کے وقت دور جانے، کھلی جگہ میں پردہ کرنے اور اس وقت کلام اور سلام کے جواب سے رکے رہنے کا بیان

[492/233]...... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِىْ قُرَادٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم حَاجًّا فَرَأَيْتُهُ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَاتَّبَعْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ أَوِ الْقَدَحِ، فَجَلَسْتُ لَهُ بِالطَّرِيْقِ وَكَانَ إِذَا أَتٰى حَاجَتَهُ أَبْعَدَ.

تخريج الحديث اسناده صحيح: سنن النسائی: 17/1، سنن ابن ماجه: 334. (مسند احمد: 17971)

ترجمة الحديث سیدنا عبدالرحمن بن ابو قراد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لیے جا رہے تھے، پس جب میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلے تو میں پانی کے برتن کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل پڑا اور راستے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بیٹھ گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لیے جاتے تو دور جایا کرتے تھے۔

[494/234]...... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ جَالِسَيْنِ، قَالَ: فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَعَهُ دَرَقَةٌ أَوْ شِبْهُهَا فَاسْتَتَرَ بِهَا فَبَالَ جَالِسًا، قَالَ: فَقُلْنَا: أَيَبُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ: فَجَاءَ نَا فَقَالَ: ((أَوَمَا عَلِمْتُمْ مَا أَصَابَ صَاحِبَ

بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ ، کَانَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ اِذَا أَصَابَهُ شَیْءٌ مِنَ الْبَوْلِ قَرَضَهُ ، فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ فَعُذِّبَ فِیْ قَبْرِہٖ .))

تخریج الحدیث اسنادہ صحیح: سنن ابوداؤد: 22، سنن ابن ماجہ: 346، سنن النسائی: 1/26. (مسند احمد: 17760)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد الرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں اور سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، پس رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے پاس ایک ڈھال یا اس سے ملتی جلتی کوئی چیز تھی، آپ ﷺ نے اس کے ساتھ پردہ کیا اور بیٹھ کر پیشاب کیا، ہم نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ عورت کی طرح پیشاب کرتے ہیں؟ اتنے میں آپ ﷺ واپس تشریف لے آئے اور فرمایا: ''کیا تم جانتے نہیں ہو کہ بنواسرائیل کے ساتھی کو کیا سزا ہوئی، اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب بنواسرائیل کے کسی فرد کو پیشاب لگ جاتا تو وہ اس مقام کو کاٹتا تھا، لیکن ان کے ساتھی نے ان کو ایسا کرنے سے منع کر دیا، پس اس وجہ سے اس کو قبر میں عذاب دیا گیا۔''

[496/235]...... عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا یَخْرُجِ الرَّجُلَانِ یَضْرِبَانِ الْغَائِطَ کَاشِفَیْنِ عَوْرَتَهُمَا یَتَحَدَّثَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ یَمْقُتُ عَلٰی ذٰلِكَ .))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابوداؤد: 15، سنن ابن ماجہ: 342. (مسند احمد: 11310)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو آدمی اس طرح نہ نکلیں کہ وہ دونوں پائخانہ کر رہے ہو، شرمگاہوں کو ننگا کر رکھا ہو اور اس حالت میں گفتگو بھی کر رہے ہوں، کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسی صورت پر سخت ناراض ہوتا ہے۔''

فَصْلٌ فِیْ کَرَاهِیَّةِ رَدِّ السَّلَامِ أَوِ الْاِشْتِغَالِ بِذِکْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی حَالَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ

قضائے حاجت کے دوران سلام کا جواب دینے یا اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہنے کی کراہیت کا بیان

[497/236]...... عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ أَنَّهُ سَلَّمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ یَتَوَضَّأُ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ حَتّٰی تَوَضَّأَ فَرَدَّ عَلَیْهِ ، وقَالَ: ((اِنَّهُ لَمْ یَمْنَعْنِیْ أَنْ أَرُدَّ عَلَیْكَ اِلَّا أَنِّیْ کَرِهْتُ أَنْ أَذْکُرُ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰی طَهَارَةٍ .)) قَالَ: فَکَانَ الْحَسَنُ مِنْ أَجْلِ هٰذَا الْحَدِیْثِ یَکْرَهُ أَنْ یَقْرَأَ أَوْ یَذْکُرَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰی یَطْهُرَ .

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 17، سنن ابن ماجہ: 350، سنن النسائی: 1/37. (مسند

احمد: 19034)

ترجمة الحديث: سیدنا مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہا، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر رہے تھے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور پھر جواب دیا اور فرمایا: ''مجھے اس چیز نے تیرا جواب دینے سے روکا کہ میں طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ناپسند کرتا ہوں۔'' اسی حدیث کی وجہ سے جنابِ حسن طہارت کے بغیر قراءت کرنے یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

بَابٌ فِيمَا يَقُوْلُ الْمُتَخَلِّيْ عِنْدَ دُخُوْلِهِ وَخُرُوْجِهِ

قضائے حاجت کرنے والے کا داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت دعا پڑھنے کا بیان

[502/237]...... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ .))

تخريج الحديث: صحيح البخاري: 142، 6322، صحيح مسلم: 375. (مسند احمد: 11947)

ترجمة الحديث: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ...... اے اللہ! میں خبیث جنوں اور خبیث جنیوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

[504/238]...... عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ، فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ .))

تخريج الحديث: صحيح: سنن ابوداؤد: 6، سنن ابن ماجه: 296. (مسند احمد: 19286)

ترجمة الحديث: سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ان طہارت خانوں میں شیطان حاضر ہوتے ہیں، اس لیے جب کوئی آدمی ان میں داخل ہو تو وہ یہ دعا پڑھا کرے: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ......اے اللہ! بے شک میں خبیث جنوں اور خبیث جنیوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

[505/239]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ: ((غُفْرَانَكَ .))

تخريج الحديث: حسن: سنن ابوداؤد: 30، سنن الترمذي: 7، سنن ابن ماجه: 300. (مسند احمد: 25220)

ترجمة الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو کہتے: ”غُفْرَانَکَ ......(اے اللہ!) میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں۔“

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ اِسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ أَوِ اسْتِدْبَارِهَا وَقْتَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ

قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے یا پیٹھ کرنے سے منع کرنے کا بیان

[506/240]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الزُّبَيْدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَبُوْلُ أَحَدُكُمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ.)) وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَ النَّاسَ بِذٰلِكَ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 317. (مسند احمد: 17700)

ترجمة الحدیث سیدنا عبداللہ بن حارث زبیدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں پہلا آدمی ہوں، جس نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”تم میں سے کوئی آدمی قبلہ رخ ہو کر پیشاب نہ کرے۔“ اور میں پہلا آدمی ہوں، جس نے لوگوں کو یہ حدیث بیان کی۔

[508/241]...... عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ وَهُوَ بِمِصْرَ: مَا أَدْرِيْ كَيْفَ أَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْكَرَايِيْسِ؟ يَعْنِي الْكُنُفَ، وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ أَوِ الْبَوْلِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا.))

تخریج الحدیث اسناده صحیح: سنن النسائی: 21/1. (مسند احمد: 23514)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، جبکہ وہ مصر میں تھے: میں نہیں جانتا کہ میں ان طہارت خانوں کو کیسے استعمال کروں، جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”جب کوئی پیشاب یا پائخانہ کرنے کے لیے جائے تو وہ قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ پیٹھ۔“

[509/242]...... عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَتٰى أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلَنَّ الْقِبْلَةَ وَلٰكِنْ لِيُشَرِّقْ أَوْ لِيُغَرِّبْ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا الشَّامَ وَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ جُعِلَتْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 144. (مسند احمد: 23524)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی آدمی قضائے حاجت کے لیے آئے تو وہ قبلہ کی طرف رخ نہ کرے، اسے چاہیے کہ وہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کر

لے۔'' وہ کہتے ہیں: جب ہم شام میں آئے تو دیکھا کہ طہارت خانے قبلہ رخ بنائے گئے تھے، پس ہم پھر جاتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتے تھے۔

[510/243]...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ، اِذَا أَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوْا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا)) وَنَهٰى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ ((وَلَا یَسْتَطِیْبُ الرَّجُلُ بِیَمِیْنِهِ.))

تخریج الحدیث اسنادہ قوی: سنن ابوداؤد: 8، سنن ابن ماجہ: 312، صحیح مسلم: 265. (مسند احمد: 7368)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہارے لیے والد کی طرح ہوں، جب تم قضائے حاجت کے لیے آؤ تو نہ قبلہ کی طرف منہ کیا کرو اور نہ پیٹھ۔'' پھر آپ ﷺ نے (استنجا میں) لید اور بوسیدہ ہڈی استعمال کرنے سے منع کیا اور نیز فرمایا: ''آدمی دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کرے۔''

[511/244]...... عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِیْنَ وَهُمْ یَسْتَهْزِئُوْنَ بِهِ: اِنِّی لَأَرٰی صَاحِبَكُمْ یُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَائَةَ، قَالَ سَلْمَانُ: أَجَلْ، أَمَرَنَا أَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ (وَفِی رِوَایَةٍ: وَلَا نَسْتَدْبِرَهَا) وَلَا نَسْتَنْجِیَ بِأَیْمَانِنَا وَلَا نَكْتَفِیَ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَیْسَ فِیْهَا رَجِیْعٌ وَلَا عَظْمٌ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 262. (مسند احمد: 23703)

ترجمۃ الحدیث سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی مشرک نے مذاق کرتے ہوئے کہا: میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا نبی تو تم لوگوں کو قضائے حاجت کے آداب تک کی تعلیم دیتا ہے۔ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: جی بالکل، آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم (قضائے حاجت کے وقت) قبلہ کی طرف منہ نہ کریں اور نہ پیٹھ اور دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کریں اور تین پتھروں سے کم پر اکتفا نہ کریں اور ان میں کوئی لید، گوبر اور ہڈی نہیں ہونی چاہیے۔

بَابٌ فِیْمَا جَاءَ فِی الْاِسْتِجْمَارِ وَآدَابِهِ

پتھروں سے استنجا کرنے اور اس کے آداب کا بیان

[519/245]...... عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَلْیَنْثُرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْیُوْتِرْ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 237. (مسند احمد: 7221)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو وضو کرے تو وہ ناک جھاڑے اور جو پتھروں سے استنجاء کرے، وہ طاق پتھر استعمال کرے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِي النَّهْيِ عَنِ الْإِسْتِجْمَارِ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ

تین پتھروں سے کم پر اکتفا کرنے سے نہی کا بیان

[521/246]...... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ لَهُ الْمُشْرِكُوْنَ: إِنَّا نَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتّٰى يُعَلِّمَكُمُ الْخِرَاءَةَ، قَالَ: أَجَلْ، إِنَّهُ يَنْهَانَا أَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِيَمِيْنِهِ أَوْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَيَنْهَانَا عَنِ الرَّوْثِ وَالْعِظَامِ وَقَالَ: ((لَا يَسْتَنْجِيْ أَحَدُكُمْ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ.))

تخریج الحدیث: صحیح مسلم: 262. (مسند احمد: 23708)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکوں نے ان سے مذاق کرتے ہوئے کہا: ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارا نبی تو تمہیں قضائے حاجت کے آداب کی بھی تعلیم دیتا ہے، انھوں نے آگے سے کہا: جی بالکل، بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کیا ہے کہ کوئی آدمی دائیں ہاتھ سے استنجا کرے یا قبلہ رخ ہو کو قضائے حاجت کرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں لید اور ہڈی سے استنجا کرنے سے منع کیا ہے، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی آدمی تین پتھروں سے کم سے استنجا نہ کرے۔''

[524/247]...... عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ لِلْحَاجَةِ فَلْيَسْتَطِبْ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ فَإِنَّهَا تُجْزِئُهُ.))

تخریج الحدیث: **صحیح لغیرہ:** سنن ابوداؤد: 40، سنن النسائی: 1/41. (مسند احمد: 24771)

ترجمۃ الحدیث: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی قضائے حاجت کے لیے جائے تو وہ تین پتھروں سے استنجا کیا کرے، پس بے شک یہ اس کو کفایت کریں گے۔''

[525/248]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ أُعَلِّمُكُمْ، فَإِذَا أَتٰى أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوْهَا وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلَا يَسْتَنْجِيْ أَحَدُكُمْ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ.))

تخریج الحدیث: **اسنادہ قوی:** سنن ابوداؤد: 8، سنن ابن ماجہ: 312، وأخرجہ مختصرا مسلم: 265. (مسند احمد: 7409)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہارے لیے والد کی طرح ہوں اور تمہیں اسی طرح تعلیم دیتا ہوں، پس جب کوئی آدمی قضائے حاجت کے لیے جائے تو نہ وہ قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ پیٹھ کرے اور کوئی آدمی تین پتھروں سے کم سے استنجا نہ کرے۔''

بَابٌ فِيْمَا يَجُوْزُ الْإِسْتِجْمَارُ بِهِ وَمَا لَا يَجُوْزُ

ان چیزوں کا بیان جن سے استنجا کرنا جائز ہے اور جن سے ناجائز ہے

[526/249]...... عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لِحَاجَتِهِ فَقَالَ: ((الْتَمِسْ لِيْ ثَلَاثَةَ أَحْجَارٍ .)) قَالَ: فَأَتَيْتُهُ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ ، قَالَ: فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَأَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ: ((اِنَّهَا رِكْسٌ .))

تخریج الحديث صحيح البخاري: 156 . (مسند احمد: 3966)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے نکلے اور فرمایا: ''میرے لیے تین پتھر تلاش کر کے لاؤ۔'' پس میں دو پتھر اور ایک لید لے کر آیا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو پتھر لے لیے اور لید پھینک دی اور فرمایا: ''یہ گندی ہے۔''

[528/250]...... وَعَنْهُ أَيْضًا ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَتَاهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ وَمَعَهُ عَظْمٌ حَائِلٌ وَبَعْرَةٌ وَفَحْمَةٌ فَقَالَ: ((لَاتَسْتَنْجِيَنَّ بِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا ، اِذَا خَرَجْتَ اِلَى الْخَلَاءِ .))

تخریج الحديث صحيح: سنن ابوداؤد: 39 . (مسند احمد: 4375)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنوں والی رات کو ان کے پاس آئے، جبکہ ان کے پاس بوسیدہ ہو جانے والی ہڈی، اونٹ کی مینگنی اور کوئلے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تو قضائے حاجت کے لیے جائے تو ان میں سے کسی چیز سے استنجا نہیں کرنا۔''

[530/251]...... عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ(رضی اللہ عنہ): هَلْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْلَةَ الْجِنِّ مِنْكُمْ أَحَدٌ؟ فَقَالَ: مَا صَحِبَهُ مِنَّا أَحَدٌ وَلٰكِنَّا قَدْ فَقَدْنَاهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَقُلْنَا: أُغْتِيلَ؟ أُسْتُطِيرَ؟ مَا فَعَلَ؟ قَالَ: فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ ، فَلَمَّا كَانَ فِيْ وَجْهِ الصُّبْحِ أَوْ قَالَ: فِي السَّحَرِ اِذَا نَحْنُ بِهِ يَجِيْءُ مِنْ قِبَلِ حِرَاءَ ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَذَكَرُوْا الَّذِيْ كَانُوْا فِيْهِ فَقَالَ: ((اِنَّهُ أَتَانِيْ دَاعِيْ الْجِنِّ فَأَتَيْتُهُمْ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ .)) قَالَ: فَانْطَلَقَ بِنَا فَأَرَانِيْ آثَارَهُمْ وَآثَارَ نِيْرَانِهِمْ ، قَالَ:

وقَالَ الشَّعْبِيُّ: سَأَلُوْهُ الزَّادَ، قَالَ ابْنُ أَبِي الزَّائِدَةَ: قَالَ عَامِرٌ: فَسَأَلُوْهُ لَيْلَتَئِذٍ الزَّادَ وَكَانُوْا مِنْ جِنِّ الْجَزِيْرَةِ فَقَالَ: ((كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِيْ أَيْدِيْكُمْ أَوْفَرَ مَا كَانَ عَلَيْهِ لَحْمًا، وَكُلُّ بَعْرَةٍ أَوْ رَوْثَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ، فَلَا تَسْتَنْجُوْا بِهِمَا فَإِنَّهَا زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 450. (مسند احمد: 4149)

ترجمة الحديث علقمہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا جنّوں والی رات کو تم میں سے کوئی آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا؟ انھوں نے کہا: ہم میں سے کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں تھا، ہوا یوں کہ ہم نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گم پایا، ہم نے کہا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخفی انداز میں قتل کر دیا گیا ہے؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہیں لے جایا گیا ہے؟ آخر ہوا کیا ہے؟ ہم نے انتہائی بدترین رات گزاری، جب صبح سے پہلے کا یا سحری کا وقت تھا تو ہم نے اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غارِ حراء کی طرف سے آتے ہوئے دیکھا، ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول!، پھر ہم نے ساری بات بتلائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنّوں کا داعی میرے پاس آیا، اس لیے میں ان کے پاس چلا گیا اور ان پر قرآن مجید کی تلاوت کی۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں لے کر گئے اور ان کے اور ان کی آگ کے نشانات دکھائے۔ وہ جزیرۂ عرب کے جنّوں میں سے تھے اور انھوں نے اس رات کو اپنے زاد کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر ہڈی جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو، تمہارے ہاتھ ایسی حالت میں لگے گی کہ اس پر بہت زیادہ گوشت ہوگا، (وہ تمہارا زاد ہے) اور ہر مینگنی اور لید تمہارے چوپائیوں کا چارہ ہے، پس تم لوگ ان دو چیزوں سے استنجا نہ کیا کرو، کیونکہ یہ چیزیں تمہارے جن بھائیوں کا زاد ہیں۔''

بَابٌ فِي الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ وَالنَّهْيِ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ بِالْيَمِيْنِ وَالْإِسْتِنْجَاءِ بِهَا

پانی سے استنجا کرنے کا بیان اور دائیں ہاتھ سے عضوِ خاص کو چھونے اور اس سے استنجاء کرنے سے نہی کا بیان

[531/252]...... عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ أَوْ يَسْتَطِيْبَ بِيَمِيْنِهِ))

تخریج الحدیث صحیح البخاري: 153، صحیح مسلم: 267. (مسند احمد: 22522)

ترجمة الحديث سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ آدمی برتن میں سانس لے یا دائیں ہاتھ سے عضوِ تناسل کو چھوئے یا دائیں ہاتھ سے استنجا کرے۔

[533/253]...... عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ قَالَ: مَا مَسَسْتُ فَرْجِي بِيَمِينِي مُنْذُ بَايَعْتُ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وسلم .

تخریج الحدیث **اسنادہ صحیح علی شرط مسلم:** المعجم الكبير: 192/18، مستدرك الحاكم: 472/3. (مسند احمد: 19943)

ترجمة الحديث سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے جب سے دائیں ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی، اس وقت سے اس کو اپنی شرم گاہ پر نہیں لگایا۔

[534/254]...... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وسلم يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ نَحْوِيْ اِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةً فَيَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ .

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 152، صحيح مسلم: 271. (مسند احمد: 12754)

ترجمة الحديث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو میں اور میری طرح کا ایک لڑکا پانی کا برتن اور برچھی اٹھاتے، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی سے استنجا کرتے تھے۔

[535/255]...... عَنْ اَنَسٍ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وسلم اِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهٖ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَيَغْسِلُ بِهٖ .

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 217، صحيح مسلم: 271. (مسند احمد: 12100)

ترجمة الحديث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لیے جاتے تھے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی لاتا تھا، اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم استنجا کرتے تھے۔

[539/256]...... عَنْ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيِّ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وسلم أَتَاهُمْ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءَ، فَقَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدْ أَحْسَنَ عَلَيْكُمُ الثَّنَاءَ فِي الطُّهُوْرِ فِيْ قِصَّةِ مَسْجِدِكُمْ، فَمَا هٰذَا الطُّهُوْرُ الَّذِيْ تَطَهَّرُوْنَ بِهٖ؟)) قَالُوْا: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا نَعْلَمُ شَيْئًا اِلَّا أَنَّهُ كَانَ لَنَا جِيْرَانٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَكَانُوْا يَغْسِلُوْنَ أَدْبَارَهُمْ مِنَ الْغَائِطِ فَغَسَلْنَا كَمَا غَسَلُوْا .

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ:** المعجم الكبير: 348/17، صحيح ابن خزيمة: 83، مستدرك الحاكم: 155/1. (مسند احمد: 15485)

ترجمة الحديث سیدنا عویم بن ساعدہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُن لوگوں کے پاس مسجد قباء میں تشریف لے گئے اور فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری مسجد کا ذکر کر کے طہارت کے معاملے میں تمہاری اچھی تعریف کی ہے، تو یہ کون سی پاکیزگی ہے، جو تم اختیار کرتے ہو؟'' انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! اے اللہ کے

رسول! اس معاملے میں کوئی چیز ہمارے علم میں تو نہیں ہے، البتہ یہ بات ضرور ہے کہ یہودی لوگ ہمارے پڑوسی تھے اور وہ پائخانہ کر کے اپنی پچھلی طرف کو دھوتے تھے، پس ہم نے بھی ان کی طرح اس حصے کو دھونا شروع کر دیا۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِسْتِبْرَاءِ مِنَ الْبَوْلِ

پیشاب سے بچنے کا بیان

[543/257]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: ((إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ (وَقَالَ وَكِيعٌ: مِنْ بَوْلِهِ) وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ.))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 218، صحيح مسلم: 292. (مسند احمد: 1980)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا: ''بے شک اِن دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی مشکل کام کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا، ان میں سے ایک اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا تھا۔''

[544/258]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْبَوْلِ.))

تخریج الحدیث **اسناده صحيح على شرط الشيخين**: سنن ابن ماجه: 348. (مسند احمد: 8331)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''عذابِ قبر زیادہ تر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے۔''

[547/259]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَقُومَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ وَبِهِ أَذًى مِنْ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ))

تخریج الحدیث **صحيح بطرقه وشواهده**: سنن ابن ماجه: 618. (مسند احمد: 10094)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی آدمی نماز کے لیے اس حالت میں نہ جائے کہ اس کے ساتھ پائخانہ یا پیشاب کی نجاست لگی ہوئی ہو''۔

فَصْلٌ فِي نَضْحِ الْفَرْجِ بِالْمَاءِ بَعْدَ الْإِسْتِنْجَاءِ

استنجاء کے بعد شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارنے کا بیان

[548/260]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ

بْـنُ مَهْدِيٍّ أَنَا سُفْيَانُ وَزَائِدَةُ عَـنْ مَـنْـصُـوْرٍ عَـنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ أَوْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فِيْ حَدِيْثِهِ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَالَ وَتَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرْجَهُ بِالْمَاءِ، وَقَالَ يَحْيٰى فِيْ حَدِيْثِهِ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَالَ وَنَضَحَ فَرْجَهُ (وَفِيْ لَفْظٍ: بَالَ ثُمَّ نَضَحَ فَرْجَهُ)

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 167، 168، سنن ابن ماجه: 461. (مسند احمد: 23469)

ترجمۃ الحدیث سیدنا حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ نے پیشاب کیا اور وضو کیا اور اپنی شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ یحیٰی بن سعید کے الفاظ یہ تھے: بے شک نبی کریم ﷺ نے پیشاب کیا اور اپنی شرمگاہ پر چھینٹے مارے، ایک روایت میں ہے: آپ ﷺ نے پیشاب کیا اور پھر اپنی شرمگاہ پر چھینٹے مارے۔

أَبْوَابُ السِّوَاكِ
مسواک کے ابواب

بَابٌ فِيمَا جَاءَ فِي فَضْلِ السِّوَاكِ
مسواک کی فضیلت کا بیان

[552/261]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ، فَإِنَّهُ مَطْيَبَةٌ لِلْفَمِ وَمَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ.

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: المعجم الاوسط: 3113، سلسلة الصحيحة: 2517. (مسند احمد: 5865)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم مسواک کا لازمی طور پر اہتمام کرو، کیونکہ یہ منہ کو پاک کرنے والا اور ربّ کو راضی کرنے والا ہے۔''

[553/262]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ بِالسِّوَاكِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَوْ حَسِبْتُ أَنْ سَيَنْزِلُ فِيهِ قُرْآنٌ.))

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: مسند ابویعلی: 23300، وابن ابی شیبة: 171/1. (مسند احمد: 2125)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے مسواک کرنے کا اتنا حکم دیا گیا کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ عنقریب اس کے بارے میں قرآن مجید نازل ہو جائے گا۔''

[555/263]...... عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ بِالسِّوَاكِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيَّ.))

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: المعجم الكبير: 189/22. (مسند احمد: 16007)

ترجمة الحديث سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے مسواک

کرنے کا اتنا حکم دیا گیا کہ میں ڈرنے لگ گیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کو فرض کر دیا جائے۔''

[556/264]...... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ .))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 888 . (مسند احمد: 12459)

ترجمة الحديث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تم کو مسواک کرنے کی بہت زیادہ تاکید کی ہے۔''

[558/265]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يَسْتَنُّ فَأَعْطَى أَكْبَرَ الْقَوْمِ وَقَالَ: ((اِنَّ جِبْرِيْلَ أَمَرَنِيْ أَنْ أُكَبِّرَ .))

تخریج الحدیث **حسن**: سنن البيهقی: 40/1، صحيح مسلم: 2271، صحيح البخاری: 246 معلقًا بصيغة الجزم . (مسند احمد: 6226)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مسواک لوگوں کے بڑے آدمی کو دے دی اور فرمایا: ''بے شک جبریل علیہ السلام نے مجھے بڑے آدمی کو مسواک دینے کا حکم دیا۔''

بَابٌ فِيْمَا جَاءَ فِي السِّوَاكِ عِنْدَ الصَّلٰوةِ

نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم

[560/266]...... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَأَخَّرْتُ عِشَاءَ الْآخِرَةِ اِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ، فَاِنَّهُ اِذَا مَضٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ هَبَطَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَلَمْ يَزَلْ هُنَاكَ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَيَقُوْلَ قَائِلٌ: أَلَا سَائِلٌ يُعْطٰى، أَلَا دَاعٍ يُجَابُ، أَلَا سَقِيْمٌ يَسْتَشْفِيْ، فَيُشْفٰى، أَلَا مُذْنِبٌ يَسْتَغْفِرُ فَيُغْفَرَلَهُ .))

تخریج الحدیث **حسن لغيره**: سنن الدارمی: 1484، سنن البيهقی: 36/1 . (مسند احمد: 967)

ترجمة الحديث سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر مجھے اپنی امت پر مشقت ڈالنے کا خطرہ نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا اور نماز عشا کو رات کے پہلے ایک تہائی

حصے تک مؤخر کر دیتا، اس کی وجہ یہ ہے کہ جب رات کا پہلا ایک تہائی گزرتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور طلوع فجر تک یہیں رہتے ہیں، اس دورانیے میں ایک کہنے والا یہ کہتا رہتا ہے: کیا کوئی سوال کرنے والا ہے کہ اس کو دیا جائے، کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کو جواب دیا جائے، کیا شفا طلب کرنے والا کوئی مریض ہے کہ اس کو شفا دے دی جائے اور بخشش طلب کرنے والا کوئی گنہگار ہے کہ اس کو بخش دیا جائے۔''

بَابٌ فِيمَا جَاءَ فِي السِّوَاكِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا بیان

[565/267]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ الْوُضُوْءِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: لَأَمَرْتُهُمْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ بِوُضُوْءٍ وَمَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ سِوَاكٌ) وَلَأَخَّرْتُ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ شَطْرِ اللَّيْلِ))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 887، صحیح مسلم: 252. (مسند احمد: 7412)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر مجھے اپنی امت پر مشقت ڈالنے کا احساس نہ ہوتا تو میں ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دے دیتا اور نمازِ عشا کو ایک تہائی رات یا نصف رات تک مؤخر کر دیتا۔'' ایک روایت میں ہے: ''میں ان کو ہر نماز کے ساتھ وضو کا اور ہر وضو کے ساتھ نماز کا حکم دے دیتا۔''

بَابٌ فِيمَا جَاءَ فِيْ كَيْفِيَّةِ التَّسَوُّكِ بِالْعُوْدِ وَتَسَوُّكِ الْمُتَوَضِّيءِ بِإِصْبَعِهِ عِنْدَ الْمَضْمَضَةِ

لکڑی سے مسواک کرنے کی کیفیت اور کلی کرتے وقت وضو کرنے والے آدمی کا اپنی انگلی سے مسواک کرنے کا بیان

[567/268]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يَسْتَاكُ وَهُوَ وَاضِعٌ طَرْفَ السِّوَاكِ عَلَى لِسَانِهِ يَسْتَنُّ إِلَى فَوْقَ، فَوَصَفَ حَمَّادٌ كَأَنَّهُ يَرْفَعُ سِوَاكَهُ، قَالَ حَمَّادٌ: وَوَصَفَهُ لَنَا غَيْلَانُ قَالَ: كَانَ يَسْتَنُّ طُوْلًا.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 244، صحیح مسلم: 254. (مسند احمد: 19737)

ترجمة الحدیث: سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ پر داخل ہوا، جبکہ آپ ﷺ مسواک کر رہے تھے اور مسواک کا کنارہ زبان پر تھا اور اوپر کو مسواک کر رہے تھے۔ حماد نے اس کیفیت کو یوں بیان کیا کہ گویا کہ آپ ﷺ اپنے مسواک کو اٹھا رہے تھے، پھر حماد نے کہا کہ غیلان نے ہمیں یہ کیفیت بیان کی کہ آپ ﷺ طول میں مسواک کرتے تھے۔

بَابُ السِّوَاكِ عِنْدَ الْاِسْتِيْقَاظِ مِنَ النَّوْمِ وَعِنْدَ التَّهَجُّدِ وَدُخُوْلِ الْمَنْزِلِ

نیند سے بیدار ہوتے وقت، تہجد کے وقت اور گھر میں داخل ہوتے وقت مسواک کرنے کا بیان

[569/269]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ اِلَّا وَالسِّوَاكُ عِنْدَهُ، فَاِذَا اسْتَيْقَظَ بَدَأَ بِالسِّوَاكِ.

تخریج الحدیث: حسن: مسند ابو یعلی: 5749، المعجم الکبیر: 13598. (مسند احمد: 5979)

ترجمة الحدیث: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی سوتے تھے، مسواک آپ ﷺ کے پاس ہوتی تھی، پس جب آپ ﷺ بیدار ہوتے تو مسواک سے شروع کرتے۔

[571/270]...... عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: اِذَا قَامَ مِنَ التَّهَجُّدِ) يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ.

تخریج الحدیث: صحیح البخاری: 245، صحیح مسلم: 255. (مسند احمد: 23242)

ترجمة الحدیث: سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو اٹھتے تھے، ایک روایت میں ہے: جب تہجد کے لیے بیدار ہوتے تو اپنے منہ کو مسواک کے ذریعے صاف کرتے۔

[572/271]...... عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا.)) قَالَ: وَسَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ؟ قَالَتْ: بِالسِّوَاكِ.

تخریج الحدیث: صحیح علی شرط مسلم: سنن النسائی: 164/3، صحیح مسلم: 253. (مسند احمد: 24144)

ترجمة الحدیث: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بارش کو دیکھتے تو یہ دعا کرتے: ''اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا ......اے اللہ! نفع مند بارش نازل فرما۔'' شریح کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ

نبی کریم ﷺ جب گھر میں داخل ہوتے تو کسی چیز سے ابتدا کرتے تھے، انھوں نے کہا: مسواک سے۔

[573/272]...... عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا لَا أَعُدُّ وَلَا أُحْصِيْ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ.

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ**: سنن ابوداؤد: 2364، سنن الترمذی: 725. (مسند احمد: 15678، 15688)

ترجمة الحدیث سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اَن گنت اور بے شمار دفعہ روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا۔

أَبْوَابُ الْوُضُوْءِ
وضوء کے ابواب

بَابٌ فِيْمَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْوُضُوْءِ وَإِسْبَاغِهِ
وضو کی فضیلت اور اس کو پوری طرح کرنے کا بیان

[576/273]...... عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ نَاسًا دَخَلُوْا عَلَى ابْنِ عَامِرٍ فِيْ مَرَضٍ فَجَعَلُوْا يُثْنُوْنَ عَلَيْهِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَمَا إِنِّيْ لَسْتُ بِأَغَشِّهِمْ لَكَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا يَقْبَلُ صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ وَلَا صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 224. (مسند احمد: 4700)

ترجمۃ الحدیث سیدنا مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عامر کی بیماری کے دوران کچھ لوگ ان کے پاس آئے اور ان کی تعریف کرنے لگے، لیکن سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں تجھے دھوکہ دینے والوں میں سے نہیں ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک اللہ تعالیٰ خیانت کے مال سے صدقہ اور وضو کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا۔''

[577/274]...... عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ، قَالَ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يُقَرِّبُ وَضُوْئَهُ ثُمَّ يَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَنْتَثِرُ إِلَّا خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ فَمِهِ وَ خَيَاشِيْمِهِ مَعَ الْمَاءِ حِيْنَ يَنْتَثِرُ، ثُمَّ يَغْسِلُ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى إِلَّا خَرَجَتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَجَتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَطْرَافِ أَنَامِلِهِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَجَتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَّا خَرَجَتْ خَطَايَا قَدَمَيْهِ مِنْ أَطْرَافِ أَصَابِعِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَيُثْنِيْ عَلَيْهِ بِالَّذِيْ هُوَ لَهُ أَهْلٌ ثُمَّ يَرْكَعُ

رَكْعَتَيْنِ إِلَّا خَرَجَ مِنْ ذَنْبِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ .)) قَالَ أَبُوْ أُمَامَةَ: يَا عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ! أُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ، أَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ أَيُعْطَى الرَّجُلُ هٰذَا كُلَّهُ فِيْ مَقَامِهِ؟ قَالَ: فَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ: يَا أَبَا أُمَامَةَ! لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّيْ وَرَقَّ عَظْمِيْ وَاقْتَرَبَ أَجَلِيْ وَمَا بِيْ مِنْ حَاجَةٍ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى رَسُوْلِهِ ﷺ، لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، لَقَدْ سَمِعْتُهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ .

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 832. (مسند احمد: 17019)

ترجمة الحدیث سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! وضو کے بارے میں مجھے بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں جو آدمی بھی وضو کا پانی قریب کرتا ہے، پھر کلی کرتا ہے، ناک میں پانی چڑھاتا ہے اور ناک کو جھاڑتا ہے، مگر جب وہ ناک کو جھاڑتا ہے تو پانی کے ساتھ اس کے منہ اور نتھنوں سے گناہ نکل جاتے ہیں، پھر جب وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق چہرہ دھوتا ہے تو داڑھی کے کناروں سے پانی کے ساتھ اس کے چہرے کے گناہ خارج ہو جاتے ہیں، پھر جب وہ کہنیوں سمیت بازوؤں کو دھوتا ہے تو انگلیوں کے پوروں سے بازوؤں کی غلطیاں نکل جاتی ہیں، پھر جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے بالوں کے کناروں سے پانی کے ساتھ اس کے سر کے گناہ خارج ہو جاتے ہیں، پھر جب وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ٹخنوں تک پاؤں دھوتا ہے تو اس کی انگلیوں کے کناروں سے اس کے پاؤں کے گناہ نکل جاتے ہیں، پھر جب وہ کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثنا بیان کرتا ہے، جو اس کے شایانِ شان ہوتی ہے اور پھر دو رکعتیں ادا کرتا ہے تو وہ گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے، جیسے اس دن تھا، جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔'' ابوامامہ نے کہا: اے عمرو بن عبسہ! ذرا اپنی کہی ہوئی بات پر غور کرو، کیا تم نے یہ باتیں رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں؟ کیا بندے کو یہ سب کچھ ایک مقام پر ہی عطا کر دیا جاتا ہے؟ سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوامامہ! میری عمر بڑی ہو گئی ہے، ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں، میری موت کا وقت قریب آ چکا ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ پر اور رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اگر میں نے آپ ﷺ سے ایک یا دو یا تین دفعہ سنا ہوتا (تو میں یہ حدیث بیان نہ کرتا) تو میں نے تو آپ ﷺ سے سات یا اس سے بھی زیادہ مرتبہ سنا ہے۔

[582/275]...... (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ آخَرَ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ مَوْلَى بَنِيْ هَاشِمٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ أَبُوْ غَسَّانَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ فِيْهِ وَأَنْفِهِ، وَمَنْ غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ، وَمَنْ غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ

أَظْفَارِهِ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ، وَمَنْ مَسَحَ رَأْسَهُ وَأُذُنَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ رَأْسِهِ أَوْ شَعْرِ أُذُنَيْهِ، وَمَنْ غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ أَظْفَارِهِ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ، ثُمَّ كَانَتْ خُطَاهُ إِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن نسائی: 103، سنن ابن ماجة: 282.

ترجمة الحدیث (دوسری سند) سیدنا ابوعبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا، اس کے منہ اور ناک سے گناہ نکل جائیں گے، جس نے چہرہ دھویا، اس کی آنکھ کی پلکوں کی جڑوں سے گناہ خارج ہو جائیں گے، جس نے بازو دھوئے، اس کے ناخنوں سے یا ناخنوں کے نیچے سے گناہ نکل جائیں گے، جس نے سر اور کانوں کا مسح کیا، اس کے سر سے یا دونوں کانوں کے بالوں سے گناہ ساقط ہو جائیں گے اور جس نے پاؤں دھوئے، اس کے ناخنوں سے یا ناخنوں کے نیچے سے غلطیاں نکل جائیں گی، پھر اس کا مسجد کی طرف چلنا زائد ہوگا۔''

[586/276]...... عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَظَهْرِ قَدَمَيْهِ ثُمَّ ضَحِكَ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: أَلَا تَسْأَلُونِّي عَمَّا أَضْحَكَنِي؟ فَقَالُوا: مِمَّ ضَحِكْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا بِمَاءٍ قَرِيبًا مِنْ هٰذِهِ الْبُقْعَةِ فَتَوَضَّأَ كَمَا تَوَضَّأْتُ ثُمَّ ضَحِكَ، فَقَالَ: ((أَلَا تَسْأَلُونِّي مَا أَضْحَكَنِي؟)) فَقَالُوا: مَا أَضْحَكَكَ؟ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا دَعَا بِوَضُوءٍ فَغَسَلَ وَجْهَهُ حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ خَطِيئَةٍ أَصَابَهَا بِوَجْهِهِ، فَإِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ كَانَ كَذٰلِكَ، وَإِنْ مَسَحَ بِرَأْسِهِ كَانَ كَذٰلِكَ، وَإِذَا طَهَّرَ قَدَمَيْهِ كَانَ كَذٰلِكَ.))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مصنف ابن ابی شیبة: 8/1، مسند البزار: 420، مختصراً (مسند احمد: 586)

ترجمة الحدیث سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے پانی منگوایا اور وضو کیا، کلی کی، ناک میں پانی چڑھایا، پھر تین بار چہرہ دھویا، تین دفعہ بازو دھوئے اور پھر اپنے سر اور پاؤں کے ظاہری حصے کو مسح کیا اور پھر ہنس پڑے اور اپنے ساتھیوں سے کہا: کیا تم مجھ سے اس چیز کے بارے میں سوال نہیں کرو گے، جس نے مجھے ہنسایا ہے؟ لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ کے قریب تھے، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اس وضو کی طرف وضو

کیا اور پھر مسکرا پڑے اور فرمایا: ''کیا تم لوگ مجھ سے اس چیز کے بارے میں سوال نہیں کرو گے، جس کی وجہ سے میں مسکرایا ہوں؟'' لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کس چیز نے آپ کو ہنسا دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک جب بندہ وضو کا پانی منگوا کر چہرہ دھوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے سے ہر اس گناہ کو مٹا دیتا ہے، جس کا چہرے نے ارتکاب کیا ہوتا ہے، پھر جب وہ اپنے بازو دھوتا ہے تو اسی طرح ہوتا ہے، جب وہ مسح کرتا ہے تو اسی طرح ہوتا ہے اور جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اسی طرح ہوتا ہے۔''

بَابٌ فِيْ فَضْلِ الْوُضُوْءِ وَالْمَشْيِ اِلَى الْمَسَاجِدِ وَالصَّلَاةِ بِهٰذَا الْوُضُوْءِ

وضو، مسجدوں کی طرف چلنے اور اس وضو سے نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان

[589/277]...... عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيْدُ بِهِ فِي الْحَسَنَاتِ؟)) قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجہ: 427، 766. (مسند احمد: 10994)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں ایسے اعمال پر تمہاری رہنمائی نہ کر دوں کہ جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا ہے اور نیکیوں میں اضافہ کرتا ہے؟'' لوگوں نے کہا: جی کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''ناپسندیوں کے باوجود وضو مکمل کرنا، مسجدوں کی طرف زیادہ چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔''

[591/278]...... عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ فَأَتَى الْمَسْجِدَ كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ، فَاِذَا صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ قَعَدَ فِيْهِ كَانَ كَالصَّائِمِ الْقَانِتِ حَتّٰى يَرْجِعَ.))

تخریج الحدیث صحیح: صحیح ابن خزیمۃ: 1492، صحیح ابن حبان: 2038، 2045، مستدرک الحاکم: 211/1، سنن البیہقی: 63/3، المعجم الکبیر: 842/17. (مسند احمد: 17456)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب بندہ وضو کر کے مسجد میں آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھتے ہیں، پھر جب وہ مسجد میں نماز پڑھ کر وہیں بیٹھ جاتا ہے تو وہ روزہ رکھنے والے اور قیام کرنے والے کی طرح ہوتا ہے، یہاں

تک کہ وہ لوٹ آتا ہے۔‘‘

[592/279]...... عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوْئَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يُشَبِّكْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِنَّهُ فِي الصَّلٰوةِ .))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 562، سنن الترمذی: 386 . (مسند احمد: 18103)

ترجمة الحديث سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم میں سے کوئی آدمی وضو کرتا ہے اور اچھا وضو کرتا ہے اور پھر نماز کے قصد سے نکل پڑتا ہے تو وہ اپنے ہاتھوں میں تشبیک نہ ڈالا کرے، کیونکہ وہ نماز میں ہوتا ہے۔‘‘

[594/280]...... عَنْ عُثْمَانَ بْنُ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي هٰذَا الْمَجْلِسِ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوْئِي هٰذَا ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .)) وَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَغْتَرُّوْا .))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 6433، صحيح مسلم: 2226 . (مسند احمد: 459)

ترجمة الحديث سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جبکہ آپ ﷺ اس مجلس میں تھے، آپ ﷺ نے وضو کیا اور اچھا وضو کیا اور پھر فرمایا: ’’جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا، پھر مسجد میں آیا اور دو رکعتیں ادا کیں، اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔‘‘ پھر انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’پس دھوکہ نہ کھا جانا۔‘‘

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْوُضُوْءِ وَالصَّلَاةِ عَقِبَهُ

وضو اور اس کے بعد پڑھی جانے والی نماز کی فضیلت

[595/281]...... عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَوَضَّأَ فَأَتَمَّ وُضُوْئَهُ ثُمَّ دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ فَأَتَمَّ صَلَاتَهُ خَرَجَ مِنْ صَلَاتِهِ كَمَا خَرَجَ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ مِنَ الذُّنُوْبِ))

تخریج الحدیث اسناده صحيح: مسند البزار: 435 . (مسند احمد: 430)

ترجمة الحديث سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’بے شک جب بندہ وضو کرتا ہے اور مکمل وضو کرتا ہے، پھر نماز شروع کر دیتا ہے اور مکمل نماز ادا کرتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے، جیسے اپنی ماں کے پیٹ سے باہر آیا ہے۔‘‘

[597/282]...... عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوْئَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابوداؤد: 905 . (مسند احمد: 17054)

ترجمۃ الحدیث سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے وضو کیا اور اچھا وضو کیا اور پھر بغیر بھولے دو رکعتیں ادا کیں تو اللہ تعالی اس کے پچھلے گناہ معاف کر دے گا۔''

[599/283]...... عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نَخْدُمُ أَنْفُسَنَا وَكُنَّا نَتَدَاوَلُ رَعِيَّةَ الْإِبِلِ بَيْنَنَا فَأَصَابَنِي رَعِيَّةُ الْإِبِلِ فَرَوَّحْتُهَا بِعَشِيٍّ فَأَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ قَائِمٌ يُحَدِّثُ النَّاسَ فَأَدْرَكْتُ مِنْ حَدِيْثِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَغُفِرَ لَهُ.)) قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: مَا أَجْوَدَ هٰذَا! قَالَ: فَقَالَ قَائِلٌ بَيْنَ يَدَيَّ: الَّتِي كَانَتْ قَبْلَهَا يَا عُقْبَةُ أَجْوَدُ مِنْهَا، فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: فَقُلْتُ: مَا هِيَ يَا أَبَا حَفْصٍ؟ قَالَ: إِنَّهُ قَالَ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 234. (مسند احمد: 17314)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم اپنے آپ کی خدمت خود کرتے تھے اور اونٹ چرانے کے لیے آپس میں باریاں مقرر کرتے تھے، ایک دن میری باری تھی، جب میں شام کو اونٹوں کو واپس لے کر آیا تو رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں پایا کہ آپ ﷺ کھڑے ہو کر لوگوں سے گفتگو کر رہے تھے، میں نے آپ ﷺ کا یہ فرمان سنا: ''تم میں سے جو آدمی وضو کرتا ہے اور پورا وضو کرتا ہے، پھر کھڑا ہوتا ہے اور دو رکعتیں اس طرح ادا کرتا ہے کہ اپنے دل اور چہرے کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے، ایسے شخص کے لیے جنت واجب ہو جاتی اور اس کو بخش دیا جاتا ہے۔'' یہ سن کر میں نے کہا: کتنی عمدہ بات ہے یہ، لیکن میرے سامنے سے ایک کہنے والے نے کہا: عقبہ! جو بات اس سے پہلے ارشاد فرمائی گئی تھی، وہ اِس سے بھی عمدہ تھی، جب میں نے اس آدمی کو دیکھا تو وہ تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے، میں نے کہا: ابو حفص! وہ بات کون سی تھی؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ تیرے آنے سے پہلے یہ ارشاد فرمایا: ''تم میں سے جو آدمی وضو کرتا ہے اور مکمل وضو کرتا ہے، پھر یہ دعا پڑھتا ہے: '' أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ...... (میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبودِ برحق نہیں ہے، مگر اللہ، وہ

اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور سیّدنا محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں) ۔ ایسے آدمی کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، وہ ان میں سے جس سے چاہے گا، داخل ہو جائے گا۔''

[600/284]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ قَامَ اِلٰى وَضُوْءٍ يُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَأَحْصَى الْوَضُوْءَ اِلٰى أَمَاكِنِهِ سَلِمَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ أَوْ خَطِيْئَةٍ لَهُ، فَاِنْ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهَا دَرَجَةً وَاِنْ قَعَدَ قَعَدَ سَالِمًا .))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 832. (مسند احمد: 19439)

ترجمة الحديث سیدنا عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو نماز کے ارادے سے وضو کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور وضو کے پانی کو اس کے مقامات تک پہنچاتا ہے تو وہ اپنے گناہوں یا غلطیوں سے پاک ہو جاتا ہے، پھر اگر وہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کر دیتا ہے اور اگر وہ بیٹھ جاتا ہے تو گناہوں سے پاک ہو کر بیٹھتا ہے۔''

[602/285]...... عَنْ أَبِيْ غَالِبٍ الرَّاسِبِيِّ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا أُمَامَةَ بِحِمْصَ فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْيَاءَ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَسْمَعُ أَذَانَ صَلَاةٍ فَقَامَ اِلٰى وُضُوْئِهِ اِلَّا غُفِرَ لَهُ بِأَوَّلِ قَطْرَةٍ تُصِيْبُ كَفَّهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَبِعَدَدِ ذٰلِكَ الْقَطْرِ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ وُضُوْئِهِ اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِهِ وَقَامَ اِلٰى صَلَاتِهِ وَهِيَ نَافِلَةٌ .)) قَالَ أَبُوْ غَالِبٍ: قُلْتُ لِأَبِيْ أُمَامَةَ: أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ ؟ قَالَ: اِيْ وَالَّذِيْ بَعَثَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَنَذِيْرًا غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ وَلَا ثَلَاثٍ وَلَا أَرْبَعٍ وَلَا خَمْسٍ وَلَا سِتٍّ وَلَا سَبْعٍ وَلَا ثَمَانٍ وَلَا تِسْعٍ وَلَا عَشْرٍ وَعَشْرٍ وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ .

تخریج الحدیث صحيح بطرقه وشواهده: المعجم الكبير: 8071، مصنف عبد الرزاق: 4842. (مسند احمد: 22188)

ترجمة الحديث ابو غالب راسبی کہتے ہیں: میں سیدنا ابو امامہ حمصی رضی اللہ عنہ کو ملا اور ان سے کچھ چیزوں کے بارے میں سوال کیے، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی کسی نماز کی اذان سن کر وضو کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کی ہتھیلی کو لگنے والے پانی کے پہلے قطرے کے ساتھ ہی اس کو بخش دیا جاتا ہے، اِن قطروں کی تعداد کے برابر یہ سلسلہ جاری رہتا ہے، یہاں تک جب وہ وضو سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کیے جا چکے ہوتے ہیں اور اس کی پڑھی جانے والی نماز زائد ہوتی ہے۔'' ابو غالب کہتے ہیں: میں نے سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہا: تو نے نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے

ساتھ بشیر ونذیر بنا کر بھیجا! ایک دفعہ نہیں، دو، تین، چار، پانچ، چھ، سات، آٹھ، نو، دس اور دس بار نہیں، پھر انھوں نے اس تعداد کو ظاہر کرنے کے لیے اپنے ہاتھوں سے تالی بجائی۔

[605/286]...... عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ فَفَاتَهُمُ الْغَزْوُ فَرَابَطُوْا ثُمَّ رَجَعُوْا إِلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ أَبُوْ أَيُّوْبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ عَاصِمٌ: يَا أَبَا أَيُّوْبَ! فَاتَنَا الْغَزْوُ الْعَامَ وَقَدْ أُخْبِرْنَا أَنَّ مَنْ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: فِي الْمَسَاجِدِ الْأَرْبَعَةِ) غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ، فَقَالَ: ابْنَ أَخِيْ! أَدُلُّكَ عَلَى أَيْسَرَ مِنْ ذٰلِكَ؟ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ وَصَلَّى كَمَا أُمِرَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ)) أَكَذَاكَ يَا عُقْبَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابن ماجہ: 1196، سنن النسائی: 1/90. (مسند احمد: 23595)

ترجمۃ الحدیث عاصم بن سفیان ثقفی کہتے ہیں: ہم لوگ غزوۂ سلاسل کے لیے گئے، لیکن یہ غزوہ رہ گیا، پس انھوں نے سرحد پر پہرہ دیا اور پھر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹ آئے جبکہ ان کے پاس سیدنا ابوایوب اور سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما بھی بیٹھے تھے، عاصم نے کہا: اے ابوایوب! اس سال ہم سے جہاد فوت ہو گیا ہے، جبکہ ہمیں بتلایا گیا ہے کہ "جو آدمی چار مسجدوں میں نماز پڑھے گا، اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔" انھوں نے کہا: بھتیجے! کیا میں تجھے اس سے آسان عمل نہ بتا دوں؟ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: "جس نے اس طرح وضو کیا، جس طرح اس کو حکم دیا گیا اور اس طرح نماز پڑھی، جیسے اس کو پڑھنے کا حکم دیا گیا، تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔" عقبہ! اسی طرح حدیث ہے نا؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔

مِقْدَارُ مَاءِ الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ

وضو اور غسل کے پانی کی مقدار کا بیان

[610/287]...... عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: كَمْ يَكْفِيْنِي مِنَ الْوُضُوْءِ؟ قَالَ: مُدٌّ، قَالَ: كَمْ يَكْفِيْنِيْ لِلْغُسْلِ؟ قَالَ: صَاعٌ، قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: لَا يَكْفِيْنِيْ، قَالَ: لَا أُمَّ لَكَ، قَدْ كَفٰى مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ.

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: المعجم الکبیر الطبرانی: 11646، مسند البزار: 255. (مسند احمد: 2628)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ان سے کہا: وضو کے لیے مجھے کتنا پانی کفایت کرے گا؟ انھوں نے کہا: ایک مُدّ۔ اس نے کہا: اور غسل کے لیے مجھے کتنا پانی کفایت کرے گا؟

انھوں نے کہا: ایک صاع۔ اس آدمی نے کہا: یہ پانی مجھے تو کفایت نہیں کرتا، انھوں نے کہا: تیری ماں نہ رہے۔ یہ مقدار اس ہستی کے لیے تو کافی تھی، جو تجھ سے بہتر تھی، ان کی مراد رسول اللہ ﷺ تھے۔

[613/288]...... وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((يَكْفِيْ أَحَدَكُمْ مُدٌّ فِي الْوُضُوءِ .))

تخریج الحدیث صحیح علی شرط الشیخین: مسند ابوعوانۃ: 233/1، مسند ابویعلی: 4307. (مسند احمد: 13788)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''وضو کے لیے تم کو ایک مُدّ پانی کافی ہے۔''

اِسْتِحْبَابُ الْبُدَاءَةِ بِالْيَمِيْنِ فِيْ كُلِّ مَا كَانَ مِنْ بَابِ التَّكْرِيْمِ وَالتَّزْيِيْنِ

ہر تکریم وتزئین والے کام کو دائیں ہاتھ سے شروع کرنے کے مستحبّ ہونے کا بیان

[614/289]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ شَأْنِهِ كُلِّهِ، مَا اسْتَطَاعَ فِيْ طُهُوْرِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ . .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 168، 426، صحیح مسلم: 268. (مسند احمد: 24627)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ تمام امور میں حسبِ استطاعت دائیں طرف کو پسند کرتے، مثلا: وضو کرنے میں، کنگھی کرنے میں اور جوتا پہننے میں۔

[615/290]...... عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا لَبِسْتُمْ وَاِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُوْا بِأَيَامِنِكُمْ، وَقَالَ أَحْمَدُ: بِمَيَامِنِكُمْ .))

تخریج الحدیث اسنادہ صحیح: سنن ابوداؤد: 4141، سنن ابن ماجہ: 402. (مسند احمد: 8652)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم لباس پہنو اور جب تم وضو کرو تو دائیں طرف سے شروع کیا کرو۔''

بَابٌ فِيْ صِفَةِ وُضُوْءِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ

نبی کریم ﷺ کے وضو کی کیفیت اور جو سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی کیفیت

[616/291]...... عَنْ حُمْرَانَ (بْنِ أَبَانَ) قَالَ: دَعَا عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ بِمَاءٍ وَهُوَ عَلَى الْمَقَاعِدِ فَسَكَبَ

عَلٰی یَمِیْنِهٖ فَغَسَلَهَا (وَفِی رِوَایَةٍ: فَأَفْرَغَ عَلٰی یَدَیْهِ ثَلَاثًا فَغَسَلَهُمَا) ثُمَّ أَدْخَلَ یَمِیْنَهُ فِی الْإِنَاءِ فَغَسَلَ كَفَّیْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مِرَارٍ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ وَغَسَلَ ذِرَاعَیْهِ إِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ، (وَفِی رِوَایَةٍ: وَأَمَرَّ بِیَدَیْهِ عَلٰی ظَاهِرِ أُذُنَیْهِ ثُمَّ مَرَّ بِهِمَا عَلٰی ظَاهِرِ لِحْیَتِهٖ) ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ إِلَی الْكَعْبَیْنِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰی رَكْعَتَیْنِ لَا یُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِیْهِمَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ، "وَفِی رِوَایَةٍ: غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ بَیْنَهُمَا وَبَیْنَ صَلَاتِهٖ بِالْأَمْسِ"))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 159، صحیح مسلم: 226. (مسند احمد: 418)

ترجمة الحدیث حمران بن ابان کہتے ہیں: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا، جبکہ وہ مقاعد میں تھے، انھوں نے دائیں ہاتھ پر پانی بہایا، ایک روایت کے مطابق دونوں ہاتھوں پر تین دفعہ پانی ڈالا اور ان کو دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا اور ہتھیلیوں کو تین دفعہ دھویا، پھر تین مرتبہ چہرہ دھویا اور کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا اور ناک کو جھاڑا اور کہنیوں سمیت بازوؤں کو تین بار دھویا اور پھر سر کا مسح کیا، ایک روایت میں ہے: اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں کے ظاہری حصے کے اوپر سے گزارا اور پھر ان کو داڑھی کے ظاہری حصے پر پھیر دیا، پھر تین دفعہ اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا اور پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ''جس نے میرے اس وضوء کی طرح وضوء کیا اور پھر دو رکعتیں اس طرح ادا کیں کہ وہ ان میں اپنے نفس سے گفتگو نہ کرے، تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ ایک روایت میں ہے: اس کے وہ گناہ بخش دیئے جائیں گے، جو اس نماز اور کل والی نماز کے درمیان ہوں گے۔''

[617/292]...... عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَیَدَیْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَغَسَلَ رِجْلَیْهِ غَسْلًا.

تخریج الحدیث حسن لغیره: سنن ابن ماجه: 435. (مسند احمد: 527)

ترجمة الحدیث سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے وضو کیا اور تین دفعہ چہرہ دھویا، تین دفعہ ہاتھ دھوئے اور اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے پاؤں دھوئے۔

مَا رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ

سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کا بیان

[618/293]...... حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِیْ أَبِیْ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ (بْنُ مَهْدِیٍّ) ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ

عَـنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ ثَنَا عَبْدُ خَيْرٍ قَالَ: جَلَسَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ بَعْدَ مَا صَلَّى الْفَجْرَ فِي الرَّحْبَةِ ثُمَّ قَالَ لِـغُلَامِـهِ: ائْتِنِي بِطَهُورٍ، فَأَتَاهُ الْغُلَامُ بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ، قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ: وَنَحْنُ جُلُوْسٌ نَنْظُرُ إِلَيْـهِ، فَـأَخَذَ بِيَمِيْنِهِ الْإِنَاءَ فَأَكْفَأَهُ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ، فَعَلَهُ ثَلَاثَ مِرَارٍ، قَالَ عَبْدُ خَيْـرٍ: كُـلُّ ذَالِكَ لَا يُـدْخِـلُ يَـدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْإِنَــاءِ فَـمَـضْـمَـضَ وَاسْتَـنْشَـقَ وَنَثَـرَ بِيَـدِهِ الْيُسْرٰى، فَعَلَ ذَالِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ (وَفِي رِوَايَةٍ: فَتَـمَـضْـمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ) ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَى الْمِرْفَقِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى ثَـلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَـى الْـمِـرْفَقِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى غَمَرَهَا الْمَاءُ ثُمَّ رَفَعَهَا بِمَا حَمَلَتْ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا مَرَّةً، (وَفِي رِوَايَةٍ: فَبَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ إِلَى مُـؤَخَّرِهِ، قَالَ الرَّاوِي: وَلَا أَدْرِي أَرَدَّ يَدَهُ أَمْ لَا) ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثَـلَاثَ مَرَّاتٍ عَلٰى قَدَمِهِ الْيُـمْـنٰـى ثُـمَّ غَسَـلَـهَـا بِيَـدِهِ الْيُسْـرٰى ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْـرٰى ثَـلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فَغَرَفَ بِكَفِّهِ فَشَرِبَ، (وَفِي رِوَايَةٍ: وَشَرِبَ فَضْلَ وَضُـوئِـهِ) ثُمَّ قَالَ: هٰذَا طُهُورُ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ، فَـمَـنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى طُهُورِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَهٰذَا طُهُوْرُهُ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 112، سنن النسائی: 1/67. (مسند احمد: 1133)

ترجمۃ الحدیث عبد خیر کہتے ہیں: سیدنا علی رضی اللہ عنہ نماز فجر ادا کرنے کے بعد رحبہ میں بیٹھے ہوئے تھے، انھوں نے اپنے غلام سے کہا: وضو کا پانی میرے پاس لاؤ، پس وہ ایک برتن لایا، جس میں پانی تھا اور ایک چلمچی لایا عبد خیر کہتے ہیں: ہم بیٹھے دیکھ رہے تھے، انھوں نے دائیں ہاتھ سے برتن کو پکڑا اور بائیں ہاتھ پر بہا کر ہتھیلیوں کو دھویا اور ایسے تین بار کیا۔ عبد خیر کہتے ہے: جب بھی وہ برتن میں ہاتھ داخل کرتے تھے تو پہلے ان کو تین بار دھوتے تھے، پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا اور کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا اور بائیں ہاتھ سے جھاڑا، ایسے تین بار کیا، ایک روایت میں یہ وضاحت ہے کہ: انھوں نے ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا اور یہ عمل تین دفعہ کیا، پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا اور تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا، پھر کہنی سمیت دایاں بازو تین دفعہ دھویا اور پھر تین دفعہ بایاں بازو دھویا، پھر انھوں نے دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا، یہاں تک کہ اس کے ہر طرف پانی پھیل گیا، پھر اس کو پانی سمیت برتن سے نکالا اور بائیں ہاتھ پر لگایا اور پھر دونوں ہاتھوں سے سر کا ایک دفعہ مسح کیا، ایک روایت میں ہے: سر کے سامنے

والے حصے سے پچھلے حصے تک مسح کیا، راوی کہتا ہے: مجھے یہ علم نہیں ہے کہ ہاتھوں کو واپس بھی لوٹایا تھا یا نہیں، پھر دائیں ہاتھ سے دائیں پاؤں پر تین مرتبہ پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے اس کو دھویا اور دائیں ہاتھ سے ہی بائیں پاؤں پر پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے اس کو تین بار دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا اور ایک چلّو بھر کر پی لیا، ایک روایت میں ہے: اپنے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا اور پھر فرمایا: یہ اللہ کے نبی کا وضو ہے، جو آدمی رسول اللہ ﷺ کے وضو کو دیکھنا چاہتا ہے، تو آپ ﷺ کا وضو یہ ہے۔

[621/294]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ بَيْتِي فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَجِئْنَا بِقَعْبٍ يَأْخُذُ الْمُدَّ أَوْ قَرِيبَهُ حَتّٰى وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ بَالَ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! أَلَا أَتَوَضَّأُ لَكَ وُضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قُلْتُ: بَلٰى فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، قَالَ: فَوُضِعَ لَهُ إِنَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدَيْهِ فَصَكَّ بِهِمَا وَجْهَهُ وَأَلْقَمَ إِبْهَامَيْهِ مَا أَقْبَلَ مِنْ أُذُنَيْهِ قَالَ: ثُمَّ عَادَ فِي مِثْلِ ذَالِكَ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى فَأَفْرَغَهَا عَلٰى نَاصِيَتِهِ ثُمَّ أَرْسَلَهَا تَسِيلُ عَلٰى وَجْهِهِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ يَدَهُ الْأُخْرٰى مِثْلَ ذَالِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ مِنْ ظُهُورِهِمَا ثُمَّ أَخَذَ بِكَفَّيْهِ مِنَ الْمَاءِ فَصَكَّ بِهِمَا عَلٰى قَدَمَيْهِ وَفِيهِمَا النَّعْلُ ثُمَّ قَلَبَهَا بِهَا ثُمَّ عَلَى الرِّجْلِ الْأُخْرٰى مِثْلَ ذَالِكَ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَفِي النَّعْلَيْنِ؟ قَالَ: وَفِي النَّعْلَيْنِ، قُلْتُ: وَفِي النَّعْلَيْنِ؟ قَالَ: وَفِي النَّعْلَيْنِ، قُلْتُ: وَفِي النَّعْلَيْنِ؟ قَالَ: وَفِي النَّعْلَيْنِ.

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 117. (مسند احمد: 625)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: سیدنا علی رضی اللہ عنہ میرے گھر میں داخل ہوئے اور وضو کا پانی منگوایا اور ہم ایک ایسا چھوٹا سا برتن لے آئے، جس میں تقریباً ایک مُدّ پانی آتا، حتیٰ کہ وہ برتن آپ کے سامنے رکھ دیا گیا، جبکہ وہ پیشاب بھی کر چکے تھے، انھوں نے کہا: اے ابن عباس! کیا میں تیرے لیے رسول اللہ ﷺ کا وضو نہ کر دوں؟ میں نے کہا: جی، کیوں نہیں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، پس ان کے لیے برتن رکھ دیا گیا، انھوں نے اپنے ہاتھ دھوئے اور کلی کی، ناک میں پانی چڑھایا اور ناک کو جھاڑا، پھر دونوں ہاتھوں سے پانی لیا اور چہرے پر مارا اور کانوں کے سامنے والے حصے میں انگوٹھے ڈالے، پھر تین دفعہ یہ عمل دوہرایا، پھر دائیں ہاتھ سے پانی کا ایک چلو لے کر اس کو سر کے اگلے حصے پر ڈالا اور وہ چہرے پر بہنے لگا، پھر دائیں ہاتھ کو کہنی سمیت تین بار دھویا، پھر دوسرے ہاتھ کو اسی طرح دھویا، پھر اپنے سر اور کان کے ظاہری حصے کا مسح کیا، پھر دونوں ہتھیلیوں سے پانی لیا اور اپنے پاؤں پر مارا، جبکہ جوتے بھی پہنے ہوئے تھے، پھر اپنے پاؤں کو الٹ پلٹ کیا، پھر دوسرے پاؤں پر بھی اسی طرح کیا۔

میں نے کہا: کیا جوتوں سمیت وضو؟ انھوں نے کہا: جی جوتوں سمیت، میں نے کہا: کیا جوتوں سمیت؟ انھوں نے کہا: جی جوتوں سمیت، میں نے کہا: کیا جوتوں سمیت؟ انھوں نے کہا: جی جوتوں سمیت۔

[625/295]...... عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَعَا بِكُوزٍ مِن مَاءٍ ثُمَّ قَالَ: أَيْنَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُم يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قَائِمًا، قَالَ: فَأَخَذَهُ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيْفًا وَمَسَحَ عَلٰى نَعْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا وُضُوْءُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِلطَّاهِرِ مَا لَمْ يُحْدِثْ.

تخریج الحدیث حسن: شرح مشكل الآثار الطحاوی: 35/1، سنن النسائی: 130. (مسند احمد: 970)

ترجمة الحديث عبد خیر کہتے ہیں: سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے پانی کا برتن منگوایا اور کہا: وہ لوگ کہاں ہیں جو کھڑے ہو کر پینے کو ناپسند کرتے ہیں، پھر انھوں نے وہ پانی پکڑا اور کھڑے ہو کر پی لیا، پھر ہلکا سا وضو کیا اور جوتوں پر مسح کیا اور پھر کہا: رسول اللہ ﷺ کا یہ وضو طاہر آدمی کے لیے ہے، جب تک وہ بے وضو نہ ہو۔

مَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ غَيْرِ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

سیدنا علی اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما کے علاوہ دوسرے صحابہ سے وضو کے بارے مروی احادیث

[626/296]...... عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي قُرَادٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَاجًّا، قَالَ: فَرَأَيْتُهُ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَاتَّبَعْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ أَوِ الْقَدَحِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ حَاجَةً أَبْعَدَ فَجَلَسْتُ لَهُ بِالطَّرِيْقِ حَتّٰى انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اَلْوَضُوءَ، قَالَ: فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَيَّ فَصَبَّ عَلٰى يَدِهِ فَغَسَلَهَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ بِكَفِّهَا فَصَبَّ عَلٰى يَدٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى رَأْسِهِ ثُمَّ قَبَضَ الْمَاءَ عَلٰى يَدٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى رَأْسِهِ ثُمَّ قَبَضَ الْمَاءَ قَبْضًا بِيَدِهِ فَضَرَبَ بِهِ عَلٰى ظَهْرِ قَدَمِهِ فَمَسَحَ بِهِ عَلٰى قَدَمِهِ ثُمَّ جَاءَ فَصَلّٰى لَنَا الظُّهْرَ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن نسائی: 16، سنن ابن ماجه: 334 مختصراً (مسند احمد: 18075)

ترجمة الحديث سیدنا عبد الرحمن بن ابو قراد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کرنے کے لیے نکلا، جب میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ قضائے حاجت کر کے آ رہے ہیں تو میں چمڑے کا برتن یا پیالہ لے کر آپ ﷺ کے پیچھے چلا، آپ ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ کرتے تو دور چلے جاتے تھے، بہرحال میں راستے میں بیٹھ گیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ فارغ ہو کر واپس آئے اور میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! وضو کا پانی لیجئے، پس آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے، اپنے ہاتھ پر پانی بہایا اور اس کو دھویا، پھر اپنا ہاتھ داخل کیا، انگلیوں کو بند

کر کے (چلو بھرا) اور ایک ہاتھ پر پانی بہایا اور پھر سر کا مسح کیا، پھر ایک ہاتھ پر پانی لیا اور سر کا مسح کیا، پھر پانی کا ایک چلّو بھرا اور اپنے پاؤں کی پشت پر ڈالا اور اس کے ساتھ اپنے پاؤں پر ہاتھ پھیرا، پھر تشریف لائے اور ہمیں نمازِ ظہر پڑھائی۔

[629/297]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ رضی اللہ عنہ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، فَقِيلَ لَهُ: تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: فَدَعَا بِإِنَاءٍ فَأَكْفَأَ مِنْهُ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ وَاسْتَخْرَجَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا وَاسْتَخْرَجَهَا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِيَدِهِ وَأَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا كَانَ وُضُوءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 191، صحیح مسلم: 235. (مسند احمد: 16445)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ، جن کو صحبت نبوی نصیب ہوئی تھی، سے مروی ہے کہ کسی نے ان سے کہا: آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کا وضو کر کے دکھائیں، پس انھوں ے برتن منگوایا اور اپنے ہاتھوں پر تین دفعہ انڈیل کر ان کو دھویا، پھر اپنا ہاتھ پانی میں داخل کیا اور نکالا اور ایک ہی چلّو سے کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا، اس طرح تین بار کیا، پھر اپنا ہاتھ ڈالا اور اس کو نکال کر چہرہ دھویا، پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور اس کو نکال کر دو دو مرتبہ کہنیوں سمیت بازوؤں کو دھویا، پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور اس کو نکال کر سر کا اس طرح مسح کیا کہ ہاتھ کو سامنے سے لے گئے اور پیچھے سے لے آئے، پھر اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا اور کہا: رسول اللہ ﷺ کا وضو اس طرح ہوتا تھا۔

[632/298]...... عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ وَقَدْ سُئِلَ: هَلْ أَمَّ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، كُنَّا فِي سَفَرٍ كَذَا وَكَذَا، (وَفِي رِوَايَةٍ: فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ) فَلَمَّا كَانَ مِنَ السَّحَرِ ضَرَبَ عُنُقَ رَاحِلَتِهِ وَانْطَلَقَ فَتَبِعْتُهُ فَتَغَيَّبَ عَنِّي سَاعَةً ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: ((حَاجَتُكَ؟)) فَقُلْتُ: لَيْسَ لِيْ حَاجَةٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((هَلْ مِن مَّاءٍ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يَحْسُرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ وَكَانَتْ عَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَضَاقَتْ فَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ لَحِقْنَا النَّاسَ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يَؤُمُّهُمْ وَقَدْ صَلّٰى رَكْعَةً فَذَهَبْتُ لِأُوذِنَهُ فَنَهَانِيْ فَصَلَّيْنَا الَّتِيْ أَدْرَكْنَا، (وَفِيْ رِوَايَةٍ: الرَّكْعَةَ الَّتِيْ أَدْرَكْنَا) وَقَضَيْنَا الَّتِيْ سُبِقْنَا بِهَا (وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَقَضَيْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِي سُبِقْنَا)

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 274. (مسند احمد: 18134)

ترجمۃ الحدیث سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے ان سے یہ سوال کیا کہ کیا اس امت میں سے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ بھی کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرائی ہے انھوں نے کہا: جی ہاں، ہم غزوۂ تبوک کے موقع پر سفر میں تھے، جب سحری کا وقت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کی گردن پر مارا اور چل پڑے، میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہولیا، کچھ وقت تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے غائب رہے اور پھر واپس آ گئے اور مجھ سے فرمایا: ''کوئی ضرورت ہے؟'' میں نے کہا: جی کوئی ضرورت نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا پانی ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں، پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پانی بہایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ دھوئے، پھر چہرہ دھویا، پھر اپنے بازوؤں سے کپڑا پیچھے کرنے لگے، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شامی جبہ پہنا ہوا تھا، اس کے بازو تنگ ہو گئے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بازو اندر سے باہر نکال لیے اور اپنا چہرہ اور بازو دھوئے، پھر پیشانی اور پگڑی پر اور موزوں پر مسح کیا، پھر جب ہم لوگوں تک پہنچے تو نماز کھڑی کی جا چکی تھی اور سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے اور ایک رکعت پڑھا چکے تھے، میں ان کو بتلانے کے لیے جانے لگا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع کر دیا، پھر جو نماز ہمیں مل گئی، ہم نے ادا کر لی اور جو رہ گئی اس کو بعد میں پورا کر لیا۔

بَابٌ فِي النِّيَّةِ وَالتَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

وضو کی نیت اور اس کے شروع میں ''بِسْمِ اللّٰہِ'' پڑھنے کا بیان

[633/299]...... عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((اِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1، صحیح مسلم: 1907. (مسند احمد: 168)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صرف اور صرف اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی کچھ ہے، جو وہ نیت کرے گا، پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی، پس اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف ہوگی، جس کی طرف وہ ہجرت کرے گا، اور جس کی ہجرت دنیا کے لیے ہو گی، وہ اسے پالے گا اور جس کی کسی خاتون کی خاطر ہوگی، وہ اس سے نکاح کر لے گا، بہرحال اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف ہوگی، جس کی طرف وہ ہجرت کرے گا۔''

[634/300]...... عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ.))

تخريج الحديث صحيح: سنن ابوداؤد: 101، سنن ابن ماجه: 399. (مسند احمد: 9418)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اس آدمی کی کوئی نماز نہیں، جس کا وضو نہیں اور اس آدمی کا کوئی وضو نہیں، جو وضو پر ''بِسْمِ اللّٰهِ'' نہیں پڑھے گا۔''

[635/301]...... عَنْ أَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ))

تخريج الحديث حسن: سنن ابن ماجه: 397. (مسند احمد: 11371)

ترجمة الحديث سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس آدمی کا کوئی وضو نہیں، جو اس پر ''بِسْمِ اللّٰهِ'' نہیں پڑھے گا۔''

بَابٌ فِیْ اسْتِحْبَابِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الْمَضْمَضَةِ وَتَأْكِيْدِهِ لِنَوْمِ اللَّيْلِ

کلی سے پہلے ہاتھ دھونے کے مستحب ہونے اور رات کی نیند کے لیے تاکیدی طور پر دھونے کا بیان

[637/302]...... عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ (يَصِفُ وُضُوءَ عَلِيٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ) قَالَ: أَخَذَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى الْإِنَاءَ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى الْإِنَاءَ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ، فَعَلَهُ ثَلَاثَ مِرَارٍ، قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ: كُلُّ ذَالِكَ لَا يُدْخِلُ يَدَهُ فِی الْإِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ((الحديث.)) (وَفِی آخِرِهِ: قَالَ يَعْنِیْ عَلِيًّا) هٰذَا طُهُورُ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ.

تخريج الحديث اسناده صحيح: سنن ابوداؤد: 112، سنن النسائی: 67/1. (مسند احمد: 1133)

ترجمة الحديث عبد خیر، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا وضو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: انھوں نے دائیں ہاتھ سے برتن پکڑا اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اس طرح اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دھویا، پھر اپنے دائیں ہاتھ سے برتن کو پکڑا اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور ہتھیلیوں کو دھویا، ایسے تین بار کیا۔ عبد خیر کہتے ہیں: ہر مرتبہ آپ اپنا ہاتھ تین بار دھو لینے سے پہلے برتن میں داخل نہیں کرتے تھے،...... آخر میں ہے: سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ نبی کریم ﷺ کا وضو ہے۔

[639/303]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ أَبِیْ ثَنَا مُعَاوِيَةُ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِیْ صَالِحٍ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِی الْإِنَاءِ

حَتّٰی یَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا یَدْرِیْ أَیْنَ بَاتَتْ یَدُهُ .)) قَالَ: وَقَالَ وَکِیْعٌ عَنْ أَبِیْ صَالِحٍ وَأَبِیْ رَزِیْنٍ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ یَرْفَعُهُ ثَلَاثًا ، (حَدَّثَنَا) عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِیْ أَبِیْ ثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ أَبِیْ صَالِحٍ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((حَتّٰی یَغْسِلَهَا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَیْنِ .)) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِیْ أَبِیْ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رِوَایَةً: ((إِذَا اسْتَیْقَظَ أَحَدُکُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا یَغْمِسْ یَدَهُ فِیْ إِنَائِهِ حَتّٰی یَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا یَدْرِیْ أَیْنَ بَاتَتْ یَدُهُ .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 278 . (مسند احمد: 10091)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی بیدار ہو تو وہ اپنے ہاتھوں کو تین دفعہ دھو لینے سے پہلے برتن میں داخل نہ کرے، کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھوں نے رات کہاں گزاری ہے۔'' ایک روایت میں ہے: ''ایک یا دو دفعہ دھونے سے پہلے۔'' ایک روایت میں ہے: ''جب تم میں کوئی آدمی اپنی نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنے ہاتھوں کو برتن میں اس وقت تک نہ ڈالے، جب تک ان کو تین دفعہ نہ دھو لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔''

بَابٌ فِی الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ وَالْاِسْتِنْثَارِ

کلی کرنے، ناک میں پانی چڑھانے اور اس کو جھاڑنے کا بیان

[640/304]...... عَنْ أَبِیْ غَطْفَانَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فَوَجَدْتُهُ یَتَوَضَّأُ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِسْتَنْثِرُوْهُ ثِنْتَیْنِ (وَفِیْ رِوَایَةٍ: مَرَّتَیْنِ بَالِغَتَیْنِ أَوْ ثَلَاثًا)))

تخریج الحدیث اسنادہ قوی: سنن ابوداؤد: 141 ، سنن ابن ماجہ: 408 . (مسند احمد: 3296)

ترجمۃ الحدیث ابوغطفان کہتے ہیں: میں سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا، وہ وضو کر رہے تھے، انھوں نے کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا اور پھر کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''دو دفعہ ناک کو جھاڑا کرو، (ایک روایت میں ہے: دو یا تین دفعہ اچھی طرح جھاڑا کرو)۔''

[641/305]...... عَنْ عَبْدِخَیْرٍ قَالَ: صَلَّیْنَا الْغَدَاةَ فَأَتَیْنَاهُ (یَعْنِیْ عَلِیًّا رضی اللہ عنہ) فَجَلَسْنَا إِلَیْهِ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَأُتِیَ بِرَکْوَةٍ فِیْهَا مَاءٌ وَطَسْتٍ ، قَالَ: فَأَفْرَغَ الرَّکْوَةَ عَلٰی یَدِهِ الْیُمْنٰی فَغَسَلَ یَدَیْهِ ثَلَاثًا وَتَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا بِکَفٍّ کَفٍّ (وَفِیْ رِوَایَةٍ: فَتَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا مِنْ

كَفٍّ وَاحِدٍ) ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَمَسَحَ بِهَا رَأْسَهُ بِكَفَّيْهِ جَمِيْعًا مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَا ثًا ثَلَا ثًا ثُمَّ قَالَ: هٰذَا وُضُوءُ نَبِيِّكُمْ ﷺ فَاعْلَمُوْهُ.

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابوداؤد: 111، 112، سنن النسائی: 67/1، سنن ابن ماجہ: 404. (مسند احمد: 1027)

ترجمۃ الحدیث عبد خیر کہتے ہیں: ہم نماز فجر ادا کر کے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اوران کے ہاں بیٹھ گئے، انھوں نے وضو کا پانی منگوایا، پس ایک برتن لایا گیا، جس میں پانی تھا اور چلمچی لائی گئی پس انھوں نے اپنے دائیں ہاتھ پر پانی بہایا اور دونوں ہاتھوں کو تین دفعہ دھویا، پھر ایک ایک چلّو کر کے تین تین کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا۔ ایک روایت میں ہے: ایک ہی چلّو سے تین دفعہ کلی کی اور تین دفعہ ناک میں پانی چڑھایا، پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا اور بازوؤں کو تین تین دفعہ دھویا، پھر اپنا ہاتھ برتن میں رکھا اور دونوں ہتھیلیوں کے ساتھ ایک دفعہ سر کا مسح کیا، پھر تین تین بار اپنے پاؤں کو دھویا اور پھر کہا: یہ تمہارے نبی کا وضو ہے، اس کو سیکھ لو۔

[645/306]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَنْثِرْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيَاشِيمِهِ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3295، صحیح مسلم: 238. (مسند احمد: 8622)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی وضو کرے تو وہ ناک کو جھاڑے، کیونکہ شیطان اس کے ناک کے نتھنوں یا جڑوں میں رات گزارتا ہے۔''

[646/307]...... عَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوءِ، قَالَ: ((إِذَا تَوَضَّأْتَ فَأَسْبِغْ وَخَلِّلِ الْأَصَابِعَ وَإِذَا اسْتَنْشَقْتَ فَأَبْلِغْ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا.))

تخریج الحدیث اسنادہ صحیح: سنن ابوداؤد: 2366، سنن الترمذی: 788، سنن ابن ماجہ: 407، و النسائی: 66/1. (مسند احمد: 16384)

ترجمۃ الحدیث سیدنا لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے وضو کے بارے میں بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو وضو کرے تو مکمل وضو کر، انگلیوں میں خلال کر اور جب تو ناک میں پانی چڑھائے تو اس میں مبالغہ کر، الا یہ کہ تو روزے دار ہو۔''

فَصْلٌ فِیْ جَوَازِ تَأْخِیْرِھِمَا عَنْ غَسْلِ الْوَجْهِ وَالْیَدَیْنِ وَفِیْ حُكْمِ التَّرْتِیْبِ فِی الْوُضُوْءِ

چہرے اور ہاتھوں کے بعد کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کے جواز اور وضو میں ترتیب کے حکم کا بیان

[647/308]...... عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیكَرِبَ الْكِنْدِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُتِیَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّیْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَیْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَیْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا وَغَسَلَ رِجْلَیْهِ ثَلَاثًا.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 121. (مسند احمد: 17188)

ترجمة الحدیث سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس وضو کا پانی لایا گیا، پھر آپ ﷺ نے اس طرح وضو کیا کہ آپ نے تین دفعہ دونوں ہتھیلیاں دھوئیں، تین بار چہرہ دھویا، تین تین مرتبہ بازو دھوئے اور پھر تین تین بار کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا اور اپنے سر کا اور کانوں کے ظاہری اور باطنی حصوں کا مسح کیا اور پھر تین تین بار دونوں پاؤں دھوئے۔

[649/309]...... عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ قَالَ: دَعَا عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ بِمَاءٍ وَهُوَ عَلَى الْمَقَاعِدِ فَسَكَبَ عَلَى یَمِیْنِهِ فَغَسَلَهَا (وَفِیْ رِوَایَةٍ: فَأَفْرَغَ عَلَى یَدَیْهِ ثَلَاثًا فَغَسَلَهَا) ثُمَّ أَدْخَلَ یَمِیْنَهُ فِی الْإِنَاءِ فَغَسَلَ كَفَّیْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مِرَارٍ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ وَغَسَلَ ذِرَاعَیْهِ إِلَى الْمِرْفَقَیْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، الحدیث.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 159، صحیح مسلم: 226. (مسند احمد: 418)

ترجمة الحدیث حمران بن ابان کہتے ہیں: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا، جبکہ وہ مقاعد میں تھے، پس اپنے دائیں ہاتھ پر پانی بہا کر اس کو دھویا، ایک روایت میں ہے: اپنے دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالا اور ان کو دھویا، پھر دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا اور تین دفعہ اپنی ہتھیلیوں کو دھویا، پھر تین بار اپنے چہرے کو دھویا اور کلی کی، ناک میں پانی چڑھایا اور اس کو جھاڑا، پھر کہنیوں سمیت بازوؤں کو تین تین بار دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، ....۔

بَابٌ فِیْ غَسْلِ الْوَجْهِ وَتَخْلِیْلِ اللِّحْیَةِ وَتَعَاهُدِ الْمَاقَیْنِ

چہرے کو دھونے، داڑھی کا خلال کرنے اور ناک سے ملے ہوئے گوشۂ چشم کا خیال رکھنے کا بیان

[650/310]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ خَلَّلَ لِحْیَتَهُ بِالْمَاءِ.

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: مستدرك الحاكم: 150/1. (مسند احمد: 25970)

ترجمة الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو پانی کے ساتھ داڑھی کا خلال کرتے۔

[652/311]...... عَنْ أَبِی أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَوَضَأَ فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَکَانَ یَمْسَحُ الْمَاقَیْنِ مِنَ الْعَیْنِ، قَالَ: وَکَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَمْسَحُ رَأْسَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً وَکَانَ یَقُولُ: ((اَلْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابوداؤد: 134، سنن ابن ماجہ: 444، سنن الترمذی: 37. (مسند احمد: 22310)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، پس تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی چڑھایا، گوشۂ چشم پر بھی ہاتھ پھیرا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر کا ایک بار مسح کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے: ''کان، سر میں سے ہیں۔''

بَابٌ فِی غَسْلِ الْیَدَیْنِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ وَتَطْوِیلِ الْغُرَّةِ وَتَخْلِیلِ الْأَصَابِعِ وَالدَّلْكِ

بازوؤں کو کہنیوں سمیت دھونے، سفیدی کو لمبا کرنے، انگلیوں کا خلال کرنے اور ملنے کا بیان

[653/312]...... عَنْ أَبِی زُرْعَةَ أَنَّ أَبَا هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ وَغَسَلَ ذِرَاعَیْهِ حَتّٰی جَاوَزَ الْمِرْفَقَیْنِ، فَلَمَّا غَسَلَ رِجْلَیْهِ جَاوَزَ الْکَعْبَیْنِ اِلَی السَّاقَیْنِ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: هٰذَا مَبْلَغُ الْحِلْیَةِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 7559، صحیح مسلم: 2111. (مسند احمد: 7166)

ترجمة الحدیث ابو زرعہ کہتے ہیں: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پانی منگوا کر وضو کیا، جب انھوں نے بازوؤں کو دھویا تو کہنیوں سے تجاوز کر گئے، اسی طرح جب پاؤں کو دھویا، تو ٹخنوں سے تجاوز کر کے پنڈلیوں کو بھی دھونے لگ گئے، میں نے کہا: یہ کیسا وضو ہے؟ انھوں نے کہا: یہ زیور اور زینت کے پہنچنے کی جگہ ہے۔

[654/313]...... عَنْ نُعَیْمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُجْمِرِ أَنَّهُ رَقِیَ اِلٰی أَبِی هُرَیْرَةَ عَلٰی ظَهْرِ الْمَسْجِدِ وَهُوَ یَتَوَضَّأُ فَرَفَعَ فِی عَضُدَیْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَیَّ فَقَالَ: اِنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ: ((اِنَّ أُمَّتِی یَوْمَ الْقِیَامَةِ هُمُ الْغُرُّ الْمُحَجَّلُونَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ أَنْ یُطِیلَ غُرَّتَهُ فَلْیَفْعَلْ.)) فَقَالَ نُعَیْمٌ: لَا أَدْرِی قَوْلَهُ ''مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ یُطِیلَ غُرَّتَهُ فَلْیَفْعَلْ'' مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَوْ مِنْ

قَوْلِ أَبِیْ هُرَيْرَةَ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 246. (مسند احمد: 8413)

ترجمۃ الحدیث نعیم بن عبد اللہ مجمر کہتے ہیں کہ وہ مسجد کی چھت پر چڑھ کر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے، جبکہ وہ وضو کر رہے تھے، وہ (کہنیوں سے اوپر والے) بازوؤں کے حصے کو دھونے لگے، پھر مجھ پر متوجہ ہوئے اور کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک قیامت کے روز وضو کے آثار کی وجہ سے میری امت کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے، اس لیے تم میں سے جو آدمی اپنی سفیدی کو لمبا کرنا چاہتا ہے، وہ کرے۔'' نعیم نے کہا: مجھے یہ علم نہ ہو سکا کہ ''اس لیے تم میں سے جو آدمی اپنی سفیدی کو لمبا کرنا چاہتا ہے، وہ کرے۔'' کے الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں یا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے۔

[655/314]...... عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قِيلَ لَهُ: كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَرَكَ مِنْ أُمَّتِكَ؟ فَقَالَ: ((إِنَّهُمْ غُرٌّ مُحَجَّلُونَ بُلْقٌ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ.))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابن ماجہ: 284. (مسند احمد: 3820)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: آپ اپنی امت کے ان افراد کو کیسے پہچانیں گے، جن کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا نہیں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک وضو کے آثار کی وجہ سے ان کی پیشانی اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوئے اور چتکبرے ہوں گے۔''

[656/315]...... عَنْ أَبِی حَازِمٍ قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ أَبِی هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ وَهُوَ يُمِرُّ الْوَضُوءَ إِلَى إِبْطِهِ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا هٰذَا الْوُضُوءُ؟ قَالَ: يَا بَنِی فَرُّوْخَ! أَنْتُمْ هَا هُنَا؟ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ هَا هُنَا مَا تَوَضَّأْتُ هٰذَا الْوُضُوءَ، إِنِّی سَمِعْتُ خَلِيلِی ﷺ يَقُولُ: ((تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ إِلَى حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 250. (مسند احمد: 8840)

ترجمۃ الحدیث ابو حازم کہتے ہیں: میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑا تھا، جبکہ وہ وضو کر رہے تھے او رانھوں نے وضو کا پانی بغل تک پہنچا دیا، میں نے کہا: اے ابو ہریرہ! یہ کیسا وضو ہے؟ انھوں نے کہا: اے بنو فروخ! تم لوگ یہاں ہو؟ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم یہاں موجود ہو تو میں نے یہ وضو نہیں کرنا تھا، میں نے اپنی خلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''زیور اور زینت مؤمن کی اس اس جگہ تک پہنچے گی، جہاں تک وضو پہنچتا ہے۔''

[657/316]...... عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: ((إِذَا

تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلِ الْأَصَابِعَ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 142، 144، سنن الترمذی: 38، سنن النسائی: 79/1، سنن ابن ماجه: 448 . (مسند احمد: 16381)

ترجمة الحديث سیدنا لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہے: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''جب تو وضو کرے، تو انگلیوں کا خلال کیا کر۔''

بَابٌ فِیْ مَسْحِ الرَّأْسِ وَالْأُذُنَیْنِ وَالصُّدْغَیْنِ

سر، دونوں کانوں اور دونوں کنپٹیوں کے مسح کا بیان

[661/317]...... عَنْ بُسْرِبْنِ سَعِیدٍ قَالَ: أَتٰی عُثْمَانُ الْمَقَاعِدَ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَیَدَیْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَیْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: رَأَیْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَتَوَضَّأُ، یَا هٰؤُلَاءِ! أَکَذَاكَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، لِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَهُ .

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 230 . (مسند احمد: 487)

ترجمة الحديث بسر بن سعید کہتے ہے: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ مقاعد میں آئے اور وضو کا پانی منگوایا اس طرح وضو کیا کہ کلی کی، ناک میں پانی چڑھایا، تین دفعہ چہرہ دھویا، دونوں ہاتھوں کو تین تین بار دھویا، پھر سر کا مسح کر کے دونوں پاؤں کو تین تین دفعہ دھویا اور کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ اے لوگو! کیا اسی طرح تھا؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے موجود صحابہ کی ایک جماعت سے یہ تصدیق کروائی تھی۔

[662/318]...... عَنْ زِرِّبْنِ حُبَیْشٍ قَالَ: مَسَحَ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ رَأْسَهُ فِی الْوُضُوءِ حَتّٰی أَرَادَ أَنْ یَقْطُرَ وَقَالَ: هٰکَذَا رَأَیْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَتَوَضَّأُ .

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 114 . (مسند احمد: 873)

ترجمة الحديث زر بن حبیش کہتے ہیں: سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے وضو کرتے وقت اس طرح سر کا مسح کیا کہ قریب تھا کہ پانی کے قطرے گرنے لگیں، پھر انھوں نے کہا: میں نے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

[664/319]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مَسَحَ رَأْسَهُ بِیَدَیْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ

بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِى بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 185، صحیح مسلم: 235. (مسند احمد: 16438)

ترجمة الحدیث سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا اس طرح مسح کیا کہ دونوں ہاتھوں کو آگے سے لے گئے اور پیچھے سے لے آئے، (اس کی تفصیل یہ ہے کہ) سر کے سامنے والے حصے سے شروع کیا، یہاں تک کہ ہاتھوں کو گدی تک لے گئے، پھر ان کو لوٹا کر وہاں لے آئے، جہاں سے شروع کیا تھا، پھر اپنے پاؤں دھوئے۔

[668/320]...... عَنْ أَبِى الْأَزْهَرِ عَنْ مُعَاوِيَةَ (بْنِ سُفْيَانَ) رضی اللہ عنہ أَنَّهُ ذَكَرَ لَهُمْ وُضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِغُرْفَةٍ مِن مَاءٍ حَتّٰى يَقْطُرَ الْمَاءُ مِن رَأْسِهِ أَوْ كَادَ يَقْطُرُ وَأَنَّهُ أَرَاهُمْ وُضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا بَلَغَ مَسْحَ رَأْسِهِ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى مُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ مَرَّ بِهِمَا حَتّٰى بَلَغَ الْقَفَا ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى بَلَغَ الْمَكَانَ الَّذِى بَدَأَ مِنْهُ.

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابوداؤد: 124. (مسند احمد: 16854)

ترجمة الحدیث ابو ازہر کہتے ہیں کہ سیدنا معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا ذکر کیا، انھوں نے پانی کے ایک چلّو سے سر کا مسح کیا، یہاں تک سر سے پانی کے قطرے گرنے لگے یا قریب تھا کہ گرنے لگیں، بہر حال انھوں نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کر کے دکھایا، جب وہ سر کے مسح تک پہنچے تو انھوں نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو سر کے اگلے حصے پر رکھا، پھر ان کو سر پر پھیرتے گئے، یہاں تک کہ گدی تک پہنچ گئے، پھر اسی جگہ پر لوٹا کر لے آئے، جہاں سے شروع کیا تھا۔

بَابٌ فِى الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْخِمَارِ وَالتَّسَاخِيْنِ
پگڑی اور تساخین پر مسح کرنے کا بیان

[674/321]...... عَنْ ثَوْبَانَ (مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ) قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً فَأَصَابَهُمُ الْبَرْدُ، فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ شَكَوْا اِلَيْهِ مَا أَصَابَهُم مِنَ الْبَرْدِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَمْسَحُوْا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِينِ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 146. (مسند احمد: 22383)

ترجمة الحدیث مولائے رسول سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا، ان کو اس سفر میں سردی محسوس ہوئی، جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئے تو انھوں نے سردی کی شکایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ پگڑیوں اور تساخین پر مسح کر لیا کریں۔

[677/322]...... عَنْ أَبِیْ مُسْلِمٍ مَوْلٰی زَیْدِ بْنِ صَوْحَانَ الْعَبْدِیِّ قَالَ: کُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ فَرَاٰی رَجُلًا قَدْ أَحْدَثَ وَھُوَ یُرِیْدُ أَن یَنْزِعَ خُفَّیْهِ، فَأَمَرَهُ سَلْمَانُ أَنْ یَمْسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ وَعَلٰی عِمَامَتِهِ وَیَمْسَحَ بِنَاصِیَتِهِ، وَقَالَ سَلْمَانُ: رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَمْسَحُ عَلٰی خُفَّیْهِ وَعَلٰی خِمَارِهِ.

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابن ماجه: 563. (مسند احمد: 23717)

ترجمة الحدیث ابومسلم کہتے ہیں: میں سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، انھوں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ بے وضو ہو گیا اور اس نے موزے اتارنا چاہے، لیکن سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے اس کو حکم دیا کہ وہ موزوں اور پیشانی اور پگڑی پر مسح کر لے، پھر انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور پگڑی پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

بَابٌ فِیْ صِفَةِ غَسْلِ الرِّجْلَیْنِ

پاؤں کو دھونے کی کیفیت کا بیان

[682/323]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی عَنْ أَبِیْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ رضی اللہ عنہ وَقَدْ وَصَفَ لَهُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ثُمَّ قَالَ: هٰکَذَا کَانَ وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (وَفِیْ رِوَایَةٍ: ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ حَتّٰی أَنْقَاهُمَا)

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 191، صحیح مسلم: 235. (مسند احمد: 16445)

ترجمة الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: پھر انھوں نے اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو اس طرح ہوتا تھا۔ ایک روایت میں ہے: پھر اپنے پاؤں کو دھویا، یہاں تک کہ ان کو صاف کر لیا۔

فِیْ اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ وَقَوْلِهِ ﷺ وَیْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

وضو کو مکمل طور پر کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ''ایڑھیوں کے لیے آگ سے ہلاکت ہے'' کا بیان

[684/324]...... عَنْ سَالِمٍ سَبَلَانَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اِلٰی مَکَّةَ، قَالَ: وَکَانَتْ تَخْرُجُ

بِأَبِی یَحْیٰی التَّیْمِیِّ یُصَلِّی بِهَا فَأَدْرَکْنَا عَبْدَالرَّحْمَانِ بْنَ أَبِی بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ فَأَسَاءَ عَبْدُالرَّحْمَانِ الْوُضُوْءَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: یَا عَبْدَالرَّحْمَانِ! أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَإِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((وَیْلٌ لِلْأَعْقَابِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنَ النَّارِ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 240. (مسند احمد: 26214)

ترجمة الحدیث ابوسلمہ کہتے ہیں: جب سیدنا عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں وضو کیا، تو انھوں نے ان سے کہا: اے عبد الرحمٰن! وضو مکمل طور پر کر، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ایڑیوں کے اوپر والے حصوں کے لیے آگ سے ہلاکت ہے۔''

[686/325]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَوْمًا یَتَوَضَّئُوْنَ فَلَمْ یَمَسَّ أَعْقَابَهُمُ الْمَاءُ، فَقَالَ: ((وَیْلٌ لِلْأَعْقَابِ، (وَفِی رِوَایَةٍ: لِلْعَرَاقِیْبِ) مِنَ النَّارِ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 454. (مسند احمد: 14392)

ترجمة الحدیث سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انھوں نے وضو کیا اور ان کی ایڑیوں تک پانی نہیں پہنچا تھا، پس آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسی ایڑیوں کے لیے آگ سے ہلاکت ہے۔''

[687/326]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَوْمًا یَتَوَضَّئُوْنَ وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ فَقَالَ: ((وَیْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ، أَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 241. (مسند احمد: 6809)

ترجمة الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انھوں نے وضو کیا، لیکن ان کی ایڑیوں کی خشکی واضح طور پر نظر آ رہی تھی، اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسی ایڑیوں کے لیے آگ سے ہلاکت ہے، پوری طرح وضو کرو۔''

فِیْ تَخْلِیْلِ أَصَابِعِ الرِّجْلَیْنِ

پاؤں کی انگلیوں کے خلال کے بارے میں

[691/327]...... عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رضی اللہ عنہ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ خَلَّلَ أَصَابِعَ رِجْلَیْهِ بِخِنْصَرِهِ.

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابوداؤد: 148، سنن الترمذی: 400 . (مسند احمد: 18010)

ترجمة الحدیث صحابیِ رسول سیدنا مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو چھنگلی انگلی کے ساتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرتے تھے۔

[692/328]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ شَیْءٍ مِنْ أَمْرِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: خَلِّلْ أَصَابِعَ یَدَیْكَ وَرِجْلَیْكَ یَعْنِی اِسْبَاغَ الْوُضُوْءِ، وَكَانَ فِیمَا قَالَ لَهُ: اِذَا رَكَعْتَ فَضَعْ كَفَّیْكَ عَلٰی رُكْبَتَیْكَ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ (وَفِی رِوَایَةٍ: حَتّٰی تَطْمَئِنَّا) وَاِذَا سَجَدْتَ فَأَمْكِنْ جَبْهَتَكَ مِنَ الْأَرْضِ حَتّٰی تَجِدَ حَجْمَ الْأَرْضِ .

تخریج الحدیث حسن: سنن ابن ماجه: 447، سنن الترمذی: 39 . (مسند احمد: 2604)

ترجمة الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں کوئی سوال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرو۔'' آپ کی مراد یہ تھی کہ وضو مکمل طور پر کیا جائے۔ مزید آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ بھی فرمایا تھا: ''جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھ کر (رکوع کی حالت میں) مطمئن ہو جا اور جب تو سجدہ کرے تو اپنی پیشانی کو اچھی طرح زمین پر رکھ، حتی کہ تو زمین کی ضخامت پائے۔''

بَابٌ فِی اللُّمْعَةِ وَالْمُوَالَاةِ وَالْحَثِّ عَلٰی اِحْسَانِ الْوُضُوْءِ

وضو میں خشک رہ جانے والی جگہ، اعضائے وضو کا پے در پے دھونے اور وضو کو اچھے انداز سے کرنے کی ترغیب دلانے کا بیان

[693/329]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ تَوَضَّأَ وَتَرَكَ عَلٰی قَدَمِهِ مَوْضِعَ الظُّفُرِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِرْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَ كَ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 173، سنن ابن ماجه: 665 . (مسند احمد: 12487)

ترجمة الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی وضو کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، لیکن اس کے پاؤں پر ناخن کے برابر جگہ خشک رہ گئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''لوٹ جا اور اچھی طرح وضو کر۔''

[694/330]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَاٰی رَجُلًا

تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفْرٍ عَلَى ظَهْرِ قَدَمِهِ، فَأَبْصَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((اِرْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ.)) فَرَجَعَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 243. (مسند احمد: 134)

ترجمة الحديث سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ وضو کر کے آیا تھا، لیکن اس کے قدم کی پشت پر ناخن کے برابر جگہ خشک رہ گئی تھی، نبی کریم ﷺ نے اس کو دیکھ کر فرمایا: ''واپس چلا جا اور اچھی طرح وضو کر کے آ۔'' پس اس نے واپس جا کر دوبارہ وضو کیا اور پھر آ کر نماز پڑھی۔

[696/331]...... عَنْ أَبِي رَوْحٍ الْكَلَاعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الصُّبْحَ فَقَرَأَ بِالرُّوْمِ فَتَرَدَّدَ فِي آيَةٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((إِنَّهُ يُلَبَّسُ عَلَيْنَا الْقُرْآنُ، إِنَّ أَقْوَامًا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الْوُضُوءَ، فَمَنْ شَهِدَ الصَّلَاةَ مَعَنَا فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ.))

تخریج الحدیث حسن: سنن النسائی: 156/2. (مسند احمد: 15874)

ترجمة الحديث سیدنا ابو روح کلاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نمازِ فجر پڑھائی، آپ ﷺ نے سورۂ روم کی تلاوت شروع کی، لیکن ایک آیت میں آپ ﷺ کو تردّد ہونے لگا، جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: ''قرآن ہم پر خلط ملط کیا جاتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے ساتھ نماز پڑھنے والے بعض لوگ اچھی طرح وضو نہیں کرتے، لہٰذا جس نے ہمارے ساتھ نماز پڑھنی ہو، وہ اچھی طرح وضو کر کے آیا کرے۔''

بَابٌ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا وَكَرَاهَةِ الزِّيَادَةِ

اعضاء کو ایک ایک دفعہ، دو دو دفعہ اور تین تین دفعہ دھو کر وضو کرنے اور تین سے زیادہ کرنے کی کراہت کا بیان

[698/332]...... عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كُلَّ عُضْوٍ مِنْهُ غَسْلَةً وَاحِدَةً ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَهُ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 157. (مسند احمد: 3113)

ترجمة الحديث عطا بن یسار کہتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور ہر عضو کو ایک ایک مرتبہ دھویا اور پھر کہا کہ نبی کریم ﷺ نے ایسے ہی کیا تھا۔

[703/333]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْمَازِنِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ

مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ .

تخريج الحديث صحيح البخاری: 158 . (مسند احمد: 16464)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن زید انصاری مازنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعضائے مبارک کو دو دو دفعہ دھو کر وضو کیا تھا۔

[705/334]...... عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا .

تخريج الحديث صحيح لغيره: سنن ابوداؤد: 110 . (مسند احمد: 403)

ترجمة الحديث سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے اعضاء کو تین تین دفعہ دھو کر وضو کیا تھا۔

[706/335]...... عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا .

تخريج الحديث صحيح لغيره: شرح معانی الآثار: 29/1، المعجم الكبير: 7990 . (مسند احمد: 22217)

ترجمة الحديث سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین بار ہاتھ دھوئے، تین تین بار کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا، اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا وضو تین تین دفعہ کیا۔

[708/336]...... عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَعِنْدَهُ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: أَلَيْسَ هٰكَذَا رَأَيْتُمْ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَوَضَّأُ؟ قَالُوا: نَعَمْ .

تخريج الحديث صحيح مسلم: 230 . (مسند احمد: 404)

ترجمة الحديث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے مقاعد میں تین تین دفعہ وضو کیا، آپ کے پاس صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے، آپ نے ان سے پوچھا: تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا تھا؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔

[710/337]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْأَلُهُ عَنِ الْوُضُوءِ فَأَرَاهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ، قَالَ: ((هٰذَا الْوُضُوءُ ، فَمَنْ زَادَ عَلَى هٰذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَتَعَدَّى وَظَلَمَ .))

تخريج الحديث صحيح: سنن ابوداؤد: 135 ، سنن ابن ماجه: 422 ، سنن النسائی: 88/1 . (مسند

احمد: 6684)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بدّو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، وہ وضو کے بارے میں سوال کر رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تین تین دفعہ وضو کر کے دکھایا اور فرمایا: ''یہ وضو ہے، جس نے اس سے زیادہ مرتبہ دھویا، پس تحقیق اس نے برا کیا، زیادتی کی اور ظلم کیا۔''

بَابُ مَا يَقُوْلُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

وضو کے بعد پڑھی جانے والی دعائیں

[711/338]...... عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ رَفَعَ نَظْرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ.))

تخريج الحديث صحیح لغیرہ: صحیح مسلم: 234، سنن ابوداؤد: 170، سنن الدارمی: 7116، مسند ابویعلی: 180، 249 . (مسند احمد: 121)

ترجمة الحديث سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے وضو کیا اور اچھا وضو کیا، پھر اپنی نظر کو آسمان کی طرف اٹھا کر یہ دعا پڑھی: ''أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔'' تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے، جس میں سے چاہے گا، داخل ہو جائے گا۔''

بَابٌ فِي النَّضْحِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

وضو کے بعد شرمگاہ پر چھینٹے مارنے کا بیان

[713/339]...... عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ جِبْرِيْلَ علیہ السلام أَتَاهُ فِي أَوَّلِ مَا أُوحِيَ إِلَيْهِ فَعَلَّمَهُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ أَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَّاءٍ فَنَضَحَ بِهَا فَرْجَهُ.

تخريج الحديث صحیح: السلسلة الصحيحة: 841، سنن ابن ماجه: 462 . (مسند احمد: 17480)

ترجمة الحديث سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابتدائے وحی والے زمانے میں جبریل علیہ السلام، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو اور نماز کی تعلیم دی، جب وہ وضو سے فارغ ہوئے تو پانی کا ایک چلّو لیا اور اپنی شرمگاہ پر چھڑک دیا۔

بَابٌ فِی الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَجَوَازِ الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ

ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنے اور ایک وضو کے ساتھ ایک سے زائد نمازیں پڑھنے کا بیان

[715/340]...... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حِبَّانَ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْمَازِنِيِّ مَازِنِ بَنِي النَّجَّارِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَرَأَيْتَ وُضُوءَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّ هُوَ؟ فَقَالَ: حَدَّثَتْهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي عَامِرِ بْنِ الْغَسِيلِ حَدَّثَهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ أُمِرَ بِالْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ، فَلَمَّا شَقَّ ذَالِكَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أُمِرَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَوُضِعَ عَنْهُ الْوُضُوءُ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ، قَالَ: فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَرٰى أَنَّ بِهِ قُوَّةً عَلَى ذَالِكَ كَانَ يَفْعَلُهُ حَتّٰى مَاتَ.

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 48. (مسند احمد: 21960)

ترجمۃ الحدیث عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر کہتے ہیں: میں نے اس سے پوچھا کہ اس بارے میں تیرا خیال ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ باوضو ہوں یا بے وضو، وہ ہر نماز کے لیے وضو کرتے ہیں، ایسے کیوں ہے؟ اس نے کہا: سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے ان کو بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باوضو ہوتے یا بے وضو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لیے وضو کرنے کا حکم دیا گیا تھا، لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ حکم گراں گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لیے مسواک کا حکم دے دیا گیا اور وضو کی رخصت دے دی گئی، الا یہ کہ بے وضو ہوں۔ تو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ سمجھتے تھے کہ ان میں ہر نماز کے وضو کرنے کی طاقت ہے، اس لیے وہ اسی طرح عمل کرتے رہے، یہاں تک کہ فوت ہو گئے۔

[717/341]...... عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: إِنَّكَ صَنَعْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ؟ قَالَ: ((عَمْدًا صَنَعْتُهُ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 277. (مسند احمد: 22966)

ترجمۃ الحدیث سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ والے دن ایک ہی وضو سے ایک سے زائد نمازیں ادا کیں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہا: آج آپ نے ایسا عمل کیا ہے جو پہلے نہیں کیا کرتے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے جان بوجھ کر کیا ہے۔''

بَابٌ فِیْ جَوَازِ الْوُضُوْءِ فِی الْمَسْجِدِ وَاسْتِحْبَابِہٖ لِمَنْ أَرَادَ النَّوْمَ

مسجد میں وضو کر لینے اور سونے کا ارادہ رکھنے والے کے لیے وضو کے مستحب ہونے کا بیان

[721/342]...... عَنْ أَبِی الْعَالِیَةِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: حَفِظْتُ لَكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ تَوَضَّأَ فِی الْمَسْجِدِ.

تخریج الحدیث صحیح: مجمع الزوائد: 21/2، سنن الکبریٰ بیہقی: 8691. (مسند احمد: 23089)

ترجمة الحدیث ایک صحابی سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے تیرے لیے یہ بات یاد رکھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں وضو کیا تھا۔

[722/343]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ یَنَامَ (وَفِیْ رِوَایَةٍ: زِیَادَةُ وَهُوَ جُنُبٌ) تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 288. (مسند احمد: 24608)

ترجمة الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ سونے کا ارادہ کرتے، جبکہ آپ ﷺ جنابت سے ہوتے، تو نماز والا وضو کرتے تھے۔

[724/344]...... عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَوَیْتَ إِلٰی فِرَاشِكَ فَتَوَضَّأْ وَنَمْ عَلٰی شِقِّكَ الْأَیْمَنِ وَقُلْ: اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِی إِلَیْكَ، ....)) الحدیث.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6311، صحیح مسلم: 2710. (مسند احمد: 18587)

ترجمة الحدیث سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اپنے بستر پر آؤ تو وضو کرو، اپنے دائیں پہلو پر سوؤ اور یہ دعا پڑھو: ''اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِی إِلَیْكَ......۔''

اَبْوَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ
موزوں پر مسح کرنے کے ابواب

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَشْرُوْعِيَّةِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ
موزوں پر مسح کی مشروعیت کا بیان

[725/345]...... عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: بَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَقِيْلَ لَهُ: تَفْعَلُ هٰذَا وَقَدْ بُلْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، قَالَ إِبْرَاهِيْمُ: فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثُ لِأَنَّ إِسْلَامَ جَرِيْرٍ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ.

تخريج الحديث صحيح البخاري: 387، ، صحيح مسلم: 272. (مسند احمد: 19234)

ترجمة الحديث ہَمَّام کہتے ہیں: سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ کسی نے ان سے کہا: آپ یہ مسح کر رہے ہیں، جبکہ آپ نے تو پیشاب بھی کیا ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔ ابراہیم کہتے ہیں: لوگوں کو یہ حدیث بہت پسند آتی تھی، کیونکہ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سورۂ مائدہ کے نزول کے بعد مسلمان ہوئے تھے۔

[727/346]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ يَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْهِ بِالْعِرَاقِ حِيْنَ يَتَوَضَّأُ، فَأَنْكَرْتُ ذَالِكَ عَلَيْهِ، قَالَ: فَلَمَّا اجْتَمَعْنَا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ لِيْ: سَلْ أَبَاكَ عَمَّا أَنْكَرْتَ عَلَيَّ مِنْ مَسْحِ الْخُفَّيْنِ، قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لَهُ فَقَالَ: إِذَا حَدَّثَكَ سَعْدٌ بِشَيْءٍ فَلَا تَرُدَّ عَلَيْهِ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

تخريج الحديث صحيح البخاري: 202. (مسند احمد: 87، 88)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے عراق میں سیدنا سعد بن

ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب وہ وضو کرتے تو موزوں پر مسح کرتے تھے، میں نے ان پر اس چیز کا انکار کیا، پھر ہوا یوں کہ جب ہم سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پس جمع ہوئے تو انھوں نے مجھے کہا: موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں مجھ پر جو انکار کیا تھا، ذرا اس کے بارے میں اپنے باپ سے پوچھو۔ پس میں نے یہ بات اپنے باپ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے لیے ذکر کی، انھوں نے جواباً کہا: جب سیدنا سعد رضی اللہ عنہ تم کو کوئی چیز بیان کریں تو اس کا ردّ نہ کیا کرو، کیونکہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کرتے تھے۔

[734/347]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ (الْأَسْلَمِيِّ) عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ ﷺ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا .

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ:** سنن ابوداؤد: 155، سنن ابن ماجه: 549، 36200، سنن الترمذی: 2820. (مسند احمد: 22981)

ترجمة الحديث سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نجاشی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کالے رنگ کے دو سادے موزے بطور تحفہ بھیجے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پہنے اور وضو کرتے وقت ان پر مسح کیا۔

[735/348]...... عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ: ((لَا بَأْسَ بِذَالِكَ))

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 82/1، صحیح بخاری، بعد الحدیث : 202 معلقًا . (مسند احمد: 1452)

ترجمة الحديث سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کرنے کے بارے فرمایا: ''ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔''

بَابٌ فِيْ اشْتِرَاطِ الطَّهَارَةِ قَبْلَ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ

موزے پہننے سے پہلے باوضو ہونے کی شرط کا بیان

[738/349]...... عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَضَّأْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَا أَنْزِعُ خُفَّيْكَ؟ قَالَ: ((لَا ، إِنِّيْ أَدْخَلْتُهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ ثُمَّ لَمْ أَمْشِ حَافِيًا بَعْدُ .)) ثُمَّ صَلّٰى صَلَاةَ الصُّبْحِ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 206، 5799، صحیح مسلم: 274. (مسند احمد: 18141)

ترجمة الحديث: سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سفر میں نبی کریم ﷺ کو وضو کروایا، پس آپ ﷺ نے چہرہ اور بازو دھوئے، پھر سر کا مسح کر کے موزوں پر بھی مسح کر دیا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا میں آپ کے موزوں اتار نہ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی نہیں، جب میں نے یہ پہنے تھے تو میرے پاؤں پاک تھے اور اس کے بعد ابھی تک میں ننگے پاؤں نہیں چلا۔'' پھر آپ ﷺ نے نمازِ فجر ادا کی۔

بَابُ تَوْقِيتِ مُدَّةِ الْمَسْحِ

مسح کی مدت مقرر کرنے کا بیان

[741/350]...... عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِىءٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ: سَلْ عَلِيًّا فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِهٰذَا مِنِّى، كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: فَسَأَلْتُ عَلِيًّا فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ.))

تخريج الحديث: صحيح مسلم: 276. (مسند احمد: 748)

ترجمة الحديث: شریح بن ہانی کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مسح کی مدت کے بارے میں سوال کیا، انھوں نے کہا: سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں سوال کرو، وہ اس بارے میں مجھ سے زیادہ جانتے ہیں، وہ آپ ﷺ کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے۔ پس میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور رات۔''

[743/351]...... عَنْ صَفْوَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ يَأْمُرُنَا (يَعْنِى النَّبِىَّ ﷺ) إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَوْ مُسَافِرِيْنَ أَنْ لَّانَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ.

تخريج الحديث: **صحيح لغيره:** سنن الترمذى: 3535، سنن النسائى: 98/1، سنن ابن ماجه: 478. (مسند احمد: 18091)

ترجمة الحديث: سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے، وہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ ہمیں حکم دیتے تھے کہ جب ہم سفر کر رہے ہوں تو تین دنوں اور راتوں تک پائخانے، پیشاب اور نیند کی وجہ سے موزے نہ اتارا کریں، البتہ جنابت کی وجہ سے اتارنے ہوں گے۔

[745/352]...... عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِى غَزْوَةِ تَبُوْكَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ وَلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ.

تخريج الحديث: **صحيح لغيره:** مصنف ابن ابى شيبة: 175/1، مسند البزار: 2757، المعجم الكبير:

69/18، سنن الدارقطنی: 197/1، سنن البیهقی: 175/1 . (مسند احمد: 23995)

ترجمة الحديث سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حکم دیا کہ مسافر تین دنوں اور راتوں تک اور مقیم ایک دن اور ایک رات تک موزوں پر مسح کر سکتا ہے۔

بَابٌ فِی الْمَسْحِ عَلٰی ظَهْرِ الْخُفِّ

موزے کی پشت پر مسح کرنے کا بیان

[750/353]...... عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ أَرٰى أَنَّ بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ أَحَقُّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا حَتّٰى رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَمْسَحُ ظَاهِرَهُمَا .

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 163 . (مسند احمد: 737)

ترجمة الحديث سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میری رائے تو یہ تھی کہ پاؤں کے نچلے والے حصے پر مسح کرنا، اوپر والے حصے پر مسح کرنے کی بہ نسبت زیادہ حق رکھتا ہے، یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہری حصے پر مسح کرتے ہوئے دیکھ لیا۔

[751/354]...... عَنْ عَبْدِخَيْرٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ ظَهْرَ قَدَمَيْهِ وَقَالَ: لَوْلَا أَنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَغْسِلُ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهِ لَظَنَنْتُ أَنَّ بُطُوْنَهُمَا أَحَقُّ بِالْغُسْلِ .

تخریج الحدیث صحیح: مصنف عبدالرزاق: 57، مسند الحمیدی: 47، سنن الکبری للنسائی: 1200 . (مسند احمد: 1014)

ترجمة الحديث عبد خیر کہتے ہیں: میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے پاؤں کی پشت پر مسح کیا اور کہا: اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاؤں کے ظاہری حصے پر مسح کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں یہی سمجھتا کہ پاؤں کا نیچے والا حصہ مسح کا زیادہ حقدار ہے۔

بَابٌ فِی الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنے کا بیان

[753/355]...... عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ .

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 159، سنن الترمذی: 99، سنن ابن ماجه: 559 . (مسند

احمد: 18206)

ترجمۃ الحدیث سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

[754/356]...... عَنْ أَوْسِ بْنِ أَبِیْ أَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰی نَعْلَیْهِ ثُمَّ قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 160 . (مسند احمد: 16158)

ترجمۃ الحدیث سیدنا اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، اس میں جوتوں پر مسح کیا اور پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔

اَبْوَابُ نَوَاقِضِ الْوُضُوْءِ
نواقض وضو کے مسائل

بَابُ نَقْضِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ
پیشاب اور پائخانہ سے وضوٹوٹنے کا بیان

[757/357]...... عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ رضی اللہ عنہ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ: كُنَّا نَكُوْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَيَأْمُرُنَا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ، وَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ جَهْوَرِيُّ الصَّوْتِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ.))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ:** سنن الترمذی: 3535، سنن النسائی: 1/98، سنن ابن ماجہ: 478. (مسند احمد: 18091)

ترجمۃ الحدیث زر بن حبیش کہتے ہیں: میں سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں سوال کیا، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے، آپ ﷺ ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم سفر میں پائخانہ، پیشاب اور نیند کی وجہ سے تین دنوں تک موزوں نہ اتارا کریں، البتہ جنابت سے اتارنا پڑیں گے۔ اتنے میں ایک بلند آواز والا بدّو آیا اور اس نے کہا: اے محمد! ایک آدمی، ایک قوم سے محبت تو رکھتا ہے، لیکن وہ ابھی تک اس کو ملا نہیں ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی ان کے ساتھ ہوگا، جن سے وہ محبت رکھتا ہے۔''

اَلْوُضُوْءُ مِنَ الرِّيْحِ
ہوا خارج ہونے سے وضو کرنا

[759/358]...... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ خَبَّابٍ رضی اللہ عنہ يَشُمُّ ثَوْبَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: مِمَّ ذَالِكَ؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا وُضُوْءَ إِلَّا مِنْ رِيْحٍ أَوْ سَمَاعٍ))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابن ماجہ: 516 . (مسند احمد: 15506)

ترجمۃ الحدیث محمد بن عمرو کہتے ہیں: میں نے سیدنا سائب بن خباب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے کپڑے کو سونگ رہے تھے، میں نے کہا: ایسے کیوں کر رہے ہو؟ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''صرف بدبو سے یا ہوا کی آواز سن لینے سے وضو ہے۔''

[761/359]...... عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ مَنْ أَحْدَثَ حَتّٰی یَتَوَضَّأَ .)) قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ: مَا الْحَدَثُ یَا أَبَا هُرَیْرَةَ؟ قَالَ: فُسَاءٌ أَوْ ضُرَاطٌ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 135، 6954، صحیح مسلم: 225 . (مسند احمد: 8078)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے وضو ہو جانے والا جب تک وضو نہیں کرے گا، اس وقت تک اس کی نماز قبول نہیں ہو گی۔'' یہ سن کر حضرموت کے ایک باشندے نے ان سے سوال کیا: اے ابو ہریرہ! حَدَث سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا: پھسکی چھوڑنا یا گوز مارنا۔

اَلْوُضُوْءُ مِنَ الْمَذِیِّ وَالْوَدِیِّ وَدَمِ الْاِسْتِحَاضَةِ

مذی، ودی اور استحاضہ کے خون سے وضو کرنا

[763/360]...... عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَمَّا الْمَنِیُّ فَفِیْهِ الْغُسْلُ وَأَمَّا الْمَذِیُّ فَفِیْهِ الْوُضُوْءُ .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 132، 178، صحیح مسلم: 303، بلفظ قریب منه . (مسند احمد: 662)

ترجمۃ الحدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: مجھے بہت زیادہ مذی آتی تھی، اس کے بارے میں میرے سوال پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مَنی میں غسل ہوتا ہے اور مذی میں وضو ہوتا ہے۔''

[764/361]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أَتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِیْ حُبَیْشٍ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَتْ: اِنِّیْ أُسْتُحِضْتُ، فَقَالَ: ((دَعِی الصَّلٰوةَ أَیَّامَ حَیْضَتِكِ ثُمَّ اغْتَسِلِیْ وَتَوَضَّئِیْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَاِنْ قَطَرَ عَلَی الْحَصِیْرِ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 299، 300، سنن ابن ماجہ: 624، صحیح البخاری: 327، صحیح مسلم: 334 من حدیث فاطمة بنت ابی حبیش . (مسند احمد: 24145)

ترجمة الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا: مجھے استحاضہ کا خون آتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تو اپنے حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دیا کر، پھر غسل کر کے نماز پڑھا کر اور ہر نماز کے لیے وضو کیا کر، اگرچہ اس خون کے قطرے چٹائی پر گرتے رہیں۔''

بَابٌ فِيْمَا جَاءَ فِي الشَّكِّ فِي الْحَدَثِ

بے وضگی کا شک پڑ جانے کا بیان

[766/362]...... عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ أَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَأَبَسَّ بِهٖ كَمَا يُبِسُّ الرَّجُلُ بِدَابَّتِهٖ فَاِذَا سَكَنَ لَهُ أَضْرَطَ بَيْنَ اِلْيَتَيْهِ لِيَفْتِنَهُ عَنْ صَلَاتِهِ، فَاِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ مِنْ ذَالِكَ فَلَا يَنْصَرِفْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيْحًا لَا يَشُكُّ فِيْهِ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم : 362. (مسند احمد: 8369)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی نماز ادا کر رہا ہوتا ہے تو شیطان اس کو وسوسے میں ڈالنے لیے کے اس کے پاس آ کر وہ اس طرح مختلف حیلے استعمال کرتا ہے، جیسے آدمی اپنے جانور کو روکنے کے لیے بس بس کرتا ہے، جب وہ بندہ اس (شیطان سے) مانوس ہو جاتا ہے تو وہ اس کے سرینوں میں گوز مارتا ہے، تاکہ وہ اس کو نماز کے سلسلے میں فتنے میں ڈال دے۔ (تو یاد رکھو کہ) جب تم میں کوئی آدمی اس چیز کو محسوس کرے تو وہ اس وقت تک (وضو کے لیے) نہ جائے، جب تک واضح طور پر آواز نہ سن لے یا بو نہ پالے۔''

فِيْ وُضُوْءِ نَوْمِ الْقَاعِدِ

بیٹھنے والے کی نیند کے بارے میں

[769/363]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَخَّرَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ ثُمَّ اسْتَيْقَظُوْا ثُمَّ نَامُوْا ثُمَّ اسْتَيْقَظُوْا، قَالَ قَيْسٌ: فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اَلصَّلَاةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: فَخَرَجَ فَصَلّٰى بِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُمْ تَوَضَّؤُوْا.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 7239، صحیح مسلم: 642. (مسند احمد: 2195)

ترجمة الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات نماز عشا کو

مؤخر کر دیا، یہاں تک لوگ سو گئے، پھر بیدار ہوئے، پھر سو گئے، پھر بیدار ہوئے۔ بالآخر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! نماز پڑھائیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی، راوی نے اس قسم کی کوئی بات ذکر نہیں کی کہ انھوں نے وضو کیا تھا۔

[770/364]...... عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُقِيمَتْ صَلاةُ الْعِشَاءِ، قَالَ عَفَّانُ: أَوْ أُخِّرَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَامَ مَعَهُ يُنَاجِيْهِ حَتّٰى نَعَسَ الْقَوْمُ، أَوْ قَالَ: بَعْضُ الْقَوْمِ، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَذْكُرْ وُضُوءًا.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 376. (مسند احمد: 13832)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز عشاء کے لیے اقامت کہہ دی گئی یا ایک رات نمازِ عشا کو مؤخر کر دیا گیا، پس ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے آپ سے کوئی کام ہے، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ سرگوشی کرنے لگے، یہاں تک کہ لوگ سونے لگ گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور وضو کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔

نَوْمُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَنْقُضُ وُضُوءَهُ وَلَوْ مُضْطَجِعًا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند ناقضِ وضو نہیں تھی، اگرچہ وہ لیٹ کر ہوتی

[773/365]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6316، صحیح مسلم: 763 مطولا. (مسند احمد: 2084)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سو گئے کہ آواز کے ساتھ سانس لینے لگے، پھر جب اٹھے تو نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

[776/366]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَامَ حَتّٰى سُمِعَ لَهُ غَطِيْطٌ فَقَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، فَقَالَ عِكْرِمَةُ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَحْفُوظًا.

تخریج الحدیث صحیح: سنن البیہقی: 121/1.

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سو جاتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خرّاٹوں کی آواز آنے لگتی، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے تھے۔ عکرمہ نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تو حفاظت کی گئی تھی۔

وُضُوْءُ مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا

لیٹ کر سو جانے والے کا وضو

[778/367]...... عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْعَیْنَ وِکَاءُ السَّهِ فَمَنْ نَامَ فَلْیَتَوَضَّأْ .))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 203، سنن ابن ماجه: 477 . (مسند احمد: 887)

ترجمة الحدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک آنکھ، دُبُر کے لیے تسمہ ہے، اس لیے جو سو جائے، وہ وضو کرے۔''

[779/368]...... عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ أَبِی سُفْیَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْعَیْنَ وِکَاءُ السَّهِ، فَإِذَا نَامَتِ الْعَیْنَانِ اسْتَطْلَقَ الْوِکَاءُ .))

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: سنن الدارمی: 184/1، مسند ابویعلی: 7372، المعجم الکبیر: 875/19، سنن البیهقی: 118/1، سنن الدارقطنی: 160/1 . (مسند احمد: 16879)

ترجمة الحدیث سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک آنکھ، دُبُر کے لیے تسمہ ہے، اس لیے جب آنکھیں سو جاتی ہیں تو تسمہ کھل جاتا ہے۔''

اَلْوُضُوْءُ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ

شرمگاہ کو چھونے سے وضو کرنے کا بیان

[780/369]...... عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْیَتَوَضَّأْ .))

تخریج الحدیث حسن: المعجم الکبیر: 5222، مصنف ابن ابی شیبة: 163/1، مسند البزار: 3762 . (مسند احمد: 21689)

ترجمة الحدیث سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اپنی ''فَرْج'' کو چھوئے وہ وضو کرے۔''

[781/370]...... عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَیْبٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ مَسَّ ذَکَرَهُ فَلْیَتَوَضَّأْ، وَأَیُّمَا امْرَأَةٍ مَسَّتْ فَرْجَهَا فَلْتَتَوَضَّأْ .))

تخریج الحدیث حسن: سنن الدارقطنی: 147/1، سنن البیهقی: 132/1 . (مسند احمد: 7076)

ترجمة الحديث: سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو (آدمی) اپنی انگلی شرمگاہ کو چھوئے، وہ وضو کرے، اسی طرح جو عورت اپنی شرمگاہ کو چھوئے وہ بھی وضو کرے۔''

[782/371]...... عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَفْضٰی بِیَدِهِ اِلٰی ذَكَرِهِ لَيْسَ دُوْنَهُ سِتْرٌ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ.))

تخريج الحديث: حسن: صحيح ابن حبان: 118، المعجم الاوسط: 1871، سنن البيهقى: 133/1، سنن الدارقطنى: 147/1، مستدرك الحاكم: 138/1. (مسند احمد: 8404)

ترجمة الحديث: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اپنا ہاتھ اپنی اگلی شرمگاہ کو لگائے، جبکہ اس کے سامنے کوئی پردہ بھی نہ ہو تو یقیناً اس پر وضو واجب ہو گیا۔''

حَدِيْثُ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ فِیْ نَقْضِ الْوُضُوْءِ بِمَسِّ الذَّكَرِ

ذکر کو چھونے سے وضو ٹوٹ جانے کے بارے سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کی حدیث کا بیان

[783/372]...... حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِیْ أَبِیْ ثَنَا يَحْيٰی بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ أَبِیْ أَنَّ بُسْرَةَ بِنْتَ صَفْوَانَ رضی اللہ عنہا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّ حَتّٰی يَتَوَضَّأَ.))

تخريج الحديث: صحيح: سنن الترمذى: 82، سنن النسائى: 216/1. (مسند احمد: 27295)

ترجمة الحديث: سیدہ بسرہ بن صفوان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اپنی شرمگاہ کو چھوئے، وہ اس وقت تک نماز نہ پڑھے، جب تک وضو نہ کر لے۔''

[784/373]...... عَنْ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ: ذَكَرَ مَرْوَانُ فِی إِمَارَتِهِ عَلَی الْمَدِيْنَةِ أَنَّهُ يُتَوَضَّأُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ إِذَا أَفْضٰی الرَّجُلُ بِيَدِهِ، فَأَنْكَرْتُ ذَالِكَ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: لَا وُضُوءَ عَلٰی مَنْ مَسَّهُ، فَقَالَ مَرْوَانُ: أَخْبَرَتْنِیْ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ مَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَيُتَوَضَّأُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ.)) قَالَ عُرْوَةُ: فَلَمْ أَزَلْ أُمَارِیْ مَرْوَانَ حَتّٰی دَعَا رَجُلًا مِنْ حَرَسِهِ فَأَرْسَلَهُ إِلٰی بُسْرَةَ يَسْأَلُهَا عَمَّا حَدَّثَتْ مِنْ ذَالِكَ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بُسْرَةُ بِمِثْلِ الَّذِیْ حَدَّثَنِیْ عَنْهَا مَرْوَانُ.

تخريج الحديث: صحيح: سنن النسائى: 100/1. (مسند احمد: 27296)

ترجمة الحديث عروہ بن زبیر کہتے ہے: جب مروان مدینہ منورہ پر حکمران تھا، اس دوران اس نے ذکر کیا کہ جب کوئی آدمی اپنا ہاتھ شرمگاہ کو لگا دے گا تو وہ وضو کرے گا، لیکن میں نے اس کی اس بات کا انکار کیا اور کہا کہ شرمگاہ کو چھونے والے پر کوئی وضو نہیں ہے۔ مروان نے کہا: سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بیان کیا ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نواقضِ وضو ذکر کرتے ہوئے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا: ''شرمگاہ کو چھونے سے وضو کیا جائے گا۔'' لیکن مروان سے میرا مجادلہ جاری رہا، یہاں تک کہ اس نے اپنے محافظوں میں سے ایک آدمی کو بلا کر اسے سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجا تاکہ وہ اس سے اس حدیث کے بارے میں پوچھ کر آئیں، جو اس نے اس (مروان) کو بیان کی تھی، سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا نے جواباً وہی حدیث ذکر کی، جو مروان نے مجھے ان کے واسطے سے بیان کی تھی۔

[786/374]...... (وَمِنْ طَرِيْقٍ رَابِعٍ) حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَهُوَ مَعَ أَبِيْهِ يُحَدِّثُ أَنَّ مَرْوَانَ أَخْبَرَهُ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ.)) قَالَ: فَأَرْسَلَ اِلَيْهَا رَسُوْلًا وَأَنَا حَاضِرٌ، فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَجَاءَ مِنْ عِنْدِهَا بِذَاكَ.

تخريج الحديث صحيح: سنن النسائی: 216/1. (مسند احمد: 27294)

ترجمة الحديث (چوتھی سند) عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں، جبکہ وہ اپنے باپ کے ساتھ تھے، کہ مروان نے اس کو سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کی وساطت سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی اپنی شرمگاہ کو چھوئے، وہ وضو کرے۔'' پھر مروان نے اس کی طرف قاصد بھیجا، جبکہ میں موجود تھا، سیدہ رضی اللہ عنہا نے جواباً کہا: جی ہاں، (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی فرمایا تھا)، پس قاصد ان کے پاس سے وہی بات لے کر آیا۔

مَنْ رَأَى عَدَمَ نَقْضِ الْوُضُوْءِ بِمَسِّ الذَّكَرِ

جو شخص رائے رکھتا ہے کہ شرمگاہ کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا

[787/375]...... عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَيَتَوَضَّأُ أَحَدُنَا اِذَا مَسَّ ذَكَرَهُ، قَالَ: ((اِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ أَوْ جَسَدِكَ.))

تخريج الحديث حسن: سنن ابوداؤد: 182، سنن الترمذی: 85، سنن النسائی: 103/1، سنن ابن ماجہ: 483. (مسند احمد: 16286)

ترجمة الحديث سیدنا طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا کہ

جب کوئی آدمی اپنی شرمگاہ کو چھولے، تو کیا وہ اس سے وضو کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تمہارے جسم کے گوشت کا ایک ٹکڑا ہی ہے۔''

بَابٌ فِی الْوُضُوْءِ مِنْ لَمْسِ الْمَرْأَةِ وَتَقْبِیْلِهَا

عورت کو چھونے اور اس کا بوسہ لینے سے وضو کرنے کا بیان

[791/376]...... عَنْ عَائِشَةَ أَیْضًا رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَتَوَضَّأُ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثُمَّ یُقَبِّلُ وَیُصَلِّیْ وَلَا یَتَوَضَّأُ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 503. (مسند احمد: 24329)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وضو کر کے نماز پڑھتے، پھر اپنی بیوی کا بوسہ لیتے اور پھر وضو کیے بغیر مزید نماز پڑھتے۔

[792/377]...... عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَنَامُ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرِجْلَیَّ فِیْ قِبْلَتِهِ، فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِیْ فَقَبَضْتُ رِجْلَیَّ وَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا وَالْبُیُوْتُ لَیْسَ یَوْمَئِذٍ فِیْهَا مَصَابِیْحُ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 382، 513، 1209، صحیح مسلم: 512. (مسند احمد: 25148)

ترجمة الحديث زوجۂ رسول سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سویا کرتی تھی اور میری ٹانگیں آپ ﷺ کے قبلہ کی سمت میں ہوتی تھیں، جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو آپ مجھے دباتے اور میں اپنی ٹانگوں کو سمیٹ لیتی تھی، پھر جب آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے تو میں ان کو بچھا دیتی، ان دنوں میں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

اَلْوُضُوْءُ مِنَ الْقَیْءِ وَالْقَلْسِ وَالرُّعَافِ

قے، ڈکار اور نکسیر سے وضو کرنے کا بیان

[793/378]...... عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِیْ طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَاءَ فَأَفْطَرَ، قَالَ: فَلَقِیْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ: إِنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ أَخْبَرَنِیْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَاءَ فَأَفْطَرَ، قَالَ: صَدَقَ، أَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوْءَهُ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 87. (مسند احمد: 22381)

ترجمة الحديث معدان بن ابی طلحہ کہتے ہیں: سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے مجھے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے قے کی اور پھر روزہ افطار کر دیا، اس کے بعد مسجدِ دمشق میں مولائے رسول سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے جب میری ملاقات ہوئی تو میں نے ان کو بتلایا کہ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے مجھے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے قے کی اور پھر روزہ افطار کر دیا، انھوں نے کہا: جی انھوں نے سچ کہا، پھر میں نے آپ ﷺ کے وضو کا پانی بہایا تھا۔

اَلْوُضُوْءُ مِنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْإِبِلِ

اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنے کا بیان

[795/379]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ تَوَضَّأْ مِنْهُ وَإِنْ شِئْتَ لَا تَوَضَّأْ مِنْهُ.)) قَالَ: أَفَأَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ.)) قَالَ: فَنُصَلِّيْ فِيْ مَبَارِكِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: ((لَا.)) قَالَ: أَنُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، صَلِّ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ.))

تخريج الحديث صحيح مسلم: 360. (مسند احمد: 21015)

ترجمة الحديث سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم بکری کے گوشت سے وضو کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو چاہے تو وضو کر لے اور چاہے تو وضو نہ کرے۔'' اس نے کہا: تو کیا ہم اونٹ کے گوشت سے وضو کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کیا کر۔'' اس نے کہا: کیا ہم اونٹوں کے باڑوں میں نماز پڑھ لیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' اس نے کہا: کیا ہم بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھ لیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھ لیا کر۔''

تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

آگ پر پکی ہوئی چیز کو کھانے سے وضو نہ کرنے کا بیان

[809/380]...... عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَاعِدًا فِي الْمَقَاعِدِ فَدَعَا بِطَعَامٍ مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ فَأَكَلَهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى ثُمَّ قَالَ عُثْمَانُ: قَعَدتُّ مَقْعَدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَكَلْتُ طَعَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَصَلَّيْتُ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: مسند البزار: 376، مصنف عبد الرزاق: 643. (مسند احمد: 505)

ترجمۃ الحدیث سعید بن میبّب کہتے ہیں: میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو مقاعد میں دیکھا، انھوں نے آگ پر پکا ہوا کھانا منگوا کر کھایا اور پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ پر بیٹھا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا کھایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی نماز پڑھائی ہے۔

[810/381]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

تخریج الحدیث صحیح علی شرط مسلم: مصنف عبد الرزاق: 637، مسند ابو یعلی: 2734، المعجم الکبیر: 11267. (مسند احمد: 1994)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھائی اور پھر نماز پڑھی، جبکہ نیا وضو نہیں کیا۔

[814/382]...... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَطَاءِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ عَلْقَمَةَ أَخُو بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ بَيْتَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ لِغَدِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ: وَكَانَتْ مَيْمُونَةُ قَدْ أَوْصَتْ لَهُ بِهِ فَكَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ بُسِطَ لَهُ فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْهِ فَجَلَسَ فِيْهِ لِلنَّاسِ، قَالَ: فَسَأَلَهُ رَجُلٌ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ مِنَ الطَّعَامِ، قَالَ: فَرَفَعَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَدَهُ إِلَى عَيْنَيْهِ وَقَدْ كُفَّ بَصَرُهُ فَقَالَ: بَصُرَ عَيْنَايَ هَاتَانِ، رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ فِي بَعْضِ حُجَرِهِ ثُمَّ دَعَاهُ بِلَالٌ إِلَى الصَّلٰوةِ فَنَهَضَ خَارِجًا فَلَمَّا وَقَفَ عَلَى بَابِ الْحُجْرَةِ لَقِيَتْهُ هَدِيَّةٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِ بَعْضُ أَصْحَابِهِ، قَالَ: فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْ مَعَهُ وَوُضِعَتْ لَهُمْ فِي الْحُجْرَةِ، قَالَ: فَأَكَلَ وَأَكَلُوْا مَعَهُ، قَالَ: ثُمَّ نَهَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْ مَعَهُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَمَا مَسَّ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ مَاءً، قَالَ: ثُمَّ صَلّٰى بِهِمْ، وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّمَا عَقَلَ مِنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ آخِرَهُ.

تخریج الحدیث حسن: صحیح مسلم: 354، مختصراً. (مسند احمد: 2377)

ترجمۃ الحدیث محمد بن عمر کہتے ہیں: میں جمعہ کے اگلے دن سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، جو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے، سیدہ نے ان کے لیے اس گھر کی وصیت کی تھی، جب وہ نمازِ جمعہ ادا کر لیتے تو ان کے لیے اس گھر میں چٹائی وغیرہ بچھا دی جاتی، پس وہ اس گھر کی طرف چلے جاتے اور لوگوں کے لیے بیٹھ جاتے۔ ایک دن ایک

بندے نے ان سے آگ پر پکے ہوئے کھانے سے وضو کرنے کے بارے میں سوال کیا، جبکہ میں سن رہا تھا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اپنی آنکھوں کی طرف اٹھایا، جبکہ اِس وقت وہ نابینا ہو چکے تھے، اور کہا: میری ان آنکھوں نے دیکھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی حجرے میں وضو کیا، پھر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے لیے بلایا اور آپ نکل پڑے، لیکن جب حجرے کے دروازے پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روٹی اور گوشت کا ہدیہ وصول ہوا، جو کسی صحابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ والے صحابہ کے ساتھ واپس لوٹ گئے، حجرے میں یہ کھانا لگایا گیا، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے کھایا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کے ساتھ نماز کے لیے تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی نے پانی کو چھوا تک نہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری عمل کو پایا ہے۔

[818/383]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَكَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ خُبْزًا وَلَحْمًا فَصَلَّوْا وَلَمْ تَوَضَّئُوْا.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 192، سنن النسائی: 108/1، سنن ابن ماجه: 489. (مسند احمد: 14262)

ترجمة الحدیث سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ روٹی اور گوشت کھایا، پھر ان سب نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

[820/384]...... عَنْ سُوَيْدِ بْنِ نُعْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ وَصَلَّى الْعَصْرَ دَعَا بِالْأَطْعِمَةِ، فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيْقٍ فَأَكَلُوْا وَشَرِبُوْا مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا مَعَهُ وَمَا مَسَّ مَاءً.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 209، 4195. (مسند احمد: 15800)

ترجمة الحدیث سیدنا سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم خیبر والے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، جب ہم صہباء مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر ادا کی اور کھانا طلب کیا، صرف ستو لایا گیا، لوگوں نے کھایا اور پیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کلی کر کے نمازِ مغرب کے لیے کھڑے ہوئے اور ہم نے بھی کلی کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وضو کے لیے) پانی کو چھوا تک نہیں۔

[821/385]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَأَبُو طَلْحَةَ جُلُوْسًا فَأَكَلْنَا لَحْمًا وَخُبْزًا ثُمَّ دَعَوْتُ بِوَضُوْءٍ فَقَالَا: لِمَ تَتَوَضَّأُ؟ فَقُلْتُ: لِهٰذَا الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْنَا،

فَقَالَا: أَتَتَوَضَّأُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ؟ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيرٌ مِنْكَ .

تخريج الحديث حسن: المؤطا: 27/1، شرح معانی الآثار: 69/1. (مسند احمد: 21180)

ترجمة الحديث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں، سیدنا ابی بن کعب اور سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے گوشت اور روٹی پر مشتمل کھانا کھایا، پھر میں (انس) نے وضو کے لیے پانی منگوایا، ان دونوں نے مجھے کہا: تم کیوں وضو کرنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: اس کھانے کی وجہ سے جو ہم نے کھایا ہے، انھوں نے کہا: کیا تم پاکیزہ چیزیں کھانے کی وجہ سے وضو کرتے ہو؟ اس ہستی نے تو اس قسم کے کھانے کے بعد وضو نہیں کیا تھا، جو تم سے بہتر ہے۔

[826/386]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ مَرْوَانَ قَالَ: تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، قَالَ: فَأَرْسَلَ مَرْوَانُ اِلَى أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا فَسَأَلَهَا فَقَالَتْ: نَهَسَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدِيْ كَتِفًا ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً .

تخريج الحديث مصنف ابن ابی شيبة: 48/1، مسند ابويعلى: 7005، المعجم الكبير: 628/23، سنن الكبرى: 6656. (مسند احمد: 26612)

ترجمة الحديث عبد اللہ بن شداد کہتے ہیں: جب سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مروان کو یہ حدیث بیان کی کہ ''جس چیز کو آگ پر پکایا جائے، اس کو کھانے سے وضو کرو۔'' مروان نے یہ سن کر سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا اور ان سے اس بارے میں سوال کیا، انھوں نے کہا: میرے پاس تو نبی کریم ﷺ نے کندھے کا گوشت نوچا اور نماز کی طرف چلے گئے اور پانی کو چھوا تک نہیں۔

[832/387]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ فَمَضْمَضَ وَغَسَلَ يَدَهُ وَصَلّٰى .

تخريج الحديث صحيح على شرط مسلم: سنن ابن ماجه: 493. (مسند احمد: 9049)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بکری کے کندھے کا گوشت کھایا، پھر کلی کی اور ہاتھ دھوئے اور پھر نماز پڑھی۔

اَبْوَابُ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَمُوْجِبَاتِهِ
غسل جنابت اور اس کو واجب کرنے والے امور کے مسائل

وُجُوْبُ الْغُسْلِ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ وَلَوْ لَمْ يُنْزِلْ

ختنے والی دو جگہوں کے مل جانے سے غسل کے واجب ہو جانے کا بیان، اگرچہ انزال نہ ہوا ہو

[841/388]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ أَلْزَقَ الْخِتَانَ بِالْخِتَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 349. (مسند احمد: 24206)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب مرد اپنی بیوی کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھ جاتا ہے اور اپنی ختنے والی جگہ اس کی ختنے والی جگہ سے ملا دیتا ہے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

[842/389]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَتَوَارَتِ الْحَشَفَةُ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

تخریج الحدیث صحيح لغيره: سنن ابن ماجه: 611. (مسند احمد: 6670)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب ختنے والے دو مقامات مل جاتے ہیں اور حشفہ چھپ جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔''

[843/390]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ وَأَجْهَدَ نَفْسَهُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: ثُمَّ جَهَدَهَا) فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ أَنْزَلَ أَوْ لَمْ يُنْزِلْ.))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 291، صحيح مسلم: 348. (مسند احمد: 8574)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب مرد اپنی بیوی کی چار شاخوں میں بیٹھ جائے اور پھر اپنے آپ کو مشقت میں ڈالے (ایک روایت کے مطابق ''پھر اسے (بیوی کو) مشقت

میں ڈالے) تو غسل واجب ہو جائے گا، انزال ہو یا نہ ہو۔''

وُجُوْبُ الْغُسْلِ عَلٰی مَنِ احْتَلَمَ إِذَا أَنْزَلَ

احتلام ہو جانے کی بنا پر غسل کے واجب ہونے کا بیان، بشرطیکہ انزال ہوا ہو

[847/391]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا، قَالَ: ((يَغْتَسِلُ.)) وَعَنِ الرَّجُلِ يَرٰى أَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَرٰى بَلَلًا، قَالَ: ((لَا غُسْلَ عَلَيْهِ.)) فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرٰى ذَالِكَ شَيْءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّمَا النِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ.

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: سنن ابوداؤد: 236، سنن ابن ماجہ: 612، سنن الترمذی: 113. (مسند احمد: 26195)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا، جو منی کی تری تو پاتا ہے، لیکن اسے احتلام یاد نہیں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ غسل کرے گا۔'' پھر اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جس کا یہ خیال ہے کہ اسے احتلام تو ہوا ہے، لیکن وہ تری کو نہیں پاتا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر کوئی غسل نہیں ہے۔'' سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اگر عورت کو اسی قسم کا خواب آئے، تو کیا اس کا بھی یہی حکم ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، عورتیں مردوں کی مانند ہی ہیں۔''

[848/392]...... عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَتْ مُجَاوِرَةَ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَتْ تَدْخُلُ عَلَيْهَا فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ إِذَا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّ زَوْجَهَا يُجَامِعُهَا فِي الْمَنَامِ أَتَغْتَسِلُ؟ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: تَرِبَتْ يَدَاكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! فَضَحْتِ النِّسَاءَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ وَإِنَّا إِنْ نَسْأَلِ النَّبِيَّ ﷺ عَمَّا أَشْكَلَ عَلَيْنَا خَيْرٌ مِنْ أَنْ نَكُوْنَ مِنْهُ عَلٰى عَمْيَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأُمِّ سَلَمَةَ: ((أَنْتِ تَرِبَتْ يَدَاكِ، نَعَمْ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! عَلَيْهَا الْغُسْلُ إِذَا وَجَدَتِ الْمَاءَ.)) فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَهَلْ لِلْمَرْأَةِ مَاءٌ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَأَنّٰى يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا؟ هُنَّ شَقَائِقُ الرِّجَالِ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 310. (مسند احمد: 27118)

ترجمة الحديث سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا، زوجۂ رسول سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہ ہمسائی تھیں اور وہ ان کے پاس آتی

رہتی تھیں، ایک دن نبی کریم ﷺ گھر میں داخل ہوئے اور سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے کہ ایک عورت یہ خواب دیکھتی ہے کہ اس کا خاوند اس سے مجامعت کر رہا ہے، تو کیا وہ غسل کرے گی؟ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تیرے ہاتھ خاک آلود ہو جائیں، اے ام سلیم! تو نے تو رسول اللہ ﷺ کے نزدیک عورتوں کو رسوا کر دیا ہے۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا اور اگر ہم اپنے اشکالات کے بارے میں نبی ﷺ سے سوال کر لیں تو یہ اس سے تو بہتر ہے کہ ان کے بارے میں ہم جاہل اور اندھے ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''بلکہ تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں، جی ہاں ام سلیم! جب ایسی عورت منی کا پانی محسوس کرے گی تو اس پر غسل ہوگا۔'' سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا عورت کا بھی پانی ہوتا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تو پھر اس کا بچہ اس کے مشابہ کیسے ہو جاتا ہے، اس معاملے میں خواتین مردوں کی طرح ہیں۔''

[849/393]...... حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِیْ أَبِیْ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَحَدَّثَنِیْ حَجَّاجٌ قَالَ: أَنَا ابْنُ أَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰی أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ أُمَّ سُلَیْمٍ، قَالَ حَجَّاجٌ: امْرَأَةَ أَبِیْ طَلْحَةَ قَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الْمَرْأَةُ تَرٰی زَوْجَهَا فِی الْمَنَامِ یَقَعُ عَلَیْهَا أَعَلَیْهَا غُسْلٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، اِذَا رَأَتِ الْمَاءَ.)) فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَتَفْعَلُ ذَالِكَ؟ فَقَالَ: ((تَرِبَتْ یَمِیْنُكِ، فَأَنّٰی یَأْتِی شَبَهُ الْخُؤُوْلَةِ اِلَّا مِنْ ذَالِكَ، أَیُّ النُّطْفَتَیْنِ سَبَقَتْ اِلَی الرَّحِمِ غَلَبَتْ عَلَی الشَّبَهِ.)) وَقَالَ حَجَّاجٌ فِیْ حَدِیْثِهِ: تَرِبَتْ جَبِیْنُكِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 130، 282، 3328، 6091، صحیح مسلم: 313. (مسند احمد: 26631)

ترجمۃ الحدیث سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سیدہ ام سلیم زوجہ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہما نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر کوئی عورت یہ خواب دیکھتی ہے کہ اس کا خاوند اس سے مجامعت کر رہا ہے، تو کیا اس پر غسل واجب ہو جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، جب وہ منی کا پانی دیکھ لے گی۔'' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''کیا عورت کا پانی بھی نکلتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو جائے، بچے کی ماموؤں کے ساتھ مشابہت عورت کے اسی پانی کی وجہ سے ہوتی ہے، دو نطفوں میں سے جو نطفہ رحم کی طرف سبقت لے جاتا ہے، وہی مشابہت پر غالب آ جاتا ہے۔'' حجاج کی حدیث میں ہے: ''تیری پیشانی خاک آلود ہو۔''

مَنْ قَالَ: اَلْجُنُبُ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ

ان لوگوں کا بیان جو یہ کہتے ہیں کہ جنابت والا قرآن مجید کی تلاوت نہ کرے

[857/394]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَا وَرَجُلَانِ، رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي وَرَجُلٌ مِنْ بَنِيْ أَسَدٍ أَحْسِبُ، فَبَعَثَهُمَا وَجْهًا وَقَالَ: أَمَا اِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِيْنِكُمَا، ثُمَّ دَخَلَ الْمَخْرَجَ فَقَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَأَخَذَ حَفْنَةً مِن مَّاءٍ فَتَمَسَّحَ بِهَا ثُمَّ جَعَلَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، قَالَ: فَكَأَنَّهُ رَآنَا أَنْكَرْنَا ذَالِكَ، ثُمَّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْضِيْ حَاجَتَهُ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ.

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 229، سنن ابن ماجه: 594، سنن النسائی: 144/1، سنن الترمذی: 146. (مسند احمد: 840)

ترجمة الحديث عبد اللہ بن سلمہ کہتے ہیں: میں اور دو آدمی، ہم سب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، ایک آدمی میرے قوم سے تھا اور میرے خیال کے مطابق دوسرا بنو اسد سے تھا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک طرف بھیج دیا اور ان سے کہا: تم دونوں قوی آدمی ہو، اس لیے میں تم کو جس کام کی طرف بھیج رہا ہوں، اس میں اچھی طرح محنت کرنا، پھر وہ قضائے حاجت کے لیے ایک جگہ میں گئے، قضائے حاجت کی، پھر وہاں سے نکلے اور پانی کا ایک چلّو لیا اور اس سے ہاتھ دھوئے اور پھر قرآن مجید کی تلاوت شروع کر دی۔ جب انھوں نے دیکھا کہ ہم لوگ ان کی اس کاروائی کو صحیح نہیں سمجھ رہے تو انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی قضائے حاجت کر کے قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے اور ہمارے ساتھ گوشت کھاتے تھے اور جنابت کے علاوہ کوئی چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قرآن مجید سے مانع نہیں ہوتی تھی۔

[860/395]...... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جُنُبٌ وَلَا صُوْرَةٌ وَلَا كَلْبٌ.))

تخریج الحدیث حسن لغيره دون ذكر الجنب: سنن ابوداؤد: 227، 4152، سنن النسائی: 141/1. (مسند احمد: 632)

ترجمة الحديث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس میں جنابت والا آدمی، تصویر اور کتا ہو، اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔''

اَلْاِسْتِتَارُ عِنْدَ الْغُسْلِ

غسل کے وقت پردہ کرنا

[863/396]...... عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَيِيٌّ سِتِّيْرٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَحَدُكُم أَنْ يَغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَ بِشَيْءٍ .))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 4013، سنن النسائی: 200/1. (مسند احمد: 17970)

ترجمۃ الحدیث سیدنا یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ بہت زیادہ حیادار اور پردے والا ہے، اس لیے جب کوئی آدمی غسل کرنے لگے تو وہ کسی چیز کے ساتھ چھپ جایا کرے۔''

[865/397]...... عَنْ أَبِيْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيلِ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ (بِنْتِ أَبِيْ طَالِبٍ) رضی اللہ عنہا أَنَّهَا ذَهَبَتْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ قَالَتْ: فَوَجَدتُّهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ، (الحديث) سَيَأْتِي بِتَمَامِهِ فِي غَزْوَةِ فَتْحِ مَكَّةَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 280، 357، 3171، 6158، صحیح مسلم: 336. (مسند احمد: 27379)

ترجمۃ الحدیث سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ فتح مکہ والے دن نبی کریم ﷺ کی طرف گئیں، وہ کہتی ہیں: میں نے آپ ﷺ کو اس حالت میں پایا کہ آپ غسل فرما رہے تھے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک کپڑے کے ساتھ آپ ﷺ کا پردہ کر رہی تھیں، ......۔ (یہ پوری حدیث ''غَزْوَةُ فَتْحِ مَكَّةَ'' میں آئے گی۔)

مِقْدَارُ مَاءِ الْغُسْلِ وَالْوُضُوْءِ

غسل اور وضو کے پانی کی مقدار کا بیان

[867/398]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: كَمْ يَكْفِيْنِيْ مِنَ الْوُضُوءِ؟ قَالَ: مُدٌّ، قَالَ: كَمْ يَكْفِيْنِيْ لِلْغُسْلِ؟ قَالَ: صَاعٌ، قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: لَا يَكْفِيْنِيْ، قَالَ: لَا أُمَّ لَكَ قَدْ كَفٰى مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ .

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: المعجم الکبیر الطبرانی: 11646، مسند البزار: 255. (مسند احمد: 2628)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا: مجھے وضو کے لیے کتنا پانی کفایت کرے گا؟ انھوں نے کہا: ایک مُدّ، اس نے کہا: غسل کے لیے مجھے کتنا پانی کفایت کرے گا؟ انھوں نے کہا:

ایک صاع، یہ سن کر اس نے کہا: یہ مقدار تو مجھے کفایت نہیں کرے گی، انھوں نے کہا: ''تیری ماں ہی نہ ہو، یہ مقدار اس ہستی کو تو کفایت کرتی تھی، جو تجھ سے بہتر ہے، یعنی رسول اللہ ﷺ۔

[869/399]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ.

تخریج الحدیث صحيح: سنن ابوداؤد: 93، سنن ابن ماجه: 2699. (مسند احمد: 14250)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک صاع پانی سے غسل کرتے تھے اور ایک مُدّ سے وضو کرتے تھے۔

[872/400]...... عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ: جَاءُوْا بِعُسٍّ فِي رَمَضَانَ، فَحَزَرْتُهُ بِثَمَانِيَةٍ أَوْ تِسْعَةٍ أَوْ عَشَرَةِ أَرْطَالٍ، فَقَالَ مُجَاهِدٌ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ بِمِثْلِ هٰذَا.

تخریج الحدیث صحيح: سنن النسائى: 127/1. (مسند احمد: 24248)

ترجمۃ الحدیث موسیٰ جہنی کہتے ہیں: لوگ رمضان میں ایک بڑا پیالہ لے کر آئے، میں نے اندازہ لگایا کہ وہ آٹھ یا نو یا دس رطل ہوگا، مجاہد نے کہا: مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اس قسم کے برتن سے غسل کرتے تھے۔

صِفَةُ الْغُسْلِ وَالْوُضُوْءِ قَبْلَهُ

غسلِ جنابت اور اس سے پہلے والے وضو کی کیفیت کا بیان

[873/401]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنْ جَنَابَةٍ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا (وَفِي رِوَايَةٍ: فَيُوضَعُ الْإِنَاءُ فِيهِ الْمَاءُ فَيُفْرِغُ عَلٰى يَدَيْهِ فَيَغْسِلُهُمَا قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا فِي الْمَاءِ) ثُمَّ يَأْخُذُ بِيَمِينِهِ لِيَصُبَّ عَلٰى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ حَتّٰى يُنْقِيَهُ، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَهُ غَسْلًا حَسَنًا، ثُمَّ يُمَضْمِضُ ثَلَاثًا وَيَسْتَنْشِقُ ثَلَاثًا وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهِ الْمَاءَ ثَلَاثًا ثُمَّ يَغْتَسِلُ (وَفِي رِوَايَةٍ: يَغْسِلُ سَائِرَ جَسَدِهِ) فَإِذَا خَرَجَ غَسَلَ قَدَمَيْهِ.

تخریج الحدیث صحيح: سنن النسائى: 134/1، 205، صحيح مسلم: 321 بلفظ قريب منه. (مسند احمد: 24648)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غسلِ جنابت کا ارادہ کرتے تو تین

دفعہ ہاتھ دھوتے، ایک روایت میں ہے: پانی والا برتن رکھا جاتا، آپ ﷺ اپنے ہاتھوں کو برتن میں داخل کرنے سے پہلے ان پر پانی بہا کر ان کو دھوتے تھے، پھر دائیں ہاتھ کے ذریعے پانی کر لیتے اور اس کو بائیں ہاتھ پر بہا کر شرمگاہ کو دھوتے، یہاں تک کہ وہ صاف ہو جاتی، پھر اپنے ہاتھ کو اچھی طرح دھوتے، پھر تین تین بار کلی کرتے اور ناک میں پانی چڑھاتے، تین دفعہ چہرہ دھوتے، تین مرتبہ بازوؤں کو دھوتے، پھر اپنے سر پر تین بار پانی بہاتے، پھر غسل کرتے، ایک روایت میں ہے: پھر بقیہ جسم کو دھوتے، جب باہر تشریف لے آتے تو پاؤں کو دھوتے تھے۔

[876/402]...... عَنْ مَيْمُونَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلًا فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَأَكْفَأَ الْإِنَاءَ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَأَفَاضَ عَلَى فَرْجِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ دَلَكَ يَدَهُ بِالْحَائِطِ أَوْ بِالْأَرْضِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 249، 257، 259، 260، 274، 281، صحیح مسلم: 317. (مسند احمد: 26843)

ترجمۃ الحدیث زوجۂ رسول سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کے لیے غسل کا پانی رکھا اور آپ ﷺ نے اس طرح غسلِ جنابت کیا، بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ پر برتن انڈیلا اور اپنی ہتھیلیوں کو تین بار دھویا، پھر اپنے ہاتھ کو برتن میں داخل کیا اور تین دفعہ اپنی شرمگاہ پر پانی بہایا، پھر اپنے ہاتھ کو دیوار یا زمین پر رگڑا، پھر تین تین بار کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا، پھر تین دفعہ چہرہ اور تین تین بار بازو دھوئے، پھر تین دفعہ اپنے سر پر پانی بہایا اور پھر بقیہ جسم پر پانی ڈالا، پھر اس جگہ سے ہٹ کر پاؤں کو دھویا۔

صِفَةُ غَسْلِ الرَّأْسِ وَنَقْضُ الشَّعْرِ عِنْدَ الْغُسْلِ

غسل میں سر دھونے کی کیفیت اور بالوں کو کھولنے کا بیان

[883/403]...... عَنْ أَبِي سَعِيدِ ن الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ غَسْلِ الرَّأْسِ، فَقَالَ: يَكْفِيكَ ثَلَاثُ حَفَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَكُفٍّ ثُمَّ جَمَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا سَعِيدٍ! إِنِّي رَجُلٌ كَثِيرُ الشَّعْرِ، قَالَ: فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ أَكْثَرَ شَعْرًا مِنْكَ وَأَطْيَبَ.

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابن ماجہ: 576. (مسند احمد: 11694)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ان سے سر دھونے کے بارے میں سوال کیا، انھوں نے کہا: تین چلّو تم کو کافی ہیں، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو جمع کر کے اشارہ کیا، لیکن اس آدمی نے کہا: اے ابو سعید! میرے بال تو بہت زیادہ ہیں، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیری بہ نسبت زیادہ بالوں والے اور زیادہ پاکیزگی والے تھے۔

[885/404]...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: كَمْ يَكْفِی رَأْسِی فِی الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَصُبُّ بِيَدِهِ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثًا، قَالَ: إِنَّ شَعْرِی كَثِيرٌ، قَالَ: كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَكْثَرَ وَأَطْيَبَ.

تخریج الحدیث اسنادہ قوی: سنن ابن ماجہ: 578. (مسند احمد: 7418)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے سوال کیا: غسلِ جنابت میں کتنا پانی میرے سر کے لیے کافی ہوگا، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے سر پر تین چلو ڈالتے تھے۔ اس نے کہا: میرے بال تو زیادہ ہیں، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال زیادہ بھی تھے اور پاکیزہ بھی تھے۔

[889/405]...... عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّی امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِی؟ قَالَ: ((يُجْزِيكِ أَنْ تَصُبِّی عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثًا.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 230. (مسند احمد: 26477)

ترجمۃ الحدیث زوجۂ رسول سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ایسی عورت ہوں کہ سر کی مینڈھیوں کو سختی سے گوندھتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تو پھر تجھے یہ کافی ہے کہ تو سر پر تین دفعہ پانی بہا دے۔“

[891/406]...... عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: بَلَغَ عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَأْمُرُ النِّسَاءَ إِذَا اغْتَسَلْنَ أَنْ يَنْقُضْنَ رُؤُوسَهُنَّ، فَقَالَتْ: يَا عَجَبًا لِابْنِ عَمْرٍو، هُوَ يَأْمُرُ النِّسَاءَ إِذَا اغْتَسَلْنَ أَنْ يَنْقُضْنَ رُؤُوسَهُنَّ، أَفَلَا يَأْمُرُهُنَّ أَنْ يَحْلِقْنَ، لَقَدْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ فَمَا أَزِيدُ عَلٰى أَنْ أُفْرِغَ عَلٰى رَأْسِی ثَلَاثَ إِفْرَاغَاتٍ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 231. (مسند احمد: 24160)

ترجمۃ الحدیث عبیدہ بن عمیر کہتے ہیں: جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات پہنچی کہ سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ عورتوں کو یہ حکم دیتے ہیں کہ وہ غسل کے وقت اپنے بال کھول دیا کریں، تو انھوں نے کہا: ابن عمرو پر بڑا تعجب ہے،

وہ عورتوں کو غسل کے وقت بال کھول دینے کا حکم دیتا ہے، وہ یہ حکم کیوں نہیں دیتا کہ خواتین اپنے سر ہی منڈوا دیں، مسئلہ تو یوں ہے کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن میں اکٹھا غسل کرتے تھے، میں اپنے سر پر صرف تین بار پانی ڈالتی تھی۔

غَسْلُ الرِّجْلَيْنِ خَارِجَ الْمُغْتَسَلِ وَحُكْمُ التَّنْشِيْفِ بِالْمِنْدِيْلِ وَنَحْوِهِ وَالْإِجْتِزَاءُ بِالْغُسْلِ عَنِ الْوُضُوْءِ لِمُرِيْدِ الصَّلٰوةِ

غسل خانے سے باہر آ کر پاؤں کو دھونے، تولیہ وغیرہ سے پانی خشک کرنے کے حکم اور نماز کا ارادہ رکھنے والے کا وضو کی بجائے غسل پر اکتفا کرنے کا بیان

[892/407]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنْ مُغْتَسَلِهِ حَيْثُ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ .

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 134/1. (مسند احمد: 25370)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی کریم ﷺ جس غسل خانے میں جنابت والا غسل کرتے تھے، اس سے باہر آ کر پاؤں دھوتے تھے۔

[893/408]...... عَنْ مَيْمُونَةَ رضی اللہ عنہا (زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ) قَالَتْ: وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلًا فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِثَوْبٍ حِيْنَ اغْتَسَلَ فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا تَعْنِي رَدَّهُ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 266، صحیح مسلم: 317. (مسند احمد: 26842)

ترجمة الحديث زوجۂ رسول سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کے غسل کا پانی رکھا، پس آپ ﷺ نے غسلِ جنابت کیا، پھر جب آپ ﷺ نے غسل کر لیا تو میں آپ ﷺ کے پاس کپڑا لے کر آئی، لیکن آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے اس کو رد کر دیا۔

[895/409]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ .

تخریج الحدیث حسن بطرقه وشواهده: سنن ابوداؤد: 250، سنن الترمذی: 107، سنن النسائی: 137/1، سنن ابن ماجه: 579. (مسند احمد: 26213)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ غسل کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔

اِسْتِحْبَابُ الْوُضُوْءِ لِلْجُنُبِ اِذَا أَرَادَ النَّوْمَ

سونے کا ارادہ رکھنے والے جنبی کے لیے وضو کے مستحب ہونے کا بیان

[900/410]...... عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: كَيْفَ يَصْنَعُ أَحَدُنَا اِذَا هُوَ أَجْنَبَ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ لِيَنَمْ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 287، ۲۸۷، 289، صحیح مسلم: 306. (مسند احمد: 94)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ نے سے یہ سوال کیا کہ جب ہم میں سے کسی آدمی کو جنابت لاحق ہو جائے اور پھر وہ سونا بھی چاہے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ نماز والا وضو کرلے، پھر سو جائے۔''

[905/411]...... عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ جُنُبًا وَأَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوْئَهُ لِلصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ وَكَانَ يَقُوْلُ: ((مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 288، صحیح مسلم: 305. (مسند احمد: 24608)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کو جنابت لاحق ہو جاتی تھی اور آپ ﷺ کا سونے کا ارادہ ہوتا تو آپ ﷺ سونے سے پہلے نماز والا وضو کرتے اور فرماتے: ''جو جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ رکھتا ہو تو نماز والا وضو کرلیا کرے۔''

اِسْتِحْبَابُ الْوُضُوْءِ لِلْجُنُبِ اِذَا أَرَادَ الْأَكْلَ أَوِ الْعَوْدَ

جب جنبی آدمی کھانے کا یا دوبارہ مجامعت کرنے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے وضو کے مستحب ہونے کا بیان

[906/412]...... عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ فَاِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ اِنْ شَاءَ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 223، سنن النسائی: 139/1، سنن ابن ماجه: 593. (مسند احمد: 24714)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تو نماز والا وضو کر لیتے تھے، اسی طرح جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں کھانے یا پینے کا ارادہ کرتے تو ہاتھوں کو دھو لیتے، پھر اگر چاہتے تو کھا پی لیتے تھے۔

[908/413]...... عَنْ أَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((یَتَوَضَّأُ اِذَا جَامَعَ وَاِذَا أَرَادَ أَنْ یَرْجِعَ .)) قَالَ سُفْیَانُ: أَبُو سَعِیْدٍ أَدْرَکَ الْحَرَّةَ .

تخريج الحديث صحیح مسلم: 308. (مسند احمد: 11036)

ترجمة الحديث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب آدمی ایک دفعہ مجامعت کے بعد دوبارہ لوٹنا چاہے تو وہ وضو کر لے۔“ سفیان نے کہا: سیدنا ابوسعید، حرّہ کی لڑائی کے دور کو پایا ہے یعنی اس وقت وہ زندہ تھے۔

تَأْخِیْرُ الْغُسْلِ اِلٰی آخِرِ اللَّیْلِ

رات کے پچھلے حصے تک غسلِ جنابت کو مؤخر کرنا

[909/414]...... عَنْ غُضَیْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: أَرَأَیْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِیْ أَوَّلِ اللَّیْلِ أَوْ فِیْ آخِرِہِ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا اغْتَسَلَ فِی أَوَّلِ اللَّیْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِیْ آخِرِہِ، قُلْتُ: اَللّٰہُ أَکْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْأَمْرِ سَعَةً، قُلْتُ: أَرَأَیْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُوتِرُ فِیْ أَوَّلِ اللَّیْلِ أَوْ فِیْ آخِرِہِ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا أَوْتَرَ فِیْ أَوَّلِ اللَّیْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ فِی آخِرِہِ، قُلْتُ: اَللّٰہُ أَکْبَرُ، اَلحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْأَمْرِ سَعَةً، قُلْتُ: أَرَأَیْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ أَوْ یُخَافِتُ بِہِ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا جَهَرَ بِہِ وَرُبَّمَا خَافَتَ، قُلْتُ: اَللّٰہُ أَکْبَرُ، اَلحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْأَمْرِ سَعَةً .

تخريج الحديث صحیح: سنن ابوداؤد: 226، سنن ابن ماجہ: 1354، سنن النسائی: 125/1، سنن الترمذی: 449، صحیح مسلم: 307. (مسند احمد: 24202)

ترجمة الحديث غُضیف بن حارث کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے شروع میں غسل کرتے تھے یا آخر میں؟ انھوں نے کہا: کبھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے پہلے حصے میں غسل کر لیتے تھے اور کبھی آخری حصے میں۔ میں نے کہا: اَللّٰہُ أَکْبَرُ، ساری تعریف اس اللہ کی ہے، جس نے اس معاملے میں وسعت رکھی ہے، پھر میں نے کہا: اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رات کے پہلے حصے میں نمازِ وتر ادا کرتے تھے یا آخری حصے میں؟ انھوں نے کہا: کبھی تو آپ ﷺ رات کے پہلے حصے میں نمازِ وتر ادا کرتے تھے اور کبھی آخری حصے میں۔ میں نے کہا: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، ساری تعریف اس اللہ کی ہے، جس نے اس معاملے میں بھی وسعت رکھی ہے، میں نے پھر کہا: اس بارے میں آپ کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ قرآن کی تلاوت بآواز بلند کرتے تھے یا بآواز پست؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ بسا اوقات جہری طور پر تلاوت کرتے تھے اور بسا اوقات سری طور پر، میں نے کہا: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، ساری تعریف اس اللہ کی ہے، جس نے اس معاملے میں بھی وسعت رکھی ہے۔

اَلْغُسْلُ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَالْوُضُوْءُ مِنْ حَمْلِهِ

میت کو غسل دینے سے غسل کرنے اور اس کو اٹھانے سے وضو کرنے کا بیان

[915/415]...... عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 3162، سنن ابن ماجه: 1463، سنن الترمذی: 993. (مسند احمد: 9862)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی میت کو غسل دے، وہ خود بھی غسل کرے اور جو اس کو اٹھائے، وہ وضو کرے۔''

طَلَبُ الْغُسْلِ مِنَ الْكَافِرِ إِذَا أَسْلَمَ

مسلمان ہونے والے کافر سے غسل کرنے کا مطالبہ کرنے کا بیان

[919/416]...... عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ ثُمَامَةَ بْنَ أُثَالٍ أَوْ أُثَالَةٍ أَسْلَمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذْهَبُوْا بِهِ إِلٰى حَائِطِ بَنِیْ فُلَانٍ فَمُرُوْهُ أَنْ يَغْتَسِلَ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 462، 469، 2422، 4372، صحیح مسلم: 1764. (مسند احمد: 8037)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا ثمامہ بن اثال مسلمان ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا: ''ان کو بنوفلاں کے باغ میں لے جاؤ اور ان کو حکم دو کہ یہ وہاں غسل کر لیں۔''

[921/417]...... عَنْ خَلِيْفَةَ بْنِ حُصَيْنِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ جَدَّهُ (قَيْسَ بْنَ عَاصِمٍ) أَسْلَمَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِیِّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 355، سنن النسائی: 109/1، سنن الترمذی: 605. (مسند احمد: 20615)

ترجمة الحديث سیدنا قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب وہ عہدِ نبوی میں مسلمان ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل کرنے کا حکم دیا۔

حُكْمُ دُخُوْلِ الْحَمَّامِ

حمام میں داخل ہونے کا حکم

[922/418]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ اِلَّا بِمِئْزَرٍ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيْلَتَهُ الْحَمَّامَ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَقْعُدْ عَلٰى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَخْلُوَنَّ بِامْرَأَةٍ لَيْسَ مَعَهَا ذُوْمَحْرَمٍ مِنْهَا فَاِنَّ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ.))

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: سنن الترمذی: 2801. (مسند احمد: 14651)

ترجمة الحديث سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ ازار کے بغیر حمام میں داخل نہ ہو، اسی طرح جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ کرے، جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جا رہی ہو اور جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ اس عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کرے، جس کے ساتھ محرم نہ ہو، کیونکہ ان کا تیسرا شیطان ہوگا۔“

[924/419]...... عَنْ أَبِى الْمَلِيْحِ قَالَ: دَخَلَ نِسْوَةٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَلٰى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقَالَتْ: أَنْتُنَّ اللَّاتِىْ تَدْخُلْنَ الْحَمَّامَاتِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنَ امْرَأَةٍ وَضَعَتْ ثِيَابَهَا فِى غَيْرِ بَيْتِهَا اِلَّا هَتَكَتْ سِتْرًا، (وَفِى رِوَايَةٍ: سِتْرَهَا) بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 4010، سنن الترمذی: 2803. (مسند احمد: 25407)

ترجمة الحديث ابو ملیح کہتے ہیں: اہل شام کی کچھ خواتین، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں، انھوں نے ان سے کہا: تم ہی وہ خواتین ہو جو حماموں میں داخل ہوتی ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو عورت بھی اپنے گھر کے علاوہ کپڑے اتارے گی، وہ اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان والے پردے کو چاک کر دے گی۔“

كِتَابُ الْحَيْضِ وَالْإِسْتِحَاضَةِ وَالنِّفَاسِ
حیض، استحاضہ اور نفاس کے خونوں کی کتاب

مَوَانِعُ الْحَيْضِ وَمَا تَقْضِي الْحَائِضُ مِنَ الْعِبَادَاتِ
حیض کی وجہ سے ممنوعہ امور اور حائضہ خاتون کے عبادات کی قضائی دینے کا بیان

[930/420]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ الْيَهُودَ كَانُوْا اِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ مِنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوْهُنَّ وَلَمْ يُجَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ، فَسَأَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ﴾ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الْآيَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 302. (مسند احمد: 12354)

ترجمة الحديث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب عورت حائضہ ہو جاتی تو یہودی لوگ نہ اس کے ساتھ کھاتے تھے اور نہ اس کے ساتھ ہم بستری کرتے تھے، جب صحابہ نے نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔﴾..... ''آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں، کہہ دیجئے کہ وہ تکلیف دہ چیز ہے، حالتِ حیض میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جاؤ، ہاں جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ، جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے، اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور بہت پاک رہنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔'' (البقرہ: 222) آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم بستری کے علاوہ ہر چیز کر سکتے ہو۔''

[931/421]...... عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا وَقَدْ حَاضَتْ بِسَرِفَ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ مَكَّةَ: قَالَ لَهَا: ((اِقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 294، 5548، صحیح مسلم: 1211. (مسند احمد: 24109)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب وہ (حجۃ الوداع کے موقع پر) مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے سرف مقام پر حائضہ ہوگئی تھیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا: ''تم بھی وہی کچھ کرتی رہو، جو کچھ حاجی لوگ کر رہے ہیں، البتہ بیت اللہ کا طواف نہیں کرنا۔''

[932/422]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا (فِی قِصَّةِ أُمِّ حَبِیْبَةَ بِنْتِ جَحْشٍ) أَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهَا: ((فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَیْضَةُ فَدَعِیْ الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِیْ ثُمَّ صَلِّیْ))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 327، صحیح مسلم: 334. (مسند احمد: 24538)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ سیدہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کا قصہ بیان کرتی ہوئے کہتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''جب حیض کا خون شروع ہو جائے تو نماز چھوڑ دیا کر اور جب وہ ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دیا کر۔''

[933/423]...... عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ: مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِی الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِیْ الصَّلٰوةَ؟ فَقَالَتْ: أَحَرُوْرِیَّةٌ أَنْتِ؟ قُلْتُ: لَسْتُ بِحَرُوْرِیَّةٍ وَلٰکِنِّی أَسْأَلُ، قَالَتْ: قَدْ کَانَ یُصِیْبُنَا ذَالِكَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَنُؤْمَرُ وَلَا نُؤْمَرُ، فَیَأْمُرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا یَأْمُرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 321، صحیح مسلم: 335. (مسند احمد: 25951)

ترجمۃ الحدیث معاذہ کہتی ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: کیا وجہ ہے کہ حائضہ خاتون روزوں کی قضائی دیتی ہے اور نماز کی قضائی نہیں دیتی؟ انھوں نے مجھ سے کہا: کیا تو حروراء علاقے سے ہے؟ میں نے کہا: جی میں حروریہ نہیں ہوں، ویسے سوال کر رہی ہوں، پس انھوں نے کہا: ہمیں یہ حیض آتا تھا، جبکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتی تھیں، تو ہمیں (کچھ کا) حکم دیا جاتا تھا اور (کچھ کا) ہمیں حکم نہیں دیا جاتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزوں کی قضائی کا حکم دیتے تھے اور نمازوں کی قضائی کا حکم نہیں دیتے تھے۔

كَفَّارَةُ مَنْ وَطِیءَ امْرَأَتَهٗ وَهِیَ حَائِضٌ

جس نے حائضہ بیوی سے جماع کر لیا، اس کے کفارے کا بیان

[935/424]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الَّذِیْ یَأْتِیْ امْرَأَتَهُ وَهِیَ حَائِضٌ

((يَتَصَدَّقُ بِدِيْنَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 264، 2168، سنن ابن ماجه: 640، سنن النسائی: 153/1 . (مسند احمد: 2032)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جو آدمی حائضہ بیوی سے مجامعت کرتا ہے، اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ ایک دینار یا نصف دینار کا صدقہ کرے۔''

جَوَازُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ فِيْمَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَمُضَاجَعَتُهَا وَمُؤَاكَلَتُهَا

ازار سے اوپر والے حصے کو استعمال کرنے، ایسی خاتون کے ساتھ لیٹ جانے اور اس کے ساتھ کھانا کھانے کا بیان

[940/425]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَيَدْخُلُ مَعِيَ فِي لِحَافِيْ وَأَنَا حَائِضٌ وَلٰكِنْ كَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ .

تخریج الحدیث صحیح علی شرط الشیخین: النسائی: 51/1، 189 . (مسند احمد: 24824)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے جسم کے ساتھ جسم ملاتے تھے، جبکہ میں حائضہ ہوتی تھی اور آپ میرے لحاف میں میرے ساتھ داخل ہو جاتے تھے، جبکہ میں حائضہ ہوتی تھی، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی شرمگاہ پر زیادہ کنٹرول کرنے والے تھے۔

[942/426]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ أَنَامُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى فِرَاشٍ وَأَنَا حَائِضٌ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ .

تخریج الحدیث صحیح: المعجم الاوسط : 7552 . (مسند احمد: 24488)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بچھونے پر سوتی تھی، جبکہ میں حائضہ ہوتی تھی، لیکن مجھ پر کپڑا ہوتا تھا۔

[943/427]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَشَّحُنِيْ وَيَنَالُ مِنْ رَأْسِيْ وَأَنَا حَائِضٌ .

تخریج الحدیث حسن: مسند الطیالسی: 1517، سنن الدارمی: 1052، مسند ابویعلی: 4487، سنن البیهقی: 312/1 . (مسند احمد: 25542)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: نبی کریم ﷺ مجھ سے معانقہ کرتے تھے اور میرے سر پر بوسہ وغیرہ دیتے تھے، جبکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

[944/428]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي الْمَسْجِدِ فَيُصْغِيْ إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

تخريج الحديث صحيح البخاري: 2028. (مسند احمد: 24238)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ مسجد میں اعتکاف کی حالت میں ہوتے تھے اور اپنے سر مبارک کو میری طرف جھکاتے تھے، پس میں آپ ﷺ کی کنگھی کرتی تھی، جبکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

[949/429]...... عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: حِضْتُ وَأَنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي ثَوْبِهِ، قَالَتْ: فَانْسَلَلْتُ، فَقَالَ: ((أَنَفِسْتِ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَجَدْتُّ مَا تَجِدُ النِّسَاءُ، قَالَ: ((ذَاكِ مَا كُتِبَ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ.)) قَالَتْ: فَانْطَلَقْتُ فَأَصْلَحْتُ مِنْ شَأْنِيْ فَاسْتَثْفَرْتُ بِثَوْبٍ ثُمَّ جِئْتُ مَعَهُ فِي لِحَافِهِ.

تخريج الحديث صحيح البخاري: 322، صحيح مسلم: 296. (مسند احمد: 26525)

ترجمة الحديث سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ کہتی ہیں میں اس وقت حائضہ ہوگئی، جب میں اور رسول اللہ ﷺ ایک کپڑے میں تھے، پس میں کھسک گئی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو حائضہ ہوگئی ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! میں اسی چیز میں مبتلا ہوگئی ہوں، جس میں خواتین ہو جاتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ چیز تو پھر بناتِ آدم پر لکھ دی گئی ہے۔'' بہر حال میں چلی گئی اور اپنی حالت کو سنوار کر ایک کپڑے سے لنگوٹ کس لیا اور پھر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لحاف میں آ کر لیٹ گئی۔

جَوَازُ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَطَهَارَةُ سُؤْرِهَا

حائضہ کے ساتھ کھانے اور اس کے جوٹھے کے پاک ہونے کا بیان

[952/430]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيُؤْتٰى بِالْإِنَاءِ فَأَشْرَبُ مِنْهُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَأْخُذُ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ، وَإِنْ كُنْتُ لَآخُذُ الْعَرْقَ فَآكُلُ مِنْهُ ثُمَّ يَأْخُذُهُ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 300. (مسند احمد: 24328)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس برتن لایا جاتا، پہلے میں اس سے پیتی، جبکہ میں حائضہ ہوتی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم برتن پکڑ لیتے اور میرے منہ کی جگہ پر اپنا منہ رکھتے تھے اور میں ہڈی والی بوٹی لے کر اس سے گوشت نوچ کر کھاتی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو لے لیتے اور میرے منہ کی جگہ پر اپنا منہ رکھتے۔

[953/431]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ: ((وَاكِلْهَا.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 133، سنن ابن ماجہ: 1378. (مسند احمد: 19008)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حائضہ کے ساتھ کھانا کھانے کے بارے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے ساتھ کھایا کر۔''

جَوَازُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِيْ حِجْرِ الْحَائِضِ وَحُكْمُ دُخُوْلِهَا الْمَسْجِدَ

حائضہ کی گود میں قرآن مجید کی تلاوت کے جواز اور ایسی خاتون کے مسجد میں داخل ہونے کے حکم کا بیان

[954/432]...... عَنْ مَنْبُوْذٍ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ فَأَتَاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ! مَالَكَ شَعِثًا رَأْسُكَ؟ قَالَ: أُمُّ عَمَّارٍ مُرَجِّلَتِيْ حَائِضٌ، قَالَتْ: أَيْ بُنَيَّ! وَأَيْنَ الْحَيْضَةُ مِنَ الْيَدِ؟ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلٰى إِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ فَيَضَعُ رَأْسَهُ فِي حِجْرِهَا فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ، ثُمَّ تَقُوْمُ إِحْدَانَا بِخُمْرَتِهِ فَتَضَعُهَا فِي الْمَسْجِدِ وَهِيَ حَائِضٌ، أَيْ بُنَيَّ! وَأَيْنَ الْحَيْضَةُ مِنَ الْيَدِ؟

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن النسائی: 147/1، 192. (مسند احمد: 26810)

ترجمۃ الحدیث ام منبوذ کہتی ہیں: میں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کے پاس آئے، انھوں نے ان سے پوچھا: میرے بیٹے! کیا وجہ ہے کہ تیرا سر پراگندہ ہے؟ انھوں نے کہا: ام عمار میرے سر کی کنگھی کرتی تھیں اور وہ آج کل حائضہ ہیں۔ سیدہ نے کہا: اے میرے بیٹے! حیض کا ہاتھ سے کیا تعلق ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کسی کے پاس آتے، جبکہ وہ حائضہ ہوتی، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی گود میں سر رکھ کر قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے، اسی طرح وہ کھڑی ہوتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چٹائی آپ کے لیے مسجد میں بچھاتی، جبکہ وہ حائضہ ہوتی، میرے بیٹے! حیض کا ہاتھ سے کیا تعلق ہے؟

[955/433]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حَجْرِيْ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: يَتَّكِيءُ عَلَيَّ) وَأَنَا حَائِضٌ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ.

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 297، صحيح مسلم: 301. (مسند احمد: 24397)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ میرے گود میں اپنا سر رکھتے، ایک روایت میں ہے: میرے ساتھ ٹیک لگاتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے، جبکہ میں حائضہ ہوتی۔

[958/434]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ.)) مِنَ الْمَسْجِدِ. قَالَتْ: قُلْتُ: اِنِّيْ حَائِضٌ، قَالَ: ((اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ.))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 298. (مسند احمد: 25919)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مسجد سے مجھے فرمایا: ''مجھے چٹائی پکڑاؤ۔'' میں نے کہا: میں تو حائضہ ہوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔''

طَهَارَةُ بَدَنِ الْحَائِضِ وَثَوْبِهَا حَاشَا مَوْضِعِ الدَّمِ مِنْهُمَا

حائضہ عورت کے جسم اور کپڑوں کے پاک ہونے کا بیان، الّا یہ کہ وہ جگہ جہاں خون لگا ہوا ہو

[961/435]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا نَائِمَةٌ اِلَى جَنْبِهِ فَاِذَا سَجَدَ أَصَابَنِيْ ثِيَابُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 333، 379، 518، صحيح مسلم: 513. (مسند احمد: 26807)

ترجمة الحديث زوجۂ رسول سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ رات کو بیدار ہوتے اور نماز پڑھتے اور میں آپ ﷺ کے پہلو میں لیٹی ہوتی، جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو آپ ﷺ کا کپڑا مجھے لگتا، جبکہ میں حائضہ ہوتی۔

كَيْفِيَّةُ غُسْلِ الْحَائِضِ وَالنُّفَسَاءِ

حیض اور نفاس والی عورت کے غسل کی کیفیت

[964/436]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ أَغْتَسِلُ

عِنْدَ الطُّهْرِ؟ فَقَالَ: ((خُذِیْ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِیْ بِهَا.)) قَالَتْ: كَیْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا؟ قَالَ: ((تَوَضَّئِیْ بِهَا.)) قَالَتْ: كَیْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا؟ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَبَّحَ فَأَعْرَضَ عَنْهَا، ثُمَّ قَالَ: ((تَوَضَّئِیْ بِهَا.)) قَالَتْ عَائِشَةُ: فَفَطِنْتُ لِمَا یُرِیْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَخَذْتُهَا فَجَذَبْتُهَا اِلَیَّ فَأَخْبَرْتُهَا بِمَا یُرِیْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 315، صحیح مسلم: 332. (مسند احمد: 24907)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون، نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں طہارت حاصل کرتے وقت کیسے غسل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کپڑے وغیرہ کا ایسا ٹکڑا لے، جس پر کستوری لگی ہوئی ہو اور اس کے ذریعے طہارت حاصل کر۔'' اس نے کہا: اس کے ذریعے میں کیسے طہارت حاصل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے ذریعے طہارت حاصل کر لے۔'' وہ پھر کہنے لگی: میں اس کے ذریعے کیسے طہارت حاصل کروں؟ پھر آپ ﷺ نے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے سبحان اللہ کہا اور اس سے اعراض کیا اور پھر فرمایا: ''اس کے ذریعے طہارت حاصل کر لے۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں آپ ﷺ کا مقصد سمجھ گئی، اس لیے میں نے اس خاتون کو اپنی طرف کھینچ لیا اور سمجھا دیا کہ آپ ﷺ اس کو کیا فرمانا چاہ رہے تھے۔

بَابٌ فِیْ الْمُسْتَحَاضَةِ تَبْنِیْ عَلَی عَادَتِهَا وَفِیْ وُضُوْئِهَا لِكُلِّ صَلَاةٍ

مستحاضہ کا اپنی عادت پر بنیاد رکھنے اور ہر نماز کے لیے وضو کرنے کا بیان

[967/437]...... عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِیْ حُبَیْشٍ (رضی اللہ عنہا) قَالَتْ: أَتَیْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقُلْتُ لَهَا: یَا أُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ! قَدْ خَشِیْتُ أَنْ لَا یَكُوْنَ لِیْ حَظٌّ فِی الْاِسْلَامِ وَأَنْ أَكُوْنَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، أَمْكُثُ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ یَوْمِ أُسْتَحَاضُ فَلَا أُصَلِّیْ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ صَلَاةً، قَالَتْ: اجْلِسِیْ حَتّٰی یَجِیْءَ النَّبِیُّ ﷺ، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِیُّ ﷺ قَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِیْ حُبَیْشٍ تَخْشٰی أَنْ لَا یَكُوْنَ لَهَا حَظٌّ فِی الْاِسْلَامِ وَأَنْ تَكُوْنَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، تَمْكُثُ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ یَوْمِ تُسْتَحَاضُ فَلَا تُصَلِّیْ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ صَلَاةً، فَقَالَ: ((مُرِیْ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِیْ حُبَیْشٍ فَلْتُمْسِكْ كُلَّ شَهْرٍ عَدَدَ أَیَّامِ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَحْتَشِیْ وَتَسْتَثْفِرُ وَتَتَنَظَّفُ ثُمَّ تَطَهَّرُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّیْ، فَاِنَّمَا ذٰلِكِ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّیْطَانِ أَوْ عِرْقٌ اِنْقَطَعَ أَوْ دَاءٌ عَرَضَ لَهَا.))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن الدارقطنی: 217/1، مستدرک الحاکم: 175/1، سنن البیهقی:

354/1. (مسند احمد: 27631)

ترجمة الحديث سیدہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی اور کہا: اے ام المؤمنین! مجھے تو یہ ڈر لگا ہوا ہے کہ اسلام میں میرا کوئی حصہ نہیں ہے اور میں جہنمی لوگوں میں سے ہوں گی، کیونکہ جس دن سے مجھے استحاضہ کا خون آ رہا ہے، میں رکی ہوئی ہوں اور اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی نماز نہیں پڑھ رہی، انھوں نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری تک اِدھر ہی بیٹھ جاؤ، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ سیدہ فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا ہیں، ان کو یہ ڈر لگا ہوا ہے کہ ان کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے اور یہ جہنمیوں میں ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ استحاضہ والے دن سے ٹھہری ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لیے نماز نہیں پڑھ رہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فاطمہ کو حکم دو کہ وہ ہر ماہ میں سے اپنے حیض کے دنوں میں (صوم وصلاۃ سے) رک جایا کرے، پھر غسل کر کے اپنی شرمگاہ میں کوئی روئی وغیرہ دے کر لنگوٹ کس لے اور صفائی ستھرائی حاصل کر کے ہر نماز کے وقت وضو کیا کرے اور نماز ادا کیا کرے، یہ شیطان کی طرف سے کوئی ٹھوکر ماردی گئی ہے یا کوئی رگ پھٹ گئی ہے یا کوئی بیماری لاحق ہوگئی ہے۔''

[970/438]...... عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((لِتَنْظُرْ عِدَّةَ اللَّيَالِيْ وَالْأَيَّامِ الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ، فَإِذَا بَلَغَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ تَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ تُصَلِّيْ))

تخريج الحديث صحيح على شرط مسلم: سنن النسائی: 182/1، سنن ابن ماجه: 623. (مسند احمد: 26716)

ترجمة الحديث زوجۂ رسول سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عہدِ نبوی میں ایک عورت نے خون بہانا شروع کر دیا، پس جب سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس کے لیے فتوی پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک مہینہ میں جتنی راتوں اور دنوں میں اس کو حیض آتا تھا، وہ ان کو دیکھ لے، جب وہ اس مقدار کو پورا کر لے تو غسل کرے اور کپڑے سے لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھنا شروع کر دے۔''

كِتَابُ التَّيَمُّمِ
تیمّم کی کتاب

بَابٌ فِیْ سَبَبِ مَشْرُوْعِيَّةِ التَّيَمُّمِ وَصِفَتِهِ
تیمّم کی مشروعیت کے سبب اور اس کے طریقے کا بیان

[982/439]...... عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ (يَعْنِيْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ) وَأَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقَالَ أَبو مُوْسٰى لِعَبْدِ اللّٰهِ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ لَمْ يُصَلِّ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا، فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى: أَمَا تَذْكُرُ إِذْ قَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ: أَلَا تَذْكُرُ إِذْ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَإِيَّاكَ فِيْ إِبِلٍ فَأَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ فَتَمَرَّغْتُ بِالتُّرَابِ، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَخْبَرْتُهُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: ((إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ أَنْ تَقُوْلَ هٰكَذَا.)) وَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ مَسَحَ كَفَّيْهِ جَمِيْعًا وَمَسَحَ وَجْهَهُ مَسْحَةً وَاحِدَةً بِضَرْبَةٍ وَاحِدَةٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا جَرَمَ مَا رَأَيْتُ عُمَرَ قَنِعَ بِذٰلِكَ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبُوْ مُوْسٰى: فَكَيْفَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ فِيْ سُوْرَةِ النِّسَاءِ ﴿فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾؟ قَالَ: فَمَا دَرٰى عَبْدُ اللّٰهِ مَا يَقُوْلُ، وَقَالَ: لَوْ رَخَّصْنَا لَهُمْ فِي التَّيَمُّمِ لَأَوْشَكَ أَحَدُهُمْ إِنْ بَرَدَ الْمَاءُ عَلٰى جِلْدِهِ أَنْ يَتَيَمَّمَ، قَالَ عَفَّانُ: وَأَنْكَرَهُ يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ، فَسَأَلْتُ حَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ فَقَالَ: كَانَ الْأَعْمَشُ يُحَدِّثُنَا بِهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَذَكَرَ أَبَا وَائِلٍ.

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 374، صحيح مسلم: 368. (مسند احمد: 18329)

ترجمة الحديث شقیق کہتے ہیں: میں سیدنا عبد اللہ بن مسعود اور سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، سیدنا ابوموسی رضی اللہ عنہ نے سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر کسی آدمی کو پانی نہ ملے تو وہ نماز نہیں پڑھے گا؟ انھوں نے کہا: جی نہیں، سیدنا ابوموسی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تمہیں یاد نہیں ہے کہ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تم کو یاد نہیں رہا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور آپ کو اونٹوں کے ساتھ بھیجا تھا، مجھے جنابت لاحق ہو گئی تھی، پس میں مٹی میں لیٹا

تھا، لیکن جب رسول اللہ ﷺ کی طرف واپس لوٹا اور آپ ﷺ کو یہ بات بتلایا تو رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: ''صرف تجھے یہ کافی تھا کہ تو اس طرح کر لیتا۔'' پھر آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلیوں کو ایک دفعہ زمین پر مارا اور ان کو اپنی ہتھیلیوں (کی پشتوں) پر اور چہرے پر ایک ایک دفعہ پھیر دیا۔ لیکن سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یقیناً، میں نے نہیں دیکھا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر قناعت کی ہو، سیدنا ابوموسی رضی اللہ عنہ نے کہا: تو پھر آپ سورۂ نساء والی اس آیت کے بارے میں کیا کہیں گے: ''پس تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمّم کرلو۔'' اس مقام پر سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو کوئی جواب نہ آیا، البتہ انھوں نے یہ کہا: اگر ہم ان کو تیمّم کی رخصت دیں تو قریب ہے کہ جب کسی کو پانی ٹھنڈا لگے گا تو وہ تیمّم کرے گا۔

[986/440]...... عَنْ عَمَّارِبْنِ یَاسِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّیَمُّمِ، فَقَالَ: ((ضَرْبَةٌ لِلْكَفَّيْنِ وَالْوَجْهِ.)) (وَفِیْ لَفْظٍ) اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِی التَّيَمُّمِ: ((ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ))

تخریج الحدیث صحیح علی شرط مسلم: سنن ابوداؤد: 327، سنن الترمذی: 144. (مسند احمد: 18319)

ترجمة الحديث سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے تیمّم کے بارے میں سوال کیا، پس آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہتھیلیوں اور چہرے کے لیے ایک ضرب ہے۔'' ایک روایت میں ہے: نبی کریم ﷺ نے تیمّم کے بارے میں فرمایا: ''چہرے اور ہتھیلیوں کے لیے ایک ضرب ہے۔''

[987/441]...... عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَبِيْ جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ أَبُوْ جُهَيْمٍ: أَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 337، صحیح مسلم: 369. (مسند احمد: 17541)

ترجمة الحديث مولائے ابن عباس عمیر کہتے ہیں: میں اور مولائے میمونہ عبد اللہ بن یسار گئے اور سیدنا ابو جہیم بن حارث انصاری پر داخل ہوئے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ بئر جمل کی طرف سے آ رہے تھے کہ ایک آدمی آپ ﷺ کو ملا اور اس نے آپ ﷺ کو سلام کہا، پس رسول اللہ ﷺ نے اس کو جواب نہ دیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ ایک دیوار کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں پر مسح کیا اور پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔

بَابُ اِشْتِرَاطِ دُخُوْلِ الْوَقْتِ لِلتَّيَمُّمِ وَمَا يُتَيَمَّمُ بِهِ

تیمّم کے لیے وقت کے داخل ہونے کی شرط اور ان چیزوں کا بیان، جن سے تیمّم کیا جائے گا

[988/442]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ

يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي، بُعِثْتُ اِلَى الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ وَكَانَ النَّبِيُّ اِنَّمَا يُبْعَثُ اِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تُحَلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مِنْ مَسِيْرَةِ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا، فَأَيُّمَا رَجُلٍ أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 335، 438، صحیح مسلم: 521. (مسند احمد: 14264)

ترجمة الحدیث سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے ایسی پانچ چیزیں دی گئی ہیں، جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں، مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے، جبکہ مجھ سے پہلے ہر نبی کو خاص طور پر اس کی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور مجھے تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہے، میرے لیے غنیمتیں حلال قرار دی گئیں، جبکہ مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے حلال نہیں تھیں، ایک ماہ کی مسافت سے رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے، میرے لیے زمین کو پاک کرنے والا اور مسجد بنا دیا گیا ہے، پس جس آدمی کو نماز جہاں بھی پا لیتی ہے، وہ وہیں نماز پڑھ لے۔''

[989/443]...... عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((جُعِلَتِ الْأَرْضُ كُلُّهَا لِي وَلِأُمَّتِي مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا، فَأَيْنَمَا أَدْرَكَتْ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي الصَّلٰوةُ فَعِنْدَهُ مَسْجِدُهُ وَعِنْدَهُ طَهُوْرُهُ))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن الترمذی: 1553. (مسند احمد: 22137)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ساری زمین میرے لیے اور میری امت کے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے، پس میری امت کے جس فرد کو نماز جہاں بھی پا لے، تو اس کے پاس اس کی مسجد اور پاک کرنے والی چیز موجود ہو گی۔''

[990/444]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 523. (مسند احمد: 9705)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے ہیں اور زمین کو میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا گیا ہے۔''

[992/445]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسَاجِدَ وَطَهُوْرًا، أَيْنَمَا أَدْرَكَتْنِي الصَّلٰوةُ تَمَسَّحْتُ وَصَلَّيْتُ وَكَانَ مِنْ قَبْلِي يُعَظِّمُوْنَ

ذٰلِكَ ، اِنَّمَا كَانُوْا يُصَلُّون فِيْ كَنَائِسِهِمْ وَبِيَعِهِمْ))

تخریج الحدیث صحیح: صحیح الترغیب والترھیب : 3634، سنن بیھقی : 1076 . (مسند احمد: 7068)

ترجمة الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے لیے زمین کو مسجد اور پاک کرنے والا بنا دیا گیا ہے، نماز جہاں بھی مجھے پا لے، میں تیمّم کر کے نماز پڑھ لوں گا، جبکہ مجھ سے پہلے والے لوگوں پر یہ عمل دشوار گزرتا تھا، وہ صرف اپنے گرجا گھروں اور کلیساؤں میں نماز پڑھتے تھے۔''

[993/446]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ فَيُهْرِيْقُ الْمَاءَ فَيَتَمَسَّحُ فَأَقُوْلُ: اِنَّ الْمَاءَ مِنْكَ قَرِيْبٌ فَيَقُوْلُ: ((وَمَا اَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا أَبْلُغُهُ))

تخریج الحدیث حسن: المعجم الکبیر الطبرانی: 12987 . (مسند احمد: 2764)

ترجمة الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نکلتے تھے اور پیشاب کر کے تیمّم کر لیتے تھے، جب میں کہتا کہ پانی آپ کے قریب ہے تو آپ ﷺ فرماتے: ''میں نہیں جانتا، شاید میں وہاں تک نہ پہنچ سکوں۔''

بَابٌ فِيْ وُجُوْبِ التَّيَمُّمِ عَلَى النُّفَسَاءِ وَالْحَائِضِ وَالْجُنُبِ إِذَا فُقِدَ الْمَاءُ وَإِنْ مَكَثُوْا أَشْهُرًا

پانی کی عدم موجودگی میں نفاس اور حیض والی خواتین اور جنابت والے لوگوں پر تیمّم کے واجب ہونے کا بیان، اگرچہ ان کو کئی مہینے ٹھہرنا پڑے

[994/447]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ أَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ أَوْ خَمْسَةَ أَشْهُرٍ فَيَكُوْنُ فِيْنَا النُّفَسَاءُ وَالْحَائِضُ وَالْجُنُبُ فَمَا تَرٰى؟ قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالتُّرَابِ .))

تخریج الحدیث حسن: مسند ابویعلی: 5870، سنن البیھقی: 217/1، المعجم الاوسط : 2032 . (مسند احمد: 7747)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ایک بدّو، نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں چار پانچ پانچ مہینوں تک صحراء میں ہوتا ہوں اور ہم میں نفاس اور حیض والی خواتین اور جنابت والے لوگ بھی ہوتے ہیں، اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو مٹی کو لازم پکڑ۔''

بَابٌ فِیْ تَیَمُّمِ الْجُنُبِ لِلْجُرْحِ أَوْ لِخَوْفِ الْبُرْدِ مَعَ وُجُوْدِ الْمَاءِ

پانی کی موجودگی میں زخم یا سردی کے ڈر کی وجہ سے تیمّم کرنے کا بیان

[997/448]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَهُ جُرْحٌ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأُمِرَ بِالْاِغْتِسَالِ فَمَاتَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: ((قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ، أَلَمْ يَكُنْ شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالَ.))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 337، سنن ابن ماجه: 572. (مسند احمد: 3056)

ترجمة الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی عہدِ نبوی میں زخمی ہو گیا، پس اس کو (جنابت کی وجہ سے) غسل کرنے کا حکم دیا گیا اور وہ اس غسل سے فوت ہو گیا، جب نبی کریم ﷺ کو یہ بات موصول ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں نے اُس کو قتل کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ اِن کو ہلاک کرے، کیا جہالت کی شفا سوال میں نہیں ہے۔''

[998/449]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ: احْتَلَمْتُ فِیْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ شَدِيْدَةِ الْبَرْدِ فَأَشْفَقْتُ اِنِ اغْتَسَلْتُ أَنْ أَهْلِكَ فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بِأَصْحَابِیْ صَلَاةَ الصُّبْحِ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((يَا عَمْرُو! صَلَّيْتَ بِأَصْحَابِكَ وَأَنْتَ جُنُبٌ؟)) قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ احْتَلَمْتُ فِیْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ شَدِيْدَةِ الْبَرْدِ فَأَشْفَقْتُ اِنِ اغْتَسَلْتُ أَنْ أَهْلِكَ وَذَكَرْتُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَلَا تَقْتُلُوْا أَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا﴾ فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 334. (مسند احمد: 17812)

ترجمة الحدیث سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے ان کو ذات السلاسل والے سال بھیجا، ہوا یوں کہ مجھے شدید سردی والی رات کو احتلام ہو گیا، اب میں ڈرنے لگا کہ اگر میں نے غسل کیا تو مر جاؤں گا، سو میں نے تیمّم کر کے اپنے ساتھیوں کو نمازِ فجر پڑھائی، جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آئے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بتلائی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عمرو! کیا تو نے جنابت کی حالت میں اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھا دی؟'' میں نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! مجھے سخت سردی والی رات کو احتلام ہو گیا

تھا اور میں ڈرنے لگا کہ اگر میں نے غسل کیا تو مر جاؤں گا اور مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان یاد آ گیا: ''اور اپنے نفسوں کو قتل نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ بے حد رحم کرنے والا ہے۔'' پس میں نے تیمّم کر کے لوگوں کو نماز پڑھا دی، پس رسول اللہ ﷺ مسکرا پڑے اور مزید کچھ نہ کہا۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْجِمَاعِ وَالتَّيَمُّمِ لِعَادِمِ الْمَاءِ وَبُطْلَانِ التَّيَمُّمِ بِوُجُوْدِهِ

پانی کی عدم موجودگی میں جماع اور تیمّم کی رخصت اور پانی کے موجود ہونے کی صورت میں تیمّم کے باطل ہونے کا بیان

[999/450]...... عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ عَامِرٍ (وَفِیْ رِوَایَةٍ: مِنْ بَنِیْ قُشَیْرٍ)قَالَ: کُنْتُ کَافِرًا فَهَدَانِیَ اللّٰهُ لِلْإِسْلَامِ وکُنْتُ أَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ وَمَعِیَ أَهْلِیْ فَتُصِیْبُنِی الْجَنَابَةُ (وَفِیْ رِوَایَةٍ: فَلَا أَجِدُ الْمَاءَ فَأَتَیَمَّمُ) فَوَقَعَ ذٰلِكَ فِیْ نَفْسِیْ وَقَدْ نُعِتَ لِیْ أَبُوْ ذَرٍّ فَحَجَجْتُ فَدَخَلْتُ مَسْجِدَ مِنًی فَعَرَفْتُهُ بِالنَّعْتِ فَإِذَا شَیْخٌ مَعْرُوْقٌ آدَمُ عَلَیْهِ حُلَّةٌ قِطْرِیٌّ فَذَهَبْتُ حَتّٰی قُمْتُ إِلٰی جَنْبِهِ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ، ثُمَّ صَلّٰی صَلَاةً أَتَمَّهَا وَأَحْسَنَهَا وَأَطْوَلَهَا، فَلَمَّا فَرَغَ رَدَّ عَلَیَّ، قُلْتُ: أَنْتَ أَبُوْذَرٍّ؟ قَالَ: إِنَّ أَهْلِیْ لَیَزْعُمُوْنَ ذٰلِكَ، قَالَ: کُنْت کَافِرًا فَهَدَانِیَ اللّٰهُ لِلْإِسْلَامِ وَأَهَمَّنِیْ دِیْنِیْ وَکُنْت أَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ وَمَعِیَ أَهْلِیْ فَتُصِیْبُنِی الْجَنَابَةُ (وَفِیْ رِوَایَةٍ: فَلَبِثْتُ أَیَّامًا أَتَیَمَّمُ) فَوَقَعَ ذٰلِكَ فِیْ نَفْسِیْ (وَفِیْ رِوَایَةٍ: وَأَشْکَلَ عَلَیَّ) قَالَ: هَلْ تَعْرِفُ أَبَا ذَرٍّ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنِّی اجْتَوَیْتُ الْمَدِیْنَةَ، قَالَ أَیُّوْبُ: أَوْ کَلِمَةً نَحْوَهَا، فَأَمَرَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِذَوْدٍ مِنْ إِبِلٍ وَغَنَمٍ، فَکُنْتُ أَکُوْنُ فِیْهَا فکُنْتُ أَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ وَمَعِیْ أَهْلِیْ فَتُصِیْبُنِی الْجَنَابَةُ فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ أَنِّیْ قَدْ هَلَکْتُ فَقَعَدْتُ عَلٰی بَعِیْرٍ مِنْهَا، فَانْتَهَیْتُ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نِصْفَ النَّهَارِ وَهُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْمَسْجِدِ فِیْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَنَزَلْتُ عَنِ الْبَعِیْرِ (وَفِیْ رِوَایَةٍ: فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ وَقَالَ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ! أَبُوْ ذَرٍّ؟)) فَقُلْتُ: نَعَمْ وقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلَکْتُ، قَالَ: ((وَمَا أَهْلَکَكَ؟)) فَحَدَّثْتُهُ فَضَحِكَ فَدَعَا إِنْسَانًا مِنْ أَهْلِهِ فَجَاءَ تْ جَارِیَةٌ سَوْدَاءُ بِعُسٍّ فِیْهِ مَاءٌ مَا هُوَ بِمَلْآنَ إِنَّهُ لَیَتَخَضْخَضُ فَاسْتَتَرْتُ بِالْبَعِیْرِ، فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ فَسَتَرَنِیْ، فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ أَتَیْتُهُ، فَقَالَ: ((إِنَّ الصَّعِیْدَ الطَّیِّبَ طَهُوْرٌ مَا لَمْ تَجِدِ الْمَاءَ وَلَوْ إِلٰی عَشْرِ حِجَجٍ، فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمِسَّ بَشَرَتَكَ.)) وَفِیْ رِوَایَةٍ: ((فَأَمْسِسْهُ بَشَرَتَكَ.))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابوداؤد: 333. (مسند احمد: 21304)

ترجمۃ الحدیث بنو عامر کا ایک آدمی (عمرو بن بجدان) کہتا ہے: میں کافر تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی ہدایت دے دی، میں پانی سے دور تھا، جبکہ میری بیوی میرے ساتھ تھی، پس مجھے جنابت لاحق ہو جاتی تھی اور پانی نہ ہونے کی وجہ سے تیمّم کرتا تھا، لیکن میرے دل میں شبہ سا پیدا ہوا اور سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتلایا گیا، پس میں نے حج کیا اور مسجد ِمنٰی میں داخل ہوا اور اُن کو اُن کی صفات کی روشنی میں پہچان لیا، وہ دبلے پتلے اور گندمی رنگ کے بزرگ تھے اور قطری حلہ زیب ِتن کیا ہوا تھا، پس میں چلا، یہاں تک کہ میں ان کے پہلو کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور ان کو سلام کہا، جبکہ وہ نماز پڑھ رہے، اس لیے انھوں نے میرے سلام کا جواب نہ دیا، انھوں نے مکمل، خوبصورت اور طویل نماز پڑھی، جب وہ فارغ ہوئے تو میرے سلام کا جواب دیا، میں نے کہا: آپ ابوذر ہیں؟ انھوں نے کہا: جی میرے اہل کا یہی خیال ہے (کہ میں ابوذر ہوں)۔ میں نے کہا: میں کافر تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی طرف ہدایت دی ہے، لیکن میرے دین نے مجھے بے چین کیا ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ میں پانی سے دور ہوں اور میرے ساتھ میری بیوی بھی ہے، اس لیے مجھے جنابت لاحق ہو جاتی ہے اور کئی دنوں تک تیمّم کرتا رہتا ہوں، اس سے میرے دل میں کھٹکا سا پیدا ہوا ہے۔ انھوں نے کہا: کیا تم ابوذر کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں، پھر انھوں نے کہا: مدینہ منورہ کی آب و فضا مجھے موافق نہ آئی، اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے چند اونٹوں اور بکریوں کا حکم دیا، پس میں ان میں ہوتا تھا اور پانی سے دور ہوتا تھا، جبکہ میرے ساتھ میری بیوی بھی ہوتی تھی، اس وجہ سے جنابت بھی لاحق ہو جاتی تھی، پس اس وجہ سے میرے دل میں کھٹکا سا پیدا ہوا، سو میں اونٹ پر بیٹھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گیا، یہ نصف النہار کا وقت تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ایک گروہ میں مسجد کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے، پس میں اونٹ سے اترا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: ''سبحان اللہ! ابوذر؟ میں نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! میں ہلاک ہو گیا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کس چیز نے تجھے ہلاک کر دیا؟'' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری بات بتلائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور اپنے گھر والوں میں سے میں ایک انسان کو بلایا، تو کالے رنگ کی ایک لونڈی پانی کا بڑا پیالہ لے کر آئی، وہ بھرا ہوا نہیں تھا اور اس میں پانی چھلک رہا تھا، پس میں نے اونٹ کے ساتھ پردہ کیا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم میں سے ایک آدمی کو حکم دیا اور اس نے میرے سامنے پردہ کیا، پس میں نے غسل کیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک پاک مٹی اس وقت تک پاک کرنے والی ہے، جب تک تجھے پانی نہ ملے، اگرچہ دس سال نہ ملے، پھر جب تو پانی پا لے تو اس کو اپنے چمڑے پر لگا۔''

[1000/451]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الرَّجُلُ يَغِيْبُ لَا يَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ أَيُجَامِعُ أَهْلَهُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ .))

تخریج الحدیث حسن: سنن البيهقى: 218/1 . (مسند احمد: 7097)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی، نبی کریم ﷺ نے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! ایک آدمی دور چلا جاتا ہے اور پانی کو حاصل کرنے پر قدرت نہیں رکھتا، کیا وہ اپنی بیوی سے جماع کرسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔''

بَابُ حُجَّةِ مَنْ قَالَ بِوُجُوْبِ الصَّلَاةِ عِنْدَ عَدَمِ الْمَاءِ وَالتُّرَابِ

پانی اور مٹی نہ ہونے کے باوجود نماز کے وجوب کے قائلین کی حجت کا بیان

[1001/452]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ، فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رِجَالًا فِيْ طَلَبِهَا فَوَجَدُوْهَا، فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ التَّيَمُّمَ، فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لِعَائِشَةَ: جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا، فَوَاللّٰهِ! مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ تَكْرَهِيْنَهُ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ خَيْرًا .

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 3773، 4583، صحيح مسلم: 367 . (مسند احمد: 24299)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے ایک ہار بطورِ استعارہ لیا تھا، تو وہ گم ہوگیا، رسول اللہ ﷺ نے کچھ افراد کو اس کو تلاش کرنے کے لیے بھیجا، ان کو وہ مل گیا، لیکن نماز نے ان کو اس حال میں پالیا کہ ان کے پانی نہیں تھا، پس انھوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھی اور نبی کریم ﷺ کی طرف یہ شکایت کی، پس اللہ تعالیٰ نے تیمم کی رخصت نازل کر دی، سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اللہ تعالیٰ تم کو جزائے خیر دے، جب بھی تمہارا کوئی ایسا معاملہ بنتا ہے، جس کو تم ناپسند کرتی ہے، تو اللہ تعالیٰ اس میں تمہارے لیے اور مسلمانوں کے لیے خیر و بھلائی بنا دیتا ہے۔

كِتَابُ الصَّلَاةِ

نماز کی کتاب

بَابٌ فِیْ اِفْتِرَاضِهَا وَمَتٰی كَانَ

نماز کی فرضیت اور اس کے فرض ہونے کے وقت کا بیان

[1002/453]...... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَخْبِرْنِیْ بِمَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: ((اِفْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰی عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسًا.)) قَالَ: هَلْ عَلَیَّ قَبْلَهُنَّ أَوْ بَعْدَهُنَّ؟ قَالَ: ((اِفْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰی عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسًا.)) قَالَهَا ثَلَاثًا، قَالَ: وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! لَا أَزِیْدُ فِیْهِنَّ شَیْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُنَّ شَیْئًا، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَخَلَ الْجَنَّةَ اِنْ صَدَقَ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 228/1. (مسند احمد: 13815)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی، نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جو نمازیں فرض کی ہیں، مجھے ان کے بارے میں بتلائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔'' اس نے کہا: کیا مجھ پر اِن سے پہلے یا اِن کے بعد بھی کوئی نماز فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں

فرض کی ہیں۔'' تین دفعہ ارشاد فرمایا، پھر اس بندے نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ مین میری جان ہے! نہ میں ان میں کسی چیز کی زیادتی کروں گا اور نہ کمی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ سچا ہے تو جنت میں داخل ہو جائے گا۔''

[1005/454]...... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (مِنْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ سَيَأْتِيْ بِتَمَامِهِ فِيْ الْإِسْرَاءِ) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَرَضَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى أُمَّتِيْ خَمْسِيْنَ صَلَاةً، قَالَ: فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى أَمُرَّ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: مَا ذَا فَرَضَ رَبُّكَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِيْنَ صَلَاةً، فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: رَاجِعْ رَبَّكَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، فَاِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ، قَالَ: فَرَاجَعْتُ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ، قَالَ: فَرَاجَعْتُ رَبِّيْ، فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُوْنَ، لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 349، صحیح مسلم: 163. (مسند احمد: 21288)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (یہ ایک طویل حدیث ہے، سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، یہ پوری حدیث ''اسراء'' میں آئے گی، اس مقام پر یہ حصہ جو آگے آ رہا ہے، مطلوب ہے:) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں، پس میں یہ چیزیں لے کر لوٹ پڑا، جب میں موسی علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انھوں نے کہا: تیرے ربّ نے تیری امت پر کیا کچھ فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: جی اُن پر پچاس نمازیں فرض کی ہیں، یہ سن کر موسی علیہ السلام نے کہا: اپنے ربّ سے بات کرو، تیری امت اس عمل کی طاقت نہیں رکھے گی، پس میں نے اپنے ربّ سے بات کی تو اللہ تعالیٰ نے آدھی نمازیں معاف کر دیں، پھر میں موسی علیہ السلام کی طرف لوٹا اور ان کو بتایا، لیکن انھوں نے پھر کہا: اپنے ربّ سے پھر بات کرو کیونکہ تمہاری امت اتنی نمازوں کی طاقت نہیں رکھے گی، پس میں نے اپنے ربّ سے پھر بات کی تو اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ پانچ ہیں اور یہ پچاس ہیں، میرے ہاں قول تبدیل نہیں کیا جاتا۔''

[1007/455]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَرَضَ الصَّلَاةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ عَلَى الْمُقِيْمِ أَرْبَعًا وَعَلَى الْمُسَافِرِ رَكْعَتَيْنِ وَعَلَى الْخَائِفِ رَكْعَةً.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 687. (مسند احمد: 2124)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کی زبان کے مطابق مقیم پر نماز کی چار، مسافر پر دو اور ڈرنے والے پر ایک رکعت فرض کی۔

بَابٌ فِیْ فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَاَنَّهَا مُكَفِّرَةٌ لِلذُّنُوْبِ

پانچ نمازوں کی فضیلت کا بیان اور اس چیز کا بیان کہ یہ گناہوں کا کفارہ بنتی ہیں

[1009/456]...... عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَی الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلٰی رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ، مَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 233. (مسند احمد: 9197)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ نمازیں، جمعہ دوسرے جمعہ تک اور رمضان دوسرے رمضان تک اپنے درمیان والے گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں، جب تک بڑے گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔''

[1011/457]...... عَنْ أَبِیْ عُثْمَانَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَأَخَذَ مِنْهَا غُصْنًا يَابِسًا فَهَزَّهُ حَتّٰی تَحَاتَّ وَرَقُهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا عُثْمَانَ! أَلَا تَسْأَلُنِیْ لِمَ أَفْعَلُ هٰذَا؟ قُلْتُ: وَلِمَ تَفْعَلُهُ؟ قَالَ: هٰكَذَا فَعَلَ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَأَخَذَ مِنْهَا غُصْنًا يَابِسًا فَهَزَّهُ حَتّٰی تَحَاتَّ وَرَقُهُ، فَقَالَ: يَا سَلْمَانُ! أَلَا تَسْأَلُنِیْ لِمَ أَفْعَلُ هٰذَا؟ قُلْتُ: وَلِمَ تَفْعَلُهُ؟ قَالَ: ((إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلَّی الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ تَحَاتَتْ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ هٰذَا الْوَرَقُ، وَقَالَ: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ، إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ، ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذَّاكِرِيْنَ﴾.

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ**: مسند الطیالسی: 652، مصنف ابن ابی شیبۃ: 7/1، سنن الدارمی: 719، المعجم الکبیر: 6151. (مسند احمد: 23707)

ترجمة الحديث ابوعثمان کہتے ہیں: میں سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا، انھوں نے اس کی خشک ٹہنی کو پکڑا اور اس کو ہلایا، یہاں تک کہ اس کے پتے گر گئے، پھر کہا: اے ابوعثمان! کیا تم مجھ سے یہ سوال نہیں کرتے کہ میں نے ایسے کیوں کیا ہے؟ میں نے کہا: جی آپ نے ایسے کیوں کیا ہے؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ ایسے کیا تھا، جبکہ میں آپ ﷺ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا، آپ ﷺ نے خشک شاخ کو پکڑ کر ہلایا، یہاں تک کہ اس کے پتے گر گئے، پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''سلمان! کیا تم مجھ سے سوال نہیں کرو گے کہ میں نے ایسے کیوں کیا ہے؟ میں نے کہا: جی آپ ﷺ نے ایسے کیوں کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک

مسلمان جب وضو کرتا ہے اور اچھا وضو کرتا ہے، پھر پانچ نمازیں ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں، جیسے یہ پتے گر جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''دن کے دونوں کناروں میں نماز قائم کر اور رات کی کئی ساعتوں میں بھی، یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں، یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لیے۔'' (ہود: 114)

[1013/458]...... عَنِ الْحَارِثِ مَوْلٰی عُثْمَانَ (بْنِ عَفَّانَ) رضی اللہ عنہ قَالَ: جَلَسَ عُثْمَانُ یَوْمًا وَجَلَسْنَا مَعَهُ فَجَائَهُ الْمُؤَذِّنُ فَدَعَا بِمَاءٍ فِیْ اِنَاءٍ أَظُنُّهُ سَیَکُوْنُ فِیْهِ مُدٌّ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ: رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَتَوَضَّأُ وُضُوْئِیْ هٰذَا، ثُمَّ قَالَ: ((وَمَنْ تَوَضَّأَ وُضُوْئِیْ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی صَلَاةَ الظُّهْرِ غُفِرَ لَهُ مَا کَانَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ الصُّبْحِ، ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ غُفِرَ لَهُ مَا بَیْنَهَا وَبَیْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ، ثُمَّ صَلَّی الْمَغْرِبَ غُفِرَ لَهُ مَا بَیْنَهَا وَبَیْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ صَلَّی الْعِشَاءَ غُفِرَ لَهُ مَا بَیْنَهَا وَبَیْنَ صلاة الْمَغْرِبَ ثُمَّ لَعَلَّهُ أَنْ یَبِیْتَ یَتَمَرَّغُ لَیْلَتَهُ ثُمَّ اِنْ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّی الصُّبْحَ غُفِرَ لَهُ مَا بَیْنَهَا وَبَیْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ، وَهُنَّ الْحَسَنَاتُ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ.)) قَالُوْا: هٰذِهِ الْحَسَنَاتُ فَمَا الْبَاقِیَاتُ یَا عُثْمَانُ؟ قَالَ: هُنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

تخریج الحدیث حسن: مسند البزار: 405. (مسند احمد: 513)

ترجمة الحديث مولائے عثمان حارث کہتے ہیں: ایک دن سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، ہم بھی اُن کے ارد گرد بیٹھ گئے، جب مؤذن آیا تو انھوں نے ایک برتن میں پانی منگوایا، میرا خیال ہے کہ وہ ایک مُدّ پانی ہوگا، پس انھوں نے وضو کیا اور کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے وضو کی طرح وضو کیا اور فرمایا: ''جس نے میری وضو کی طرح وضو کیا اور پھر کھڑا ہوا اور نمازِ ظہر ادا کی، اس کے وہ گناہ بخش دیئے جائیں گے جو اِس ظہر اور فجر کے درمیان ہوں گے، پھر جب وہ عصر کی نماز پڑھے گا تو عصر اور ظہر کے درمیان والے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، جب وہ مغرب پڑھے گا تو اِس نماز اور عصر کی نماز کے درمیان والے گنا بخش دیئے جائیں گے، جب وہ عشا پڑھے گا تو عشا اور مغرب کے درمیان والے گناہ بخش دیئے جائیں گے، پھر ممکن ہے کہ وہ رات گزارے اور الٹ پلٹ ہوتا رہے، پھر جب اٹھے گا اور وضو کر کے نمازِ فجر ادا کرے گا تو اِس نماز اور عشا کی نماز کے درمیان کے گناہ بخش دیئے جائیں، یہ نیکیاں ہیں، جو برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔'' لوگوں نے کہا: یہ تو نیکیاں ہیں، باقی رہنے والی چیزیں کون سی ہیں، اے عثمان!؟ انھوں نے کیا: ''وہ یہ اذکار ہیں: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُ أَکْبَرُ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

[1014/459]...... عَنْ حُمْرَانَ قَالَ: کَانَ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ یَغْتَسِلُ کُلَّ یَوْمٍ مَرَّةً مِنْ مُنْذُ أَسْلَمَ

فَوَضَعْتُ وَضُوْءًا لَهُ ذَاتَ يَوْمٍ لِلصَّلٰوةِ، فَلَمَّا تَوَضَّأَ قَالَ: اِنِّي أَرَدتُّ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: بَدَا لِيْ أَنْ لَا أُحَدِّثَكُمُوْهُ، فَقَالَ الْحَكَمُ بْنُ الْعَاصِ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اِنْ كَانَ خَيْرًا فَنَأْخُذُ بِهِ أَوْ شَرًّا فَنَتَّقِيْهِ، قَالَ: فَقَالَ: فَاِنِّي مُحَدِّثُكُمْ بِهِ، تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ هٰذَا الْوُضُوْءَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَأَتَمَّ رُكُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا كَفَّرَتْ عَنْهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ الْأُخْرٰى مَالَمْ يُصِبْ مَقْتَلَةً.)) يَعْنِي كَبِيْرَةً.

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: صحیح مسلم: 228. (مسند احمد: 484)

ترجمة الحدیث حمران کہتے ہیں: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ قبولیتِ اسلام کے بعد ہر روز غسل کرتے تھے، ایک دن میں نے ان کے لیے نماز کے لیے وضو کا پانی رکھا، پس جب انھوں نے وضو کیا تو کہا: میں نے تم کو رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی ایک حدیث بیان کرنے کا ارادہ کیا تھا، لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ میں وہ تم کو بیان نہیں کروں گا۔ حکم بن عاص نے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر وہ بھلائی پر مشتمل ہوگی تو ہم اس پر عمل کریں گے اور اگر اس میں کسی شرّ کا تعین کیا گیا تو ہم اس سے بچیں گے، یہ سن کر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے، میں تم لوگوں کو بیان کر دیتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے اس وضو کی طرف وضو کیا اور پھر فرمایا: ''جس نے اس وضو کے مطابق وضو کیا اور اچھا وضو کیا، پھر نماز کے لیے کھڑا ہوا اور رکوع و سجود کو مکمل کیا، تو یہ نماز اپنے اور سابقہ نماز کے درمیان والے گناہوں کا کفارہ بن جائے گی، جب تک تباہ کرنے والے (یعنی کبیرہ) گناہ سے بچا جائے گا۔''

[1016/460]...... وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: (أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ بِفِنَاءِ أَحَدِكُمْ نَهْرٌ يَجْرِيْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مَا كَانَ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهِ.)) قَالُوْا: لَا شَيْءَ، قَالَ: ((اِنَّ الصَّلٰوةَ تُذْهِبُ الذُّنُوْبَ كَمَا يُذْهِبُ الْمَاءُ الدَّرَنَ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 1397. (مسند احمد: 518)

ترجمة الحدیث سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے گھر کے صحن میں جاری نہر ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ دفعہ غسل کرتا ہو، کیا اس کی میل کچیل باقی رہے گی؟'' انھوں نے کہا: جی کچھ بھی باقی نہیں رہے گی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''نماز بھی گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتی ہے، جیسے پانی میل کو ختم کر دیتا ہے۔''

[1018/461]...... عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا وَنَاسًا مِنْ أَصْحَابِ

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُوْنَ: كَانَ رَجُلَانِ أَخَوَانِ مِنْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ أَحَدُهُمَا أَفْضَلَ مِنَ الْآخَرِ، فَتُوُفِّيَ الَّذِيْ هُوَ أَفْضَلُهُمَا ثُمَّ عُمِّرَ الْآخَرُ بَعْدَهُ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ تُوُفِّيَ فَذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَضْلُ الْأَوَّلِ عَلَى الْآخَرِ، فَقَالَ: ((أَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ؟)) فَقَالُوْا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَكَانَ لَا بَأْسَ بِهِ، فَقَالَ: ((مَا يُدْرِيْكُمْ مَاذَا بَلَغَتْ بِهِ صَلَاتُهُ.)) ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ: ((إِنَّمَا مَثَلُ الصَّلَاةِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَذْبٍ بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَقْتَحِمُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَمَا تُرَوْنَ يُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهِ.))

تخریج الحدیث اسنادہ قوی علی شرط مسلم: صحیح ابن خزیمۃ: 310، مستدرک الحاکم: 200/1. (مسند احمد: 1534)

ترجمۃ الحدیث عامر بن سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ اور صحابۂ کرام میں کچھ مزید لوگوں سے بھی سنا، وہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دو آدمی بھائی تھے اور ان میں سے ایک دوسرے سے افضل تھا اور وہ فوت ہو گیا، جو زیادہ فضیلت والا تھا، اس کے بعد دوسرا بھائی مزید چالیس دنوں تک زندہ رہا اور پھر فوت ہو گیا، لیکن جب رسول اللہ ﷺ کے لیے پہلے فوت ہونے والی کی دوسرے پر فضیلت کو ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا دوسرے نے (چالیس روز) نمازیں نہیں پڑھیں؟'' صحابہ نے کہا: جی کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! اس پر کوئی اعتراض نہیں (یعنی وہ بھی آدمی اچھا ہی تھا)، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں کیا علم کہ اس کی ان نمازوں نے اس کو کہاں تک پہنچا دیا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''نماز کی مثال اس جاری نہر کی سی ہے، جو ڈوبنے کے بقدر گہری ہو، میٹھے پانی کی ہو اور تم میں سے کسی کے دروازے کے پاس ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ دفعہ گھستا ہو (یعنی اس میں داخل ہو کر نہاتا ہو)، تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ اس کی کوئی میل کچیل باقی چھوڑے گی؟''

[1021/462]...... عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيَقُوْمُ فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ وَيُصَلِّيْ فَيُحْسِنُ الصَّلَاةَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا مَاكَانَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِيْ كَانَتْ قَبْلَهَا مِنْ ذُنُوْبِهِ، ثُمَّ يَحْضُرُ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً فَيُصَلِّيْ فَيُحْسِنُ الصَّلٰوةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ كَانَتْ قَبْلَهَا مِنْ ذُنُوْبِهِ، ثُمَّ يَحْضُرُ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً فَيُصَلِّيْ فَيُحْسِنُ الصَّلٰوةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ كَانَتْ قَبْلَهَا مِنْ ذُنُوْبِهِ))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: المعجم الکبیر: 8031. (مسند احمد: 22237)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان کے

پاس فرضی نماز کا وقت ہو جاتا ہے، پس وہ کھڑا ہوتا ہے، وضو کرتا ہے اور اچھا وضو کرتا ہے، پھر وہ نماز پڑھتا ہے اور اچھی نماز پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس نماز کی وجہ سے اِس نماز اور اس سے پہلے والی نماز کے درمیان والے اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے، پھر اگلی فرضی نماز کا وقت ہو جاتا ہے، پس وہ نماز ادا کرتا ہے اور اچھی طرح نماز ادا کرتا ہے، اِس سے اُس کے اِس نماز اور اِس سے پہلے والی نماز کے درمیان کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، بعد ازاں اگلی فرضی نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور وہ نماز پڑھتا ہے اور اچھی نماز پڑھتا ہے، اِس سے اُس کے اِس نماز سے اِس سے پہلی والی نماز کے درمیان والے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔''

[1022/463]...... عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((اِنَّ كُلَّ صَلَاةٍ تَحُطُّ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ خَطِيْئَةٍ.))

تخریج الحدیث صحيح لغيره: المعجم الكبير: 3879. (مسند احمد: 23503)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک ہر نماز اپنے سے پہلے والے گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الصَّلَاةِ مُطْلَقًا

نماز کی مطلق فضیلت کے بارے میں

[1024/464]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ فُلَانًا يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ فَاِذَا أَصْبَحَ سَرَقَ، قَالَ: ((اِنَّهُ سَيَنْهَاهُ مَا يَقُوْلُ.))

تخریج الحدیث صحيح: مسند البزار: 720، صحيح ابن حبان: 2560. (مسند احمد: 9778)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ ایک آدمی، نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: فلاں آدمی رات کو نماز پڑھتا ہے، لیکن جب صبح ہوتی ہے تو چوری کرنا شروع کر دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب یہ نماز والا عمل اس کو ایسا کرنے سے روک دے گا۔''

[1025/465]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ.))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2812. (مسند احمد: 14940)

ترجمة الحديث سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے

شک شیطان اس بات سے نا امید ہو چکا ہے (کہ جزیرۂ عرب میں) نمازی اس کی عبادت کریں، لیکن وہ انھیں آپس میں لڑائی اور فساد پر آمادہ کرتا رہے گا۔''

[1028/466]...... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا النِّسَاءُ وَالطِّیْبُ وَجُعِلَ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوةِ.))

تخریج الحدیث حسن: سنن النسائی: 61/7. (مسند احمد: 12294)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا میں سے عورتوں اور خوشبو کو میرا محبوب بنا دیا گیا ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز کے اندر رکھی گئی ہے۔''

[1030/467]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَی النَّبِیَّ ﷺ النُّعْمَانُ بْنُ قَوْقَلٍ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ حَلَّلْتُ الْحَلَالَ وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ وَصَلَّیْتُ الْمَکْتُوْبَاتِ وَلَمْ أَزِدْ عَلٰی ذٰلِكَ أَ أَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 15. (مسند احمد: 14394)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا نعمان بن قوقل رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور کہا: اے اللہ کے رسول! اگر میں حلال کو حلال سمجھوں، حرام کو حرام سمجھوں اور فرضی نمازیں ادا کرتا رہوں اور اس سے زائد کچھ نہ کروں تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔''

[1031/468]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّةِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِیْ عَلٰی صِهْرٍ لَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ، فَقَالَ: یَاجَارِیَةُ! ائْتِیْنِیْ بِوَضُوْءٍ لَعَلِّیْ أُصَلِّیْ فَأَسْتَرِیْحَ فَرَآنَا أَنْکَرْنَا ذَاكَ عَلَیْهِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((قُمْ یَا بِلَالُ! فَأَرِحْنَا بِالصَّلٰوةِ.))

تخریج الحدیث رجالہ ثقات: سنن ابوداؤد: 4986. (مسند احمد: 23154)

ترجمۃ الحدیث عبد اللہ بن محمد بن حنفیہ کہتے ہیں: میں اپنے باپ کے ساتھ اپنے انصاری سسرال کے پاس گیا، وہاں نماز کا وقت ہو گیا، میرے باپ نے کہا: او بچی! وضو کا پانی لاؤ، تاکہ میں نماز پڑھ کر راحت حاصل کروں، لیکن جب انھوں نے دیکھا کہ ہم ان راحت والے الفاظ کا انکار کر رہے ہیں تو انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''بلال! اٹھو اور نماز کے ساتھ مجھے راحت پہنچاؤ۔''

[1033/469]...... عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: کَانَ مِنْ آخِرِ وَصِیَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلصَّلٰوةَ

الصَّلٰوۃَ وَمَا مَلَکَتْ أَیْمَانُکُمْ .)) حَتّٰی جَعَلَ نَبِیُّ اللّٰہِ ﷺ یُلَجْلِجُھَا فِیْ صَدْرِہِ وَمَا یَفِیْضُ بِھَا لِسَانُہُ .

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن الکبری : 7098، مسند ابویعلی: 6936، شرح مشکل الآثار : 3203 . (مسند احمد: 26483)

ترجمة الحديث سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کی آخری وصیت کے یہ الفاظ تھے: ''نماز کو لازم پکڑنا، نماز کو لازم پکڑنا اور اپنے غلاموں کے ساتھ احسان کرنا۔'' یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ان الفاظ کو سینے میں دوہرانا شروع کر دیا، اور آپ ﷺ کی زبان کو اظہار کرنے کی طاقت نہیں رہی تھی۔

بَابٌ فِیْ فَضْلِ انْتِظَارِ الصَّلٰوۃِ وَالسَّعْیِ اِلَی الْمَسَاجِدِ

نماز کے انتظار اور مسجدوں کی طرف جانے کی فضیلت کا بیان

[1035/470]...... عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو (بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا) صَلَّیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ الْمَغْرِبَ فَعَقَّبَ مَنْ عَقَّبَ وَرَجَعَ مَنْ رَجَعَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَقَدْ کَادَ یَحْسِرُ ثِیَابَہُ عَنْ رُکْبَتَیْہِ، فَقَالَ: ((أَبْشِرُوْا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ، ھٰذَا رَبُّکُمْ قَدْ فَتَحَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ یُبَاھِیْ بِکُمُ الْمَلَائِکَۃَ، یَقُوْلُ: ھٰؤُلَاءِ عِبَادِیْ قَضَوْا فَرِیْضَۃً وَھُمْ یَنْتَظِرُوْنَ أُخْرٰی))

تخریج الحدیث صحیح علی شرط مسلم: سنن ابن ماجہ: 801 . (مسند احمد: 6750)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازِ مغرب ادا کی، پس بیٹھنے والے بیٹھ گئے اور واپس جانے والے واپس چلے گئے، پس اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، جبکہ قریب تھا کہ آپ ﷺ اپنے گھٹنوں سے کپڑے اٹھا دیں اور فرمایا: ''مسلمانوں کی جماعت! خوش ہو جاؤ، یہ تمہارا ربّ، اس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا اور تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتے ہوئے کہا: یہ میری بندے ہیں، ایک فرض ادا کر چکے ہیں اور دوسرے فرض کا انتظار کر رہے ہیں۔''

[1037/471]...... عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((مُنْتَظِرُ الصَّلَاۃِ بَعْدَ الصَّلَاۃِ کَفَارِسٍ اشْتَدَّ بِہِ فَرَسُہُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَلٰی کَشْحِہِ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ مَلَائِکَۃُ اللّٰہِ مَالَمْ یُحْدِثْ أَوْ یَقُوْمُ وَھُوَ فِی الرِّبَاطِ الْأَکْبَرِ .))

تخریج الحدیث حسن: المعجم الاوسط : 8140 . (مسند احمد: 8625)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے والے کی مثال اس گھوڑ سوار کی ہے، جس کو اس کا گھوڑا اسے اپنی پشت پر سوار کرکے اللہ کے راستے میں اپنے دشمن کی طرف گھوڑے پر تیزی سے دوڑا جا رہا ہو، جب تک انتظار کرنے والا یہ شخص بے وضو نہیں ہو جاتا، اس وقت تک فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں، جبکہ وہ آدمی رباطِ اکبر میں ہوتا ہے۔''

[1038/472]...... وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهِ الدَّرَجَاتِ وَيُكَفِّرُ بِهِ الْخَطَايَا، اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِيْ الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 251. (مسند احمد: 7209)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں ایسے اعمال پر تمہاری رہنمائی نہ کردوں کہ جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ درجات کو بلند کرتا ہے اور گناہوں کو مٹاتا ہے، (وہ اعمال یہ ہیں:) ناپسند حالتوں کے باوجود وضو مکمل کرنا، مسجدوں کی طرف زیادہ چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔''

[1039/473]...... وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَى الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ وَيُمْحٰى بِهَا عَنْهُ سَيِّئَةٌ.))

تخریج الحدیث اسناده صحیح: صحیح مسلم: 666. (مسند احمد: 7801)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر قدم، جو بندہ نماز کے لیے اٹھاتا ہے، اس کی وجہ سے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک برائی معاف کر دی جاتی ہے۔''

[1041/474]...... وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاةٍ مَادَامَ يَنْتَظِرُ الَّتِيْ بَعْدَهَا وَلَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَى أَحَدِكُمْ مَادَامَ فِيْ مَسْجِدِهِ، تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ.))، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمُوْتَ: وَمَا ذٰلِكَ الْحَدَثُ يَا أَبَاهُرَيْرَةَ؟ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ، اِنْ فَسَا أَوْ ضَرَطَ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 477، صحیح مسلم:: 459. (مسند احمد: 7892)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے وہ آدمی اس وقت تک نماز میں رہتا ہے، جب تک بعد والی نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے اور جب تک آدمی (نماز کی ادائیگی کے بعد) اپنی جائے نماز میں رہتا ہے، فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہوئے کہتے ہیں: اے اللہ! اس کو بخش

دے اور اس پر رحم فرما، جب تک بے وضونہیں ہو جاتا۔'' حضرموت کے ایک آدمی نے کہا: ابو ہریرہ! حَدَث (یعنی بے وضو ہو جانے) سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا، اس سے مراد پھسکی چھوڑنا یا گوز مارنا ہے۔

[1043/475]...... عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْکُمْ مِنْ رَجُلٍ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِہِ مُتَطَھِّرًا فَیُصَلِّی مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ الصَّلَاۃَ ثُمَّ یَجْلِسُ فِی الْمَجْلِسِ یَنْتَظِرُ الصَّلَاۃَ الْأُخْرٰی اِلَّا قَالَتِ الْمَلَائِکَۃُ: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہُ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ .))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابن ماجہ: 427 . (مسند احمد: 10994)

ترجمة الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو آدمی باوضو ہو کر گھر سے نکلتا ہے اور مسلمانوں کے ساتھ نماز ادا کر کے اسی جائے نماز میں اگلی نماز کے انتظار میں بیٹھ جاتا ہے تو فرشتے اس کے حق میں یوں دعا کرتے ہیں: اے اللہ! اس کو بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔''

[1045/476]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَھَّزَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ جَیْشًا لَیْلَۃً حَتّٰی ذَھَبَ نِصْفُ اللَّیْلِ أَوْ بَلَغَ ذٰلِکَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: ((قَدْ صَلَّی النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَأَنْتُمْ تَنْتَظِرُوْنَ ھٰذِہِ الصَّلَاۃَ، أَمَا اِنَّکُمْ فِیْ صَلَاۃٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْھَا .))

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابویعلی: 1936 . (مسند احمد: 14949)

ترجمة الحدیث سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات کو ایک لشکر تیار کیا، یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی، پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''تحقیق دوسرے لوگ نماز پڑھ کر سو گئے ہیں اور تم اِس نمازِ عشا کا انتظار کر رہے ہو، خبردار! بے شک تم جب سے اس نماز کا انتظار کر رہے ہو، نماز میں ہی ہو۔''

[1047/477]...... عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَنَّہُ قَالَ: ((اِذَا تَطَھَّرَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَی الْمَسْجِدَ یَرْعَی الصَّلَاۃَ کَتَبَ لَہُ کَاتِبَاہُ أَوْ کَاتِبُہُ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ یَخْطُوْھَا اِلَی الْمَسْجِدِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَالْقَاعِدُ یَرْعَی الصَّلَاۃَ کَالْقَانِتِ وَیُکْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ مِنْ حِیْنَ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِہِ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْہِ .))

تخریج الحدیث صحیح: صحیح ابن خزیمة: 1492، صحیح ابن حبان: 2038، مستدرك الحاکم: 211/1، سنن البیھقی: 63/3 . (مسند احمد: 17440)

ترجمة الحدیث سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب بندہ وضو کر کے مسجد کی طرف آتا ہے اور نماز کا انتظار کرتا ہے تو لکھنے والے دونوں یا ایک مسجد کی طرف اس کے اٹھنے والے ہر قدم کے عوض دس نیکیاں لکھتا ہے، اور جو آدمی بیٹھ کر انتظار کر رہا ہوتا ہے، وہ نماز میں قیام کرنے والے کی طرح ہے اور اس آدمی کو گھر سے نکلنے سے لے کر گھر کی طرف لوٹنے تک نمازیوں میں لکھا جاتا ہے۔''

[1048/478]...... عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَشٰی اِلٰی صَلَاةٍ مَکْتُوْبَةٍ وَهُوَ مُتَطَهِّرٌ کَانَ لَهُ کَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ مَشٰی اِلٰی سُبْحَةِ الضُّحٰی کَانَ لَهُ کَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ، وَصَلَاةٌ عَلٰی اَثْرِ صَلَاةٍ لَا لَغْوَ بَیْنَهُمَا کِتَابٌ فِیْ عِلِّیِّیْنَ.)) وَقَالَ أَبُوْ أُمَامَةَ: اَلْغُدُوُّ وَالرَّوَاحُ اِلٰی هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ مِنَ الْجِهَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 558، 1288. (مسند احمد: 22304)

ترجمة الحدیث سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی باوضو ہو کر فرضی نماز کی طرف چلا، اس کے لیے اس حاجی کا اجر ہوگا، جس نے احرام پہن رکھا ہو، اور جو چاشت کی نماز پڑھنے کے لیے جاتا ہے، اس کے لیے عمرہ کرنے والے کا اجر ہوگا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز، جبکہ ان کے درمیان کوئی لغو کام بھی نہ ہو، یہ ایسا عمل ہے جس کو ''عِلِّیِّیْن'' میں لکھ دیا جاتا ہے۔'' سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ان مسجدوں کی طرف صبح کو جانا اور شام کو جانا جہاد فی سبیل اللہ میں سے ہے۔

بَابٌ فِیْ فَضْلِ الصَّلَاةِ لِوَقْتِهَا وَاَنَّهَا أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ

نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنے اور اس کا سب سے افضل عمل ہونے کا بیان

[1051/479]...... عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِسْتَقِیْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا (وَفِیْ رِوَایَةٍ: اسْتَقِیْمُوْا تُفْلِحُوْا) وَاعْلَمُوْا أَنَّ خَیْرَ أَعْمَالِکُمُ الصَّلَاةُ وَلَنْ یُحَافِظَ عَلَی الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجہ: 277. (مسند احمد: 22436)

ترجمة الحدیث مولائے رسول سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''راہِ صواب پر چلتے رہو اور تم ہرگز احاطہ نہیں کر سکو گے، ایک روایت میں ہے: تم راہِ صواب پر چلتے رہو، کامیاب ہو جاؤ گے، اور جان لو کہ نماز تمہارا سب سے بہتر عمل ہے اور ہرگز وضو کی حفاظت نہیں کرتا مگر مؤمن۔''

[1052/480]...... عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ رضی اللہ عنہ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ رُكُوْعِهِنَّ وَسُجُوْدِهِنَّ وَمَوَاقِيْتِهِنَّ وَعَلِمَ أَنَّهَا حَقٌّ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ .)) أَوْ قَالَ: ((وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: يَرَاهَا حَقًّا لِلّٰهِ حُرِّمَ عَلَى النَّارِ .))

تخریج الحدیث صحیح بشواهده: المعجم الكبير : 3494 . (مسند احمد: 18345)

ترجمة الحديث سیدنا حنظلہ کاتب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے پانچ نمازوں کے رکوع، سجود اور اوقات کی اچھی طرح حفاظت کی اور یہ جان لیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق ہیں، وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' ایک روایت میں ہے: ''اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''وہ ان نمازوں کو اللہ تعالیٰ کا حق سمجھتا ہے، تو وہ آگ پر حرام ہو جائے گا۔''

[1053/481]...... عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((أَفْضَلُ الْعَمَلِ الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ))

تخریج الحدیث صحيح على شرط مسلم: سنن الدارقطني: 246/1، مستدرك الحاكم: 189/1 . (مسند احمد: 23120)

ترجمة الحديث ایک صحابی رسول بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''نماز کو وقت پر ادا کرنا، والدین کے ساتھ نیکی کرنا اور جہاد کرنا افضل اعمال ہیں۔''

[1054/482]...... عَنْ أُمِّ فَرْوَةَ رضی اللہ عنہا وَكَانَتْ قَدْ بَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَفْضَلِ الْعَمَلِ، فَقَالَ: ((اَلصَّلَاةُ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا .))

تخریج الحدیث صحيح لغيره: سنن ابوداؤد: 426 . (مسند احمد: 27104)

ترجمة الحديث سیدہ ام فروہ رضی اللہ عنہا، جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تھی، کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے افضل عمل کے بارے میں سوال کیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''نماز کو اس کے اول وقت میں ادا کرنا۔''

بَابٌ فِيْ فَضْلِ طُوْلِ الْقِيَامِ وَكَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

قیام کی طوالت اور رکوع و سجود کی کثرت کی فضیلت کا بیان

[1056/483]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((طُوْلُ الْقُنُوْتِ))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 756 . (مسند احمد: 14233)

ترجمة الحديث سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز میں لمبا قیام کرنا۔''

[1058/484]...... عَنِ الْمُخَارِقِ قَالَ: خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَلَمَّا بَلَغْنَا الرَّبَذَةَ قُلْتُ لِأَصْحَابِیْ: تَقَدَّمُوْا وَتَخَلَّفْتُ فَأَتَیْتُ أَبَا ذَرٍّ رضی اللہ عنہ وَهُوَ یُصَلِّیْ، فَرَأَیْتُهُ یُطِیْلُ الْقِیَامَ وَیُكْثِرُ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: مَا أَلَوْتُ أَنْ أُحْسِنَ، اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((مَنْ رَكَعَ رَكْعَةً أَوْ سَجَدَ سَجْدَةً رُفِعَ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةٌ .))

تخريج الحديث صحیح: سنن الدارمی: 1461، مسند البزار: 3903، سنن البیهقی: 10/3 . (مسند احمد: 21308)

ترجمة الحديث مخارق کہتے ہیں: ہم لوگ حج کرنے کے لیے نکلے، جب ربذہ مقام پر پہنچے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم آگے چلو، میں خود پیچھے رہ گیا، پس میں سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، جبکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور میں نے دیکھا کہ وہ لمبا قیام کرتے اور کثرت سے رکوع وسجود کرتے، جب میں نے ان سے اس چیز کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا: میں نے عمل کو اچھا بنانے میں کوئی کمی نہیں کی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے رکوع کیا، یا سجدہ کیا، اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جائے گا اور ایک گناہ مٹا دیا جائے گا۔''

[1061/485]...... عَنْ أَبِیْ فَاطِمَةَ الْأَزْدِیِّ أَوِ الْأَسَدِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((یَا أَبَا فَاطِمَةَ! اِنْ أَرَدْتَ أَنْ تَلْقَانِیْ فَأَكْثِرِ السُّجُوْدَ .))

تخريج الحديث **حسن لغیره:** المعجم الكبير: 821/22، سنن ابن ماجه: 1422 . (مسند احمد: 15526)

ترجمة الحديث سیدنا ابو فاطمہ ازدی یا اسدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''اے ابو فاطمہ! اگر تم مجھے ملنے کا ارادہ کرتے ہو تو کثرت سے سجدے کرو۔''

[1064/486]...... عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِیْ طَلْحَةَ الْیَعْمُرِیِّ قَالَ: لَقِیْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ یُدْخِلُنِیَ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ أَوْ قَالَ: قُلْتُ: بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ اِلَی اللّٰهِ، فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((عَلَیْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ، فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِیْئَةً .)) قَالَ مَعْدَانُ: ثُمَّ لَقِیْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِیْ مِثْلَ مَا قَالَ لِیْ ثَوْبَانُ .

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 488. (مسند احمد: 22377)

ترجمة الحديث معدان بن ابی طلحہ یعمری کہتے ہیں: میں مولائے رسول سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کو ملا اور کہا: مجھے ایسا عمل بتائیں کہ اگر میں اس کو ادا کروں تو اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل کر دے، یا کہا: مجھے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب عمل کی خبر دیجئے، پس وہ خاموش رہے، (پھر میں نے ان سے سوال کیا، لیکن وہ خاموش رہے) پھر جب میں نے تیسری دفعہ سوال کیا تو انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں سوال کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کثرتِ سجود کا اہتمام کر، کیونکہ جب بھی تو سجدہ کرے گا، اللہ تعالیٰ تیرا ایک درجہ بلند کر دے گا اور تیرا ایک گناہ مٹا دے گا۔'' معدان کہتے ہیں: پھر میں سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کو ملا اور ان سے بھی یہی سوال کیا اور انھوں نے بھی مجھے وہی جواب دیا، جو سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے دیا تھا۔

بَابٌ فِیْ فَضْلِ صَلَاتَیِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ

نمازِ فجر اور نمازِ عصر کی فضیلت کا بیان

[1065/487]...... عَنْ أَبِیْ جَمْرَةَ الضُّبَعِیِّ عَنْ أَبِیْ بَکْرٍ عَنْ أَبِیْهِ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّی الْبَرْدَیْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 574، صحیح مسلم: 635. (مسند احمد: 16730)

ترجمة الحديث ابو بکر اپنے باپ (سیدنا ابو موسی اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے ٹھنڈے وقت کی دو نمازیں پڑھیں، وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

[1067/488]...... عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِکَةً، یَتَعَاقَبُوْنَ مَلَائِکَةَ اللَّیْلِ وَمَلَائِکَةَ النَّهَارِ فَیَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ یَعْرُجُ إِلَیْهِ الَّذِیْنَ کَانُوْا فِیْکُمْ فَیَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ، فَیَقُوْلُ: کَیْفَ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: تَرَکْنَاهُمْ یُصَلُّوْنَ وَأَتَیْنَاهُمْ یُصَلُّوْنَ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 555، صحیح مسلم: 632. (مسند احمد: 7491)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں، وہ یکے بعد دیگرے آتے ہیں، وہ رات کے اور دن کے فرشتے ہیں، جو فجر اور عصر کی نمازوں میں جمع ہوتے ہیں، پھر وہ اللہ کی طرف چڑھ جاتے ہیں، جو تمہارے اندر ہوتے ہیں اور اللہ ان سے سوال کرتا ہے، جبکہ وہ زیادہ

جاننے والا ہے، پس پوچھتا ہے: تم نے میرے بندوں کوکس حالت میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں: ہم نے ان کواس حالت میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس گئے تھے تو اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔''

[1069/489]...... عَنْ جَرِيْرٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، فَقَالَ: ((اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ، لَا تُضَامُوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ، فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ.)) ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا.﴾ قَالَ شُعْبَةُ (أَحَدُ الرُّوَاةِ): لَا أَدْرِيْ قَالَ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَوْ لَمْ يَقُلْ.

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 554، 4851، 7434، صحيح مسلم: 633. (مسند احمد: 19190)

ترجمة الحديث سیدنا جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم بدر والی رات کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک تم اپنے پروردگار کو ایسے ہی دیکھو گے، جیسا کہ چاند کو دیکھتے ہو، اور اس کی رؤیت میں تم پر کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی، پس اگر تمہیں طاقت ہو تو طلوع آفتاب اور غروبِ آفتاب سے پہلے والی نمازوں کے معاملے میں مغلوب نہ ہو جانا۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ''پس سورج کے طلوع ہونے اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح بیان کر۔'' شعبہ کہتے ہے: میں یہ نہیں جانتا کہ آپ ﷺ نے ''فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ'' الفاظ ارشاد فرمائے تھے یا نہیں۔

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ وَجَبْرِ الْفَرَائِضِ بِالنَّوَافِلِ

نفلی نماز کی فضیلت اور نوافل کے ذریعے فرائض کی کمی کو پورا کرنے کا بیان

[1072/490]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ حَكِيْمٍ الضَّبِّيِّ أَنَّهُ خَافَ زَمَنَ زِيَادٍ أَوِ ابْنِ زِيَادٍ فَأَتَى الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيَ أَبَاهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: فَانْتَسَبَنِيْ فَانْتَسَبْتُ لَهُ فَقَالَ: يَا فَتٰى أَلَا أُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ؟ قُلْتُ: بَلٰى! رَحِمَكَ اللّٰهُ، قَالَ: ((اِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الصَّلَاةِ، قَالَ: يَقُوْلُ رَبُّنَا عَزَّوَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ: أُنْظُرُوْا فِيْ صَلَاةِ عَبْدِيْ أَتَمَّهَا أَمْ نَقَصَهَا؟ فَاِنْ كَانَتْ تَامَّةً كُتِبَتْ لَهُ تَامَّةً وَاِنْ كَانَ انْتَقَصَ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ: انْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ؟ فَاِنْ كَانَ لَهُ تَطَوُّعٌ قَالَ: أَتِمُّوْا لِعَبْدِيْ فَرِيْضَتَهُ مِنْ تَطَوُّعِهِ، ثُمَّ تُؤْخَذُ الْأَعْمَالُ عَلٰى ذٰلِكُمْ.)) قَالَ يُوْنُسُ (أَحَدُ الرُّوَاةِ): وَأَحْسِبُهُ قَدْ ذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابو داؤد: 864. (مسند احمد: 9494)

ترجمة الحدیث انس بن حکیم ضبّی کہتے ہیں: میں زیاد یا ابن زیاد کے زمانے میں ڈرنے لگا، اس لیے مدینہ منورہ میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ گیا، انھوں نے مجھ سے نسب دریافت کیا، میں نے وہ بیان کر دیا، پھر انھوں نے کہا: اے نوجوان! کیا میں تم کو ایک حدیث بیان نہ کر دوں، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے تجھے کوئی فائدہ دے دے؟ میں نے کہا: جی کیوں نہیں، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، انھوں نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک پہلی چیز کہ جس کے بارے میں روزِ قیامت بندوں کا محاسبہ کیا جائے گا، وہ نماز ہے۔ ہمارا ربّ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہے گا، جبکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے: تم میرے بندے کی نماز کو دیکھو، کیا اس نے اس کو پوری طرح ادا کیا ہے یا ناقص؟ پس اگر وہ پوری ہوئی تو اس کے لیے پوری لکھی جائے گی اور اگر اس میں کوئی نقص ہوا تو اللہ تعالیٰ کہے گا: تم دیکھو کہ کیا میرے بندے کی کوئی نفلی نماز ہے؟ پس اگر اس کی نفلی نماز ہوئی تو وہ کہے گا: میرے بندے کی فرض نماز کو اس کی نفل نماز کے ذریعے پورا کر دو، پھر باقی اعمال کا محاسبہ بھی اسی طرح کیا جائے گا۔''

بَابٌ فِیْ وَعِیْدِ مَنْ تَهَاوَنَ بِأَمْرِ الصَّلَاةِ أَوْ أَخَّرَهَا عَنْ وَقْتِهَا

نماز کے معاملے میں سستی کرنے والے یا اس کو اس کے وقت سے لیٹ کرنے والے کی وعید کا بیان

[1078/491]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ الرَّجُلَ أَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ فُلَانًا نَامَ الْبَارِحَةَ عَنِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذَاكَ الشَّیْطَانُ بَالَ فِیْ أُذُنِهِ، أَوْ فِیْ أُذُنَیْهِ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1144، صحیح مسلم: 774. (مسند احمد: 3557)

ترجمة الحدیث سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: بے شک فلاں آدمی آج رات نماز سے بھی سویا رہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شیطان اس آدمی کے کانوں میں پیشاب کر گیا۔''

[1080/492]...... عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((سَیَكُوْنُ مِنْ بَعْدِیْ أَئِمَّةٌ یُمِیْتُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ مَوَاقِیْتِهَا، فَصَلُّوْا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَاجْعَلُوْا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً.))

تخریج الحدیث صحیح لغیره: مسند البزار: 393، المعجم الکبیر: 7155. (مسند احمد: 17122)

ترجمة الحدیث سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے بعد ایسے حکمران ہوں گے کہ وہ نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کر دیں گے، پس تم نماز کو اس کے وقت پر ادا کر لینا اور ان کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز کو نفلی بنا لینا۔''

[1081/493]...... عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّهَا سَتَكُوْنُ مِنْ بَعْدِيْ أُمَرَاءُ يُصَلُّوْنَ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَيُؤَخِّرُوْنَهَا عَنْ وَقْتِهَا، فَصَلُّوْهَا مَعَهُمْ، فَاِنْ صَلَّوْهَا لِوَقْتِهَا وَصَلَّيْتُمُوْهَا مَعَهُمْ فَلَكُمْ وَلَهُمْ وَاِنْ أَخَّرُوْهَا عَنْ وَقْتِهَا فَصَلَّيْتُمُوْهَا مَعَهُمْ فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ، مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً، وَمَنْ نَكَثَ الْعَهْدَ وَمَاتَ نَاكِثًا لِلْعَهْدِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ.)) قُلْتُ لَهُ: مَنْ أَخْبَرَكَ هٰذَا الْخَبَرَ؟ قَالَ: أَخْبَرَنِيْهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، يُخْبِرُ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مسند ابویعلی: 7201، مصنف عبد الرزاق: 3779. (مسند احمد: 15681)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عاصم بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک میرے بعد عنقریب ایسے حکمران آئیں گے جو بسا اوقات وقت پر نماز پڑھیں گے اور کبھی کبھار اس کو وقت سے مؤخر کر دیں گے، پس اگر وہ وقت پر نماز پڑھیں اور تم بھی ان کے ساتھ پڑھو تو اس کا ثواب تمہارے لیے بھی ہوگا اور ان کے لیے بھی، لیکن اگر وہ نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کر دیں اور تم بھی ان کے ساتھ پڑھو، تو تمہیں تو ثواب ملے گا، لیکن اس کا وبال ان پر ہوگا، جو جماعت سے علیحدہ ہو گیا، وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور جس نے معاہدہ توڑ دیا، عہد کو توڑنے والے کی حیثیت سے ہی مرے گا اور قیامت کے روز وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کے حق میں کوئی حجت نہیں ہوگی۔''

[1082/494]...... عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُسْنِدِيْ ظُهُوْرِنَا اِلَى قِبْلَةِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَةُ رَهْطٍ، أَرْبَعَةٌ مَوَالِيْنَا وَثَلَاثَةٌ مِنْ عَرَبِنَا، اِذْ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الظُّهْرِ حَتَّى انْتَهٰى اِلَيْنَا فَقَالَ: ((مَا يُجْلِسُكُمْ هَاهُنَا؟)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ، قَالَ: فَأَرَمَّ قَلِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((أَتَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ رَبُّكُمْ عَزَّوَجَلَّ؟)) قَالَ: قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((فَاِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا وَلَمْ يُضَيِّعْهَا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهَا فَلَهُ عَلَيَّ عَهْدٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَمْ يُصَلِّهَا لِوَقْتِهَا وَلَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا وَضَيَّعَهَا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهَا فَلَا عَهْدَ لَهُ، اِنْ شِئْتُ عَذَّبْتُهُ وَاِنْ شِئْتُ غَفَرْتُ لَهُ.))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: المعجم الکبیر: 331/9، سنن الدارمی: 1226، شرح مشکل الآثار: 3174. (مسند احمد: 18132)

ترجمۃ الحدیث سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا، ہم

سات افراد اِس مسجد کی قبلہ والی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے تھے، چار ہمارے غلام تھے اور ہم تین عرب تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، یہاں تک ہمارے پاس پہنچے، یہ نمازِ ظہر کا وقت تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں کس چیز نے یہاں بٹھایا ہوا ہے؟'' ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نماز کا انتظار کر رہے ہیں، آپ ﷺ تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو گئے اور پھر اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ تمہارا ربّ کیا کہتا ہے؟'' ہم نے کہا: جی اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک تمہارا ربّ کہتا ہے: جس نے بروقت نماز ادا کی اور اس کی مکمل حفاظت کی اور اس کے حق کو ہلکا سمجھتے ہوئے اس کو ضائع نہیں کیا، پاس اس کے لیے مجھ پر عہد ہے کہ میں اس کو جنت میں داخل کروں گا، اور جس نے نماز کو وقت پر ادا نہ کیا اور اس کی مکمل حفاظت نہ کی اور اس کے حق کو ہلکا سمجھتے ہوئے اس کو ضائع کر دیا، اس کے لیے میرا کوئی عہد نہیں ہے، اگر میں چاہوں تو اس کو عذاب دوں اور چاہوں تو معاف کر دوں۔''

[1084/495]...... عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ.))

تخریج الحدیث صحیح: مسند الطیالسی: 1237، مسند الشافعی: 53/1، صحیح ابن حبان: 1468، سنن البیہقی: 445/1. (مسند احمد: 23642)

ترجمۃ الحدیث سیدنا نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس کی نماز اس سے رہ گئی تو گویا کہ اس کا اہل اور مال اس سے چھین لیے گئے۔''

[1085/496]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ: مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا الْآخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ.

تخریج الحدیث حسن: سنن الترمذی: 74. (مسند احمد: 24614)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے نماز کو اس کے آخری وقت میں دو دفعہ ادا نہیں کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فوت کر دیا تھا۔

بَابٌ فِيْ وَعِيْدِ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ عَمَدًا أَوْ سُكْرًا

جان بوجھ کر یا نشے کی وجہ سے نماز کو ترک کرنے والے کی وعید کا بیان

[1087/497]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: (((من تَرَكَ الصَّلَاةَ

سُكْرًا مَرَّةً وَاحِدَةً فَكَأَنَّمَا كَانَتْ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا فَسُلِبَهَا ، وَمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ سُكْرًا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ .)) قِيْلَ: وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((عُصَارَةُ أَهْلِ جَهَنَّمَ .))

تخریج الحدیث حسن: مستدرك الحاكم: 146/4، سنن البيهقى: 389/1. (مسند احمد: 6659)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے نشے کی وجہ سے ایک دفعہ نماز چھوڑ دی، پس گویا کہ ساری دنیا اور وما علیہا اس کا تھا اور وہ اس سے چھین لیا گیا، اور جس نے نشے کی وجہ سے چار مرتبہ نماز ترک کر دی، تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کو 'طِیْنَۃُ الْخَبَال' سے پلائے گا۔'' کسی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ''طِيْنَةُ الْخَبَال'' کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جہنمیوں سے بہنے والا خون اور پیپ۔''

بَابُ حُجَّةِ مَنْ كَفَّرَ تَارِكَ الصَّلَاةِ

تارک نماز کو کافر قرار دینے کی دلیل کا بیان

[1088/498]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ أَوِ الشِّرْكِ تَرْكُ الصَّلَاةِ .))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 82. (مسند احمد: 14979)

ترجمة الحديث سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندے اور کفر یا شرک کے درمیان نماز کے چھوڑنے کا فرق ہے۔''

[1089/499]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عن أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ))

تخریج الحدیث **اسناده قوى:** سنن ابن ماجه: 1079، سنن الترمذى: 2621، سنن النسائى: 231/1. (مسند احمد: 22937)

ترجمة الحديث سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے اور ان کے درمیان نماز کا عہد ہے، جس نے اس کو چھوڑ دیا، تو یقیناً اس نے کفر کیا۔''

[1090/500]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا

فَقَالَ: ((مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاتًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُوْرٌ وَلَا بُرْهَانٌ وَلَا نَجَاةٌ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلْفٍ))

تخریج الحدیث حسن: سنن الدارمی: 301/2، صحیح ابن حبان: 1467، المعجم الاوسط: 1788 . (مسند احمد: 6576)

ترجمة الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز کا ذکر کیا اور فرمایا: ''جس نے نماز کی اچھی طرح حفاظت کی تو یہ اس کے لیے قیامت کے روز نور، دلیل اور نجات ہوگی اور جس نے اس کی پوری طرح حفاظت نہ کی تو یہ اس کے لیے قیامت کے دن نہ نور ہوگی، نہ دلیل اور نہ نجات اور ایسا آدمی قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔''

بَابُ حُجَّةِ مَنْ لَمْ يُكَفِّرْ تَارِكَ الصَّلَاةَ وَرَجَا لَهُ مَا يُرْجَى لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ

ان لوگوں کی دلیل کا بیان کہ جنھوں نے تارکِ نماز کو کافر نہیں قرار دیا اور اس کے لیے وہی امید رکھی جو کبیرہ گناہوں والوں کے لیے رکھی جاتی ہے

[1091/501]...... عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ فِيْهِ إِلٰى فِيَّ: لَا أَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ فَلَانٌ وَلَا فَلَانٌ: ((خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ فَمَنْ لَقِيَهُ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا لَقِيَهُ وَلَهُ عِنْدَهُ عَهْدٌ يُدْخِلُهُ بِهِ الْجَنَّةَ ، وَمَنْ لَقِيَهُ وَقَدِ انْتَقَصَ مِنْهُنَّ شَيْئًا اِسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ لَقِيَهُ وَلَا عَهْدَ لَهُ ، اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1420، سنن النسائی: 230/1، سنن ابن ماجه: 1401 . (مسند احمد: 22752)

ترجمة الحدیث سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ مبارک سے میرے منہ کی طرف ارشاد فرمایا، میں یہ نہیں کہتا کہ فلاں فلاں نے مجھے بیان کیا ہے، بہرحال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ نمازیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے اُن کو اپنے بندوں پر فرض کیا ہے، جو بندہ اس حال میں اللہ تعالیٰ کو ملا کہ اس نے نمازوں میں سے کسی چیز کو ضائع نہیں کیا، تو وہ اس کو اس حال میں ملے گا کہ اس کے حق میں اللہ تعالیٰ کے ہاں معاہدہ ہوگا، اس کے ذریعے وہ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ اس نے اِن نمازوں کے حق کو ہلکا سمجھ کر ان میں کوئی کمی کر رکھی ہوگی، تو وہ اُس کو اس حال میں ملے گا کہ اس کے لیے کوئی معاہدہ نہیں

ہوگا، اگر اللہ نے چاہا تو اس کو عذاب دے گا اور چاہا تو بخش دے گا۔‘‘

بَابُ أَمْرِ الصِّبْيَانِ بِالصَّلَاةِ وَمَا جَاءَ فِيْمَنْ رُفِعَ عَنْهُمُ الْقَلَمُ

بچوں کو نماز کا حکم دینے کا بیان اوران لوگوں کی تفصیل کہ جن سے قلم اٹھا لیا گیا ہے

[1093/502]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مُرُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا إِذَا بَلَغُوْا عَشْرًا وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ .))

تخريج الحديث حسن: سنن ابوداؤد: 496. (مسند احمد: 6689)

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اپنے بچوں کو نماز کا حکم دینا شروع کردو، جب ان کی عمر سات سال ہو جائے اور جب ان کی عمر دس سال ہو جائے تو (نماز میں سستی کی صورت میں) اُن کو سزا بھی دو اور بستروں میں اُن کو علیحدہ علیحدہ کردو۔‘‘

[1095/503]...... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ، عَنِ الصَّغِيْرِ حَتّٰى يَبْلُغُ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الْمُصَابِ حَتّٰى يُكْشَفَ عَنْهُ .))

تخريج الحديث صحیح لغیرہ: سنن ابوداؤد: 4403، سنن ابن ماجه: 2042. (مسند احمد: 940)

ترجمة الحديث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’تین افراد سے قلم اٹھا لیا گیا ہے، بچے سے حتیٰ کہ وہ بالغ ہو جائے، سونے والے سے حتیٰ کہ وہ بیدار ہو جائے اور مجنون سے حتیٰ کہ اس کی وہ کیفیت زائل ہو جائے۔‘‘

أَبْوَابُ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ
نمازوں کے اوقات کے مسائل

بَابُ جَامِعِ الْأَوْقَاتِ
جامع اوقات کا بیان

[1098/504]…… عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَّنِي جِبْرِيْلُ عِنْدَ الْبَيْتِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: مَرَّتَيْنِ عِنْدَ الْبَيْتِ) فَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَكَانَتْ بِقَدْرِ الشِّرَاكِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: حِيْنَ كَانَ الْفَيْءُ بِقَدْرِ الشِّرَاكِ) ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ حِيْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ، ثُمَّ صَلّٰى الْغَدَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ، ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! هٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: هٰذَا وَقْتُكَ وَوَقْتُ النَّبِيِّيْنَ قَبْلَكَ) اَلْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ.))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 393، سنن الترمذی: 149 . (مسند احمد: 3081)

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سیّدنا جبریل علیہ السلام نے بیت اللہ کے پاس دو دفعہ میری امامت کروائی، پس مجھے نمازِ ظہر اس وقت پڑھائی کہ سورج ڈھل چکا تھا اور سایہ ایک تسمے کے برابر تھا، نمازِ عصر اس وقت پڑھائی، جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو گیا، نمازِ مغرب اس وقت پڑھائی، جب روزے دار افطاری کرتا ہے، نمازِ عشاء اس وقت پڑھائی جب ''شفق'' غائب ہو گئی، نمازِ فجر اس وقت پڑھائی جب روزے دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے، پھر اگلے دن نمازِ ظہر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے مثل ہو گیا، نمازِ

عصر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو گیا، نمازِ مغرب اس وقت پڑھائی جب روزے دار افطار کرتا ہے، نمازِ عشاء رات کے پہلے ایک تہائی حصے کے وقت میں پڑھائی اور نمازِ فجر اس وقت پڑھائی جب روشنی ہو چکی تھی اور پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہا: اے محمد! یہ آپ سے پہلے والے انبیاء کا وقت ہے، ایک روایت میں ہے: یہ آپ کا اور آپ سے پہلے والے انبیاء کا وقت ہے، ان ہر دو وقتوں کے درمیان متعلقہ نماز کا وقت ہے۔''

[1099/505]...... عَـنْ أَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِـمَعْنَاہُ وَفِیْهِ: ((وَصَلَّی الصُّبْحَ حِیْنَ کَادَتِ الشَّمْسُ تَطْلُعُ، ثُمَّ قَالَ: اَلصَّلَاةُ فِیْمَا بَیْنَ هٰذَیْنِ الْوَقْتَیْنِ .))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: شرح معانی الآثار: 147/1، المعجم الکبیر: 5443 . (مسند احمد: 11249)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بھی اسی قسم کی حدیث نبوی بیان کی ہے، البتہ اس میں ہے: ''اور (دوسرے دن) نمازِ فجر اس وقت پڑھائی کہ قریب تھا کہ سورج طلوع ہو جائے اور پھر کہا: اِن دو وقتوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔''

[1100/506]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ وَهُوَ الْأَنْصَارِیُّ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ جَاءَ هُ جِبْرِیْلُ فَقَالَ: قُـمْ فَـصَـلِّـهِ، فَـصَـلَّـی الظُّهْرَ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ جَائَهُ الْعَصْرَ فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّهْ، فَصَلَّی الْـعَـصْـرَ حِیْـنَ صَـارَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَهُ، أَوْ قَالَ: صَارَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْمَغْرِبَ فَقَالَ: قُمْ فَـصَـلِّـهْ، فَـصَلّٰی حِیْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ جَائَهُ الْعِشَاءَ فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّهْ، فَصَلّٰی حِیْنَ غَابَ الشَّـفَقُ، ثُمَّ جَائَهُ الْفَجْرَ فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّهْ، فَصَلّٰی حِیْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ أَوْ قَالَ: حِیْنَ سَطَعَ الْفَجْرُ، ثُـمَّ جَـائَـهُ مِـنَ الْـغَدِ لِلظُّهْرِ فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّهْ، فَصَلَّی الظُّهْرَ حِیْنَ صَارَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَهُ، ثُمَّ جَائَهُ لِلْعَصْرِ فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّهْ، فَصَلَّی الْعَصْرَ حِیْنَ صَارَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَیْهِ، ثُمَّ جَائَهُ لِلْمَغْرِبِ حِیْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقْتًا وَاحِدًا لَمْ یَزَلْ عَنْهُ، ثُمَّ جَائَهُ لِلْعِشَاءِ حِیْنَ ذَهَبَ نِصْفُ اللَّیْلِ أَوْ قَالَ: ثُـلُـثُ اللَّیْلِ فَصَلَّی الْعِشَاءَ، ثُمَّ جَائَهُ لِلْفَجْرِ حِیْنَ أَسْفَرَ جِدًّا فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّهْ، فَصَلَّی الْفَجْرَ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَیْنَ هٰذَیْنِ وَقْتٌ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 150، سنن النسائی: 263/1 . (مسند احمد: 14538)

ترجمة الحدیث سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام، نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو، پس نمازِ ظہر پڑھائی، جب سورج ڈھل گیا تھا، پھر عصر کے وقت آئے اور کہا: کھڑے ہو جاؤ اور عصر کی نماز پڑھو، پس نماز عصر اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کے ایک مثل ہو گیا تھا،

مغرب کے وقت آئے اور کہا: کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو، پس یہ نماز اس وقت پڑھی جب سورج غروب ہو گیا، عشا کے وقت آئے اور کہا: کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو، پس یہ اس وقت پڑھی جو ''شَفَق'' غروب ہو گئی، فجر کے وقت آئے اور کہا: کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو، پس یہ نماز اس وقت پڑھی جو فجر طلوع ہوئی، اگلے دن ظہر کے وقت آئے اور کہا: کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو، پس نمازِ ظہر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے مثل ہو گیا، عصر کے وقت آئے اور کہا: کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو، پس نمازِ عصر اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کے دو مثل ہو گیا، پھر مغرب کے لیے آئے، جب سورج غروب ہوا، یہ (دو دنوں کا) ایک ہی وقت تھا، اس سے نہ ہٹے، پھر عشاء کی نماز کے لیے اس وقت آئے جب نصف یا ایک تہائی رات گزر چکی تھی، پس اس وقت نمازِ عشا پڑھائی، پھر فجر کے لیے اس وقت تشریف لائے جب بہت روشنی ہو چکی تھی اور کہا: کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو، پس اس وقت نمازِ فجر پڑھائی اور پھر فرمایا: ''اِن ہر دو وقتوں کے درمیان متعلقہ نماز کا وقت ہے۔''

[1101/507]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (بْنِ الْعَاصِ) رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ، وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ، وَوَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغْرُبِ الشَّفَقُ، وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ اِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ الْأَوْسَطِ، وَوَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ، فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمْسِكْ عَنِ الصَّلَاةِ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ.))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 612. (مسند احمد: 6966)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے سے آدمی کو سایہ اس کے قد کے برابر ہونے تک ہے، یعنی عصر کا وقت شروع ہونے تک، نمازِ عصر کا وقت سورج کے زرد ہونے تک ہے، مغرب کی نماز کا وقت ''شَفَق'' کے غروب ہونے تک ہے، عشا کا وقت رات کے پہلے نصف تک ہے اور نماز فجر کا وقت طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے، جب سورج طلوع ہونے لگے تو نماز سے رک جا، کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔''

[1102/508]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَ آخِرًا، وَاِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَاِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ، وَاِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا وَاِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ، وَاِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَاِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَغِيْبُ الْأُفُقُ، وَاِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ حِيْنَ

يَـغِيْبُ الْأُفُقُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ ، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 151 . (مسند احمد: 7172)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک نماز کا ایک ابتدائی وقت ہے اور ایک آخری وقت ہے اور نمازِ ظہر کا ابتدائی وقت سورج کا ڈھلنا ہے اور آخری وقت عصر کے وقت کے داخل ہونے تک ہے، عصر کا ابتدائی وقت اس کے داخل ہونے سے شروع ہوتا ہے اور آخری سورج کے زرد ہونے تک ہے، مغرب کا ابتدائی وقت غروبِ آفتاب سے شروع ہوتا ہے اور آخری وقت افق یعنی ''شفق'' کے غروب ہونے تک جاری رہتا ہے، عشاء کا ابتدائی وقت غروبِ شفق سے شروع ہوتا ہے اور آخری وقت رات کے نصف ہونے تک جاری رہتا ہے اور نمازِ فجر کا ابتدائی وقت طلوعِ فجر سے شروع ہوتا ہے اور اس کا آخری وقت طلوع آفتاب تک جاری رہتا ہے۔''

[1108/509]...... عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ فَأَخَّرَ صَلَاةَ الْعَصْرِ مَرَّةً فَقَالَ لَهُ عُـرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: حَدَّثَنِي بَشِيْرُ بْنُ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخَّرَ الصَّلَاةَ مَرَّةً يَـعْنِي الْعَصْرَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ: أَمَا وَاللّٰهِ! يَا مُغِيْرَةُ! لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فَـصَـلّٰى وَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَصَـلَّـى الـنَّـاسُ مَـعَهُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى وَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَصَـلَّـى الـنَّاسُ مَعَهُ حَتَّى عَدَّ خَمْسَ صَلَوَاتٍ (زَادَ فِي رِوَايَةٍ: ثُمَّ قَالَ: بِهٰذَا أُمِرْتَ .)) فَقَالَ لَهُ عُـمَـرُ: اُنْـظُـرْ مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ! أَوَ إِنَّ جِبْرِيْلَ هُوَ الَّذِيْ سَنَّ الصَّلَاةَ؟ قَالَ عُرْوَةُ: كَذٰلِكَ حَدَّثَنِيْ بَشِيْرُ بْنُ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ ، فَمَا زَالَ عُمَرُ يَتَعَلَّمُ وَقْتَ الصَّلَاةِ بِعَلَامَةٍ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3221، صحیح مسلم: 610. (مسند احمد: 17089)

ترجمة الحديث امام زہری کہتے ہیں: ہم عمر بن عبد العزیز کے ساتھ تھے، انھوں نے ایک دفعہ نمازِ عصر کو لیٹ کیا، عروہ بن زبیر نے ان سے کہا: بشیر بن ابی مسعود انصاری نے مجھے بیان کیا کہ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ نمازِ عصر کو لیٹ کر دیا، سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: خبردار! اللہ کی قسم! اے مغیرہ! تحقیق تم جانتے ہو کہ سیّدنا جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور نماز پڑھائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ اور لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، پھر وہ اترے اور نماز پڑھائی، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ اور لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، یہاں تک کہ انھوں نے پانچ نمازیں شمار کیں، ایک روایت میں ہے: اس نے کہا: اس طرح آپ کو حکم دیا گیا ہے، عمر بن

عبدالعزیز نے کہا: عروہ! اپنی کہی ہوئی باتوں پر غور کرو، کیا جبریل علیہ السلام ہیں، جنھوں نے (آپ کی امامت کرا کر) نماز کا آغاز کیا؟ عروہ نے کہا: بشیر بن ابی مسعود نے مجھے اسی طرح بیان کیا، اس کے بعد عمر نماز کے وقت کو کسی علامت سے پہنچان لیتے تھے، یہاں تک کہ وہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

[1109/510]...... عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَأَتَاهُ سَائِلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ بِالْفَجْرِ حِيْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ: اِنْتَصَفَ النَّهَارُ أَوْ لَمْ يَنْتَصِفْ، وَكَانَ أَعْلَمَ مِنْهُمْ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِيْنَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعِشَاءِ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ أَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى اِنْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ: طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ كَادَتْ، وَأَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى كَانَ قَرِيْبًا مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ، ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰى اِنْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ: اِحْمَرَّتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ وَأَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتّٰى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ، فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ: ((اَلْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 614. (مسند احمد: 19733)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک سائل، رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا، پس آپ ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو جب فجر پھوٹی تو اس وقت اس نے نماز فجر کو کھڑا کرا دیا، جبکہ قریب نہیں تھا کہ لوگ ایک دوسرے کو پہچان سکیں، پھر آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا، پس انھوں نے سورج ڈھلنے کے بعد ظہر کی اقامت کہہ دی، جبکہ کہنے والا یہ کہہ رہا تھا: کیا نصف النہار کا وقت بھی ہوا ہے یا نہیں، بہرحال رسول اللہ ﷺ ان سب لوگوں سے زیادہ جاننے والے تھے، پھر آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا اور انھوں عصر کو اس وقت کھڑا کروا دیا، جب سورج بلند تھا، پھر ان کو حکم دیا اور انھوں نے غروبِ آفتاب کے وقت مغرب کی اقامت کہہ دی، پھر آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا اور غروبِ شفق کے وقت عشا کو کھڑا کروا دیا، پھر دوسرے دن نمازِ فجر کو اتنا مؤخر کیا کہ جب آپ ﷺ اس سے فارغ ہوئے تو کہنے والا کہتا تھا: سورج طلوع ہو گیا ہے، یا طلوع ہونے کے قریب ہے، ظہر کو مؤخر کیا، یہاں تک کہ کل والی نماز عصر کے وقت کے قریب والا وقت ہو گیا، پھر عصر کو اس قدر مؤخر کر کے ادا کیا کہ جب اس سے فارغ ہوئے تو کہنے والا کہتا تھا: سورج زرد ہو گیا ہے، پھر نماز مغرب کو اس قدر لیٹ کر دیا کہ اس کا معاملہ غروبِ شفق سے پہلے تک پہنچ گیا اور نمازِ عشا کو رات کے پہلے ایک

تہائی تک مؤخر کیا، پھر سائل کو بلایا اور فرمایا: ''ان دو وقتوں کے درمیان وقت ہے۔''

بَابٌ فِيْ وَقْتِ الظُّهْرِ وَتَعْجِيْلِهَا

ظہر کے وقت اور اس کو جلدی ادا کرنے کا بیان

[1111/511]...... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ.

تخریج الحدیث صحیح علی شرط الشیخین: سنن الترمذی: 156. (مسند احمد: 12643)

ترجمة الحديث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت نمازِ ظہر ادا کی، جب سورج ڈھل گیا تھا۔

[1113/512]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ اِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ اِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ)

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 618. (مسند احمد: 21016)

ترجمة الحديث سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز اس وقت ادا کرتے جو سورج ڈھل جاتا تھا، ایک روایت میں ہے: سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اس وقت اذان دیتے تھے، جب سورج ڈھل جاتا تھا۔

[1114/513]...... عَنْ خَبَّابٍ (بْنِ الْاَرَتِّ رضی اللہ عنہ) قَالَ: شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شِدَّةَ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا، قَالَ شُعْبَةُ: يَعْنِيْ فِي الظُّهْرِ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 619. (مسند احمد: 21052)

ترجمة الحديث سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے گرم ریت کی شدت کی شکایت کی، لیکن آپ ﷺ نے ہماری شکایت کا ازالہ نہ کیا۔ امام شعبہ کہتے ہیں: یہ شکایت نمازِ ظہر کے بارے میں تھی۔

[1116/514]...... عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ أَشَدُّ تَعْجِيْلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُمْ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 162. (مسند احمد: 26647)

ترجمة الحدیث: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تمہاری بہ نسبت ظہر کو زیادہ جلدی ادا کرنے والے تھے، لیکن تم اُن کی بہ نسبت عصر کو زیادہ جلدی ادا کرنے والے ہو۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَأْخِيْرِ الظُّهْرِ وَالْإِبْرَادِ بِهَا فِيْ زَمَنِ الْحَرِّ

گرمیوں کے موسم میں نمازِ ظہر کو مؤخر کرنے اور اس کو ٹھنڈا کر کے ادا کرنے کا بیان

[1117/515]...... عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.))

تخریج الحدیث: صحیح: سنن ابن ماجه: 680. (مسند احمد: 18185)

ترجمة الحدیث: سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ظہر کو نصف النہار کی سخت گرمی کے وقت ادا کرتے تھے، لیکن پھر آپ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''اس نماز کو ٹھنڈا کر کے ادا کرو، پس بے شک سخت گرمی جہنم کی بھاپ میں سے ہے۔''

[1118/516]...... عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ صَفْوَانَ الظُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَبْرِدُوْا بِصَلَاةِ الظُّهْرِ فَإِنَّ الْحَرَّ (وَفِيْ لَفْظٍ: فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ) مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ.))

تخریج الحدیث: صحیح: مصنف ابن ابی شیبة: 1/325، المعجم الکبیر: 7399، مستدرك الحاكم: 3/251. (مسند احمد: 18307)

ترجمة الحدیث: سیدنا صفوان ظہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نمازِ ظہر کو ٹھنڈا کر کے ادا کرو، پس بے شک گرمی (اور ایک روایت کے مطابق سخت گرمی) جہنم کے کھولنے میں سے ہے۔''

[1122/517]...... عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ مِنْ بَنِيْ تَيْمِ اللّٰهِ مَوْلًى لَهُمْ قَالَ: رَجَعْنَا مِنْ جَنَازَةٍ فَمَرَرْنَا بِزَيْدِ بْنِ وَهْبٍ فَحَدَّثَ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ: لِلظُّهْرِ) فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَبْرِدْ.)) قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: حَتّٰى رَأَيْنَا فِي التُّلُوْلِ فَصَلّٰى ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ.))

تخریج الحدیث: صحیح البخاری: 539، 629، صحیح مسلم: 616. (مسند احمد: 21441)

ترجمة الحدیث: ابو الحسن مہاجر کہتے ہیں: ہم ایک جنازہ سے واپس آتے ہوئے زید بن وہب کے پاس سے گزرے، انھوں نے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے، مؤذن

نے نمازِ ظہر کے لیے اذان دینا چاہی، لیکن آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''ٹھنڈا کر۔'' تین بار فرمایا، یہاں تک کہ ہمیں ٹیلوں کے سائے نظر آنے لگے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک سخت گرمی جہنم کی بھاپ میں سے ہے، اس لیے جب سخت گرمی پڑنے لگے تو نماز کو ٹھنڈا کیا کرو۔''

بَابُ وَقْتِ الْعَصْرِ وَمَا جَاءَ فِيْهَا

عصر کے وقت اور اس کے بارے میں مزید روایات کا بیان

[1123/518]...... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّى الْعَصْرَ بِقَدْرِ مَا يَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلٰى بَنِىْ حَارِثَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَيَرْجِعُ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ، وَبِقَدْرِ مَا يَنْحَرُ الرَّجُلُ الْجَزُوْرَ وَيُبَعِّضُهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ، وَكَانَ يُصَلِّى الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ وَكَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالشَّجَرَةِ رَكْعَتَيْنِ .))

تخریج الحدیث حسن: مسند ابو یعلی: 4330، صحیح البخاری: 904، سنن الترمذی: 503.
(مسند احمد: 13384)

ترجمة الحديث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھاتے، پھر اتنا وقت ہوتا کہ بنوحارثہ بن حارث کی طرف جانے والا جاتا اور غروبِ آفتاب سے پہلے لوٹ آتا، یہ اتنا وقت ہوتا کہ آدمی اونٹ کا نحر کرتا اور غروبِ آفتاب سے پہلے اس کا گوشت بنا لیتا تھا، آپ ﷺ سورج ڈھلنے کے بعد جمعہ پڑھتے تھے اور جب مکہ کی طرف نکلتے تو درخت کے پاس ظہر کی دو رکعت نماز پڑھتے۔

[1124/519]...... (١١٢٤) وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ: مَا كَانَ أَحَدٌ أَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِصَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنْ كَانَ أَبْعَدَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ دَارًا مِنَ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَأَبُوْلُبَابَةَ بْنُ عَبْدِالْمُنْذِرِ أَخُوْ بَنِىْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَأَبُوْعِيْسَى بْنُ جَبْرٍ أَخُوْ بَنِىْ حَارِثَةَ دَارُ أَبِىْ لُبَابَةَ بِقُبَاءَ وَدَارُ أَبِىْ عِيْسَى بْنِ جَبْرٍ فِىْ بَنِىْ حَارِثَةَ ثُمَّ اِنْ كَانَ لَيُصَلِّيَانِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعَصْرَ، ثُمَّ يَأْتِيَانِ قَوْمَهُمَا وَمَا صَلَّوْهَا لِتَبْكِيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِهَا .

تخریج الحدیث حسن: المعجم الکبیر: 4515، سنن الدارقطنی: 254/1، مستدرک الحاکم: 195/1. (مسند احمد: 13482)

ترجمة الحديث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کوئی آدمی ایسا نہیں ہے، جو رسول اللہ ﷺ کی بہ

نسبت نمازِ عصر جلدی پڑھتا ہے، انصاریوں کے دو آدمیوں کے گھر مسجدِ نبوی سے سب سے زیادہ دور تھے، ایک آدمی سیدنا ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ تھے، اس کا گھر قباء میں تھا اور دوسرا آدمی سیدنا ابوعیسی بن جبر رضی اللہ عنہ تھا، اس کا گھر بنوحارثہ میں تھا، اور یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ عصر پڑھتے تھے، پھر جب یہ اپنے گھروں میں پہنچتے تھے تو انھوں نے ابھی تک یہ نماز نہیں پڑھی ہوتی تھی، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی جلدی کرتے تھے۔

[1127/520]...... عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَاةَ الْعَصْرِ ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُوْرُ فَتُقْسَمُ عَشَرَ قَسْمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيْجًا قَبْلَ أَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ، قَالَ: وَكُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيَنْظُرُ إِلٰى مَوَاقِعِ نَبْلِهِ.

تخريج الحديث صحيح البخاري: 2485، صحيح مسلم: 625. (مسند احمد: 17275)

ترجمة الحديث سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ عصر ادا کرتے، پھر اونٹ نحر کیا جاتا، پھر اس کو دس حصوں میں تقسیم کر کے پکایا جاتا اور پھر ہم سورج کے غروب ہونے سے قبل بھونا ہوا گوشت کھا لیتے تھے۔ اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مغرب کی نماز پڑتے، پھر جب آدمی فارغ ہوتا تو وہ اپنے تیروں کے گرنے کی جگہوں کو دیکھ لیتا۔

[1129/521]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِيْ حُجْرَتِيْ لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ.

تخريج الحديث صحيح البخاري: 546، صحيح مسلم: 611. (مسند احمد: 24095)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے، جبکہ سورج (کی دھوپ) میرے حجرے میں ہوتی تھی، ابھی تک سایہ اوپر چڑھا نہیں ہوتا تھا۔

[1132/522]...... عَنْ أَبِيْ مَلِيْحٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ (يَعْنِي الْأَسْلَمِيَّ) فِيْ غَزَاةٍ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ غَيْمٍ فَقَالَ: بَكِّرُوْا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهُ.))

تخريج الحديث صحيح البخاري: 553، 594. (مسند احمد: 22957)

ترجمة الحديث ابوملیح کہتے ہیں: ہم سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک غزوے میں تھے، انھوں نے بادل والے دن کہا: اس نماز کو جلدی ادا کر لو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے نمازِ عصر ترک کر دی، اس کا عمل ضائع ہو جائے گا۔''

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَبَيَانِ أَنَّهَا الْوُسْطَى

نمازِ عصر کی فضیلت اور اس کے نمازِ وسطیٰ ہونے کا بیان

[1134/523]...... عَنْ أَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْعَصْرِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَوَانَوْا فِيْهَا وَتَرَكُوْهَا، فَمَنْ صَلَّاهَا مِنْكُمْ ضُعِّفَ لَهُ أَجْرُهَا ضِعْفَيْنِ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يُرَى الشَّاهِدُ، وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ.))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 830. (مسند احمد: 27225)

ترجمة الحديث سیدنا ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی، جب آپ ﷺ اس سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''بے شک یہ نماز تم سے پہلے والے لوگوں پر بھی پیش کی گئی تھی، لیکن انھوں نے اس معاملے میں سستی برتی اور اس کو ترک کر دیا، پس تم میں سے جو شخص اس کو ادا کرے گا، اس کو دوگنا اجر عطا کیا جائے گا اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں ہے، جہاں تک شاہد طلوع ہو جائے اور شاہد سے مراد ستارہ ہے۔''

[1135/524]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَ صَلَاةِ الْعَصْرِ، قَالَ: فَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، قَالَ: فَتَصْعَدُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَتَثْبُتُ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ، قَالَ: وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلَاةِ الْعَصْرِ، قَالَ: فَيَصْعَدُ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ وَتَثْبُتُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ، قَالَ: فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ، كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: أَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَتَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ.)) قَالَ سُلَيْمَانُ (يَعْنِي الْأَعْمَشَ أَحَدُ الرُّوَاةِ): وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدْ قَالَ فِيْهِ: فَاغْفِرْ لَهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ.

تخریج الحدیث صحيح على شرط الشيخين: صحيح ابن خزيمة: 322، صحيح ابن حبان: 2061. (مسند احمد: 9151)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''رات اور دن کے فرشتے فجر اور عصر کی نمازوں میں جمع ہوتے ہیں، جب وہ نمازِ فجر میں جمع ہوتے ہیں تو رات کے فرشتے چڑھ جاتے ہیں اور دن کے فرشتے ٹھہر جاتے ہیں، اسی طرح جب وہ نمازِ عصر میں جمع ہوتے ہیں تو دن کے فرشتے چڑھ جاتے ہیں اور رات کے فرشتے ٹھہر جاتے ہیں، پس ان کا ربّ ان سے پوچھتا ہے: تم میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑ کر آئے ہو؟ وہ کہتے

ہیں: جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور اب جب ہم ان کو چھوڑ کر آئے ہیں تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔'' سلیمان اعمش کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ راوی نے (فرشتوں کی دعا کے) یہ کلمات بھی کہے تھے: ''پس تو ان لوگوں کو قیامت کے دن بخش دینا۔''

[1136/525]...... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ: ((شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ، مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا.)) قَالَ: ثُمَّ صَلَّاهَا بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَقَالَ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ (أَحَدُ الرُّوَاةِ) مَرَّةً: يَعْنِيْ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 627. (مسند احمد: 911)

ترجمۃ الحدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احزاب والے دن فرمایا تھا: ''ان مشرکوں نے ہمیں صلاۃِ وُسطی یعنی نمازِ عصر سے مشغول کر دیا، اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے۔'' پھر آپ ﷺ نے اس نماز کو مغرب اور عشا کے درمیان پڑھا۔

[1137/526]...... وَعَنْهُ أَيْضًا رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نَرَاهَا الْفَجْرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ.)) يَعْنِيْ صَلَاةَ الْوُسْطٰى.

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابویعلی: 390، مصنف عبد الرزاق: 2192. (مسند احمد: 990)

ترجمۃ الحدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمارا خیال تھا کہ صلاۃِ وسطی سے مراد نمازِ فجر ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو نمازِ عصر ہے۔'' آپ ﷺ کی مراد صلاۃِ وُسطی تھی۔

[1138/527]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَاتَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَدُوًّا فَلَمْ يَفْرُغْ مِنْهُمْ حَتّٰى أَخَّرَ الْعَصْرَ عَنْ وَقْتِهَا، فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ مَنْ حَبَسَنَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى فَامْلَأْ بُيُوْتَهُمْ نَارًا وَامْلَأْ قُبُوْرَهُمْ نَارًا.)) اَوْنَحْوَ ذٰلِكَ.

تخریج الحدیث صحیح: المعجم الکبیر: 11905، المعجم الاوسط: 2016. (مسند احمد: 2745)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم نے دشمن سے قتال کیا اور اس سے فارغ نہ ہوئے، یہاں تک کہ عصر کو اس کے وقت سے مؤخر کر دیا اور جب یہ صورت حال دیکھی تو فرمایا: ''اے اللہ! جنھوں نے ہم کو صلاۃِ وسطی سے روکے رکھا، تو ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔'' یا اسی قسم کی بات ارشاد فرمائی۔

بَابٌ فِیْ وَعِیْدِ مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ أَوْ أَخَّرَهَا عَنْ وَقْتِهَا

نمازِ عصر کو ترک کرنے والے اور اس کو اس کے وقت سے مؤخر کرنے والے کی وعید کا بیان

[1142/528]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ (وَفِيْ لَفْظٍ: اَلَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ) مُتَعَمِّدًا حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ.))
زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ: وَقَالَ شَيْبَانُ (أَحَدُ الرُّوَاةِ): يَعْنِيْ غُلِبَ عَلٰى أَهْلِهِ وَمَالِهِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 552، صحیح مسلم: 626. (مسند احمد: 4805)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے جان بوجھ کر عصر کی نماز ترک کر دی، ایک روایت میں ہے: جس سے نمازِ عصر فوت ہوگئی، یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا، پس گویا کہ اس کا اہل اور مال اس سے چھین لیے گئے۔'' شیبان کہتے ہیں: یعنی اس کے اہل اور مال پر غلبہ پا لیا گیا۔

[1143/529]...... عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ مُتَعَمِّدًا حَتّٰى تَفُوْتَهُ فَقَدْ أُحْبِطَ عَمَلُهُ.))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مصنف ابن ابی شیبۃ: 3464. (مسند احمد: 27492)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے جان بوجھ کر نمازِ عصر چھوڑ دی، یہاں تک کہ وہ اس سے فوت ہوگئی، تو ایسے آدمی کا عمل ضائع کر دیا گیا۔''

[1144/530]...... عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حِيْنَ صَلَّيْنَا الظُّهْرَ، فَدَعَا الْجَارِيَةَ بِوَضُوْءٍ فَقُلْنَا لَهُ: أَيُّ صَلَاةٍ تُصَلِّيْ؟ قَالَ: الْعَصْرَ، قَالَ: قُلْنَا: إِنَّمَا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ الْآنَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ، يَتْرُكُ الصَّلَاةَ حَتّٰى إِذَا كَانَتْ فِيْ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ أَوْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ صَلّٰى لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا إِلَّا قَلِيْلًا.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 622. (مسند احمد: 11999)

ترجمۃ الحدیث علاء بن عبد الرحمٰن کہتے ہیں: میں اور ایک انصاری آدمی، ہم نمازِ ظہر ادا کر کے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، انھوں نے ایک لڑکی کو وضو کا پانی لانے کا کہا، ہم نے کہا: تم کون سی نماز پڑھنے لگے ہو؟ انھوں نے کہا: عصر کی، ہم نے کہا: ہم نے تو ظہر کی نماز ابھی ابھی پڑھی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''یہ منافق کی نماز ہے کہ وہ نماز کو چھوڑے رکھتا ہے، یہاں تک کہ سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان آ جاتا، تب وہ نماز پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا تھوڑا ہی ذکر کرتا ہے۔''

[1146/531]...... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِصَلَاةِ الْمُنَافِقِ؟ يَدَعُ الْعَصْرَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ أَوْ عَلٰى قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَهَا نَقَرَاتِ الدِّيْكِ لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا .))

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابویعلی: 4642، صحیح ابن حبان: 260. (مسند احمد: 13589)

ترجمة الحديث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں منافق کی نماز سے آگاہ نہ کردوں، وہ عصر کی نماز کو چھوڑے رکھتا ہے، یہاں تک کہ سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان آ جاتا ہے، تب وہ کھڑا ہو کر مرغے کی طرح ٹھونگیں لگاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کم ہی کرتا ہے۔''

بَابُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ وَأَنَّهَا وِتْرُ صَلَاةِ النَّهَارِ

مغرب کے وقت کا بیان اور اس امر کی وضاحت کہ یہ نماز دن کی نمازوں کو طاق کرنے والی ہے

[1147/532]...... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَجِيْءُ أَحَدُنَا اِلٰى بَنِيْ سَلِمَةَ وَهُوَ يَرٰى مَوَاقِعَ نَبْلِهِ .

تخریج الحدیث صحیح علی شرط الشیخین: مصنف ابن ابی شیبۃ: 328/1، سنن ابوداود: 416. (مسند احمد: 12136)

ترجمة الحديث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے، پھر ایک آدمی فارغ ہو کر بنوسلمہ کی طرف آتا، لیکن وہ اس وقت بھی اپنے تیروں کے گرنے کی جگہیں دیکھ لیتا تھا۔

[1149/533]...... عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّى الْمَغْرِبَ سَاعَةَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ اِذَا غَابَ حَاجِبُهَا .

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 636، صحیح البخاری: 561. (مسند احمد: 16532)

ترجمة الحديث سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مغرب کی نماز اس وقت ادا کرتے، جب سورج غروب ہو جاتا اور اس کی ٹکیہ کا کنارہ غائب ہو جاتا۔

[1150/534]...... عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلُّوْا الْمَغْرِبَ لِفِطْرِ الصَّائِمِ وَ بَادِرُوْا طُلُوْعَ النُّجُوْمِ .))

تخريج الحديث صحيح: المعجم الكبير : 4059، مصنف ابن ابی شيبة: 329/1 . (مسند احمد: 23580)

ترجمة الحديث سیدنا ابوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روزے دار کی افطاری کے وقت نمازِ مغرب پڑھا کرو اور ستاروں کے ظاہر ہونے سے پہلے ادا کرلیا کرو۔“

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِهَا وَكَرَاهَةِ تَسْمِيَتِهَا بِالْعِشَاءِ

نمازِ مغرب کو جلدی ادا کر لینے اور اس کو عشاء کا نام دینے کی کراہت کا بیان

[1153/535]...... عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَاتَزَالُ أُمَّتِيْ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا صَلَّوْا الْمَغْرِبَ قَبْلَ طُلُوْعِ النُّجُوْمِ .))

تخريج الحديث **حسن لغيره**: سنن البيهقی: 448/1، المعجم الكبير: 6671. (مسند احمد: 15717)

ترجمة الحديث سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت ہمیشہ فطرت پر رہی گی، جب تک نمازِ مغرب کو ستاروں کے ظاہر ہونے سے پہلے ادا کرتی رہے گی۔“

[1155/536]...... عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ ، وَيَزَنُ بَطْنٌ مِنْ حِمْيَرَ ، قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُوْ أَيُّوْبَ خَالِدُ بْنُ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ رضی اللہ عنہ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِصْرَ غَازِيًا وَكَانَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرِ بْنِ عَبَسٍ الْجُهَنِيُّ أَمَّرَهُ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ ، قَالَ: فَحَبَسَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ بِالْمَغْرِبِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ) فَلَمَّا صَلّٰى قَامَ اِلَيْهِ أَبُوْأَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ لَهُ: يَا عُقْبَةُ! أَهٰكَذَا رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ أَمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تَزَالُ أُمَّتِيْ بِخَيْرٍ أَوْ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوْا الْمَغْرِبَ حَتّٰى تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ .)) قَالَ: فَقَالَ: بَلٰى ، قَالَ: فَمَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: شُغِلْتُ ، قَالَ: فَقَالَ أَبُوْ أَيُّوْبَ: أَمَا وَاللّٰهِ! مَا بِيْ اِلَّا أَنْ يَظُنَّ النَّاسُ أَنَّكَ رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ هٰذَا .

تخريج الحديث **حسن**: سنن ابوداؤد: 418. (مسند احمد: 17329)

ترجمة الحديث مرثد بن عبد اللہ یزنی کہتے ہیں: صحابیِ رسول سیدنا ابو ایوب خالد بن زید انصاری رضی اللہ عنہ جہاد کرنے کے لیے مصر تشریف لائے، سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر بنایا

ہوا تھا، ایک دن سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ نمازِ مغرب سے مصروف ہو گئے اور اس نماز کو لیٹ کر دیا، پس جب انھوں نے نماز پڑھائی تو سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ان کی طرف گئے اور ان سے کہا: عقبہ! کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح دیکھا ہے؟ کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا تھا کہ ''میری امت اس وقت تک خیر یا فطرت پر رہے گی، جب تک نماز مغرب کو ستاروں کے خلط ملط ہونے تک لیٹ نہیں کریں گے۔'' انھوں نے کہا: جی کیوں نہیں، انھوں نے کہا: تو پھر کس چیز نے تجھے ایسا کرنے پر آمادہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: میں مشغول ہو گیا تھا۔ سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے کہا: خبردار! اللہ کی قسم! مجھے اس میں کوئی حرج محسوس نہیں ہو رہی، لیکن یہ خوف ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ یہ سمجھنے لگیں کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَكَرَاهَةِ السَّمَرِ بَعْدَهَا وَتَسْمِيَتِهَا بِالْعَتَمَةِ

نماز عشا کے وقت اور اس کے بعد گفتگو کرنے اور اس کو ''عَتَمَة'' کہنے کی کراہت کا بیان

[1160/537]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا سَمَرَ بَعْدَ الصَّلَاةِ يَعْنِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ اِلَّا لِأَحَدِ رَجُلَيْنِ مُصَلٍّ أَوْ مُسَافِرٍ))

تخريج الحديث حسن: مسند ابويعلى: 5378، المعجم الكبير: 10519 . (مسند احمد: 3603)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نمازِ عشاء کے بعد گفتگو کرنا نہیں ہے، ما سوائے دو آدمیوں کے، نمازی اور مسافر۔''

[1161/538]...... وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَجْدِبُ لَنَا السَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ .

تخريج الحديث حسن: سنن ابن ماجه: 703 . (مسند احمد: 3686)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کے بعد گفتگو کرنے کو ہمارے لیے مذموم سمجھتے تھے۔

[1163/539]...... عَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَلَا يُحِبُّ الْحَدِيْثَ بَعْدَهَا .

تخريج الحديث صحيح البخاري: 568 . (مسند احمد: 19781)

ترجمة الحديث سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے پہلے نیند کو ناپسند سمجھتے تھے اور اس نماز کے بعد گفتگو کو پسند نہیں کرتے تھے۔

[1165/540]...... عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ ، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((لَاتَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اِسْمِ صَلَاتِكُمْ ، أَلَا وَاِنَّهَا الْعِشَاءُ ، وَاِنَّهُمْ يُعْتِمُوْنَ بِالْإِبِلِ أَوْ عَنِ الْإِبِلِ ، (وَفِیْ لفظ) اِنَّمَا يَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ لِإِعْتَامِهِمْ بِالْإِبِلِ لِحِلَابِهَا .))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 644. (مسند احمد: 4688)

ترجمة الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بدّو لوگ تمہاری نماز کے نام پر غالب نہ آ جائیں، خبردار! یہ عشاء کی نماز ہے، چونکہ وہ لوگ اونٹوں کی وجہ سے رات کی تاریکی میں داخل ہو جاتے ہیں۔'' ایک روایت میں ہے: ''وہ اس نماز کو ''عَتَمَة'' اس لیے کہتے ہیں، کیونکہ وہ اونٹوں کو دوہنے کی وجہ سے تاریکی میں داخل ہو جاتے ہیں۔''

بَابُ اِسْتِحْبَابِ تَأْخِيْرِهَا اِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهِ

نمازِ عشاء کو ایک تہائی یا نصف رات تک مؤخر کرنے کے مستحب ہونے کا بیان

[1166/541]...... عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ ، لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِیْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتَأْخِيْرِ الْعِشَاءِ (وَفِیْ لَفْظٍ) وَلَأَخَّرْتُ الْعِشَاءَ اِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ شَطْرِ اللَّيْلِ .))

تخریج الحدیث صحيح على شرط الشيخين: سنن ابن ماجه: 287، 691، سنن الترمذى : 22. (مسند احمد: 7412)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر مجھے اپنی امت پر مشقت ڈالنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا اور عشاء کو ایک تہائی یا نصف رات تک لیٹ کرنے کا حکم دے دیتا۔'' ایک روایت میں ہے: ''میں عشا کو ایک تہائی یا نصف رات تک مؤخر کر دیتا۔

[1170/542]...... عَنْ أَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنْتَظَرْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً بِصَلَاةِ الْعِشَاءِ حَتّٰى ذَهَبَ نَحْوٌ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ ، قَالَ: فَجَاءَ فَصَلّٰى بِنَا ثُمَّ قَالَ: ((خُذُوْا مَقَاعِدَكُمْ فَاِنَّ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوْا مَضَاجِعَهُمْ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِیْ صَلَاةٍ مُنْذُ اِنْتَظَرْتُمُوْهَا ، وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيْفِ وَسُقْمُ السَّقِيْمِ وَحَاجَةُ ذِی الْحَاجَةِ لَأَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ .))

تخریج الحدیث صحیح علی شرط مسلم: سنن ابوداؤد: 422، سنن النسائی: 268/1، سنن ابن ماجہ: 693. (مسند احمد: 11015)

ترجمة الحديث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم ایک رات کو نمازِ عشا کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے، یہاں تک کہ تقریباً نصف رات گزر گئی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہمیں نماز پڑھائی اور فرمایا: ''اپنی جگہوں پر بیٹھے رہو، پس بے شک (دوسری مسجدوں کے) لوگ یہ نماز ادا کر کے سو چکے ہیں اور تم لوگ جب سے اس نماز کا انتظار کر رہے تھے، اس وقت سے نماز میں ہی تھے اور اگر کمزور کی کمزوری، بیمار کی بیماری اور محتاج کی حاجت نہ ہوتی تو میں اس نماز کو نصف رات تک مؤخر کر دیتا۔''

بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَمَا جَاءَ فِي التَّغْلِيْسِ بِهَا وَالْإِسْفَارِ

نمازِ فجر کے وقت اور اس نماز کو اندھیرے میں یا روشنی میں پڑھنے کا بیان

[1177/543]...... عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عن أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَيْسَ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْلُ فِي الْأُفُقِ وَلٰكِنَّهُ الْمُعْتَرِضُ الْأَحْمَرُ.))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 2348، سنن الترمذی: 705. (مسند احمد: 16291)

ترجمة الحديث سیّدنا طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فجر (صادق) وہ نہیں ہے، جس میں روشنی افق میں بلند ہوتی ہے، بلکہ وہ ہے، جس میں سرخ روشنی چوڑائی میں (افق پر) پھیلتی ہے۔''

[1178/544]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ نِسَاءً مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ كُنَّ يُصَلِّيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الصُّبْحَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ، ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلٰى أَهْلِهِنَّ وَمَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 372، 578، صحیح مسلم: 645. (مسند احمد: 24096)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مؤمن خواتین، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ فجر ادا کرتی تھیں، جبکہ وہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوتی تھیں، پھر وہ اپنے گھروں کو لوٹتی تھیں اور کوئی آدمی اندھیرے کی وجہ سے ان کو پہچان نہ سکتا تھا۔

بَابٌ فِيْ فَضْلِ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ

فجر اور عشا کی نمازوں کی فضیلت کا بیان

[1185/545]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ صَلّٰى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ

فَلَا تُخْفِرُوْا اللّٰهَ ذِمَّتَهُ، فَإِنَّهُ مَنْ أَخْفَرَ ذِمَّتَهُ طَلَبَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُكِبَّهُ عَلٰى وَجْهِهِ.))

تخریج الحدیث صحیح لغیره: مسند البزار: 3342، المعجم الكبير: 13210. (مسند احمد: 5898)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے نمازِ فجر ادا کر لی، پس اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی ضمانت ہے، پس تم اللہ تعالیٰ کی ضمانت کو نہ توڑنا اور جس نے اس کی ضمانت کو توڑ دیا تو وہ اس کو طلب کرے گا اور اس کو اوندھے منہ جہنم میں گرا دے گا۔''

[1189/546]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَوْ جُعِلَ لِأَحَدِهِمْ أَوْ لِأَحَدِكُمْ مِرْمَاتَانِ حَسَنَتَانِ أَوْ عَرْقٌ مِنْ شَاةٍ سَمِيْنَةٍ لَأَتَوْهَا أَجْمَعُوْنَ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا يَعْنِي الْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ آتِي أَقْوَامًا يَتَخَلَّفُوْنَ عَنْهَا أَوْ عَنِ الصَّلَاةِ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ.))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 657، صحيح مسلم: 651. (مسند احمد: 10217)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اگر کسی کے لیے موٹی تازی بکری کے دو کھر یا کوئی ہڈی بنائی جائے تو یہ سارے لوگ اس کے لیے آ جائیں گے، اگر ان کو پتہ چل جائے کہ عشا اور فجر میں کتنا ثواب ہے تو یہ ان کو ادا کرنے کے لیے ضرور آئیں، اگرچہ ان کو گھسٹ کر آنا پڑے، اور تحقیق میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں کسی آدمی کو حکم دوں، وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز سے پیچھے رہ گئے ہوں اور ان کو جلا دوں۔''

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْجُلُوْسِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ

نمازِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک (جائے نماز پر) بیٹھے رہنے کی فضیلت

[1191/547]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنَاءَ أَوْ تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ حَسَنَاءَ.

تخریج الحدیث حسن: مسند ابوعوانة: 23/2، صحيح مسلم: 670. (مسند احمد: 20968)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر کی نماز ادا کر لیتے تو اپنی جائے نماز میں بیٹھے رہتے، یہاں تک کہ اچھی طرح سورج طلوع ہو جاتا یا بلند ہو جاتا۔

بَابُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَهَا كُلَّهَا

اس چیز کا بیان کہ جس نے نماز میں سے ایک رکعت کو پا لیا، پس تحقیق اس نے ساری نماز کو پا لیا

[1192/548]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَهَا كُلَّهَا))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 580، مسلم: 607. (مسند احمد: 8883)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے نماز میں سے ایک رکعت پا لی، پس تحقیق اس نے وہ ساری نماز پا لی۔''

[1193/549]...... وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلَمْ تَفُتْهُ وَمَنْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلَمْ تَفُتْهُ (وَفِيْ لَفْظٍ: فَقَدْ أَدْرَكَهَا)))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 556. (مسند احمد: 7458)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے طلوع آفتاب سے پہلے نمازِ فجر میں سے ایک رکعت ادا کر لی تو یہ نماز اس سے فوت نہیں ہوگی، اسی طرح جس نے غروبِ آفتاب سے پہلے نمازِ عصر کی دو رکعتیں ادا کر لیں، تو یہ نماز اس سے فوت نہیں ہوگی، ایک روایت میں ہے: تو وہ اس کو پا لے گا۔''

اَبْوَابُ الْاَوْقَاتِ الْمَنْهِيِّ عَنِ الصَّلَاةِ فِيهَا

ان اوقات کے ابواب، جن میں نماز ادا کرنا منع ہے

بَابُ جَامِعِ أَوْقَاتِ النَّهْيِ

نہی کے اوقات کا جامع بیان

[1196/550]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيْ مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، قَالَ: ((إِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَأَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ فَلَا تُصَلِّ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ فَإِذَا ارْتَفَعَتْ قِيْدَ رُمْحٍ أَوْ رُمْحَيْنِ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَعْنِيْ يَسْتَقِلَّ الرُّمْحُ بِالظِّلِّ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّهَا حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ، فَإِذَا فَاءَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ فَإِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ فَأَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ فَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ.))

تخريج الحديث صحيح مسلم: 832. (مسند احمد: 17014)

ترجمة الحديث سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو علم عطا کیا ہے، اس میں سے مجھے بھی سکھلا دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تو نماز فجر ادا کر لے تو مزید نماز سے رک جا، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے، پس جس وقت وہ طلوع ہو رہا ہو تو اس کے بلند ہونے تک نماز نہ پڑھ، کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت کافر لوگ اس کو سجدہ کرتے ہیں، پس جب وہ ایک یا دو نیزوں کے بقدر بلند ہو جائے تو نماز پڑھ، پس بے شک اس نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، جب نیزہ اپنے سائے پر کھڑا ہو جائے تو نماز سے رک جا، کیونکہ اس وقت جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے، پس جب سایہ (مغرب کی جانب سے مشرق کی جانب) لوٹ آئے تو پھر نماز پڑھ، اس وقت کی نماز بھی حاضر کی ہوتی ہے، یہاں تک کہ تو نمازِ

عصر ادا کرلے، پس جب تو عصر کی نماز ادا کرلے تو مزید نماز پڑھنے سے رک جا حتی کہ سورج غروب ہو جائے، کیونکہ یہ شیطان کے دوسینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت کافر لوگ اس کو سجدہ کرتے ہیں۔''

[1197/551]...... عَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ الْبَهْزِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ اللَّيْلِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: ((جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرُ.)) ثُمَّ قَالَ: ((ثُمَّ الصَّلَاةُ مَقْبُوْلَةٌ حَتّٰى يُصَلَّى الْفَجْرُ، ثُمَّ لَا صَلَاةَ حَتّٰى تَكُوْنَ الشَّمْسُ قِيْدَ رُمْحٍ أَوْ رُمْحَيْنِ، ثُمَّ الصَّلَاةُ مَقْبُوْلَةٌ حَتّٰى يَقُوْمَ الظِّلُّ قِيَامَ الرُّمْحِ، ثُمَّ لَا صَلَاةَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ، ثُمَّ الصَّلَاةُ مَقْبُوْلَةٌ حَتّٰى تَكُوْنَ الشَّمْسُ قِيْدَ رُمْحٍ أَوْ رُمْحَيْنِ، ثُمَّ لَا صَلَاةَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ؛ قَالَ: وَإِذَا غَسَلْتَ وَجْهَكَ خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ وَجْهِكَ، وَإِذَا غَسَلْتَ يَدَيْكَ خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ يَدَيْكَ، وَإِذَا غَسَلْتَ رِجْلَيْكَ خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ رِجْلَيْكَ.))

تخریج الحدیث صحيح لغيره: مصنف عبد الرزاق: 3949. (مسند احمد: 18897)

ترجمة الحديث سیدنا کعب بن مرہ بہزی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! رات کے کون سے حصے میں دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رات کے آخری ایک تہائی حصے میں۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر قبول ہونے والی نماز ہے، یہاں تک کہ نمازِ فجر پڑھ لی جائے، اس کے بعد کوئی نماز نہیں ہے، یہاں تک ایک یا دو نیزوں کے بقدر سورج بلند ہو جائے، اس کے بعد قبول ہونے والی نماز کا وقت ہے، یہاں تک کہ سایہ نیزے کے ساتھ کھڑا ہو جائے، پھر کوئی نماز نہیں، یہاں تک سورج ڈھل جائے، پھر مقبول نماز کا وقت ہے، یہاں تک کہ سورج ایک یا دو نیزوں کے بقدر بلند رہ جائے، پھر اس کے غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں۔'' مزید آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تو (وضو میں) اپنے چہرہ دھوئے گا تو تیری چہرے سے غلطیاں نکل جائیں گی، جب تو اپنے بازو دھوئے گا تو تیرے بازوؤں سے گناہ نکل جائیں گے اور جب تو اپنے پاؤں کو دھوئے گا تو تیرے پاؤں سے تیرے گناہ نکل جائیں گے۔''

[1199/552]...... عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ يَنْهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ أَوْ أَنْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا، حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ.

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 831. (مسند احمد: 17377)

ترجمة الحديث سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تین

گھڑیوں میں نماز پڑھنے سے اور مردوں کو دفن کرنے سے منع کرتے تھے، جب سورج طلوع ہو رہا ہو، یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے، جب دوپہر کے وقت کھڑا ہو جانے والا کھڑا ہو جائے اور جب وہ غروب کے لیے جھک جائے، یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

بَابٌ فِی النَّهْیِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ صَلَاتَیِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ

فجر اور عصر کی نمازوں کے بعد مزید نماز پڑھنے سے نہی کا بیان

[1201/553]...... عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((صَلَاتَانِ لَا یُصَلّٰی بَعْدَهُمَا، الصُّبْحُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَالْعَصْرُ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ.))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مسند ابویعلی: 773، صحیح ابن حبان: 1549. (مسند احمد: 1469)

ترجمة الحدیث سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو نمازیں ہیں، ان کے بعد مزید نماز نہیں پڑھی جاتی، ایک نمازِ فجر ہے، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور دوسری نمازِ عصر ہے، یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔''

[1203/554]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما مَرْفُوْعًا: ((لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغِیْبَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ أَوْ تَضْحٰی.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 582، 583، صحیح مسلم: 828. (مسند احمد: 5010)

ترجمة الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نمازِ عصر کے بعد کوئی نماز نہیں ہے، یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور نمازِ فجر کے بعد کوئی نماز نہیں ہے، یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے یا چاشت کا وقت ہو جائے۔''

[1205/555]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدَ عِنْدِیْ رِجَالٌ مَرْضِیُّوْنَ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِیْ عُمَرُ (بْنُ الْخَطَّابِ) أَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ: ((لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 581، صحیح مسلم: 826. (مسند احمد: 110)

ترجمة الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: پسندیدہ لوگوں نے میرے پاس شہادت دی اور ان میں مجھے سب سے پسندیدہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں، شہادت یہ دی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے

فرمایا: ''عصر کے بعد غروبِ آفتاب تک اور فجر کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں۔''

فَصْلٌ فِيمَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

عصر کے بعد مزید دو رکعت نماز پڑھنے کا بیان

[1206/556]...... عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا تُصَلُّوْا بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنْ تُصَلُّوْا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 1274، سنن النسائی: 280/1. (مسند احمد: 1073)

ترجمة الحديث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''عصر کے بعد نماز نہ پڑھا کرو، ہاں جب تک سورج بلند ہو، اس وقت تک پڑھ سکتے ہو۔''

[1210/557]...... عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ: إِنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْ آلَ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى عِنْدَهَا رَكْعَتَيْنِ بعد الْعَصْرِ فَكَانُوْا يُصَلُّوْنَهَا، قَالَ قَبِيصَةُ: فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِعَائِشَةَ نَحْنُ أَعْلَمُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عَائِشَةَ، إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ لِأَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِهَجِيْرٍ فَقَعَدُوْا يَسْأَلُوْنَهُ وَيُفْتِيهِمْ حَتّٰى صَلَّى الظُّهْرَ وَلَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَعَدَ يُفْتِيهِمْ حَتّٰى صَلَّى الْعَصْرَ فَانْصَرَفَ إِلٰى بَيْتِهِ فَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يُصَلِّ بَعْدَ الظُّهْرِ شَيْئًا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، يَغْفِرُ اللّٰهُ لِعَائِشَةَ نَحْنُ أَعْلَمُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عَائِشَةَ، نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: المعجم الکبیر: 4900. (مسند احمد: 21612)

ترجمة الحديث قبیصہ بن ذویب کہتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آلِ زبیر کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن کے پاس عصر کے بعد دو رکعتیں ادا کی تھیں، پس آل زبیر کے لوگ یہ دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے، لیکن سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو معاف کرے، ہم سیدہ کی بہ نسبت رسول اللہ ﷺ کو زیادہ جاننے والے ہیں، ان دو رکعتوں کی وجہ یہ تھی کہ کچھ بدّو لوگ دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر بیٹھ گئے اور سوال کرنے لگے اور آپ ﷺ ان کے جوابات دینے لگے، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے نمازِ ظہر ادا کی اور پھر بعد والی دو سنتیں ادا کیے بغیر ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کے سوالات کے جوابات دینے لگ گئے، یہاں تک کہ نماز عصر ادا کر لی، پھر آپ ﷺ جب گھر تشریف لے گئے تو آپ یاد آیا کہ ظہر کے بعد والی نماز نہیں پڑھی تھی، پس آپ ﷺ نے وہ دو

رکعتیں عصر کے بعد ادا کیں، اللہ تعالیٰ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو معاف کرے، ہم سیدہ کی بہ نسبت رسول اللہ ﷺ کو زیادہ جاننے والے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

[1212/558]...... عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: وَهِمَ عُمَرُ إِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ أَنْ يُتَحَرَّى طُلُوْعُ الشَّمْسِ وَغُرُوْبُهَا .

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 833. (مسند احمد: 24931)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو غلطی ہوئی ہے، رسول اللہ ﷺ نے تو طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت اہتمام کے ساتھ نماز پڑھنے سے منع فرمایا تھا۔

فَصْلٌ فِيْمَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ

طلوع فجر کے بعد نماز پڑھنے کا بیان

[1213/559]...... عَنْ يَسَارٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: رَآنِي ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنه وَأَنَا أُصَلِّيْ بَعْدَ مَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَقَالَ: يَا يَسَارُ! كَمْ صَلَّيْتَ؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِيْ، قَالَ: لَا دَرَيْتَ! إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلَاةَ فَقَالَ: ((أَلَا لِيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ أَنْ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ .))

تخریج الحدیث صحیح بطرقه وشواهده: سنن ابن ماجه: 235، سنن الترمذی: 419. (مسند احمد: 5811)

ترجمۃ الحدیث مولائے عبد اللہ بن عمر یسار کہتے ہیں: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے طلوع فجر کے بعد نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور کہا: یسار! کتنی نماز پڑھ چکے ہو؟ میں نے کہا: جی یہ تو میں نہیں جانتا، انھوں نے کہا: تو نہ جاننے پائے، بے شک رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم یہی نماز پڑھ رہے تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''خبردار! موجود لوگ غائب لوگوں تک یہ بات پہنچا دیں کہ طلوع فجر کے بعد کوئی نماز نہیں ہے، ما سوائے دو رکعتوں کے۔''

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا وَعِنْدَ الْإِسْتِوَاءِ

طلوع آفتاب، غروبِ آفتاب اور زوال کے وقت نماز پڑھنے سے نہی کا بیان

[1215/560]...... عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُصَلُّوْا عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَيَسْجُدُ لَهَا كُلُّ كَافِرٍ، وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ

قَرْنَیْ شَیْطَانٍ وَیَسْجُدُ لَهَا كُلُّ كَافِرٍ ، وَلَا نِصْفَ النَّهَارِ فَإِنَّهُ عِنْدَ سَجْرِ جَهَنَّمَ .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 832. (مسند احمد: 22245)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''طلوع آفتاب کے وقت نماز نہ پڑھو، کیونکہ یہ شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت اس کو کافر لوگ اس کو سجدہ کرتے ہیں، اور نہ غروبِ آفتاب کے وقت نماز پڑھا کرو، کیونکہ یہ شیطان کے دوسینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور کافر لوگ اس وقت اس کو سجدہ کرتے ہیں اور نہ نصف النہار یعنی زوال کے وقت نماز پڑھا کرو، کیونکہ اس وقت جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے۔''

فَصْلٌ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ

مکہ مکرمہ میں اس کی رخصت کا بیان

[1221/561]...... عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أَخَذَ بِحَلْقَةِ بَابِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ اِلَّا بِمَكَّةَ اِلَّا بِمَكَّةَ .))

تخریج الحدیث صحیح :المعجم الاوسط: 851، سنن البیهقی: 2/461، صحیح ابن خزیمة: 2748. (مسند احمد: 21462)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے کعبہ کے دروازے کے کڑے کو پکڑا اور کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''عصر کے بعد کوئی نماز نہیں ہے، یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور فجر کے بعد کوئی نماز نہیں ہے، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے، مگر مکہ میں، مگر مکہ میں۔

اَبْوَابُ قَضَاءِ الْفَوَائِتِ
فوت شدہ نمازوں کی قضائی کا بیان

بَابُ مَنْ نَسِیَ صَلَاةً فَوَقْتُهَا عِنْدَ ذِكْرِهَا
اس چیز کا بیان کہ نماز کو بھول جانے کا وقت وہ ہے، جب اس کو یاد آئے

[1222/562]...... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَسِیَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَإِنَّمَا كَفَّارَتُهَا (وَفِیْ رِوَایَةٍ: فَكَفَّارَتُهَا) أَنْ یُصَلِّیَهَا إِذَا ذَكَرَهَا .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 597، صحیح مسلم: 684. (مسند احمد: 11972)

ترجمة الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی نماز کو بھول گیا یا اس سے سو گیا، اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب اس کو یاد آئے وہ اس کو ادا کرے۔''

[1224/563]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ أَبِیْ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا هَمَّامٌ أَنَا بِشْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: أَحْسِبُهُ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ نَسِیَ صَلَاةً فَلْیُصَلِّهَا حِیْنَ یَذْكُرُهَا وَمِنَ الْغَدِ لِلْوَقْتِ .))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ:** المعجم الکبیر: 6978، مسند البزار: 397، شرح معانی الآثار: 465/1. (مسند احمد: 20257)

ترجمة الحدیث سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی نماز بھول جائے تو وہ اِس کو اُس وقت ادا کرے، جب اسے یاد آئے اور اگلے دن وقت پر پڑھے۔''

بَابُ مَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ
سورج طلوع ہونے تک نمازِ فجر سے سوئے رہنے والے کا بیان

[1225/564]...... عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَرَیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ عَرَّسْنَا فَلَمْ نَسْتَیْقِظْ حَتّٰی أَیْقَظَنَا حَرُّ الشَّمْسِ ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا یَقُوْمُ دَهِشًا إِلَی

طَهُوْرِهِ، قَالَ: فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْكُنُوْا، ثُمَّ ارْتَحَلْنَا فَسِرْنَا حَتّٰى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ تَوَضَّأَ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ، ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ، ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّيْنَا، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَا نُعِيْدُهَا فِيْ وَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ؟ فَقَالَ: ((أَيَنْهَاكُمْ رَبُّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَنِ الرِّبَا وَيَقْبَلُهُ مِنْكُمْ؟))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 344، 3571، صحیح مسلم: 682. (مسند احمد: 19964)

ترجمة الحدیث سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلتے رہے، رات کے آخر میں ہم نے پڑاؤ ڈالا، پس ہم بیدار نہ ہو سکے، یہاں تک کہ سورج کی گرمی نے ہم کو جگایا، ہم میں سے ہر آدمی دہشت زدہ ہوکر وضو کے لیے کھڑا ہونے لگا، پس نبی کریم ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ وہ سکون میں آجائیں، پھر ہم وہاں سے کوچ کر گئے اور چلتے رہے، یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے وضو کیا اور سیدنا بلال کو حکم دیا، پس انھوں نے اذان دی، پھر آپ ﷺ نے فجر سے پہلے والی دو رکعتیں ادا کیں، پھر نماز کو کھڑا کیا، پس ہم نے نماز پڑھی۔ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم نے کل اس نماز کو اس کے وقت پر بھی لوٹانا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ ہوسکتا ہے کہ تمہارا ربّ تم کو سود سے منع کرے اور خود تم سے قبول کر لے۔''

[1226/565]...... عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ وَقَدْ أَدْرَكَهُمْ مِنَ التَّعَبِ مَا أَدْرَكَهُمْ مِنَ السَّيْرِ فِي اللَّيْلِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ عَرَّسْنَا.)) فَمَالَ إِلٰى شَجَرَةٍ فَنَزَلَ، فَقَالَ: ((أُنْظُرْ هَلْ تَرٰى أَحَدًا؟)) قُلْتُ: هٰذَا رَاكِبٌ هٰذَانِ رَاكِبَانِ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةً، فَقَالَ: ((اِحْفَظُوْا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا.)) فَنِمْنَا فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَانْتَبَهْنَا، فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَارَ وَسِرْنَا هُنَيْهَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ: ((أَمَعَكُمْ مَاءٌ؟)) قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، مَعِيَ مِيضَأَةٌ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ، قَالَ: ((اِئْتِ بِهَا.)) فَقَالَ: ((مَسُّوْا مِنْهَا مَسُّوْا مِنْهَا.)) فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ وَبَقِيَتْ جَرْعَةٌ فَقَالَ: ((ازْدَهِرْ بِهَا يَا أَبَا قَتَادَةَ، فَإِنَّهُ سَيَكُوْنُ لَهَا نَبَأٌ.)) ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ وَصَلَّوُا الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلَّوُا الْفَجْرَ ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْنَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: فَرَّطْنَا فِيْ صَلَاتِنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا تَقُوْلُوْنَ؟ إِنْ كَانَ أَمْرَ دُنْيَاكُمْ فَشَأْنُكُمْ وَإِنْ كَانَ أَمْرَ دِيْنِكُمْ فَإِلَيَّ.)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَرَّطْنَا فِيْ صَلَاتِنَا، فَقَالَ: ((لَاتَفْرِيْطَ فِي النَّوْمِ، إِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقْظَةِ، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَصَلُّوْهَا وَمِنَ الْغَدِ وَقْتَهَا.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 681. (مسند احمد: 22545)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، رات کو چلنے کی وجہ سے تھکاوٹ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پا لیا، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر ہم پڑاؤ ڈال لیں۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کی طرف مڑے اور وہاں اتر گئے اور فرمایا: ''دیکھو، کوئی نظر آ رہا ہے؟'' میں نے کہا: یہ ایک سوار ہے، یہ دو سوار ہیں، یہاں تک کہ یہ تعداد سات افراد تک پہنچ گئی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم پر ہماری نماز کی حفاظت کرنا۔'' پس ہم سو گئے اور ہمیں سورج کی گرمی نے جگایا اور ہم ڈر گئے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور تھوڑی دیر کے لیے چلے اور ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور فرمایا: ''کیا تمہارے پاس پانی ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں، میرے پاس ایک برتن ہے، اس میں کچھ پانی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو لے آؤں۔'' پھر فرمایا: ''اس سے چھوؤ، اس سے چھوؤ۔'' لوگوں نے اس سے وضو کیا اور ایک گھونٹ باقی بچا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابو قتادہ! اس پانی کی حفاظت کرو، عنقریب اس کے لیے بڑی خبر ہوگی۔'' پھر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اذان، فجر سے پہلے دو سنتیں ادا کیں، پھر نمازِ فجر ادا کی اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی سوار ہو گئے اور ہم بھی سوار ہو گئے، ہم میں سے بعض بعض سے کہنے لگے: ہم نے نماز میں کمی کی ہے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم کیا کہہ رہے ہو؟ اگر کوئی دنیوی معاملہ ہے تو خود کر لو اور اگر دین کا معاملہ ہے تو میری طرف لے آؤ۔'' ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نے نماز میں کمی کی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیند کی وجہ سے کوئی کمی واقع نہیں ہوتی، کمی تو جاگنے کی صورت میں ہوتی ہے، پس اگر ایسے ہو جائے تو اِس نماز کو پڑھ لیا کرو اور اگلے دن وقت پر ادا کیا کرو۔''

[1227/566]...... عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَقْبَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْحُدَيْبِيَّةِ لَيْلًا فَنَزَلْنَا دَهَاسًا مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ: ((مَنْ يُطِرُنَا؟)) فَقَالَ بِلَالٌ: أَنَا، قَالَ: إِذًا تَنَامُ، قَالَ: لَا، فَنَامَ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفِيهِمْ عُمَرُ، فَقَالَ: اهْضِبُوْا، فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((اِفْعَلُوْا مَا كُنْتُمْ تَفْعَلُوْنَ.)) فَلَمَّا فَعَلُوْا قَالَ: ((هٰكَذَا فَافْعَلُوْا لِمَنْ نَامَ مِنْكُمْ أَوْ نَسِيَ.))

تخریج الحدیث: حسن: المعجم الكبير: 10549، مسند الطيالسي: 377، شرح معاني الآثار: 465/1. (مسند احمد: 3657)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو حدیبیہ سے واپس آ رہے تھے، ہم نے نرم زمین پر پڑاؤ ڈالا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کون ہماری حفاظت کرے گا؟'' سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: جی میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم تو سو جاؤ گے۔'' لیکن انھوں نے کہا: جی نہیں، لیکن وہ سو گئے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سمیت فلاں فلاں آدمی پہلے بیدار ہوئے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: باتیں کرو باتیں (تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار

ہو جائیں)۔ پس نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے اور فرمایا: ''اسی طرح کرو، جیسے تم کرتے ہو۔'' پس انھوں نے اسی طرح کیا، اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسی طرح کیا کرو، یہ حکم اس کے لیے ہے جو تم میں سے نماز سے سو جائے یا بھول جائے۔''

[1230/567]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَعَرَّسَ مِنَ اللَّيْلِ فَرَقَدَ وَلَمْ يَسْتَيْقِظْ اِلَّا بِالشَّمْسِ، قَالَ: فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِلَالًا فَأَذَّنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، قَالَ (الرَّاوِيْ): فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا تَسُرُّنِي الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا بِهَا يَعْنِي الرُّخْصَةَ.

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: مصنف ابن ابی شیبۃ: 82/2، مسند ابویعلی: 2375، معجم الکبیر الطبرانی: 12225. (مسند احمد: 2349)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے، پس آپ ﷺ نے رات کو پڑاؤ ڈالا اور سو گئے اور سورج کی گرمی کے ساتھ ہی بیدار ہوئے، پس آپ ﷺ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انھوں نے اذان دی اور پھر آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اس رخصت کے مقابلے میں مجھے دنیا و ما فیہا بھی خوش نہیں کر سکتی۔

[1232/568]...... عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ سَفَرٍ لَهُ قَالَ: ((مَنْ يَكْلَؤُنَا اللَّيْلَةَ لَا نَرْقُدُ عَنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ؟)) قَالَ بِلَالٌ: أَنَا، فَاسْتَقْبَلَ مَطْلَعَ الشَّمْسِ فَضُرِبَ عَلٰى آذَانِهِمْ فَمَا أَيْقَظَهُمْ اِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَقَامُوْا فَأَدَّوْهَا ثُمَّ تَوَضَّؤُا فَأَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلَّوْا الرَّكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّوْا الْفَجْرَ.

تخریج الحدیث صحیح علی شرط مسلم: سنن النسائی: 298/1. (مسند احمد: 16746)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج رات کون ہمارا پہرہ دے گا، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم نمازِ فجر سے سو جائیں۔'' سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: جی میں، پس وہ سورج طلوع ہونے کی جگہ کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے، تو ان پر نیند ڈال دی گئی اور ان کو سورج کی گرمی نے بیدار کیا، پس لوگ کھڑے ہوئے اور اس نماز کو ادا کرنا چاہا، پس وضو کیا، پھر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی، پھر لوگوں نے دو دو سنتیں ادا کیں اور پھر نماز فجر ادا کی۔

[1233/569]...... عَنْ يَزِيْدَ بْنِ صُلَيْحٍ عَنْ ذِيْ مِخْمَرٍ وَكَانَ رَجُلًا مِنَ الْحَبْشَةِ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كُنَّا مَعَهُ فِيْ سَفَرٍ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حِيْنَ اِنْصَرَفَ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لِقِلَّةِ الزَّادِ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ اِنْقَطَعَ النَّاسُ وَرَاءَكَ، فَحَبَسَ وَحَبَسَ النَّاسُ مَعَهُ حَتّٰى تَكَافَلُوْا اِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُمْ:

((هَلْ لَكُمْ أَنْ نَهْجَعَ هَجْعَةً؟)) أَوْ قَالَ لَهُ قَائِلٌ ، فَنَزَلَ وَنَزَلُوْا ، فَقَالَ: ((مَنْ يَكْلَؤُنَا اللَّيْلَةَ؟)) فَقُلْتُ: أَنَا جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ ، فَأَعْطَانِيْ خِطَامَ نَاقَتِهِ فَقَالَ: ((هَاكَ لَا تَكُوْنَنَّ لُكَعَ .)) قَالَ: فَأَخَذْتُ بِخِطَامِ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبِخِطَامِ نَاقَتِيْ ، فَتَنَحَّيْتُ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهَا يَرْعَيَانِ ، فَإِنِّيْ كَذَاكَ أَنْظُرُ إِلَيْهِمَا حَتّٰى أَخَذَنِي النَّوْمُ فَلَمْ أَشْعُرْ بِشَيْءٍ حَتّٰى وَجَدْتُ حَرَّ الشَّمْسِ عَلٰى وَجْهِيْ ، فَاسْتَيْقَظْتُ فَنَظَرْتُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَإِذَا أَنَا بِالرَّاحِلَتَيْنِ مِنِّيْ غَيْرُ بَعِيْدٍ ، فَأَخَذْتُ بِخِطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَبِخِطَامِ نَاقَتِيْ ، فَأَتَيْتُ أَدْنَى الْقَوْمِ فَأَيْقَظْتُهُ ، فَقُلْتُ لَهُ: أَصَلَّيْتُمْ؟ قَالَ: لَا ، فَأَيْقَظَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((يَا بِلَالُ! هَلْ لِيْ فِي الْمِيْضَأَةِ؟)) يَعْنِي الْإِدَاوَةَ ، قَالَ: نَعَمْ ، جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ ، فَأَتَاهُ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوْءًا لَمْ يَلُتَّ مِنْهُ التُّرَابَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَهُوَ غَيْرُ عَجِلٍ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلّٰى وَهُوَ غَيْرُ عَجِلٍ ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! أَفْرَطْنَا ، قَالَ: ((لَا ، قَبَضَ اللّٰهُ أَرْوَاحَنَا وَقَدْ رَدَّهَا إِلَيْنَا وَقَدْ صَلَّيْنَا .))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 445، 446 مختصرا . (مسند احمد: 16824)

ترجمة الحديث سیدنا ذو مخمر رضی اللہ عنہ ، جو حبشی آدمی تھے اور نبی کریم ﷺ کی خدمت کرتے تھے، سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، جب آپ ﷺ واپس ہوئے تو آپ ﷺ جلدی چلے اور آپ زادِ راہ کے کم ہونے کی وجہ سے ایسا کیا کرتے تھے، کسی آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! لوگ آپ سے پیچھے رہ گئے ہیں، پس آپ ﷺ رک گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ رک گئے، یہاں تک سارے لوگ آپ ﷺ کے پاس مکمل ہو گئے، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''کیا تم کو یہ ضرورت ہے کہ ہم تھوڑا سا سو لیں؟'' یا کسی آدمی نے آپ ﷺ کو ایسا کرنے کی رائے دی، پس آپ ﷺ اتر پڑے اور لوگ بھی اتر پڑے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج رات کون ہماری حفاظت کرے گا۔'' میں (ذو مخمر) نے کہا: میں کروں گا، اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔ پس آپ ﷺ نے مجھے اپنی اونٹنی کی لگام تھما دی اور فرمایا: ''یہ پکڑ اور چھوٹو نہ بن جانا۔'' پس میں نے رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی اور اپنی اونٹنی کی لگامیں پکڑیں اور تھوڑا سا دور ہو کر بیٹھ گیا اور ان کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا، میں ان کو دیکھ رہا تھا کہ مجھ پر نیند غالب آ گئی اور مجھے کوئی شعور نہ رہا، یہاں تک کہ میں نے اپنے چہرے پر سورج کی گرمی محسوس کی، پس میں بیدار ہوا اور دائیں بائیں دیکھا، سواریاں تو میرے قریب ہی تھیں، پس میں نے رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی اور اپنی اونٹنی کی لگامیں پکڑیں اور قریبی آدمی کے پاس گیا اور اس کو جگا کر پوچھا: کیا تم لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ اس نے کہا: جی

نہیں، پھر لوگ ایک دوسرے کو جگانے لگ گئے، یہاں تک کہ آپ ﷺ بھی بیدار ہو گئے اور فرمایا: ''بلال! کیا میرے لیے برتن میں پانی ہے؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں، اللہ مجھے آپ پر قربان کرے، پس وہ وضو کا پانی لے کر آئے، آپ ﷺ نے ایسا وضو کیا کہ نیچے والی مٹی بھی مکمل طور پر گیلی نہ ہوسکی، پھر آپ ﷺ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، پس انھوں نے اذان کہی، پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور فجر سے پہلے دو سنتیں ادا کیں، جبکہ آپ ﷺ جلدی نہیں کر رہے تھے، پھر ان کو حکم دیا اور انھوں نے اقامت کہی، پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھائی، جبکہ آپ ﷺ جلد بازی سے کام نہیں لے رہے تھے، کسی نے کہا: اے اللہ کے نبی! ہم نے زیادتی کی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، اللہ تعالیٰ نے ہماری روحوں کو روکے رکھا اور جب اس نے لوٹایا تو ہم نے نماز پڑھ لی۔''

بَابُ تَأْخِيرِ الصَّلٰوةِ لِعُذْرِ الْاِشْتِغَالِ بِحَرْبِ الْكُفَّارِ وَنَسْخِ ذٰلِكَ بِصَلٰوةِ الْخَوْفِ وَالتَّرْتِيْبِ فِيْ قَضَاءِ الْفَوَائِتِ وَالْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ لِلْاُوْلٰى وَالْاِقَامَةِ فَقَطْ لِكُلِّ فَائِتَةٍ بَعْدَهَا

کافروں کے ساتھ لڑائی کی مصروفیت کی وجہ سے نماز کو مؤخر کرنے، نمازِ خوف کی وجہ سے اس رخصت کے منسوخ ہو جانے، فوت شدہ نمازوں کو بالترتیب ادا کرنے، پہلی نماز کے لیے اذان اور اقامت کہنے اور باقی ہر فوت شدہ نماز کے لیے صرف اقامت کہنے کا بیان

[1234/570]...... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ (أَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ) رضی اللہ عنہ قَالَ: حُبِسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ هَوِيًّا وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ فِی الْقِتَالِ مَا نَزَلَ (وَفِیْ رِوَايَةٍ) وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ صَلَاةُ الْخَوْفِ ﴿فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا﴾ فَلَمَّا كُفِيْنَا الْقِتَالَ وَذٰلِكَ قَوْلُهُ: ﴿وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا﴾ أَمَرَ النَّبِیُّ ﷺ بِلَالًا فَأَقَامَ الظُّهْرَ فَصَلَّاهَا كَمَا يُصَلِّيْهَا فِیْ وَقْتِهَا، ثُمَّ أَقَامَ الْعَصْرَ فَصَلَّاهَا كَمَا يُصَلِّيْهَا فِیْ وَقْتِهَا ثُمَّ أَقَامَ الْمَغْرِبَ فَصَلَّاهَا كَمَا يُصَلِّيْهَا فِیْ وَقْتِهَا.

تخریج الحدیث صحيح على شرط مسلم: سنن النسائی: 2/17. (مسند احمد: 11198)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں غزوۂ خندق والے دن نماز سے روک دیا گیا، یہاں تک کہ مغرب سے بھی کچھ بعد کا وقت ہو گیا، لیکن یہ چیز لڑائی کے بارے میں مخصوص حکم کے نازل ہونے سے پہلے کی ہے، ایک روایت میں ہے: یہ نمازِ خوف کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے، یہ حکم

﴿فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا﴾ میں بیان کیا گیا ہے، پس جب ہمیں قتال سے کفایت کیا گیا، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور اس جنگ میں اللہ تعالیٰ خود ہی مومنوں کو کافی ہو گیا، اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا اور غالب ہے۔'' بہرحال نبی کریم ﷺ نے غزوۂ خندق والے اُس دن سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انھوں ظہر کے لیے اقامت کہی، پس آپ ﷺ نے وہ نماز ایسے ہی پڑھائی، جیسے اپنے وقت پر پڑھاتے تھے، پھر عصر کی اقامت ہوئی اور آپ ﷺ نے یہ نماز اسی طرح پڑھائی، جیسے اس کے وقت میں پڑھاتے تھے، پھر مغرب کی اقامت ہوئی اور آپ ﷺ نے یہ نماز اسی طرح پڑھائی، جیسے اس کے وقت پر پڑھاتے تھے۔

[1235/571]...... عَنْ أَبِی عُبَیْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِیْهِ (عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ) رضی اللہ عنہ أَنَّ الْمُشْرِكِیْنَ شَغَلُوْا النَّبِیَّ ﷺ یَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ حَتّٰی ذَهَبَ مِنَ اللَّیْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ، قَالَ: فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ.

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: سنن الترمذی: 179، سنن النسائی: 2/17. (مسند احمد: 3555)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مشرکوں نے غزوۂ خندق والے دن نبی کریم ﷺ کو چار نمازوں سے مشغول کر دیا، یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ بھی، جتنا اللہ کو منظور تھا، گزر گیا، پھر آپ ﷺ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، پس انھوں نے اذان کہی اور پھر اقامت کہی، پس آپ نے نمازِ ظہر پڑھائی، پھر انھوں نے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے نمازِ عصر پڑھائی، پھر انھوں نے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے نمازِ مغرب پڑھائی اور پھر انھوں نے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے نمازِ عشا پڑھائی۔

بَابُ مَشْرُوْعِیَّةِ قَضَاءِ مَا یَفُوْتُ مِنَ الصَّلَاةِ النَّافِلَةِ وَالْأَوْرَادِ

فوت ہونے والی نفلی نماز اور وظیفوں کی قضائی کی مشروعیت کا بیان

[1237/572]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا غَلَبَتْهُ عَیْنُهُ أَوْ وَجِعَ فَلَمْ یُصَلِّ بِاللَّیْلِ صَلّٰى بِالنَّهَارِ اِثْنَتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 746. (مسند احمد: 24775)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ آنکھ لگ جانے یا کوئی تکلیف ہونے کی وجہ سے رات کو نماز نہ پڑھ سکتے تھے تو آپ ﷺ دن کو بارہ رکعت نماز ادا کرتے تھے۔

[1238/573]...... عَنْ أَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ أَوْ نَسِیَهُ فَلْیُوْتِرْ إِذَا ذَكَرَهُ أَوِاسْتَیْقَظَ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1431، سنن الترمذی: 465، سنن ابن ماجه: 1188. (مسند احمد: 11264)

ترجمة الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی نمازِ وتر سے سو جائے یا اس کو بھول جائے تو جب اسے یاد آئے یا جب وہ بیدار ہو، وتر ادا کر لے۔''

اَبْوَابُ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ
اذان اور اقامت کے ابواب

بَابُ الْأَمْرِ بِالْأَذَانِ وَتَاكِيْدِ طَلْبِهِ
اذان کا حکم اور اس حکم کی تاکید کا بیان

[1242/574]...... عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ بِالشَّامِ يُقَالُ لَهُ مَعْدَانُ، كَانَ أَبُوْ الدَّرْدَاءِ يُقْرِئُهُ الْقُرْآنَ فَفَقَدَهُ أَبُوْ الدَّرْدَاءِ فَلَقِيَهُ يَوْماً وَهُوَ بِدَابِقٍ فَقَالَ لَهُ أَبُوْ الدَّرْدَاءِ: يَا مَعْدَانُ! مَافَعَلَ الْقُرْآنُ الَّذِيْ كَانَ مَعَكَ؟ كَيْفَ أَنْتَ وَالْقُرْآنُ الْيَوْمَ؟ قَالَ قَدْ عَلَّمَ اللّٰهُ مِنْهُ فَأَحْسَنَ۔ قَالَ: يَامَعْدَانُ! أَفِيْ مَدِيْنَةٍ تَسْكُنُ الْيَوْمَ أَوْفِيْ قَرْيَةٍ؟ قَالَ: لَا، بَلْ فِيْ قَرْيَةٍ قَرِيْبَةٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: فِيْ قَرْيَةٍ قَرِيْبَةٍ دُوْنَ حِمْصَ) قَالَ: مَهْلًا وَيْحَكَ يَامَعْدَانُ! فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَامِنْ خَمْسَةٍ أَهْلِ أَبْيَاتٍ لَا يُؤَذَّنُ فِيْهِمْ بِالصَّلَاةِ وَتُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، وَإِنَّ الذِّئْبَ يَأْخُذُ الشَّاذَّةَ.)) فَعَلَيْكَ بِالْمَدَائِنِ وَيْحَكَ يَا مَعْدَانُ.

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 547، سنن النسائی: 106/2، صحیح ابن خزیمۃ: 1486، صحیح ابن حبان: 2101، مستدرك الحاكم: 211/1، 246، 482/2. (مسند احمد: 21710)

ترجمۃ الحدیث ''عبادہ بن نسی کہتے ہیں: شام میں ایک معدان نامی آدمی تھا، سیّدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ اسے قرآن پڑھایا کرتے تھے۔ سیّدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے اُسے گم پایا۔ پھر ایک دن جب دابق مقام پر اسے ملے تو کہنے لگے: معدان! وہ قرآن جو تیرے پاس تھا، اس کا کیا بنا؟ آج کل تیرا اور قرآن کا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے وہ سکھایا اور اچھا سکھایا۔ سیّدنا ابو درداء نے پوچھا: معدان! آج کل شہر میں رہتے ہو یا کسی دیہات میں؟ معدان نے جواب دیا: نہیں، میں ایک دیہات میں سکونت پذیر ہوں، وہ شہر کے قریب ہے۔ اور ایک روایت میں ہے: ایسے دیہات میں ہوں جو حمص شہر کے قریب ہے۔ سیّدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا: چھوڑ، تجھ پر افسوس ہے معدان! میں نے رسول

اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جہاں پانچ گھر واقع ہوں اور ان میں نہ اذان دی جاتی ہو نہ نماز قائم کی جاتی ہو، ان پر شیطان کا غلبہ ہو جاتا ہے اور (تجھے ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ) بھیڑیا علیحدہ رہنے والی بکری کو ہڑپ کر جاتا ہے۔'' اس لیے تجھ پر شہروں میں رہنا لازم ہے۔اے معدان! تجھ پر افسوس ہے!''

[1243/575]...... عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَأَقَمْنَا مَعَهُ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً۔ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ رَحِيْمًا رَفِيقاً فَظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا أَهْلَنَا فَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِيْ أَهْلِنَا فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ: ((اِرْجِعُوْا إِلٰى أَهْلِيْكُمْ فَأَقِيْمُوْا فِيهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6008، صحیح مسلم: 674، 292، وعند البخاری وغیرہ زیادۃ: ((وصلوا کما رایتمونی اصلی)). (مسند احمد: 15598)

ترجمة الحديث سیّدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم تقریبا ایک عمر کے نوجوان رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور بیس راتیں قیام کیا۔رسول اللہ ﷺ بڑے رحیم اور نرم دل تھے، آپ ﷺ نے محسوس کیا ہم اپنے گھر والوں کے مشتاق ہو گئے ہیں، اس لیے آپ ﷺ نے ہم سے ان (افراد) کے متعلق پوچھا جو ہم اپنے گھروں میں چھوڑ آئے تھے؟ جب ہم نے ساری بات بتلائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھر والوں میں واپس چلے جاؤ اور ان میں رہو، اور ان کو (دین) سکھاؤ، ان کو حکم دو کہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک اذان کہے، پھر تم میں بڑی عمر والا امامت کروائے۔

بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ وَالْمُؤَذِّنِيْنَ وَالْأَئِمَّةِ

اذان، اذان کہنے والوں اور اماموں کی فضیلت کا بیان

[1244/576]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَافِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَيْهِمَا، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَافِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَافِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْحَبْوًا .)) فَقُلْتُ لِمَالِكٍ: أَمَا يَكْرَهُ أَنْ يَقُوْلَ الْعَتَمَةَ؟ قَالَ: هٰكَذَا قَالَ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 615، 653، 654، 720، 2689، صحیح مسلم: 437. (مسند احمد: 7226)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگ جان لیں کہ اذان کہنے اور پہلی صف کے اندر شامل ہونے میں کیا فضیلت ہے تو وہ ان پر قرعہ ڈالیں اور اگر لوگوں کو پتہ چل جائے کہ نماز کی طرف جلدی پہنچنے میں کیا اجر وثواب ہے تو وہ اس کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں اور اگر وہ جان لیں کہ نماز عشاء اور نماز فجر میں کیا اجر ہے تو یہ ان دونوں نمازوں میں ضرور شامل ہوں اگرچہ ان کو گھٹنوں کے آنا پڑے۔'' عبدالرزاق کہتے ہیں: میں نے مالک سے پوچھا کہ کیا عشاء کی نماز کو ''عَتَـمَة'' کہنا مکروہ نہیں ہے؟ انھوں نے کہا: جس نے مجھے حدیث بیان کی اس نے ایسے ہی کہا تھا۔''

[1246/577]...... عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَعْجَبُ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ مِنْ رَاعِيْ غَنَمٍ فِيْ رَأْسِ الشَّظِيَّةِ لِلْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ وَيُصَلِّيْ ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: أُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا ، يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ يَخَافُ شَيْئًا ، قَدْ غَفَرْتُ لَهُ وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ .))

تخريج الحديث صحيح: سنن ابوداؤد: 1203، سنن النسائی: 20/2، صحيح ابن حبان: 1660، سنن البيهقی: 405/1. (مسند احمد: 17443)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا ربّ عزوجل پہاڑ کی چوٹی پر اذان کہہ کر نماز ادا کرنے والے بکریوں کے چرواہے پر تعجب کرتا (یعنی خوش ہوتا) ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے اس بندے کی طرف دیکھو کہ اذان کہتا ہے اور اقامت کہتا ہے، یہ کسی ذات سے ڈرتا ہے، یقیناً میں نے اسے بخش دیا اور جنت میں داخل کر دیا ہے۔''

[1248/578]...... عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِيْ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ۔ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَى الْفِطْرَةِ .)) فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((خَرَجَ مِنَ النَّـارِ .)) فَابْتَدَرْنَاهُ فَإِذَا هُوَ صَاحِبُ مَاشِيَةٍ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ ، فَنَادٰى بِهَا .

تخريج الحديث اسناده صحيح على شرط مسلم: مسند أبويعلی: 5400، سنن البيهقی: 405/1، سنن الكبری: 10665. (مسند احمد: 3861)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، ہم نے ایک اذان کہنے والے کو سنا، وہ اللہ اکبر، اللہ اکبر کہہ رہا تھا، نبی کریم ﷺ نے یہ الفاظ سن کر فرمایا: ''یہ شخص فطرتِ اسلام پر ہے۔'' پھر جب اس نے اشہد أن لا الہ إلا اللہ کہا تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ (جہنم کی) آگ

سے نکل گیا ہے۔'' پھر ہم جلدی جلدی اس کی طرف گئے، وہ جانوروں کا ایک چرواہا تھا، جسے نماز نے پالیا تھا، اس لیے اس نے اذان کہی تھی۔

[1249/579]...... وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ نَحْوُهُ، وَفِيْهِ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ (يَعْنِى النَّبِيَّ ﷺ): ((شَهِدَ بِشَهَادَةِ الْحَقِّ.)) قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، قَالَ: ((خَرَجَ مِنَ النَّارِ، اُنْظُرُوْا فَسَتَجِدُونَهُ إِمَّا رَاعِيًا مُعْزِبًا وَإِمَّا مُكَلِّبًا.)) وَفِى رِوَايَةٍ: ((تَجِدُوْنَهُ رَاعِيْ غَنَمٍ أَوْ عَازِبًا عَنْ أَهْلِهِ.)) فَنَظَرُوْا فَوَجَدُوْهُ رَاعِيًا حَضَرَتْهُ الصَّلَاةُ فَنَادٰى بِهَا.

تخریج الحدیث صحيح لغيره: المعجم الصغير: 768، تاريخ بغداد: 220/8. (مسند احمد: 22134)

ترجمة الحديث ''سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سابقہ حدیث جیسی روایت مروی ہے، البتہ اِس میں یہ الفاظ ہیں: جب اس اذان کہنے والے نے اشهد أن لا إله إلا الله کہا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اس نے حق کی گواہی دی ہے۔'' جب اس نے أشهد أن محمدًا رسول الله کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ آگ سے نکل گیا ہے، دیکھو تم اسے یا تو گھاس کی تلاش میں دور نکلنے والا چرواہا یا کتوں سے شکار کرنے والا شکاری پاؤ گے۔'' اور ایک روایت میں ہے ''تم اسے بکریوں کا چرواہا یا اپنے گھر والوں سے دور نکلنے والا پاؤ گے۔'' پھر جب انہوں نے دیکھا تو وہ چرواہا نکلا، چونکہ نماز کا وقت ہوگیا تھا، اس لیے اس نے اذان کہی تھی۔''

[1250/580]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلْمُؤَذِّنِ مَدَّ صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ سَمِعَ صَوْتَهُ.)).

تخریج الحدیث صحيح: مسند البزار: 355، المعجم الكبير: 13469، سنن البيهقي: 431/1 موقوفا. (مسند احمد: 6201)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ مؤذن کو اس کی آواز کے پھیلاؤ کے برابر بخشتا ہے اور اس کے لیے اس کی آواز سننے والی ہر تر اور خشک چیز گواہی دیتی ہے۔''

[1253/581]...... عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ، اَللّٰهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ.))

تخریج الحدیث صحيح: سنن ابوداؤد: 517، سنن البيهقي: 430/1. (مسند احمد: 7169)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امام ضامن ہے اور

مؤذن امین ہے، اے اللہ ائمہ کی راہنمائی فرما اور مؤذنوں کو بخش دے۔''

[1255/582]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُؤَذِّنُونَ.))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مسند البزار: 354، المعجم الاوسط: 4805. (مسند احمد: 12729)

ترجمۃ الحدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگوں میں سب سے لمبی گردنوں والے مؤذن ہوں گے۔''

[1257/583]...... عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَالْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَّ صَوْتِهِ وَيُصَدِّقُهُ مَنْ سَمِعَهُ مِنْ رَطْبٍ وَيَابِسٍ، وَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ صَلّٰى مَعَهُ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 13/2. (مسند احمد: 18506)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اگلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں اور مؤذن کو اس کی آواز کے پھیلاؤ کے برابر بخش دیا جاتا ہے، اور اس کو سننے والی خشک اور تر چیز اس کی تصدیق کرتی ہے، اور اسے اس کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کا اجروثواب بھی ملے گا۔''

بَابُ الْأَمْرِ بِرَفْعِ الصَّوْتِ بِالْأَذَانِ وَفَضْلِهِ وَاسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ وَهُرُوبِ الشَّيْطَانِ عِنْدَ سِمَاعِهَا

بلند آواز سے اذان کہنے کے حکم، اس کی فضیلت اور اذان و اقامت کے درمیان دعا کی قبولیت اور اذان و اقامت سن کر شیطان کے بھاگ جانے کا بیان

[1258/584]...... عَنِ ابْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، وَكَانَ فِي حِجْرِهِ فَقَالَ لِي: يَابُنَيَّ! إِذَا أَذَّنْتَ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالْأَذَانِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَيْسَ شَيْءٌ يَسْمَعُهُ إِلَّا شَهِدَ لَهُ، جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا حَجَرٌ.)) وَقَالَ مَرَّةً: يَابُنَيَّ! إِذَا كُنْتَ فِي الْبَرَارِي فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالْأَذَانِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَسْمَعُهُ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا حَجَرٌ وَلَا شَيْءٌ يَسْمَعُهُ إِلَّا شَهِدَ لَهُ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجہ: 723، صحیح ابن خزیمۃ: 389، مسند ابویعلی: 982.

(مسند احمد: 11031)

ترجمة الحديث ابوصعصعہ، جو کہ سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی پرورش میں تھے، کہتے ہیں: سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: میرے پیارے بیٹے! جب تو اذان کہے تو بلند آواز سے اذان کہا کر، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ہر چیز جو اس کو سنتی ہے وہ اس کے لیے گواہی دیتی ہے، وہ جن ہو یا انسان ہو یا پتھر ہو۔'' اور ایک مرتبہ کہا: میرے بیٹے! جب تو خشکی (یعنی بے آباد علاقوں) میں ہو تو اذان کے لیے اپنی آواز کو اونچا کیا کر، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی جن، کوئی انسان، کوئی پتھر اور کوئی چیز اس کو نہیں سنتی مگر وہ قیامت کے دن اس کے لیے گواہی دے گی۔''

[1260/585]...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا نُوْدِیَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّیْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰی لَا یَسْمَعَ التَّأْذِیْنَ فَإِذَا قُضِیَ التَّأْذِیْنُ أَقْبَلَ حَتّٰی إِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ حَتّٰی إِذَا قُضِیَ التَّثْوِیْبُ أَقْبَلَ حَتّٰی یَخْطُرَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ فَیَقُوْلُ لَهُ: اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا، لِمَا لَمْ یَكُنْ یَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ یَدْرِیْ كَمْ یُصَلِّیْ.))

تخريج الحديث صحيح البخاری: 608، 1222، صحيح مسلم: 389. (مسند احمد: 9931)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا اتنی دور بھاگ جاتا ہے کہ اذان نہیں سنتا، جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے، پھر جب نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے تو بھاگ جاتا ہے، جب اقامت مکمل ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے اور انسان اور اس کے نفس کے درمیان حائل ہو کر وسوسہ ڈالنا شروع کر دیتا ہے۔ وہ (نمازی کو) کہتا ہے: تو فلاں کام یاد کر، فلاں کام یاد کر، وہ کام جو اسے پہلے یاد نہیں ہوتے (وہ یاد کراتا ہے)، نتیجتاً آدمی ایسی حالت میں ہو جاتا ہے کہ اسے پتہ نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھ لی ہے۔''

[1262/586]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ هَرَبَ الشَّیْطَانُ حَتّٰی یَكُوْنَ بِالرَّوْحَاءِ.)) وَهِیَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ ثَلَاثُوْنَ مِیْلاً.

تخريج الحديث صحيح مسلم: 388. (مسند احمد: 14404)

ترجمة الحديث سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مؤذن اذان کہتا ہے تو شیطان بھاگ جاتا ہے، یہاں تک کہ روحاء مقام تک پہنچ جاتا ہے، اور یہ مقام مدینہ سے تیس میل کے فاصلہ پر ہے۔''

[1263/587]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 212، 3594، سنن ابوداؤد: 521، صحیح ابن خزیمة: 425، صحیح ابن حبان: 1696 . (مسند احمد: 12200، 12584)

ترجمة الحدیث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اذان اور اقامت کے درمیان دعا ردّ نہیں کی جاتی۔''

بَابُ بَدْءِ الْأَذَانِ وَرُؤْيَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَسَبَبِ مَشْرُوْعِيَّةِ التَّثْوِيْبِ فِي الْفَجْرِ

اذان کی ابتدا کا بیان اور عبداللہ بن زید کا خواب اور فجر میں ''اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ'' کی مشروعیت

[1265/588]...... عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ: كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ يُنَادِيْ بِهَا أَحَدٌ، فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذَالِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ، فَقَالَ عُمَرُ: أَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا بِلَالُ! قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 604، صحیح مسلم: 377 . (مسند احمد: 6357)

ترجمة الحدیث نافع سے روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: جب مسلمان مدینہ میں آئے تو نماز کے وقت کا اندازہ لگا کر اکٹھے ہوا کرتے تھے، کوئی نماز کے لیے اذان نہیں کہا کرتا تھا۔ ایک دن لوگوں نے اس کے متعلق بات چیت کی، کسی نے یہ مشورہ دیا کہ عیسائیوں کی ناقوس جیسی ناقوس بنا لو اور بعض نے کہا کہ یہودیوں کے قرن جیسا قرن بنا لیتے ہیں، لیکن سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ تم لوگ (نماز کے وقت) ایک ایسے آدمی کو کیوں نہیں بھیج دیا کرتے جو نماز کے لیے اعلان کر دے گا۔ (یہ رائے پسندیدہ تھی اس لیے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلال! کھڑے ہو جاؤ اور نماز کے لیے اعلان کرو۔

[1266/589]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ (بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ) قَالَ: لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاقُوْسِ لِيُضْرَبَ بِهِ لِلنَّاسِ فِي الْجَمْعِ لِلصَّلَاةِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ وَهُوَ كَارِهٌ لِمُوَافَقَتِهِ النَّصَارٰى) طَافَ بِيْ وَأَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوْسًا فِيْ يَدِهِ فَقُلْتُ لَهُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! أَتَبِيْعُ النَّاقُوْسَ؟ قَالَ: مَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: نَدْعُوْ بِهِ إِلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذَالِكَ؟ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ:

بَلٰی ، قَالَ: تَقُوْلُ اَللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَرُ ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَرُ أَشْہَدُ أَنْ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ ، أَشْہَدُ أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ ، أَشْہَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ، اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ ، حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ ، حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ غَیْرَ بَعِیْدٍ ، ثُمَّ قَالَ: تَقُوْلُ إِذَا أُقِیمَتِ الصَّلَاۃُ ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ ، أَشْہَدُ أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ ، أَشْہَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ، حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃُ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃُ ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ ، لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَیْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ فَأَخْبَرْتُہُ بِمَا رَأَیْتُ فَقَالَ: ((إِنَّہَا لَرُؤْیَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللّٰہُ ، فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَأَلْقِ عَلَیْہِ مَارَأَیْتَ فَلْیُؤَذِّنْ بِہِ فَإِنَّہُ أَنْدٰی صَوْتاً مِنْکَ .)) قَالَ: فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ أُلْقِیہِ عَلَیْہِ وَیُؤَذِّنُ بِہِ ، قَالَ فَسَمِعَ بِذٰلِکَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَہُوَفِی بَیْتِہِ فَخَرَجَ یَجُرُّ رِدَاءَ ہُ یَقُولُ: وَالَّذِی بَعَثَکَ بِالْحَقِّ! لَقَدْ رَأَیْتُ مِثْلَ الَّذِی أُرِیَ۔ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: ((فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ .))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 499، سنن الترمذی: 189، صحیح ابن خزیمۃ: 371، صحیح ابن حبان: 1679 . (مسند احمد: 16478)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز کے وقت لوگوں کو جمع کرنے کے لیے ناقوس بجانے کا حکم دے دیا اور عیسائیوں کی موافقت کی وجہ سے یہ چیز آپ ﷺ کو ناپسند بھی تھی، تو میں سویا ہوا تھا، ایک آدمی اپنے ہاتھ میں ناقوس اٹھائے ہوئے میرے پاس سے گذرا، میں نے اسے کہا: اللہ کے بندے! کیا تو ناقوس فروخت کرنا چاہتا ہے؟ تو اس نے جواباً پوچھا: تو اس سے کیا کرے گا؟ سیّدنا عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اسے بتایا کہ ہم اس کے ذریعے نماز کی طرف بلائیں گے۔ اس نے کہا: کیا میں اس سے بہتر چیز کی طرف تیری راہنمائی نہ کر دوں؟ عبد اللہ بن زید نے کہا: میں نے اسے کہا کہ کیوں نہیں! تو وہ کہنے لگا کہ تم یہ الفاظ کہا کرو: اَللّٰہُ أَکْبَرُ ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَرُ ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ ، أَشْہَدُ أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ ، أَشْہَدُ أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ ، أَشْہَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰہِ ، حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ ، حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ . پھر وہ تھوڑا سا پیچھے ہٹا اور کہنے لگا کہ جس وقت نماز کھڑی ہونے لگے تو یہ کلمات کہا کرو: اَللّٰہُ أَکْبَرُ ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ ، أَشْہَدُ أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ ، أَشْہَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ أَشْہَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ، حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃُ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃُ ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ ، لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ . سیّدنا عبد اللہ بن زید

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اپنا خواب بیان کیا، آپ ﷺ فرمانے لگے: ''إن شاء اللہ بلاشک وشبہ یہ سچا خواب ہے، عبد اللہ! بلال کے ساتھ کھڑا ہوجا اور خواب والے کلمات اس کو کہلوا تاکہ وہ ان کے ساتھ اذان کہتا جائے کیونکہ وہ تجھ سے اچھی اور بلند آواز والا ہے۔'' عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں بلال کے ساتھ کھڑا ہوگیا اور اس پر کلمات ڈالتا گیا اور وہ ان کے ساتھ اذان کہتے گئے۔ سیّدنا عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ کلمات سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں سنے تو اپنی چادر کھینچتے ہوئے جلدی سے باہر آئے اور کہنے لگے: (اے اللہ کے رسول!) اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا! اسی طرح کا خواب میں نے بھی دیکھا ہے۔ سیّدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ'' (اللہ کا شکر ہے)۔''

[1267/590]...... (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ) وَزَادَ ثُمَّ أَمَرَ بِالتَّأْذِينِ فَكَانَ بِلَالٌ مَوْلٰى أَبِي بَكْرٍ يُؤَذِّنُ بِذَالِكَ وَيَدْعُوْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ، فَجَاءَهُ فَدَعَاهُ ذَاتَ غَدَاةٍ إِلَى الْفَجْرِ، فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَائِمٌ، قَالَ فَصَرَخَ بِلَالٌ بِأَعْلٰى صَوْتِهِ: اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَأُدْخِلَتْ هَذِهِ الْكَلِمَةُ فِي التَّأْذِينِ إِلٰى صَلَاةِ الْفَجْرِ.

تخریج الحدیث حسن: سنن البيهقي: 415/1، صحيح ابن خزيمة: 373. (مسند احمد: 16477)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے ہی دوسری سند کے ساتھ اسی طرح کی حدیث مروی ہے اور اس میں مزید اس چیز کا ذکر ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اذان کہنے کا حکم دے دیا۔ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ انہی کلمات کے ساتھ اذان کہا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کو نماز کے لیے بلایا کرتے تھے۔'' سیّدنا عبد اللہ بن زید کہتے ہیں: بلال رضی اللہ عنہ ایک دن صبح کے وقت فجر کی نماز کے لیے آپ کو بلانے گئے تو انہیں بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ سوئے ہوئے ہیں تو بلال رضی اللہ عنہ نے بآواز بلند کہا: الصلاة خير من النوم (نماز نیند سے بہتر ہے)۔ سعید بن مسیب کہتے ہیں: تو یہ کلمات فجر کی اذان میں داخل کر دیے گئے۔

[1270/591]...... (وَمِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي أَبِي ثَنَا أَبُو قَطَنٍ قَالَ ذَكَرَ رَجُلٌ لِشُعْبَةَ الْحَكَمَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ بِلَالٍ قَالَ: فَأَمَرَنِي أَنْ أُثَوِّبَ فِي الْفَجْرِ، وَنَهَانِي عَنِ الْعِشَاءِ، فَقَالَ شُعْبَةُ: وَاللّٰهِ مَاذَكَرَ ابْنُ أَبِي لَيْلٰى، وَلَا ذَكَرَ إِلَّا إِسْنَادًا ضَعِيفًا، قَالَ أَظُنُّ شُعْبَةَ قَالَ: كُنْتُ أُرَاهُ رَوَاهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ.

تخریج الحدیث مصنف ابن ابی شيبة: 208/1، سنن البيهقي: 424/1. (مسند احمد: 23914)

ترجمة الحديث ایک اور سند کے ساتھ مروی حدیث یہ ہے: سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ نے

مجھے حکم دیا کہ فجر میں "اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" کہوں اور عشا سے منع فرما دیا۔

بَابُ صِفَةِ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ وَعَدَدِ كَلِمَاتِهَا وَقِصَّةِ أَبِي مَحْذُورَةَ

اذان اور اقامت کا طریقہ اور دونوں کے کلمات کی تعداد اور ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے واقعہ کا بیان

[1271/592]...... عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيزٍ أَخْبَرَ وَ كَانَ يَتِيمًا فِي حِجْرِ أَبِي مَحْذُورَةَ حِينَ جَهَّزَهُ إِلَى الشَّامِ قَالَ: فَقُلْتُ لِأَبِي مَحْذُورَةَ: يَاعَمِّ! إِنِّي خَارِجٌ إِلَى الشَّامِ وَأَخْشَى أَنْ أُسْأَلَ عَنْ تَأْذِينِكَ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ قَالَ لَهُ: نَعَمْ، خَرَجْتُ فِي نَفَرٍ (وَفِي رِوَايَةٍ فِي عَشْرَةِ فِتْيَانٍ) فَكُنَّا بِبَعْضِ طَرِيقِ حُنَيْنٍ، فَقَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ حُنَيْنٍ، فَلَقِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ، فَأَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَسَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ مُتَنَكِّبُوْنَ فَصَرَخْنَا نَحْكِيْهِ وَنَسْتَهْزِئُ بِهِ فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصَّوْتَ، فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا إِلَى أَنْ وَقَفْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّكُمُ الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ قَدِ ارْتَفَعَ؟)) فَأَشَارَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ إِلَيَّ وَصَدَقُوْا، فَأَرْسَلَ كُلَّهُمْ وَحَبَسَنِي فَقَالَ: ((قُمْ فَأَذِّنْ بِالصَّلَاةِ.)) فَقُمْتُ وَلَا شَيْءَ أَكْرَهُ إِلَيَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا مِمَّا يَأْمُرُنِي بِهِ، فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَلْقَى إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ التَّأْذِينَ هُوَ نَفْسُهُ فَقَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ)) ثُمَّ قَالَ لِيْ: ((اِرْجِعْ فَامْدُدْ مِنْ صَوْتِكَ)) ثُمَّ قَالَ: ((أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَا اللّٰهُ.)) ثُمَّ دَعَانِي حِيْنَ قَضَيْتُ التَّأْذِيْنَ فَأَعْطَانِي صُرَّةً فِيهَا شَيْءٌ مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى نَاصِيَةِ أَبِي مَحْذُورَةَ ثُمَّ أَمَرَّهَا عَلَى وَجْهِهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَرَّتَيْنِ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ عَلَى كَبِدِهِ ثُمَّ بَلَغَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سُرَّةَ أَبِي مَحْذُورَةَ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ.)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مُرْنِي بِالتَّأْذِيْنِ بِمَكَّةَ۔ فَقَالَ: ((قَدْ أَمَرْتُكَ بِهِ.)) وَذَهَبَ كُلُّ شَيْءٍ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ كَرَاهِيَةٍ وَعَادَ ذَالِكَ مَحَبَّةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَدِمْتُ عَلَى عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ عَامِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ فَأَذَّنْتُ مَعَهُ بِالصَّلَاةِ عَنْ أَمْرِ رَسُوْلِ

اللّٰهِ ﷺ وَأَخْبَرَنِيْ ذَالِكَ مَنْ أَدْرَكْتُ مِنْ أَهْلِيْ مِمَّنْ أَدْرَكَ أَبَا مَحْذُوْرَةَ عَلَى نَحْوِ مَا أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بِنْ مُحَيْرِيْزٍ .

تخریج الحدیث صحیح بطرقه: سنن ابوداؤد: 503، 505، سنن النسائی: 5/2، سنن ابن ماجه: 708، صحیح ابن خزیمة: 379 بترتیب التکبیر ، صحیح ابن حبان: 1680 . (مسند احمد: 15380)

ترجمة الحدیث ''جس وقت عبد العزیز بن عبد الملک بن أبی محذورہ نے عبد اللہ بن محیریز، جو سیّدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی پرورش میں ایک یتیم تھے، کو شام کی طرف بھیجنے کے لیے تیار کیا تو عبد اللہ بن محیریز نے کہا: میں نے ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے عرض کی اے چچا جان! میں شام کی طرف جا رہا ہوں اور مجھے لگتا ہے کہ آپ کی اذان کے متعلق مجھ سے سوال ہوگا۔ عبد العزیز کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن محیریز نے اس کو بتایا کہ ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: ٹھیک ہے، میں تجھے اپنی اذان کے بارے میں بتا دیتا ہوں، میں کچھ لوگوں، اور ایک روایت کے مطابق دس نوجوانوں کے ساتھ نکلا، ہم حنین کے کسی راستہ میں تھے اور رسول اللہ ﷺ حنین سے واپس آ رہے تھے، آپ ﷺ ہمیں ایک راستہ میں ملے، پھر رسول اللہ ﷺ کے مؤذن نے نماز کے لیے اذان کہی، ہم نے مؤذن کی آواز سنی اور راستہ سے پیچھے ہٹ کر اس کی نقل اتارتے ہوئے اور مذاق کرتے ہوئے شور کرنا شروع کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بلانے کے لیے کچھ لوگوں کو بھیجا اور ہم آپ ﷺ کے پاس پہنچ کر آپ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''تم میں سے کون ہے، جس کی بلند آواز میں نے سنی ہے؟'' سارے لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا اور وہ سچے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے سب کو چھوڑ دیا اور مجھے روک لیا اور فرمانے لگے: ''کھڑا ہو جا اور نماز کے لیے اذان کہہ۔'' میں کھڑا ہو گیا، حالانکہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کا حکم مجھے سب سے بڑھ کر ناپسند تھا۔ بہرحال میں آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بذاتِ خود مجھے اذان کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا: ''کہہ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر فرمایا: ''اپنی آواز بڑھا کر دوبارہ کہہ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُأَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَا اللّٰهُ جس وقت میں نے اذان پوری کر لی تو آپ نے مجھے بلا کر ایک تھیلی دی جس میں کچھ چاندی تھی۔ پھر آپ نے ابومحذورہ کی پیشانی پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے اس کے چہرے پر دو مرتبہ پھیرا، پھر اس کے ہاتھوں پر دو دفعہ پھیرا، پھر اس کے جگر پر ہاتھ مارا حتی کہ آپ ﷺ کا ہاتھ ابومحذورہ کی ناف تک پہنچ گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ'' (اللہ تجھ میں

برکت فرمائے)'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے مکہ میں اذان دینے کا حکم دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تجھے یہ حکم دے دیا ہے۔'' سیّدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے جتنی کراہت تھی، وہ ساری کی ساری ختم ہوگئی اور اس کی بجائے آپ ﷺ سے محبت پیدا ہوگئی۔ پھر میں (آپ ﷺ کے حکم کے مطابق) مکہ میں آپ ﷺ کے عامل عتاب بن اسید کے پاس گیا اور آپ ﷺ کے حکم سے نماز کے لیے اذان کہنا شروع کر دی۔ عبد العزیز بن عبد الملک کہتے ہیں: میرے گھر والوں میں سے جس جس نے مجھے یہ واقعہ بیان کیا، وہ عبد اللہ بن محیریز کے بیان کردہ واقعہ کے مطابق تھا۔

[1273/593]...... عَنْ أَبِی مَحْذُورَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ أُأَذِّنُ فِی زَمَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی صَلَاةِ الصُّبْحِ فَإِذَا قُلْتُ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قُلْتُ اَلصَّلَاةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الْأَ ذَانَ الْأَوَّلَ .

تخریج الحدیث صحیح بطرقه: سنن النسائی: 2/14 . (مسند احمد: 15378)

ترجمة الحدیث سیّدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے زمانے میں صبح کی نماز کے لیے اذان کہا کرتا تھا، جب میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتا تو اَلصَّلَاةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہتا، یہ پہلی اذان کی بات ہے۔

[1274/594]...... وَعَنْهُ أَیْضًا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً الأَذَانُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ ، حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَالإِقَامَةُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ ، حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ .

تخریج الحدیث صحیح بطرقه: سنن ابو داود: 502، سنن الترمذی: 192، سنن ابن ماجه: 709، صحیح مسلم: 379، مسند الطیالسی: 1354، سنن النسائی: 2/4 . (مسند احمد: 15381)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اذان کے

انیس کلمات اور اقامت کے سترہ کلمات سکھائے، اذان کے کلمات یہ ہیں: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُأَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلٰهَ إِلَا اللّٰهُ . اور اقامت کے الفاظ یہ ہیں: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، قَدْقَامَتِ الصَّلَاةُ ، قَدْقَامَتِ الصَّلَاةُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلٰهَ إِلَا اللّٰهُ .

[1275/595]...... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيْ سُنَّةَ الْأَذَانِ فَمَسَحَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِيْ وَقَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اللّٰهُ أَكْبَرُ تَرْفَعُ بِهَا صَوْتَكَ ، ثُمَّ تَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، مَرَّتَيْنِ تَخْفِضُ بِهَا صَوْتَكَ ، ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتَكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، مَرَّتَيْنِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، مَرَّتَيْنِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، مَرَّتَيْنِ ، فَإِنْ كَانَ صَلَاةُ الصُّبْحِ قُلْتَ: اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ، اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ، اَللّٰهُ أَكْبَر اَللّٰهُ أَكْبَر لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، (زَادَفِي رِوَايَةٍ) قَالَ وَالْإِ قَامَةُ مَثْنٰى مَثْنٰى لَا يُرَجِّعُ .

تخریج الحدیث صحیح بطرقه: سنن ابوداؤد: 500، 504، سنن الترمذی: 191، صحیح ابن خزیمة: 191، صحیح ابن حبان: 1682 . (مسند احمد: 15379)

ترجمة الحديث ''سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اذان کا طریقہ سکھائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر کے اگلے حصہ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: ''بلند آواز سے اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہہ، پھر أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ دو دو مرتبہ آہستہ آواز کے ساتھ کہہ، پھر اپنی آواز بلند کر کے دو دفعہ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور دو دفعہ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، پھر دو دو مرتبہ ہی کہہ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ . اگر صبح کی نماز ہو تو اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ، الصَّلَاةُ

خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہے۔‘‘ایک روایت میں مزید فرمایا:’’اقامت بغیر ترجیع کے دو دو کلمے کہے گا۔‘‘

[1277/596]...... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَّشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوْتِرَ الْإِ قَامَةَ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 605، 607، صحیح مسلم: 378. (مسند احمد: 12024، 12971)

ترجمة الحديث ’’سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کے دو دو کلمے کہنے کا اور اقامت کا ایک ایک کلمہ کہنے کا حکم کیا گیا تھا۔‘‘

[1279/597]...... عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيْهِ (أَبِي جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ) قَالَ رَأَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ وَيَدُوْرُ وَأَتَتَبَّعُ فَاهُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا (زَادَفِي رِوَايَةٍ يَعْنِي يَمِينًا وَشِمَالاً وَاِصْبَعَاهُ فِي أُذُنَيْهِ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 633، 634، صحیح مسلم: 503، 251، سنن ابوداؤد: 520، سنن الترمذی: 197، سنن ابن ماجه: 711. (مسند احمد: 17859)

ترجمة الحديث ’’سیّدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کہتے ہوئے دیکھا کہ وہ (حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہتے وقت) گھوم رہے تھے اور میں ان کے منہ کو اِدھر اُدھر ہوتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ ایک روایت میں مزید فرمایا: کہ دائیں بائیں گھوم رہے تھے اور اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں رکھے ہوئے تھے۔‘‘

بَابُ مَايَقُوْلُ الْمُسْتَمِعُ عِنْدَ سِمَاعِ الْأَذَانِ وَالْأِقَامَةِ وَبَعْدَ الْأَذَانِ

آدمی اذان اور اقامت سنتے وقت اور اذان کے بعد کیا کہے

[1282/598]...... عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ، قَالَ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ .)) .

تخریج الحدیث **صحیح لغیره:** مسند البزار: 3868، عمل الیوم واللیلة للنسائی: 41، شرح معانی الآثار: 144/1، المعجم الکبیر: 924. (مسند احمد: 23866)

ترجمة الحديث ’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام سیّدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنتے تو جو وہ کہتا وہی آپ کہتے، حتی کہ جب وہ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى

الْفَلاحِ پر پہنچتا تو آپ ﷺ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کہتے تھے۔

[1288/599]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِذَا سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَايَقُوْلُ، ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَاتَنْبَغِيْ إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 384، سنن ابوداؤد: 523، سنن الترمذی: 3614، سنن النسائی: 25/2. (مسند احمد: 6568)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم مؤذن کو سنو تو جیسے وہ کہتا ہے ویسے تم بھی کہتے رہو، پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے، بعد ازاں میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو، کیونکہ یہ جنت کے اندر ایک ایسا مرتبہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لیے ہی مناسب ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں، جس شخص نے میرے لیے وسیلہ کا سوال کیا اس کے لیے میری سفارش حلال ہو جائے گی۔''

[1290/600]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (ابْنِ الْعَاصِ) رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ يَفْضُلُوْنَنَا بِأَذَانِهِمْ۔ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُلْ كَمَا يَقُوْلُوْنَ فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَ.))

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ**: سنن ابوداؤد: 524، صحیح ابن حبان: 1695. (مسند احمد: 6601)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! مؤذن لوگ اپنی اذانوں کی وجہ سے ہم سے فضیلت لے جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''وہ اذان کہتے وقت جو (کلمات) کہتے ہیں تو بھی وہ دوہراتا رہا کر، پھر جب تو فارغ ہو تو (اللہ سے) سوال کیا کر، (جو کچھ تو مانگے گا) تجھے دے دیا جائے گا۔''

[1291/601]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِتَلَعَاتِ الْيَمَنِ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِيْ فَلَمَّا سَكَتَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ هٰذَا يَقِيْنًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.)).

تخریج الحدیث **صحیح**: سنن النسائی: 24/2، صحیح ابن حبان: 1667، مستدرک الحاکم: 204/1. (مسند احمد: 8624)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ یمن کے بلند ٹیلوں پر تھے، سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکر اذان کہنے لگے، جب وہ اذان سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے یقین کے ساتھ اسی طرح (یہ کلمات) کہے، جو اس (بلال) نے کہے تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔''

[1293/602]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا نِ الَّذِي أَنْتَ وَعَدْتَّهُ إِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 614، 4719، سنن ابوداؤد: 529، سنن ابن ماجه: 722، سنن الترمذی: 211، سنن النسائی: 2/26. (مسند احمد: 14817)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اذان سن کر یہ دعا پڑھی: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا نِ الَّذِي أَنْتَ وَعَدْتَّهُ إِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.)) ''اے اللہ! اس مکمل دعوت اور قائم رہنے والی نماز کے رب! محمد (ﷺ) کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور اس کو اس مقامِ محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔''......تو اس کے لیے قیامت کے دن میری سفارش واجب ہوگئی۔''

[1295/603]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ: إِنِّيْ لَعِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ أَذَّنَ مُؤَذِّنُهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ الْمُؤَذِّنَ، حَتّٰى إِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، فَلَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، وَقَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنَ، ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ.

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن النسائی: 2/25. (مسند احمد: 16831)

ترجمة الحدیث ''عبد اللہ بن علقمہ بن وقاص کہتے ہیں: میں سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، جب ان مؤذن نے اذان کہی تو انھوں نے وہی (کلمات) کہے جو مؤذن کہتا تھا، حتی کہ جب اس نے حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہا تو سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کہا اور اس کے بعد وہی کہا جو مؤذن نے کہا، پھر یہ بیان کیا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہی کہتے ہوئے سنا تھا۔''

[1297/604]...... عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كُنْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ

وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمُؤَذِّنِ وَكَبَّرَ الْمُؤَذِّنُ اثْنَتَيْنِ ، فَكَبَّرَ أَبُو أُمَامَةَ اثْنَتَيْنِ ، وَشَهِدَ أَنْ لَّاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اِثْنَتَيْنِ ، فَشَهِدَ أَبُو أُمَامَةَ اثْنَتَيْنِ ، وَشَهِدَ الْمُؤَذِّنُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اِثْنَتَيْنِ ، وَشَهِدَ أَبُوْ أُمَامَةَ اثْنَتَيْنَ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: هٰكَذَا حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .

تخریج الحدیث صحیح ابن حبان: 1688، صحیح البخاری: 612، 613، سنن النسائی: 24/2 بالفاظ مختلفة . (مسند احمد: 16828، 16841، 16862)

ترجمة الحدیث ''مجمع بن یحیٰ انصاری کہتے ہیں: میں سیّدنا ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور وہ مؤذن کی طرف رخ کیے ہوئے تھے، مؤذن نے دو دفعہ اللہ اکبر کہا، جواب میں سیّدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے بھی دو دفعہ اللہ اکبر کہا، مؤذن نے دو مرتبہ أشهد أن لا إله إلا الله کہا، سیّدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے بھی دو مرتبہ أشهد أن لا إله إلا الله کہا، پھر مؤذن نے دو دفعہ أشهد أن محمدا رسول الله کہا تو سیّدنا ابو امامہ نے بھی دو دفعہ أشهد أن محمدا رسول الله کہا، پھر میری طرف رُخ کر کے فرمایا: مجھے سیّدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ایسے ہی بیان کیا تھا۔''

بَابُ الْأَذَانِ فِيْ أَوَّلِ الْوَقْتِ وَتَقْدِيْمِهِ عَلَيْهِ فِي الْفَجْرِ خَاصَّةً

اول وقت میں اذان کہنے اور صرف فجر میں وقت سے پہلے اذان کہنے کا بیان

[1298/605]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ لَايَخْرِمُ ثُمَّ لَا يُقِيْمُ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ فَإِذَا خَرَجَ أَقَامَ حِيْنَ يَرَاهُ .

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 606، سنن ابن ماجه: 713 . (مسند احمد: 20849)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ سورج ڈھلتے وقت اذان کہا کرتے تھے اور اس کا کوئی لفظ نہیں چھوڑتے تھے، پھر نبی کریم ﷺ کے نکلنے تک اقامت نہ کہتے، البتہ جس وقت آپ ﷺ نکلتے تو آپ کو دیکھ کر اقامت کہتے۔''

[1299/606]...... حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ثَنَا اِبْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سَحُوْرِهِ فَإِنَّهُ إِنَّمَا يُنَادِيْ أَوْ قَالَ يُؤَذِّنُ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ لَيْسَ أَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَلٰكِنْ حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا .)) وَضَمَّ ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ أَبُوْ عَمْرٍو أَصَابِعَهُ وَصَوَّبَهَا وَفَتَحَ مَابَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ يَعْنِي الْفَجْرَ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 621، 5248، 7247، صحیح مسلم: 1093، سنن ابوداؤد: 2347، سنن النسائی: 148/4، سنن ابن ماجه: 1696 . (مسند احمد: 3654)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلال کی اذان تم سے کسی کو اس کی سحری نہ روکے، کیونکہ وہ تو صرف اس لیے اذان کہتا ہے کہ قیام کرنے والے کو واپس لوٹا دے اور سوئے ہوئے کو بیدار کر دے اور (فجر صادق میں روشنی) اس طرح (اوپر کو) ظاہر نہیں ہوتی، بلکہ اس طرح (افق میں) پھیل جاتی ہے۔'' اور ابن ابی عدی ابوعمر نے (اس تمثیل کی وضاحت کرتے ہوئے) اپنی انگلیوں کو ملا کر جھکایا اور شہادت والی انگلیوں کے درمیان کشادگی کی۔''

[1300/607]...... عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ (عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 617، صحیح مسلم: 1092، سنن الترمذی: 203، سنن النسائی: 10/2 . (مسند احمد: 4551)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلال رات کے وقت اذان کہتا ہے، اس لیے تم کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم کی اذان سن لو۔'' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ابن ام مکتوم ایک نابینا آدمی تھے، اس لیے وہ اس وقت تک اذان نہیں کہتے تھے جب تک لوگ اسے یہ نہ کہہ دیتے کہ تو نے صبح کر دی ہے۔''

[1302/608]...... عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ مُؤَذِّنَانِ .

تخریج الحدیث اسناده صحیح علی شرط الشیخین: مصنف ابن ابی شیبة: 222/1 . (مسند احمد: 5686)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو موذن تھے۔''

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْأَذَانِ لِلْجُمُعَةِ وَالْيَوْمِ الْمَطِيرِ
جمعہ کے لیے، اور بارش والے دن اذان کہنے کا بیان

[1303/609]...... عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا، فِي الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ، قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ إِذَا جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيُقِيْمُ إِذَا نَزَلَ، وَلِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہما حَتّٰى كَانَ عُثْمَانُ .

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1088، 1089، سنن ابن ماجه: 1135، صحیح ابن خزیمة: 1837، صحیح البخاری: 913، 915، سنن ابوداؤد: 1087 بنحوه. (مسند احمد: 15716)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیّدنا ابوبکر اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہما کا جمعہ وغیرہ تمام نمازوں کے لیے ایک ہی مؤذن ہوا کرتا تھا، یہاں تک کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے۔ سیّدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جمعہ کے روز جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوتے تو سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ اذان کہتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترتے تو سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہتے تھے۔''

[1304/610]...... وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ: كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہما أَذَانَيْنِ حَتّٰى كَانَ زَمَنُ عُثْمَانَ فَكَثُرَ النَّاسُ فَأَمَرَ بِالْأَذَانِ الْأَوَّلِ بِالزَّوْرَاءِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 912، سنن الترمذی: 516. (مسند احمد: 15728)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیّدنا ابوبکر اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہما کے ادوار میں (جمعہ کے لیے اذان اور اقامت) دو اذانیں ہوا کرتی تھیں، یہاں تک سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ آ گیا اور لوگوں کی کثرت ہوگئی تو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے زوراء مقام پر ایک اور اذان کہنے کا حکم دے دیا۔''

[1305/611]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ ثَقِيْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ مُؤَذِّنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ يَوْمٍ مَطِيْرٍ يَقُوْلُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 14/2 بلفظ متقارب، مصنف عبد الرزاق: 1925. (مسند احمد: 15433، 23167)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عمر بن اوس رضی اللہ عنہ کو بنوثقیف کے ایک آدمی نے بتایا کہ اس نے بارش والے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن کو حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ (اپنے گھروں میں پڑھ لو) کہتے ہوئے سنا تھا۔''

بَابٌ فِي الْفَصْلِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَ الْإِقَامَةِ وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ

اذان اور اقامت کے درمیان وقفہ کرنے کا بیان اور جو اذان کہے وہی اقامت کہے

[1306/612]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُؤَذِّنُ ثُمَّ يُمْهِلُ فَلَا يُقِيْمُ حَتّٰى إِذَا رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ خَرَجَ أَقَامَ الصَّلَاةَ حِيْنَ يَرَاهُ.

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 537، سنن الترمذی: 202، صحیح ابن خزیمة: 1525، مسند ابو عوانة: 30/2. (مسند احمد: 20804)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا مؤذن اذان کہہ کر ٹھہر جاتا اور اقامت نہ کہتا، جب وہ دیکھ لیتا کہ رسول اللہ ﷺ (گھر سے) نکل آئے ہیں تو اقامت کہنا شروع کر دیتا۔''

بَابُ تَغْلِيظِ التَّخَلُّفِ عَنْ إِجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ وَالْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ

مؤذن کا جواب نہ دینے اور اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کی وعید

[1313/613]...... عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، فَقَالَ: أَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ۔ قَالَ: وَفِي حَدِيْثِ شَرِيْكٍ: ثُمَّ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَاكُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَنُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ فَلَا يَخْرُجْ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ.))

تخریج الحدیث صحیح: مسند الطیالسی: 2588، سنن ابن ماجه: 733، سنن النسائی: 29/2، مسند ابو عوانة: 8/2، صحیح ابن خزیمة: 1506، سنن الدارمی: 1205 الی قوله: فقد عصی ابا القاسم. (مسند احمد: 9315، 10933)

ترجمة الحدیث ''ابوشعثاء کہتے ہیں کہ ایک آدمی مؤذن کے اذان کہہ دینے کے بعد مسجد سے نکل گیا، اسے دیکھ کر سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس شخص نے ابو القاسم ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔شریک کی بیان کردہ حدیث میں ہے: پھر سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ:''جب تم مسجد میں ہو اور نماز کے لیے اذان ہو جائے تو تم میں سے کوئی (مسجد سے باہر) نہ نکلے یہاں تک کہ نماز پڑھ لے۔''

[1314/614]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا سَمِعَ أَحَدُكُمُ الْأَذَانَ وَالْإِنَاءُ عَلٰى يَدِهِ فَلَا يَدَعْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ.

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 2350. (مسند احمد: 9474)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:''جب تم میں سے کوئی اس حالت میں اذان سنے کہ برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو وہ اسے رکھ نہ دے، یہاں تک کہ اپنی ضرورت پوری کر لے۔''

أَبْوَابُ الْمَسَاجِدِ
مساجد کا بیان

بَابُ أَوَّلِ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِی الْأَرْضِ وَفَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ
زمین میں بنائی جانے والی سب سے پہلی مسجد اور مساجد بنانے کی فضیلت

[1316/615]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ أَبِیْ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ وَسُلَیْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ: کُنْتُ أَعْرِضُ عَلَیْهِ وَیَعْرِضُ عَلَیَّ وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ: کُنْتُ أَقْرَأُ عَلَیْهِ وَیَقْرَأُ عَلَیَّ فِی السِّکَّةِ فَیَمُرُّ بِالسَّجْدَةِ فَیَسْجُدُ قَالَ: قُلْتُ: أَتَسْجُدُ فِی السِّکَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ أَبَاذَرٍّ یَقُوْلُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَیُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِی الْأَرْضِ أَوَّلاً؟ قَالَ: ((الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ.)) قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَیٌّ؟ قَالَ: ((ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصٰی.)) قَالَ: قُلْتُ: کَمْ بَیْنَهُمَا؟ قَالَ: ((أَرْبَعُوْنَ سَنَةً.)) ثُمَّ قَالَ: ((أَیْنَمَا أَدْرَکَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ، وَفِیْ رِوَایَةٍ فَکُلُّهَا مَسْجِدٌ.))

تخریج الحدیث صحیح علی شرط الشیخین: مسند ابو عوانة الاسفرائنی: 1161، صحیح البخاری: 3366، ۳۵۲۵، صحیح مسلم: 520 من قوله: سالت رسول الله ﷺ ...... الی آخره. (مسند احمد: 21333، 21383)

ترجمة الحدیث ''ابوعوانہ کہتے ہیں: گلی میں (چلتے چلتے) میں ابراہیم تیمی پر اور وہ مجھ پر قرآن پڑھتے، جب ابراہیم سجدے والی آیت کی تلاوت کرتے تو سجدہ کرتے۔ میں نے کہا: آپ راستے میں سجدہ کرتے ہیں؟ انھوں نے کہا: ہاں! میں نے سیّدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے سنا تھا، انھوں نے کہا: میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! زمین میں سب سے پہلے کون سی مسجد تعمیر کی گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسجد حرام۔'' میں نے کہا: پھر کون سی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر مسجد اقصی۔'' میں نے کہا: دونوں کے درمیان کتنی مدت تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''چالیس سال۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جہاں بھی نماز تجھے پالے، وہاں نماز پڑھ لیا کر، وہی مسجد ہے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''زمین ساری کی ساری مسجد ہے۔''

[1317/616]...... عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِداً يُذْكَرُ فِيْهِ اسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى بَنَى اللّٰهُ لَهُ بِهِ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 735، 2758، صحیح ابن حبان: 1608، 4628. (مسند احمد: 126)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ اس کے لیے اس کی مثل جنت میں (گھر) بنائے گا۔''

[1321/617]...... وَعَنْ بِشْرِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ: جَاءَ وَاثِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہ وَنَحْنُ نَبْنِي مَسْجِدَنَا، قَالَ فَوَقَفَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِداً يُصَلّٰى فِيْهِ بَنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي الْجَنَّةِ أَفْضَلَ مِنْهُ.)) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ هَيْثَمِ بْنِ خَارِجَةَ.

تخریج الحدیث صحیح بالشواهد: التاریخ الکبیر للبخاری: 71/2، المعجم الکبیر: 213/22، الکامل لإبن عدی: 736/2. (مسند احمد: 16005)

ترجمة الحدیث ''بشر بن حیان نے کہتے ہیں: ہم اپنی مسجد بنا رہے تھے، سیّدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آ کر کھڑے ہوئے، سلام کیا اور کہنے لگے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جس شخص نے اللہ کے لیے ایسی مسجد بنائی جس میں نماز پڑھی جاتی ہو، اللہ تعالیٰ جنت میں اُس کے لیے اِس سے بہتر گھر بناتا ہے۔''

[1322/618]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا وَلَوْ كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ لِبَيْضِهَا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.)).

تخریج الحدیث صحیح لغیره: مسند البزار: 402، مسند الطیالسی: 2617، مصنف ابن ابی شیبة: 310/1. (مسند احمد: 2157)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((جس شخص نے اللہ کے لیے مسجد بنائی، خواہ وہ فاختہ پرندے کے انڈا دینے کے لیے بیٹھنے والے گھونسلے جتنی کیوں نہ ہو، اللہ تعالیٰ

اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔‘‘

[1323/619]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا لِيُذْكَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ أَعْتَقَ نَفْسًا مُسْلِمَةً كَانَتْ فِدْيَتَهُ مِنْ جَهَنَّمَ، وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.))

تخريج الحديث صحيح: سنن ابوداؤد: 3966، مختصرا سنن النسائي: 27/6 دون ذكر بناء المسجد. (مسند احمد: 17020، 17024)

ترجمة الحديث سیّدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جس شخص نے اللہ کے لیے اس لیے مسجد بنائی کہ اللہ تعالیٰ کا اس میں ذکر کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا اور جس شخص نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو وہ اس کے لیے جہنم کا فدیہ ہو جائے گی اور جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہوا تو وہ بڑھاپا اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔‘‘

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا

نبی کریم ﷺ کے فرمان ’’میرے لیے زمین مسجد اور پاک کرنے والی بنائی گئی ہے‘‘ کا بیان

[1324/620]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِداً، فَأَيُّمَا رَجُلٍ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ.))

تخريج الحديث صحيح البخاري: 335، 438، 3122، صحيح مسلم: 521. (مسند احمد: 14264)

ترجمة الحديث سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میرے لیے زمین کو پاک کرنے والا اور مسجد بنا دیا گیا ہے، لہٰذا جس آدمی کو جہاں بھی نماز پالے، وہ وہیں نماز ادا کرلے۔‘‘

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ وَالْخُرُوْجِ مِنْهُ وَآدَابِ الْجُلُوْسِ فِيْهِ وَالْمُرُوْرِ

مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت دعائیں پڑھنے اور مسجد میں بیٹھنے اور وہاں سے گزرنے کے آداب کا بیان

[1331/621]...... عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ وَأَبَا أُسَيْدٍ يَقُوْلَانِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا أَبْوَابَ

رَحْمَتِكَ وَ إِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 713، سنن النسائی: 53/2، سنن ابوداؤد: 465 و زاد: ((فلیسلم او لیصل علی النبی ﷺ)) . (مسند احمد: 16057)

ترجمۃ الحدیث عبدالملک بن سعید بن سوید انصاری کہتے ہیں کہ میں نے سیّدنا ابوحمید اور سیّدنا ابواسید رضی اللہ عنہما دونوں سے سنا، وہ یہ بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں داخل ہوتو یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ، اے اللہ! تو اپنی رحمت اور جب مسجد سے نکلے تو یہ پڑھے: '' أَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ'' (اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں)۔''

[1332/622]...... عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَأَرْضَا هَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ (وَفِی رِوَايَةٍ: قَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ))) وَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوبِیْ وَافْتَحْ لِیْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ .)) وَإِذَا خَرَجَ صَلَّی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ (وَفِی رِوَايَةٍ قَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ)) ثُمَّ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ أَبْوَابَ فَضْلِكَ .))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: دون قولہ: ((اللھم اغفر لی ذنوبی))، سنن الترمذی: 314، سنن ابن ماجہ: 771 . (مسند احمد: 26416، 26419)

ترجمۃ الحدیث سیدۃ فاطمہ بنت رسول اللہ رضی اللہ عنہا وارضاھا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو محمد ﷺ پر درود وسلام بھیجتے، اور ایک روایت میں ہے: یہ دعا پڑھتے: ''بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ'' (اللہ کے نام کے ساتھ، اور رسول اللہ پر سلامتی ہو) اور پھر یہ پڑھتے: ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔'' (اے اللہ! میرے لیے میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) اور جب آپ ﷺ نکلتے تو محمد ﷺ پر درود وسلام بھیجتے، اور ایک روایت میں ہے کہ ''بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ'' کہتے اور پھر یہ دعا پڑھتے: ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ'' (اے اللہ! میرے لیے میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے)۔''

[1338/623]...... (وَمِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ أَبِیْ ثَنَا مُوْسٰی ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ بَنَّةَ الْجُهَنِیَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مَرَّ عَلٰی قَوْمٍ فِی الْمَسْجِدِ أَوْ فِی الْمَجْلِسِ يَسُلُّوْنَ سَيْفًا بَيْنَهُمْ يَتَعَا طَوْنَهُ بَيْنَهُمْ غَيْرَ مَغْمُوْدٍ ، فَقَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ، أَوَ لَمْ أَزْجُرْكُمْ عَنْ هٰذَا؟

فَإِذَا سَلَلْتُمُ السَّيْفَ فَلْيَغْمِدْهُ الرَّجُلُ ثُمَّ لِيُعْطِهِ كَذٰلِكَ .)) .

تخریج الحدیث حسن: الـمعجم الكبير: 1190، الـمعجم الاوسط: 2591، مسند البزار: 3335. (مسند احمد: 14742، 14980)

ترجمة الحديث دوسری سند سے مروی ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ کو سیّدنا بنہ جہنی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں یا کسی مجلس میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جو بغیر نیام کے تلوار سونت کر ایک دوسرے کو پکڑا رہے تھے، یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ایسا کرتا ہے اللہ اس پر لعنت کرے، کیا میں نے تمہیں اس طرح کرنے سے منع نہیں کیا؟ جب تم تلوار نکالو تو آدمی اسے نیام میں رکھے، پھر وہ اسی طرح آگے دے دے۔''

بَابُ تَنْزِيْهِ الْمَسَاجِدِ عَنِ الْأَقْذَارِ

مساجد کو گندگیوں سے محفوظ رکھنے کا بیان

[1340/624]...... عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيُغَيِّبْ نُخَامَتَهُ أَنْ تُصِيبَ جِلْدَ مُؤْمِنٍ أَوْ ثَوْبَهُ فَتُؤْذِيَهُ .)) .

تخریج الحدیث حسن: مسند البزار: 1127، مسند ابويعلى: 808، مصنف ابن ابی شيبة: 367/2، صحيح ابن خزيمة: 1311، 'شعب الايمان: 11179. (مسند احمد: 1543)

ترجمة الحديث سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں کھنکار پھینکے تو وہ اسے چھپا دیا کرے، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ کسی مومن کے جسم یا کپڑے پر لگ جائے اور اس طرح اسے تکلیف ہو۔''

[1349/625]...... عَنْ أَبِي سَهْلَةَ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا أَمَّ قَوْمًا فَبَسَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْظُرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ فَرَغَ: ((لَا يُصَلِّ لَكُمْ .)) فَأَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوْهُ وَأَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((نَعَمْ)) وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: ((آذَيْتَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ .))

تخریج الحدیث حسن لغيره: سنن ابوداؤد: 481، صحيح ابن حبان: 1636. (مسند احمد: 16561)

ترجمة الحديث سیّدنا ابوسہلہ سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی لوگوں کو نماز پڑھا رہا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھ رہے تھے، اس نے دوران نماز قبلہ کی طرف تھوکا۔ جس وقت وہ فارغ ہوا تو رسول

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ شخص آئندہ تمہیں نماز نہ پڑھائے۔'' بعد میں جب اس نے نماز پڑھانے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے اسے منع کر دیا اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان اسے سنا دیا، اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس چیز کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''ہاں، (میں نے منع کیا ہے) کیونکہ تو نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی ہے۔''

[1350/626]...... عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عُرِضَتْ عَلَيَّ أُمَّتِي بِأَعْمَالِهَا حَسَنَةٍ وَسَيِّئَةٍ، فَرَأَيْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا إِمَاطَةَ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَرَأَيْتُ فِي سَيِّءِ أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ.))

تخريج الحديث صحيح مسلم: 553. (مسند احمد: 21549، 21550)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میری امت مجھ پر اپنے اچھے اور برے اعمال کے ساتھ پیش کی گئی، میں نے ان کے اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا اور برے اعمال میں مسجد میں غیر مدفون کھنکار دیکھا ہے۔''

[1351/627]...... عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا صَلَّيْتَ فَلَا تَبْصُقْ بَيْنَ يَدَيْكَ وَلَا عَنْ يَمِينِكَ، وَلٰكِنِ ابْصُقْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ إِنْ كَانَ فَارِغًا، وَإِلَّا فَتَحْتَ قَدَمَيْكَ وَادْلُكْهُ.))

تخريج الحديث صحيح: سنن الترمذی: 571، سنن النسائی: 52/2، سنن ابن ماجه: 1021، صحيح ابن خزيمة: 876، مسند الطيالسی: 1275. (مسند احمد: 27221، 27222)

ترجمة الحديث سیّدنا طارق بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تو نماز پڑھے تو اپنے آگے اور دائیں طرف نہ تھوک، البتہ اپنی بائیں جانب تھوک لیا کر، بشرطیکہ وہ خالی ہو (یعنی اس طرف کوئی نمازی نماز نہ پڑھ رہا ہو)، وگرنہ اپنا قدم اٹھا اور (اس کے نیچے تھوک کر) اسے مل دے۔''

بَابُ صِيَانَةِ الْمَسَاجِدِ مِنَ الرَّوَائِحِ الْكَرِيهَةِ

مساجد کو ناپسندیدہ بدبوؤں سے محفوظ رکھنا

[1352/628]...... عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ فِي خُطْبَةٍ لَهُ: ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ تَأْكُلُونَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ لَا أُرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ، هٰذَا الثُّومُ وَالْبَصَلُ، وَايْمُ اللّٰهِ! لَقَدْ كُنْتُ أَرَى النَّبِيَّ ﷺ يَجِدُ رِيحَهَا مِنَ الرَّجُلِ فَيَأْمُرُ بِهِ فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ فَيُخْرَجُ بِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يُؤْتٰى بِهِ الْبَقِيعَ، فَمَنْ

أَكَلَهَا لَابُدَّ ، فَلْيُمِتْهَا طَبْخًا .

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 567، 1617 . (مسند احمد: 186)

ترجمة الحديث سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا: لوگو! تم دو درخت تھوم اور پیاز کھاتے ہو، میں تو انہیں خبیث (مکروہ) ہی سمجھتا ہوں، اللہ کی قسم! میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تھا، جب آپ کسی آدمی سے ان کی بو محسوس کرتے تو اس کے متعلق ایسا حکم دیتے کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے مسجد سے باہر نکال دیا جاتا تھا، یہاں تک کہ اسے بقیع مقام پر لایا جاتا۔ اگر کسی شخص نے ان کو کھانا ہی ہے تو پکا کر (ان کی بو کو) ختم کر لیا کرے۔‘‘

بَابٌ جَامِعٌ فِيمَا تُصَانُ عَنْهُ الْمَسَاجِدُ

ان تمام چیزوں کا بیان جن سے مساجد کو محفوظ رکھا جائے

[1358/629]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ، وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ الْأَشْعَارُ ، وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ الضَّالَّةُ وَعَنِ الْحِلَقِ يَوْمَ الْجُمْعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ .

تخریج الحدیث اسناده حسن: سنن ابوداؤد: 1079، صحيح ابن خزيمة: 1304، سنن الترمذی: 322 ، سنن النسائی: 47/2، سنن ابن ماجه: 749 . (مسند احمد: 6676)

ترجمة الحديث ’’عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اس کے دادا (سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید و فروخت کرنے، اشعار پڑھنے اور گم شدہ چیز کا اعلان کرنے اور جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقے بنا کر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔‘‘

[1361/630]...... عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ فِي الْمَسْجِدِ مَنْ دَعَا لِلْجَمَلِ الْأَحْمَرِ بَعْدَ الْفَجْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا وَجَدْتَّهُ لَا وَجَدْتَّهُ ، إِنَّمَا بُنِيَتْ هٰذِهِ الْبُيُوتُ قَالَ مُؤَمِّلٌ هٰذِهِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 569 . (مسند احمد: 23044)

ترجمة الحديث سیّدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں فجر کے بعد اعلان کیا کہ کس نے سرخ اونٹ کو بلایا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’تو اسے نہ پائے، تو اسے نہ پائے، یہ مساجد صرف ان مقاصد کے لیے ہیں جن کے لیے ان کو تعمیر کیا گیا۔‘‘

[1365/631]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ .))

تخریج الحدیث **صحیح علی شرط مسلم:** سنن ابوداؤد: 449، سنن النسائی: 32/2، سنن ابن ماجہ: 739، صحیح ابن خزیمۃ: 1322، صحیح ابن حبان: 1614. (مسند احمد: 12379، 14020)

ترجمة الحدیث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، حتیٰ کہ لوگ مساجد (کے بنانے) میں ایک دوسرے سے فخر کرنے لگ جائیں گے۔''

[1368/632]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَأَصْحَابُهُ مَعَهُ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ أَصْحَابُهُ: مَهْ مَهْ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ۔'' ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ: ((إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنَ الْقَذَرِ وَالْبَوْلِ وَالْخَلَاءِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، إِنَّمَا هِيَ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةِ .)) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ: ((قُمْ فَأْتِنَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشُنَّهُ عَلَيْهِ .)) فَأَتَاهُ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 219، صحیح مسلم: 284، 285. (مسند احمد: 12984)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے، اس وقت ایک بدو آیا اور مسجد میں پیشاب کرنے لگا۔ آپ کے صحابہ کہنے لگے: ٹھہر جا ٹھہر جا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا پیشاب نہ روکو، اسے چھوڑ دو۔'' پھر آپ ﷺ نے اسے بلا کر فرمایا: ''یہ مساجد گندگی، پیشاب اور پائخانہ میں سے کسی چیز کے لیے درست نہیں، یہ تو صرف نماز، اللہ کے ذکر اور تلاوتِ قرآن کے لیے ہیں۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو فرمایا: ''اٹھ اور پانی کا ایک ڈول لا کر اس پر بہا دے۔'' پس اس نے پانی کا ڈول لا کر اس پر ڈال دیا۔''

بَابُ مَا يُبَاحُ فِعْلُهُ فِي الْمَسَاجِدِ

مساجد میں جو کام کرنے جائز ہیں

[1369/633]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ نَقِيْلُ فِيْهِ وَنَحْنُ شَبَابٌ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 440، صحیح مسلم: 2479. (مسند احمد: 4607)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہم مسجد میں سوتے تھے، قیلولہ کرلیا کرتے تھے، حالانکہ ہم نوجوان تھے۔

[1373/634]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَسْجِدَ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((دَعْهُمْ يَا عُمَرُ، فَإِنَّهُمْ بَنُو أَرْفِدَةَ.))

تخریج الحدیث البخاری: 2901، صحیح مسلم: 893. (مسند احمد: 8080، 10967)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور حبشی لوگ کھیل رہے تھے، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں منع کیا، لیکن نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عمر! ان کو چھوڑ دو، کیونکہ یہ بنو ارفدہ ہیں۔''

[1374/635]...... عَنْ سَعِيْدٍ (بْنِ الْمُسَيَّبِ) قَالَ: مَرَّ عُمَرُ رضی اللہ عنہ بِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ يَنْشُدُ (وَفِي رِوَايَةٍ وَهُوَ يَنْشُدُ الشِّعْرَ) فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ، وَفِي رِوَايَةٍ: فَقَالَ: فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَنْشُدُ الشِّعْرَ؟ قَالَ: كُنْتُ أَنْشُدُ وَفِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ. ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ: سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((أَجِبْ عَنِّي اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ؟)) قَالَ: نَعَمْ (زَادَ فِي رِوَايَةٍ قَالَ فَانْصَرَفَ عُمَرُ وَهُوَ يَعْرِفُ أَنَّهُ يُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ).

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3212، صحیح مسلم: 2485. (مسند احمد: 21936)

ترجمۃ الحدیث سعید بن مسیب کہتے ہیں: سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کا سیّدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزر ہوا اور وہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف غصے کی نظر سے دیکھا اور کہا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں شعر پڑھ رہے ہو؟ آگے سے سیّدنا حسان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ سے بہتر ہستی کی موجودگی میں میں شعر پڑھا کرتا تھا، پھر وہ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''(حسان!) میری طرف سے جواب دے۔ اے اللہ! روح القدس کے ذریعے اس کی تائید فرما۔'' سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں۔'' (یہ سن کر) سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے اور سمجھ گئے کہ حسان کی مراد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ اتِّخَاذِ قُبُوْرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ مَسَاجِدَ لِلتَّبَرُّكِ وَالتَّعْظِيْمِ
تبرک وتعظیم کے لیے انبیاء وصالحین کی قبروں کو مساجد بنانے کی ممانعت

[1375/636]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُمَا قَالَا: لَمَّا نُزِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ طَفِقَ يُلْقِي خَمِيْصَتَهُ عَلٰى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ رَفَعْنَاهَا عَنْهُ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى، اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ.)) تَقُوْلُ عَائِشَةُ: يُحَذِّرُهُمْ مِثْلَ الَّذِيْ صَنَعُوْا.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 435، 345، صحیح مسلم: 531. (مسند احمد: 1884)

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن عباس اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما دونوں بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ وفات کے قریب ہوئے تو آپ اپنے چہرے پر چادر ڈالتے، جس وقت آپ کو گھٹن محسوس ہوتی تو ہم چادر اٹھا دیتے تھے، اس حالت میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ یہود و نصاری پر لعنت کرے، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا تھا۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: (دراصل) آپ ﷺ لوگوں کو ان جیسا کام کرنے سے ڈرا رہے تھے۔''

[1376/637]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ تَذَاكَرُوْا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَرَضِهِ فَذَكَرَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيْبَةَ كَنِيْسَةً رَأَيْنَهَا فِيْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ) فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أُولٰئِكَ إِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، أُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 427، 3873، صحیح مسلم: 528. (مسند احمد: 24252)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سیدہ ام حبیبہ اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے ایک گرجے کا ذکر کیا، جسے انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا، اور ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں: لوگوں نے نبی کریم ﷺ کے پاس آپ کی بیماری میں ایک دوسرے سے باتیں کیں تو سیدہ ام سلمہ اور سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہما نے ایک گرجے کا ذکر کیا جسے انہوں نے حبشہ میں دیکھا، اس میں تصویریں تھیں، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان لوگوں کا حال یہ رہا ہے کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہوتا تو اس کی قبر پر مسجد تعمیر کر کے اس میں یہ تصویریں بنا لیتے تھے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ لوگ بدترین مخلوق ہوں گے۔''

[1377/638]...... وَعَنْهَا رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ حِيْنَ اشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ، قَالَتْ: فَهُوَ يَضَعُهَا مَرَّةً عَلٰى وَجْهِهِ وَمَرَّةً يَكْشِفُهَا عَنْهُ وَيَقُوْلُ: ((قَاتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ.)) يُحَرِّمُ ذٰلِكَ عَلٰى أُمَّتِهِ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن الکبری للنسائی: 7091. (مسند احمد: 26350)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر سیاہ چادر تھی، جس وقت آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو آپ ﷺ کبھی اسے چہرے پر لے لیتے اور کبھی چہرے سے ہٹا دیتے اور فرماتے: ''اللہ ان لوگوں کو ہلاک کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔'' آپ ﷺ اس فعل کو اپنی امت پر حرام فرما رہے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اِتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ فِي الْبُيُوْتِ

گھروں میں مساجد بنانے کا بیان

[1380/639]...... عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَتَّخِذَ الْمَسَاجِدَ فِي دِيَارِنَا وَ أَمَرَنَا أَنْ نُنَظِّفَهَا.

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابوداؤد: 456. (مسند احمد: 20184)

ترجمۃ الحدیث ''سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اپنے محلوں میں مساجد بنانے کا اور انہیں صاف ستھرا رکھنے کا حکم دیا ہے۔''

[1381/640]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِبُنْيَانِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 594، سنن ابوداؤد: 455، سنن ابن ماجہ: 759، صحیح ابن حبان: 1634، صحیح ابن خزیمۃ: 1294. (مسند احمد: 26386)

ترجمۃ الحدیث ''سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محلوں میں مساجد بنانے کا، انہیں صاف ستھرا رکھنے کا اور ان میں خوشبو لگانے کا حکم دیا ہے۔''

[1384/641]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ ضَخْمًا لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يُصَلِّيَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ لَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَكَ، فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا وَدَعَا النَّبِيَّ ﷺ إِلَيْهِ وَبَسَطُوْا لَهُ حَصِيْرًا وَنَضَحُوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ آلِ

الْجَارُوْدِ، أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ الضُّحٰى؟ قَالَ مَارَأَيْتُهُ صَلَّاهَا إِلَّا يَوْمَئِذٍ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 670، 1179، سنن ابوداؤد: 657. (مسند احمد: 12329)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی موٹا تھا، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا، اس لیے اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! مجھ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کی سکت نہیں ہے۔ پھر اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی اور آپ کے لیے ایک چٹائی بچھائی اور اس پر پانی چھڑکا۔ آپ نے اس پر دو رکعت نماز پڑھی۔ آل جارود کے ایک آدمی نے اس سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے تو اس دن کے علاوہ آپ کو نمازِ چاشت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

أَبْوَابُ سَتْرِ الْعَوْرَةِ
شرمگاہ کو ڈھانپنے کے بارے میں ابواب

بَابُ حَدِّ الْعَوْرَةِ وَبَيَانِهَا وَحُجَّةِ مَنْ قَالَ إِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ
عورۃ اور اس کی حد کا بیان اور ران کو پردہ قرار دینے والے کی دلیل

[1385/642]...... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ .))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابوداؤد: 3140، 4015، سنن ابن ماجہ: 1460 . (مسند احمد: 1249)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی ران ننگی نہ کر اور نہ ہی کسی زندہ اور مردہ کی ران کی طرف دیکھ۔''

[1387/643]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مُرُوْا أَبْنَاءَ كُمْ بِالصَّلَاةِ لِسَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا لِعَشْرِ سِنِيْنَ ، وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ ، وَإِذَا أَنْكَحَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ عَبْدَهُ أَوْ أَجِيْرَهُ فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلَى شَيْءٍ مِنْ عَوْرَتِهِ ، فَإِنَّ مَا أَسْفَلَ مِنْ سُرَّتِهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ مِنْ عَوْرَتِهِ .

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 496 . (مسند احمد: 6756) .

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اس کے دادا (سیّدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص) رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہارے بیٹے سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز کا حکم دینا شروع کر دیا کرو، جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو (نماز میں سستی کی وجہ سے) ان کی پٹائی کیا کرو اور بستروں میں انہیں علیحدہ علیحدہ کر دیا کرو اور جب کوئی آدمی اپنی لونڈی کا اپنے غلام یا اپنے مزدور کے ساتھ نکاح کر دے تو وہ اس کے (ستر) عورۃ (یعنی ستر) کی طرف نہ دیکھا کرے، (یاد رہے کہ) عورہ کی حد ناف سے گھٹنے تک ہے۔''

[1388/644]...... عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ جَرْهَدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰی جَرْهَدًا فِي الْمَسْجِدِ وَعَلَيْهِ بُرْدَةٌ قَدِ انْكَشَفَ فَخِذُهُ، فَقَالَ: ((الْفَخِذُ عَوْرَةٌ .))

تخریج الحدیث حسن بشواهده: سنن الترمذی: 2795، مسند الحمیدی: 857، المعجم الکبیر: 2146، مصنف ابن ابی شیبة: 118/9 . (مسند احمد: 15927)

ترجمة الحديث زرعہ بن مسلم، سیّدنا جرہد رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سیّدنا جرہد رضی اللہ عنہ کو مسجد میں دیکھا کہ ان پر ایک چادر تو تھی لیکن ان کی ران ننگی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ران چھپائی جانے والی چیز ہے۔''

بَابُ مَاجَاءَ فِي وُجُوْبِ سَتْرِ الْعَوْرَةِ

ستر کو چھپانے کے وجوب کا بیان

[1396/645]...... عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ جَدِّيْ (مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رضی اللہ عنہ) قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَوْرَاتُنَا مَانَأْتِيْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ؟ قَالَ: ((احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَامَلَكَتْ يَمِيْنُكَ .)) قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَإِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ؟ قَالَ: ((إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَّا يَرَاهَا أَحَدٌ فَلَا يَرَيَنَّهَا .)) قُلْتُ: فَإِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِياً؟ قَالَ: ((فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ .)) وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ: وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ فَوَضَعَهَا عَلَى فَرْجِهِ .

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 4017، سنن الترمذی: 1920، 2769، سنن ابن ماجه: 1920، مصنف عبد الرزاق: 1106، المعجم الکبیر: 989/19 . (مسند احمد: 20034، 20035) .

ترجمة الحديث سیّدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم اپنی عورات (یعنی ستر والے مقامات) میں سے کسے دیکھ سکتے ہیں اور کسے نہیں دیکھ سکتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیوی اور لونڈی کے علاوہ (باقی سب لوگوں سے) اپنے عورہ کی حفاظت کر۔'' معاویہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جب لوگ ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھے ہوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تجھ میں یہ استطاعت ہے کہ کوئی بھی (تیرے عورہ) کو نہ دیکھنے پائے تو وہ ہرگز نہ دیکھے۔'' معاویہ کہتے ہیں: میں نے پوچھا: جب کوئی آدمی اکیلا ہو تو؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: ''اللہ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس سے حیا کیا جائے۔'' ایک روایت کے مطابق (بات سمجھانے کے لیے) نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھا کر اپنی شرمگاہ پر رکھا۔''

[1397/646]...... عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((لَا یَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلٰی عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْأَةُ إِلٰی عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا یُفْضِی الرَّجُلُ إِلَی الرَّجُلِ فِی الثَّوْبِ، وَلَا تُفْضِی الْمَرْأَةُ إِلَی الْمَرْأَةِ فِی الثَّوْبِ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 338، سنن ابوداؤد: 4018. (مسند احمد: 11601)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مرد، مرد کے ستر کی طرف اور عورت، عورت کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے اور مرد ایک ہی کپڑے میں دوسرے مرد کے ساتھ نہ لیٹے اور نہ ہی کوئی عورت ایک ہی کپڑے میں دوسری عورت کی طرف پہنچے۔''

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ أَنَّ الْمَرْأَةَ الْحُرَّةَ كُلَّهَا عَوْرَةٌ إِلَّا وَجْهَهَا وَكَفَّيْهَا

آزاد عورت چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ ساری کی ساری چھپانے کی چیز ہے

[1400/647]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 641، سنن الترمذی: 377، سنن ابن ماجہ: 655، صحیح ابن حبان: 1711، صحیح ابن خزیمۃ: 775. (مسند احمد: 25167)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بالغہ عورت کی نماز بغیر اوڑھنی کے قبول نہیں ہوتی۔''

[1401/648]...... عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ نَزَلَتْ عَلٰی صَفِیَّةَ أُمِّ طَلْحَةَ الطَّلَحَاتِ فَرَأَتْ بَنَاتٍ لَهَا یُصَلِّیْنَ بِغَیْرِ خِمْرَةٍ قَدْ حِضْنَ، قَالَ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَا تُصَلِّیَنَّ جَارِیَةٌ مِنْهُنَّ إِلَّا فِی خِمَارٍ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَیَّ وَكَانَتْ فِیْ حِجْرِیْ جَارِیَةٌ فَأَلْقٰی عَلَیَّ حَقْوَهُ فَقَالَ: ((شُقِّیْهِ بَیْنَ هٰذِهِ وَبَیْنَ الْفَتَاةِ الَّتِی فِی حِجْرِ أُمِّ سَلَمَةَ فَإِنِّی لَا أُرَاهَا إِلَّا قَدْحَاضَتْ أَوْلَا أُرَاهُمَا إِلَّا قَدْ حَاضَتَا.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 642. (مسند احمد: 24646)

ترجمۃ الحدیث محمد بن سیرین روایت کرتے ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا صفیہ ام طلحہ طلحات کے پاس آئیں اور اس کی کچھ لڑکیوں کو دیکھا، جو بالغ ہو چکی تھیں، لیکن بغیر اوڑھنیوں کے نماز پڑھ رہی تھیں۔ محمد کہتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ان میں سے کوئی لڑکی بغیر اوڑھنی کے نماز نہ پڑھے کیونکہ میری تربیت میں ایک لڑکی تھی اور جب رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے تو آپ نے میری طرف اپنی چادر ڈالی اور فرمایا: ''یہ چادر اس لڑکی اور ام سلمہ کی گود میں جو

لڑکیاں ہیں ان کے درمیان تقسیم کر دے کیونکہ میرا خیال ہے کہ یہ بالغ ہو چکی ہیں۔''

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَجْرِيْدِ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الصَّلَاةِ وَجَوَازِ الصَّلَاةِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ

نماز میں مسلمانوں کے ننگا ہونے کی ممانعت اور ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا جواز

[1402/649]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُصَلِّ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ .)) وَقَالَ مَرَّةً: ((عَاتِقِهِ .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 359، صحیح مسلم: 516، سنن ابوداؤد: 626. (مسند احمد: 7307).

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھوں پر اس کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو۔''

[1403/650]...... وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فِي ثَوْبٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: ٣٦٠، سنن ابوداؤد: ٦٢٧. (مسند احمد: ٧٤٦٦)

ترجمۃ الحدیث اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سے کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو وہ اس کے دونوں کنارے کندھے کے اوپر سے مخالف سمت میں ڈال دے۔''

[1405/651]...... وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ سَأَلْتُ أَبِيْ كَيْسَانَ مَا أَدْرَكْتَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيْ عِنْدَ الْبِئْرِ الْعُلْيَا بِئْرِ بَنِيْ مُطِيْعٍ مُتَلَبِّبًا فِيْ ثَوْبٍ الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرَ فَصَلَّاهَا رَكْعَتَيْنِ .

تخریج الحدیث اسنادہ محتمل للتحسین: سنن ابن ماجہ: 1051. (مسند احمد: 15446).

ترجمۃ الحدیث ''عبد الرحمٰن بن کیسان کہتے ہیں: میں نے اپنے باپ سیّدنا کیسان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کیا چیز پائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے آپ کو بنو مطیع کے کنویں ''بئر علیا'' کے پاس ایک کپڑے میں لپٹ کر ظہر یا عصر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ نے وہ نماز دو رکعت پڑھی۔''

[1406/652]...... عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا بِهِ وَرِدَاؤُهُ قَرِيْبٌ لَوْ تَنَاوَلَهُ بَلَغَهُ، فَلَمَّا سَلَّمَ سَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: إِنَّمَا أَفْعَلُ هٰذَا لِيَرَانِيَ الْحَمْقٰى أَمْثَالُكُمْ فَيُفْشُوْا عَلَى جَابِرٍ رُخْصَةً رَخَّصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ

جَابِرٌ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِـی بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَجِئْتُهُ لَيْلَةً وَهُوَ يُصَلِّى فِى ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَعَلَـىَّ ثَـوْبٌ وَّاحِـدٌ فَاشْتَمَلْتُ بِهِ، ثُمَّ قُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ، قَالَ: ((يَاجَابِرُ مَا هٰذَا الْإِشْتِمَالُ؟ إِذَا صَلَّيْتَ وَعَلَيْكَ ثَوْبٌ وَّاحِدٌ فَإِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهِ، وَإِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْبِهِ.)).

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 361، صحیح مسلم: 3008، 3010. (مسند احمد: 14518).

ترجمة الحديث ''سعید بن حارث کہتے ہیں: ہم سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے پاس اس حالت میں داخل ہوئے کہ وہ ایک کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھ رہے تھے، حالانکہ ان کی اوپر والی چادر ان کے اتنی قریب تھی کہ اگر وہ اسے پکڑنا چاہتے تو پکڑ لیتے۔ بہرحال جب انھوں نے سلام پھیرا تو ہم نے ان سے اس لباس کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے کہا: میں نے یہ کام صرف اس لیے کیا ہے تا کہ تمہارے جیسے بیوقوف مجھے دیکھ کر جابر پر ایسی رخصت کا چرچا کریں جس کی اجازت رسول اللہ ﷺ نے دی تھی۔ پھر سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں نکلا، جب میں (دورانِ سفر) رات کے وقت آپ کے پاس آیا تو آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے تھے، جبکہ مجھ پر بھی ایک ہی کپڑا تھا، اس لیے میں نے اس کے ساتھ اشتمال کیا اور آپ کی ایک جانب کھڑا ہو گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جابر! یہ اشتمال کیسا ہے؟ جب تو اس حالت میں نماز پڑھے کہ تجھ پر ایک ہی کپڑا ہو، اگر وہ وسیع ہو تو اس سے التحاف کر لیا کر اور کپڑا تنگ ہونے کی صورت میں صرف ازار باندھ لیا کر۔

[1408/653]...... عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ الرِّجَالَ عَاقِدِيْ أُزُرِهِمْ فِيْ أَعْنَاقِهِمْ أَمْثَالَ الصِّبْيَانِ مِنْ ضِيقِ الْإِزَارِ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ قَائِلٌ يَامَعْشَرَ النِّسَاءِ! لَاتَرْ فَعْنَ رُؤُوْسَكُنَّ حَتّٰى يَرْفَعَ الرِّجَالُ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 362، 814، 1215، صحیح مسلم: 441، سنن ابوداود!: 630. (مسند احمد: 15562)

ترجمة الحديث ''سیّدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے مردوں کو نماز میں رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں ازار تنگ ہونے کی وجہ سے بچوں کی طرح اپنے ازار اپنی گردنوں میں باندھے ہوئے دیکھا، کسی کہنے والا نے کہا: اے عورتوں کی جماعت! اس وقت تک اپنے سر نہ اٹھانا جب تک مرد نہ اٹھالیں۔''

[1409/654]...... عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ (بِنْتِ أَبِى طَالِبٍ) رضی اللہ عنہا أَنَّهَا رَأَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّى فِى ثَـوْبٍ وَاحِـدٍ مُـخَـالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ بِمَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ (وَفِى رِوَايَةٍ) فَصَلَّى الضُّحٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1103، 1176، 4292، صحیح مسلم: 336. (مسند احمد: 26900)

ترجمة الحديث ''سیدۃ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں فتح کے دن ایک کپڑے کے دو کنارے مخالف سمت سے کندھوں سے گزار کر آٹھ رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا اور ایک روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز کی آٹھ رکعتیں پڑھیں۔''

بَابُ اِسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبَيْنِ وَجَوَازِهَا فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَمَا يَفْعَلُ مَنْ صَلّٰى فِيْ قَمِيْصٍ وَّاحِدٍ تَبْدُوْ مِنْ عَوْرَتِهِ

دو کپڑوں میں نماز کے مستحب ہونے اور ایک کپڑے میں جائز ہونے کا بیان اور صرف قمیص میں نماز پڑھنے والے شخص کا بیان کہ اگر شرمگاہ کھلنے کا اندیشہ ہو تو وہ کیا کرے

[1410/655]...... عَنْ أَبِي نَضْرَةَ بْنِ بَقِيَّةَ قَالَ: قَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: اَلصَّلَاةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّةٌ كُنَّا نَفْعَلُهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ إِذَا كَانَ فِي الثِّيَابِ قِلَّةٌ، فَأَمَّا إِذْ وَسَّعَ اللّٰهُ فَالصَّلَاةُ فِي الثَّوْبَيْنِ أَزْكٰى.

تخریج الحدیث صحیح: مصنف عبد الرزاق: 1384، سنن البیهقی: 238/2 مطولا. (مسند احمد: 21276)

ترجمة الحديث ''ابونضرہ بن بقیہ کہتے ہیں کہ سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک کپڑے میں نماز پڑھنا سنت ہے، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا کرتے تھے اور ہم پر کوئی عیب نہیں لگایا جاتا تھا۔ یہ سن کر سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن یہ لباس اس وقت تھا جب کپڑوں میں قلت تھی، اب اگر اللہ نے وسعت کر دی ہے تو دو کپڑوں میں نماز ادا کرنا زیادہ پاکیزگی والا ہے۔''

[1411/656]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فِيْ بُرْدٍ لَهُ حَضْرَمِيٍّ مُتَوَشِّحَهُ مَا عَلَيْهِ غَيْرُهُ.

تخریج الحدیث حسن: صحیح ابن حبان: 2570، مسند ابویعلی: 2446، المعجم الطبرانی: 11520، مصنف عبد الرزاق: 1369. (مسند احمد: 2320، 2384)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: یقیناً میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت حضرمی چادر لپیٹ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، اس کے علاوہ آپ پر اور (کوئی کپڑا) نہیں تھا۔''

[1412/657]...... عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ: نَادٰی رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: أَیُصَلِّی أَحَدُنَا فِی ثَوْبٍ وَاحِدٍ؟ قَالَ: ((أَوَ كُلُّكُمْ یَجِدُ ثَوْبَیْنِ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 365، صحیح مسلم: 515. (مسند احمد: 7149)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو آواز دی اور پوچھا: کیا کوئی آدمی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: ''کیا بھلا ہر ایک کے پاس دو دو کپڑے ہیں؟''

[1414/658]...... عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ یَقُوْلُ: إِذَا لَمْ یَكُنْ لِلرَّجُلِ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَلْیَأْتَزِرْ بِهِ ثُمَّ لِیُصَلِّ، فَإِنِّی سَمِعْتُ عُمَرَ یَقُولُ ذٰلِكَ، وَیَقُولُ: لَا تَلْتَحِفُوا بِالثَّوْبِ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ كَمَا تَفْعَلُ الْیَهُوْدُ. قَالَ نَافِعٌ: وَلَوْ قُلْتُ لَكَ إِنَّهُ أَسْنَدَ ذٰلِكَ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَرَجَوْتُ أَنْ لَا أَكُوْنَ كَذَبْتُ.

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 635. (مسند احمد: 96، 6356)

ترجمۃ الحدیث ''نافع کہتے ہیں کہ سیّدنا عبد اللہ بن عمر ؓ کہا کرتے تھے: جب آدمی کے پاس صرف ایک ہی کپڑا ہو تو وہ اسے ازار بنا کر نماز پڑھ لیا کرے، کیونکہ میں نے سیّدنا عمر ؓ کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا تھا۔ اور سیّدنا عمر ؓ کہتے تھے: جب ایک ہی کپڑا ہو تو اس سے اس طرح التحاف نہ کیا کرو، جس طرح کہ یہودی کرتے ہیں۔ نافع کہتے ہیں: اگر میں یہ کہہ دوں کہ سیّدنا عمر ؓ نے یہ قول رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا تھا تو مجھے امید ہے کہ جھوٹا نہیں قرار پاؤں گا۔''

بَابُ كَرَاهِیَةِ اِشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

''اِشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ'' اور ایک کپڑے میں گوٹھ مارنے کی کراہیت کا بیان

[1418/659]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ؓ أَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَرْتَدُوْا الصَّمَّاءَ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَلَا یَأْكُلْ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ، وَلَا یَمْشِ فِی نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، وَلَا یَحْتَبِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2099. (مسند احمد: 14118)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا جابر بن عبد اللہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ایک کپڑے میں بولی بکّل نہ مارو اور تم میں سے کوئی نہ بائیں ہاتھ کے ساتھ کھائے، نہ ایک جوتے میں چلے اور نہ ایک کپڑے میں گوٹھ مار کر بیٹھے۔''

اَبْوَابُ اِجْتِنَابِ النَّجَاسَةِ فِيْ مَكَانِ الْمُصَلِّيْ وَثَوْبِهِ وَ بَدَنِهِ وَالْعَفْوِ عَمَّا لَا يُعْلَمُ مِنْهَا

نمازی کی جائے نماز، کپڑے اور بدن کا نجاست سے پاک ہونے کا بیان اور جو نجاست معلوم نہ ہو اس سے درگزر کا بیان

بَابُ الْأَمَاكِنِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا وَالْمَأْذُوْنِ فِيْهَا لِلصَّلَاةِ

ان جگہوں کا بیان جن میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا اور جن میں نماز پڑھنے کی اجازت دی گئی ہے

[1419/660]...... عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ الْأَرْضِ مَسْجِدٌ وَطَهُورٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 492، سنن الترمذی: 317، سنن ابن ماجه: 745، (مسند احمد: 11784، 11788).

ترجمة الحديث سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قبرستان اور حمام کے علاوہ ساری زمین مسجد ہے اور پاک کرنے والی ہے۔''

[1420/661]...... عَنْ أَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تُصَلُّوْا إِلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَيْهَا (وَفِيْ لَفْظٍ) لَاتَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهَا .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 972. (مسند احمد: 17216)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قبروں کی طرف نماز نہ پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو۔'' اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: ''قبروں پر بیٹھو نہ ان پر نماز پڑھو۔''

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ الصَّلَاۃِ فِی النَّعْلِ

جوتوں میں نماز پڑھنے کا بیان

[1426/662]...... عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَیْبٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ: رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّیْ یَنْفَتِلُ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ، وَرَأَیْتُهُ یُصَلِّیْ حَافِیًا وَمُنْتَعِلًا، وَرَأَیْتُهُ یَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا.

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: سنن ابن ماجه: 931، 1038، سنن ابوداؤد: 653، سنن الترمذی: 1883. (مسند احمد: 6627، 7021)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اس کے دادا (سیّدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا، آپ (سلام پھیرنے کے بعد کبھی) دائیں طرف سے پھرتے تھے اور کبھی بائیں طرف سے، آپ ننگے پاؤں بھی نماز پڑھ لیتے تھے اور جوتا پہن کر بھی، نیز میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کھڑے ہو کر بھی پی لیا کرتے تھے اور بیٹھ کر بھی۔''

[1427/663]...... عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰی فَخَلَعَ نَعْلَیْهِ فَخَلَعَ النَّاسُ نِعَالَهُمْ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((لِمَ خَلَعْتُمْ نِعَالَکُمْ؟)) فَقَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! رَأَیْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا، قَالَ: ((إِنَّ جِبْرِیْلَ أَتَانِیْ فَأَخْبَرَنِیْ أَنَّ بِهِمَا خَبَثًا، فَإِذَا جَاءَ أَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَقْلِبْ نَعْلَهُ فَلْیَنْظُرْ فِیْهِمَا، فَإِنْ رَاٰی بِهِمَا خَبَثًا فَلْیَمْسَحْهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ لِیُصَلِّ فِیْهِمَا.))

تخریج الحدیث **صحیح علی شرط مسلم**: سنن ابوداؤد: 650، صحیح ابن خزیمة: 1017، صحیح ابن حبان: 2185. (مسند احمد: 11153)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، اچانک آپ نے جوتے اتار دیے، یہ دیکھ کر مقتدی لوگوں نے بھی جوتے اتار دیے۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں سے پوچھا: ''تم نے جوتے کیوں اتارے؟'' لوگوں نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! جب ہم نے آپ کو جوتے اتارتے ہوئے دیکھا تو ہم نے بھی اتار دیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس تو جبریل علیہ السلام آئے تھے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ ان کے ساتھ نجاست لگی ہوئی ہے (اس لیے میں نے جوتے اتار دیئے تھے)۔ (اب اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ) جب کوئی آدمی مسجد میں آئے تو وہ اپنے جوتے الٹا کر ان کو دیکھ لے، اگر ان میں کوئی گندگی دیکھے تو اسے زمین کے ساتھ (رگڑ کر) صاف کر لے، اور پھر ان میں نماز پڑھ لے۔''

[1428/664]...... عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ أَبِيْ مَسْلَمَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ: أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ .

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 386، 5850، صحيح مسلم: 555. (مسند احمد: 11976)

ترجمة الحديث ''ابو مسلمہ سعید بن یزید کہتے ہیں: میں نے سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ اپنے جوتوں میں نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔''

[1429/665]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَحَافِيًا وَمُنْتَعِلًا .

تخریج الحدیث **صحيح لغيره**: مسند الحميدى: 997، سنن البيهقى: 8899. (مسند احمد: 7384)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر اور ننگے پاؤں اور جوتا پہن کر نماز پڑھتے تھے۔''

[1431/666]...... عَنْ أَبِي الْأَوْبَرِ قَالَ: أَتٰى رَجُلٌ أَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: أَنْتَ الَّذِيْ تَنْهَى النَّاسَ أَنْ يُصَلُّوا وَعَلَيْهِمْ نِعَالُهُمْ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ وَرَبِّ هٰذِهِ الْحُرْمَةِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ إِلٰى هٰذَا الْمَقَامِ وَعَلَيْهِ نَعْلَاهُ وَانْصَرَفَ وَهُمَا عَلَيْهِ، وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ فِيْ أَيَّامٍ (وَفِيْ رِوَايَةٍ): رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى فِيْ نَعْلَيْهِ .

تخریج الحدیث **صحيح لغيره**: مسند اسحاق ابن راهويه: 237، شرح معانى الآثار الطحاوى: 511/1. (مسند احمد: 8772، 9467)

ترجمة الحديث ''ابو الأوبر کہتے ہیں کہ ایک آدمی سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: آپ ہیں جو لوگوں کو جوتوں میں نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں؟ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں، بلکہ اس حرم کے رب کی قسم ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جوتے پہن کر اس مقام کی طرف نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تھے تو جوتے پہنے ہوئے تھے۔ (مزید غور کرو کہ) نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرما دیا الّا یہ کہ دوسرے دنوں میں آجائے۔ اور ایک روایت میں ہے: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے جوتوں میں نماز پڑھی۔''

[1434/667]...... عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِي الْخُفَّيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ .

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجہ: 1039 . (مسند احمد: 4397)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور جوتوں میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔''

[1436/668]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى يَوْمَ الْفَتْحِ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ۔ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ أَبِيْ ثَلَاثَ مِرَارٍ .

تخریج الحدیث **صحیح علی شرط مسلم**: سنن ابوداؤد: 648، سنن النسائی: 74/2، سنن ابن ماجہ: 1431 . (مسند احمد: 15392)

ترجمة الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ والے دن نماز پڑھی اور اپنے جوتے اتار کر اپنی بائیں طرف رکھ دیئے۔ عبداللہ کہتے ہیں: میں نے اپنے باپ سے یہ حدیث تین مرتبہ سنی تھی۔

بَابُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْحَصِيْرِ وَالْبُسُطِ وَالْفَرَاءِ وَالْخُمْرَةِ

چٹائی، ٹاٹوں، پوستینوں اور اوڑھنیوں پر نماز پڑھنے کا بیان

[1437/669]...... عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى حَصِيْرٍ .

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 519، 661 . (مسند احمد: 11071)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھی۔''

[1438/670]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَنَعَ بَعْضُ عُمُوْمَتِيْ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ تَأْكُلَ فِيْ بَيْتِيْ ، قَالَ فَأَتَاهُ وَفِي الْبَيْتِ فَحْلٌ مِنْ تِلْكَ الْفُحُوْلِ ، فَأَمَرَ بِجَانِبٍ مِنْهُ فَكُنِسَ وَرُشَّ فَصَلّٰى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 670 . (مسند احمد: 12329)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے ایک چچے نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہا: اے اللہ کے رسول! میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے گھر میں کھانا کھائیں، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے، گھر میں کھجور کی بنی ہوئی چٹائیوں میں سے ایک چٹائی پڑی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ایک طرف کے بارے میں حکم فرمایا تو اسے صاف کر کے اس پر پانی چھڑکا گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اس پر نماز پڑھی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔“

[1439/671]...... وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رُبَمَا تَحْضُرُهُ الصَّلَاةُ وَهُوَ فِيْ بَيْتِنَا فَيَأْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِيْ تَحْتَهُ فَيُكْنَسُ ثُمَّ يُنْضَحُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُوْمُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَقُوْمُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّيْ بِنَا قَالَ وَكَانَ بِسَاطُهُمْ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ .

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 6203، صحيح مسلم: 659، 2150 مطولا ومختصرا . (مسند احمد: 13209)

ترجمة الحديث ”سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بسا اوقات ہمارے گھر میں تشریف لاتے تھے، اگر نماز کا وقت ہوجاتا تو آپ اس چٹائی کے بارے میں حکم دیتے جو آپ کے نیچے ہوتی تھی، پس اسے صاف کرکے اس پر پانی چھڑک دیا جاتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہوتے اور ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوجاتے اور آپ ہمیں نماز پڑھاتے۔ ان کی یہ چٹائی کھجور کے پتوں سے بنی ہوتی تھی۔“

[1441/672]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى فِيْ بَيْتِ أُمِّ حَرَامٍ عَلٰى بِسَاطٍ .

تخریج الحدیث صحيح على شرط مسلم: سنن ابوداود : 608 . (مسند احمد: 12914، 13594)

ترجمة الحديث ”سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ام حرام کے گھر ٹاٹ پر نماز پڑھی تھی۔“

[143/673]...... عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ فَيَسْجُدُ فَيُصِيْبُنِيْ ثَوْبُهُ وَأَنَا إِلٰى جَنْبِهِ وَأَنَا حَائِضٌ .

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 333، 379، 517 . (مسند احمد: 26806)

ترجمة الحديث ”زوجۂ رسول سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اوڑھنی پر نماز پڑھ رہے ہوتے تھے، جبکہ میں حیض کی حالت میں آپ کے پہلو میں ہوتی تھی، جب آپ سجدہ کرتے تو آپ کا کپڑا مجھے لگتا رہتا تھا۔“

أَبْوَابُ الْقِبْلَةِ
قبلہ کے آداب

بَابُ مُدَّةِ إِسْتِقْبَالِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَتَحْوِيلِ الْقِبْلَةِ مِنْهُ إِلَى الْكَعْبَةِ
بیت المقدس کے قبلہ رہنے کی مدت اور پھر کعبہ کی طرف تحویلِ قبلہ کا بیان

[1449/674]...... عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ أَوَّلَ مَاقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ عَلَى أَجْدَادِهِ أَوْ أَخْوَالِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَأَنَّهُ صَلَّى قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْسَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُوْنَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ وَأَنَّهُ صَلّٰى أَوَّلَ صَلَاةٍ صَلَّاهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ وَصَلّٰى مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ صَلّٰى مَعَهُ فَمَرَّ عَلٰى أَهْلِ مَسْجِدٍ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ فَقَالَ: أَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قِبَلَ مَكَّةَ۔ قَالَ: فَدَارُوْا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يُحَوَّلَ قِبَلَ الْبَيْتِ، وَكَانَ الْيَهُوْدُ قَدْ أَعْجَبَهُمْ إِذْ كَانَ يُصَلِّيْ قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَأَهْلُ الْكِتَابِ فَلَمَّا وَلّٰى وَجْهَهُ قِبَلَ الْبَيْتِ أَنْكَرُوْا ذٰلِكَ.

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 40، 4486، صحيح مسلم: 525. (مسند احمد: 18496)

ترجمة الحديث ''سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ پہنچے تو سب سے پہلے اپنے اجداد یا ماموؤں کے پاس ٹھہرے، جن کا تعلق انصار سے تھا، آپ ﷺ سولہ یا سترہ مہینوں تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے رہے، جبکہ آپ کو پسند یہ تھا کہ آپ کا قبلہ بیت اللہ کی طرف ہو۔ (بالآخر ایسے ہی ہوا اور) آپ ﷺ نے سب سے پہلی نماز جو اس کی طرف پڑھی، وہ عصر تھی، کچھ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی تھی۔ ان میں سے ایک آدمی ایک مسجد والوں کے پاس سے گزرا، جبکہ وہ رکوع کی حالت میں تھے، اس نے ان سے کہا: میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ (قبلہ تبدیل ہو چکا ہے اور) میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ کی طرف نماز پڑھی ہے۔ وہ (یہ اعلان سن کر رکوع کی) حالت میں بیت اللہ کی طرف پھر گئے۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ آپ

کو بیت اللہ کی طرف پھیر دیا جائے، لیکن جب آپ ﷺ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تو یہودیوں اور اہل کتاب کو یہ اچھا لگتا تھا (کیونکہ اس کو وہ اپنی اقتدا سمجھتے تھے)، اس لیے جب آپ ﷺ نے اپنا رخ بیت اللہ کی طرف پھیر لیا تو انہوں نے اسے برا جانا۔''

[1450/675]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ أَتَاهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أُنْزِلَ عَلَيْهِ قُرْآنٌ اللَّيْلَةَ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا إِلَى الْكَعْبَةِ.

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 503، 4491، صحيح مسلم: 526. (مسند احمد: 5934).

ترجمة الحديث ''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قباء میں کچھ لوگ نمازِ فجر ادا کر رہے تھے، ان کے پاس ایک آنے والے نے آ کر کہا: رات رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے، جس کے مطابق آپ کو کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اس لیے تم بھی اس کی طرف منہ کر لو۔ ان لوگوں کے چہرے شام (یعنی بیت المقدس) کی طرف تھے، وہ (یہ اعلان سن کر) کعبہ کی طرف پھر گئے۔''

[1451/676]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صُرِفَتِ الْقِبْلَةُ.

تخریج الحدیث صحيح: مصنف ابن ابی شيبة: 334/1، مسند البزار: 418، المعجم الكبير الطبرانی: 11066. (مسند احمد: 2252، 3270، 2991)

ترجمة الحديث ''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے سولہ مہینے تک نماز پڑھتے رہے، پھر قبلہ تبدیل ہو گیا تھا۔''

بَابُ وُجُوْبِ اِسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِى الْفَرِيْضَةِ

فرض نماز میں قبلہ رخ ہونے کا وجوب

[1455/677]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَإِذَا شَهِدُوْا وَاسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا وَأَكَلُوْا ذَبِيْحَتَنَا وَصَلَّوْا صَلَاتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ.))

تخریج الحدیث: صحیح البخاری: 392 . (مسند احمد: 13056)

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑتا رہوں، جب تک وہ یہ گواہی نہ دے دیں کہ اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ جب وہ گواہی دے دیں گے، ہمارے قبلہ کی طرف رخ کریں گے، ہمارا ذبیحہ کھائیں گے اور ہماری نماز پڑھیں گے تو ان کے خون و مال ہم پر حرام ہو جائیں گے،مگر حق کے ساتھ اوران کے لیے وہی ہوگا جو دوسرے عام مسلمانوں کے لیے ہےاوران پر بھی وہی ہوگا جو دوسرے مسلمانوں پر ہوتا ہے۔''

[1456/678]...... عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرَقِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِلْمُسِيْءِ فِيْ صَلَاتِهِ: ((إِذَا أَرَدْتَّ أَنْ تُصَلِّيَ فَتَوَضَّأْ فَأَحْسِنْ وُضُوْءَكَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبِّرْ .)) الحديث .

تخریج الحدیث: حسن: القراء ة خلف الامام للبخاری : 112، صحیح ابن حبان: 1787 . (مسند احمد : 18995)

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیء الصلاۃ کو فرمایا تھا: ''جب تو نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو وضو کر اور وضو اچھا کر، پھر قبلہ رخ ہو جا، پھر اللہ اکبر کہہ۔'' الحدیث۔

بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْكَعْبَةِ

کعبہ کے اندر نفلی نماز پڑھنے کا بیان

[1458/679]...... عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْبَيْتَ فَجَلَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ وَهَلَّلَ، ثُمَّ قَامَ إِلٰى مَابَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْبَيْتِ فَوَضَعَ صَدْرَهُ عَلَيْهِ وَخَدَّهُ وَيَدَيْهِ۔ قَالَ: ثُمَّ كَبَّرَ وَهَلَّلَ وَ دَعَا ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ بِالْأَرْكَانِ كُلِّهَا، ثُمَّ خَرَجَ فَأَقْبَلَ عَلَى الْقِبْلَةِ وَهُوَ عَلَى الْبَابِ، فَقَالَ: ((هٰذِهِ الْقِبْلَةُ ، هٰذِهِ الْقِبْلَةُ .)) مَرَّتَيْنِ أَوْثَلَاثًا .

تخریج الحدیث: صحیح: سنن النسائی: 220/5، صحیح ابن خزیمۃ: 3005، صحیح البخاری: 398، صحیح مسلم: 1330 . (مسند احمد: 21754، 21823)

ترجمۃ الحدیث: ''سیّدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیت اللہ میں داخل ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور تکبیر و تہلیل بیان کی، پھر اپنے سامنے والے بیت اللہ کے حصے کی طرف کھڑے ہوئے اور اپنا سینہ، رخسار اور ہاتھ اس پر رکھ دیئے، پھر اللہ تعالیٰ کی تکبیر و تہلیل بیان کی اور دعا بھی

کی، پھر آپ ﷺ نے تمام کونوں میں یہی عمل کیا۔ پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور دروازے پر کھڑے ہو کر قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور دو یا تین مرتبہ فرمایا: ''یہی قبلہ ہے، یہی قبلہ ہے۔''

[1461/680]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ سَأَلَ بِلَالًا هَلْ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْكَعْبَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 397، 1167، صحیح مسلم: 1329 . (مسند احمد: 23885، 23907، 23922)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ انہوں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے کعبہ میں نماز پڑھی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں، دوستونوں کے درمیان دو رکعتیں پڑھی تھیں۔''

[1462/681]...... عَنْ عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْبَيْتَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وِجَاهَكَ حِيْنَ تَدْخُلُ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ .

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ:** مسند الطیالسی: 1365، المعجم الکبیر: 8398، سنن البیہقی: 328/2 . (مسند احمد: 15387)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور ان دوستونوں کے درمیان نماز پڑھی، جو تیرے داخل ہوتے وقت تیرے سامنے پڑتے ہیں۔''

بَابُ جَوَازِ تَطَوُّعِ الْمُسَافِرِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ

مسافر کے لیے اپنی سواری پر بیٹھ کر نفلی نماز پڑھنے کا جواز چاہے سواری کا منہ جس طرف مرضی ہو جائے

[1464/682]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ خَلّٰى عَنْ رَاحِلَتِهِ فَصَلّٰى حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ .

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1225 . (مسند احمد: 13109) .

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی سواری پر نفل نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے تو ایک دفعہ قبلہ رخ ہو کر نماز کے لیے ''اللہ اکبر'' کہتے، پھر اپنی سواری کو چھوڑ دیتے اور آپ ﷺ نماز جاری رکھتے، سواری جس طرف مرضی رخ کر لیتی۔''

[1465/683]...... عَنْ أَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ

يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ فِى التَّطَوُّعِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ، يُوْمِئُ إِيْمَاءً، وَيَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنْ الرُّكُوعِ.

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مصنف ابن ابی شیبة: 493/2، مسند البزار: 691. (مسند احمد: 11701)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابو سعید خدری اور سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر نفلی نماز پڑھ لیتے تھے۔ وہ جس طرف مرضی رخ کر لیتی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع و سجود کے لیے اشارہ کرتے تھے اور رکوع کی بہ نسبت سجدہ کے لیے زیادہ جھک جاتے تھے۔''

[1467/684]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ مُقْبِلًا مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ، وَفِيْهِ نَزَلَتْ: ﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1000، صحیح مسلم: 700. (مسند احمد: 4470، 4714)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ کی طرف آتے ہوئے اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے، سواری جدھر مرضی رخ کر لیتی تھی، یہ آیت اسی مسئلے کے بارے نازل ہوئی: ﴿أَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ﴾ (تم جس طرف بھی منہ کرو اللہ کا چہرہ وہاں ہی ہے)۔''

اَبْوَابُ السُّتْرَةِ اَمَامَ الْمُصَلِّيْ وَ حُكْمِ الْمُرُوْرِ دُوْنَهَا
نمازی کے آگے سترہ رکھنے اور اس کے پیچھے سے گزرنے کا حکم

بَابُ اِسْتِحْبَابِ السُّتْرَةِ لِلْمُصَلِّيْ وَالدُّنُوِّ مِنْهَا وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَكُوْنُ وَأَيْنَ تَكُوْنُ مِنَ الْمُصَلِّيْ

نمازی کے لیے سترے کے مستحب ہونے اور اس کے قریب ہونے کا بیان اور اس کی وضاحت کہ وہ کس چیز کا ہو اور نمازی کی کس طرف ہونا چاہیے؟

[1474/685]...... عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ لِصَلَاتِهِ وَلَوْ بِسَهْمٍ.)).

تخریج الحدیث حسن: مصنف ابن ابی شیبة: 278/1، المعجم الكبير: 6542، صحيح ابن خزيمة: 810، مستدرك الحاكم: 252/1، سنن البيهقى: 270/2. (مسند احمد: 15340)

ترجمة الحديث ''سیّدنا سبرۃ بن معبد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سے کوئی نماز پڑھے تو وہ اپنی نماز کے لیے سترہ رکھ لیا کرے، اگرچہ وہ تیر ہو۔''

[1475/686]...... عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فَيَعْرِضُ الْبَعِيْرَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ سَأَلْتُ نَافِعًا فَقُلْتُ إِذَا ذَهَبَتِ الْإِبِلُ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ ابْنُ عُمَرَ؟ قَالَ كَانَ يَعْرِضُ مُؤْخِرَةَ الرَّحْلِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ (وَفِيْ لَفْظٍ) قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْرِضُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَيُصَلِّيْ إِلَيْهَا.

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 507، صحيح مسلم: 502. (مسند احمد: 4468، 6128)

ترجمة الحديث ''عبید اللہ بن نافع، سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اور قبلہ کے درمیان (یعنی اپنے سامنے) اونٹ بٹھا کر نماز پڑھتے تھے۔ عبید اللہ کہتے ہیں: میں نے

نافع سے سوال کیا: جب اونٹ چلا جاتا تو سیّدنا ابن عمر کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: تو وہ اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی رکھ لیتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری کے سامنے ہوتے اور اس کی طرف نماز پڑھتے۔''

[1478/687]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: رُكِزَتِ الْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَاتٍ فَصَلّٰى إِلَيْهَا وَالْحِمَارُ يَمُرُّ مِنْ وَرَاءِ الْعَنَزَةِ .

تخریج الحدیث اسناده قوى: صحيح ابن خزيمة: 840، المعجم الكبير الطبرانى: 11620، صحيح البخارى: 4412، صحيح مسلم: 504 بلفظ آخر . (مسند احمد: 1891، 2175)

ترجمة الحديث— ''سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عرفات میں نبی کریم ﷺ کے سامنے برچھی گاڑ دی گئی، آپ ﷺ نے اس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھی اور گدھا برچھی کے پیچھے سے گزرتا رہا۔''

[1480/688]...... عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ .))

تخریج الحدیث صحيح: سنن ابوداؤد: 695، سنن النسائى: 62/2 . (مسند احمد: 16090) .

ترجمة الحديث— سیّدنا سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی سُترے کی طرف نماز پڑھے تو وہ اس کے قریب ہوجائے تاکہ شیطان اس پر اس کی نماز قطع نہ کرے۔''

بَابُ دَفْعِ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مِنْ آدَمِيٍّ وَغَيْرِهِ

نمازی کے آگے گزرنے والے آدمی وغیرہ کو روکنے کا بیان

[1483/689]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَدَعْ أَحَداً يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِيْنَ .))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 506 . (مسند احمد: 5585) .

ترجمة الحديث— سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے نہ گزرنے دے، اگر کوئی (رکنے سے) انکار کرتا ہے تو اس سے لڑے کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔''

[1484/690]...... عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ

يُصَلِّىْ فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَلْيَدْرَأْهُ مَا اسْتَطَاعَ ، فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ .))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 505 . (مسند احمد: 11299)

ترجمة الحديث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو کسی کو اپنے آگے سے نہ گزرنے دے اور اپنی طاقت کے مطابق اسے ہٹائے، اگر وہ (رکنے سے) انکار کرے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔''

[1485/691]...... عَنْ أَبِىْ عُبَيْدٍ صَاحِبِ سُلَيْمَانَ قَالَ رَأَيْتُ عَطَاءَ بْنَ يَزِيْدَ اللَّيْثِيَّ قَائِمًا يُصَلِّىْ مُعْتَمًّا بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ مُرْخٍ طَرَفَهَا مِنْ خَلْفٍ مُصْفَرَّ اللِّحْيَةِ ، فَذَهَبْتُ أَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَرَدَّنِىْ ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِىْ أَبُوْ سَعِيْدٍ نِ الْخُدْرِيُّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فَصَلّٰى صَلَاةَ الصُّبْحِ وَهُوَ خَلْفَهُ فَقَرَأَ فَالْتَبَسَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ: ((لَوْ رَأَيْتُمُوْنِىْ وَإِبْلِيسَ فَأَهْوَيْتُ بِيَدِىْ فَمَا زِلْتُ أَخْنُقُهُ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ لُعَابِهِ بَيْنَ إِصْبَعَيَّ هَاتَيْنِ ، الْإِبْهَامِ وَالَّتِىْ تَلِيْهَا وَلَوْلَا دَعْوَةُ أَخِىْ سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مَرْبُوطًا بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِى الْمَسْجِدِ يَتَلَاعَبُ بِهِ صِبْيَانُ الْمَدِيْنَةِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ لَا يَحُولَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ أَحَدٌ فَلْيَفْعَلْ .

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداود: 699 مختصراً . (مسند احمد: 11780)

ترجمة الحديث سلیمان کے ساتھی ابوعبید کہتے ہیں: میں نے عطا بن یزید لیثی کو دیکھا، وہ نماز پڑھ رہے تھے، انھوں نے سیاہ رنگ کی پگڑی باندھ کر اس کا کنارہ پیچھے لٹکایا ہوا تھا اور داڑھی کو زرد کر رکھا تھا، میں ان کے آگے سے گزرنے لگا لیکن انہوں نے مجھے روک دیا، پھر کہا: مجھے سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں تھے، آپ نے قراءت کی لیکن قراءت آپ پر خلط ملط ہونے لگی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''کاش تم مجھے اور ابلیس کو دیکھتے، میں نے اپنا ہاتھ جھکایا (اور اسے پکڑ لیا پھر) اس کا گلا گھونٹتا رہا حتی کہ مجھے اس کے لعاب کی ٹھنڈک ان دونوں انگلیوں یعنی انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی کے درمیان محسوس ہوئی، اور اگر میرے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ اس حال میں صبح کرتا کہ مسجد کے ستون کے باندھا ہوا ہوتا اور مدینہ کے بچے اس کے ساتھ کھیل رہے ہوتے۔ اس لیے تم سے جو شخص یہ طاقت رکھتا ہے کہ (اس کی نماز کے دوران) کوئی اس کے اور قبلہ کے درمیان حائل نہ ہو تو ایسا ہی کرے۔''

[1491/692]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى بِهِمْ إِلٰى

جَدْرٍ اِتَّخَذَهُ قِبْلَةً فَأَقْبَلَتْ بَهْمَةٌ تَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ فَمَا زَالَ يُدَارِئُهَا وَيَدْنُوْ مِنَ الْجَدْرِ حَتّٰى نَظَرْتُ إِلٰى بَطْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَدْلَصِقَ بِالْجِدَارِ وَ مَرَّتْ مِنْ خَلْفِهِ .

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابو داؤد: 708 . (مسند احمد: 6852م)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دیوار کو قبلہ بنا کر انہیں نماز پڑھا رہے تھے، ایک بکری کا بچہ آپ ﷺ کے آگے سے گزرنے لگا، آپ ﷺ اسے روکتے رہے اور دیوار کے قریب ہوتے گئے حتی کہ آپ ﷺ کا پیٹ دیوار کے ساتھ لگ گیا اور وہ بچہ آپ ﷺ کے پیچھے سے گزر گیا۔''

[1492/693]...... عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ وَثَمَّ بَهْمَةٌ أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ تَجَافٰى .

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 496 . (مسند احمد: 26809) .

ترجمة الحديث ''زوجۂ رسول سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول للہ ﷺ جب سجدہ کرتے اور وہاں بکری کا کوئی بچہ ہوتا جو آپ ﷺ کے سامنے سے گزرنا چاہتا تو (وہ گزر جاتا)۔ آپ (سجدہ میں اپنے ہاتھ اپنے پہلوؤں سے) دور کر لیتے۔''

بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ وَبَيْنَ سُتْرَتِهِ

نمازی اور اُس کے سترہ کے درمیان سے گزرنے کے متعلق سختی کا بیان

[1494/694]...... عَنْ بُسْرِبْنِ سَعِيْدٍ قَالَ أَرْسَلَنِيْ أَبُوْجُهَيْمِ بْنُ أُخْتِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِلٰى زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ أَسْأَلُهُ مَا سَمِعَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ؟ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَأَنْ يَقُوْمَ أَرْبَعِيْنَ)) لَا أَدْرِيْ مِنْ يَوْمٍ أَوْشَهْرٍ أَوْسَنَةٍ ((خَيْرٌلَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 510، صحیح مسلم: 507 . (مسند احمد: 17051، 17540)

ترجمة الحديث ''بسر بن سعد کہتے ہیں کہ سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے بھانجے ابو جہیم نے مجھے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کی طرف یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے متعلق کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''اگر (گزرنے والا) چالیس کھڑا رہے تو یہ اس کے لیے گزر جانے سے بہتر ہے۔'' اب میں یہ نہیں جانتا کہ چالیس دن مراد ہیں یا مہینے یا سال۔''

بَابُ مَنْ صَلّٰی وَبَیْنَ یَدَیْهِ اِنْسَانٌ اَوْ بَهِیْمَةٌ

جو شخص اس حالت میں نماز پڑھے کہ اس کے آگے کوئی انسان یا چوپایہ ہو

[1497/695]...... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَبِّحُ مِنَ اللَّيْلِ وَعَائِشَةُ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ.

تخریج الحدیث حسن فی الشواهد: صحیح ابن خزیمة: 821، شرح مشكل الطحاوی: 462/1. (مسند احمد: 772)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ رات کو نفل پڑھتے تھے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوئی ہوتی تھیں۔''

[1498/696]...... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ أَمِيْرٌ عَلَى الْمَدِيْنَةِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَضِيَ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ إِلَيْهَا وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: فَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ عِنْدَ عُمَرَ: فَلَعَلَّهَا يَا أَبَا عَبْدِاللّٰهِ! قَالَتْ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ؟ قَالَ: فَقَالَ عُرْوَةُ: أُخْبِرُكَ بِالْيَقِيْنِ وَتَرُدُّ عَلَيَّ بِالظَّنِّ، بَلْ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ.

تخریج الحدیث صحیح: صحیح البخاری: 383، 515، صحیح مسلم: 512. (مسند احمد: 24088، 26357)

ترجمة الحدیث ''محمد بن جعفر بن زبیر کہتے ہیں کہ عروہ بن زبیر نے زوجۂ رسول سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے امیر مدینہ عمر بن عبد العزیز کو یہ حدیث بیان کی: رسول اللہ ﷺ عائشہ کی طرف نماز پڑھتے تھے اور وہ آپ کے سامنے لیٹی ہوتی تھیں۔ ابو امامہ بن سہل کہنے لگے: ابو عبد اللہ! شاید انھوں نے یہ کہا ہو کہ وہ آپ ﷺ کے پہلو میں لیٹی ہوتی تھیں؟ یہ سن کر عروہ نے کہا: میں تجھے یقین کے ساتھ خبر دے رہا ہوں اور تو مجھ سے گمان والی بات کر رہا ہے، (حقیقت یہ ہے کہ) وہ جنازے کی طرح واقعی آپ کے سامنے لیٹی ہوتی تھیں۔''

بَابُ سُتْرَةِ الْاِمَامِ سُتْرَةٌ لِمَنْ صَلّٰی خَلْفَهُ وَاَنَّهُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ مُرُوْرُ شَيْءٍ

امام کا سترہ ہی مقتدی کا سترہ ہے اور کسی چیز کے گزر جانے سے نماز منقطع نہیں ہوتی

[1500/697]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ وَنَحْنُ عَلَى أَتَانٍ وَرَسُوْلُ

اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّىْ بِالنَّاسِ بِعَرَفَةَ فَمَرَرْنَا عَلٰى بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْنَا عَنْهَا وَتَرَكْنَاهَا تَرْتَعُ وَدَخَلْنَا فِى الصَّفِّ فَلَمْ يَقُلْ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا .

تخريج الحديث صحيح البخاری: 4412، صحيح مسلم: 504. (مسند احمد: 1891)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں اور فضل گدھی پر سوار ہو کر آئے، جبکہ رسول اللہ ﷺ عرفہ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، ہم صف کے کچھ حصے کے سامنے سے گزر کر اس سے اترے، اسے چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور ہم صف میں داخل ہو گئے۔ اس پر آپ ﷺ نے ہمیں کچھ نہ کہا۔''

أَبْوَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ
نماز کے طریقہ کے ابواب

بَابُ جَامِعِ صِفَةِ الصَّلَاةِ
نماز کے جامع طریقے کا بیان

[1510/698]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيْرِ، وَالْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، فَإِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ، وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ، وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا وَكَانَ يَقُوْلُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَفْتَرِشَ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ، وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيْمِ.

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 498. (مسند احمد: 24030، 25617)

ترجمة الحديث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز، تکبیر سے اور قراء ت ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ سے شروع کرتے تھے، جب رکوع کرتے تو اپنا سر نہ زیادہ اٹھاتے اور نہ زیادہ جھکاتے، بلکہ اس کے درمیان رکھتے، جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو کھڑے ہو کر سیدھا ہو جانے تک سجدہ نہ کرتے، جب سجدہ سے اپنا سر اٹھاتے تو بیٹھ کر برابر ہونے تک (دوسرا) سجدہ نہ کرتے، ہر دو رکعتوں کے بعد ''اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ ......'' پڑھتے، آپ ﷺ ناپسند کرتے تھے کہ کوئی (دوران سجدہ) درندے کی طرح بازو بچھائے، جب آپ بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھا دیتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے۔ آپ ﷺ شیطان کی بیٹھک سے منع فرماتے تھے اور نماز کو سلام کے ساتھ ختم کرتے۔

[1511/699]...... عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ جَلَسْنَا إِلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى رضی اللہ عنہ فَقَالَ: أَلَا أُرِيْكُمْ

صَلاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: فَقُلْنَا: بَلٰى ، قَالَ: فَقَامَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ حَتّٰى أَخَذَ كُلُّ عُضْوٍ مَأْخَذَهُ، ثُمَّ رَفَعَ حَتّٰى أَخَذَ كُلُّ عُضْوٍ مَأْخَذَهُ، ثُمَّ سَجَدَ حَتّٰى أَخَذَ كُلُّ عُضْوٍ مَأْخَذَهُ، ثُمَّ رَفَعَ فَصَنَعَ فِى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ كَمَا صَنَعَ فِى الرَّكْعَةِ الْأُولٰى ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .

تخریج الحدیث صحيح: التاريخ الكبير: 174/5، وفى الباب احاديث اخرى ثابتة . (مسند احمد: 15371)

ترجمة الحديث ''قاسم کہتے ہیں: ہم عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، وہ کہنے لگے کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ دکھاؤں ؟ ہم نے جواب دیا: کیوں نہیں، قاسم کہتے ہیں: پس انہوں نے کھڑے ہوکر اللہ اکبر کہا، پھر قراءت کرکے جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے (اور اتنی دیر ٹھہرے کہ) ہر عضو اپنی جگہ پر مطمئن ہوگیا، پھر (رکوع سے) اٹھے (اور اتنی دیر قومہ کیا کہ) ہر عضو نے اپنی جگہ پر قرار پکڑ لیا، پھر سجدہ کیا حتی کہ ہر عضو اپنی جگہ پر پرسکون ہوگیا، پھر (سجدہ سے) اٹھے، پھر دوسری رکعت میں ویسے ہی کیا جیسے پہلی رکعت میں کیا، پھر کہا: رسول اللہ ﷺ کی نماز ایسے ہی تھی۔''

[1512/700]...... عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: قُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّيْ، قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ قَامَ (وَفِى رِوَايَةٍ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ) فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا أُذُنَيْهِ (وَفِىْ رِوَايَةٍ حَتّٰى كَانَتَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ) ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَالرُّ سْغِ وَالسَّاعِدِ، ثُمَّ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا، ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفَّيْهِ بِحِذَاءِ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ قَعَدَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى، وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْأَيْمَنِ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، ثُمَّ قَبَضَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَحَلَّقَ حَلْقَةً (وَفِى رِوَايَةٍ: حَلَّقَ بِالْوُسْطٰى وَالْإِبْهَامِ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ) ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْبِهَا، ثُمَّ جِئْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِى زَمَانٍ فِيْهِ بَرْدٌ فَرَأَيْتُ النَّاسَ عَلَيْهِمُ الثِّيَابُ تَحَرَّكُ أَيْدِيْهِمْ مِنْ تَحْتِ الثِّيَابِ مِنَ الْبَرْدِ .

تخریج الحدیث صحيح: صحيح مسلم : 401 مختصراً، سنن ابوداؤد: 727، سنن النسائى: 126/2 . (مسند احمد: 18866، 18870)

ترجمة الحديث ''سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا کہ میں ضرور ضرور رسول اللہ ﷺ کی

نماز دیکھوں گا کہ آپ کیسے نماز پڑھتے ہیں۔ پس میں نے دیکھا کہ آپ کھڑے ہو کر قبلہ رخ ہوئے، اللہ اکبر کہا اور اپنے ہاتھ کانوں تک یا کندھوں تک اٹھائے۔ پھر اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت، گٹ اور بازو پر رکھا، جب آپ نے رکوع کرنے کا ارادہ کیا تو اسی طرح رفع الیدین کیا، رکوع میں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے، (رکوع سے) سر اٹھاتے وقت اسی طرح رفع الیدین کیا، پھر سجدہ کیا اور اپنی ہتھیلیوں کو اپنے کانوں کے برابر رکھا، جب آپ بیٹھے تو بایاں پاؤں بچھالیا اور اپنی بائیں ہتھیلی بائیں ران اور گھٹنے پر رکھی اور دائیں کہنی کے کنارے کو دائیں ران پر کیا، پھر (دائیں ہاتھ کی) انگلیاں اس طرح بند کیں کہ انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنا لیا اور شہادت کی انگلی کو اٹھا کر اس سے اشارہ کیا، میں نے دیکھا کہ آپ اس انگلی کو حرکت دے رہے تھے اور اس سے دعا کر رہے تھے۔ اس کے بعد میں ایسے زمانے میں آیا جس میں سردی تھی، میں نے دیکھا کہ لوگوں پر کپڑے تھے اور سردی کی وجہ سے ان کے ہاتھ کپڑوں کے نیچے سے حرکت کرتے تھے۔''

[1514/701]...... (وَمِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) بِنَحْوِهِ وَفِيهِ قَالَ: ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ ذِرَاعَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ أَشَارَ بِسَبَّابَتِهِ وَوَضَعَ الْإِبْهَامَ عَلَى الْوُسْطٰى وَقَبَضَ سَائِرَ أَصَابِعِهِ.

تخریج الحدیث صحیح: مصنف عبد الرزاق: 2522، المعجم الکبیر: 81/22. (مسند احمد: 18858)

ترجمة الحدیث ''(دوسری سند) اس میں ہے: سیّدنا وائل بن حجر کہتے ہیں: پھر آپ نے اپنا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھا، اور اپنے دائیں بازو کو اپنی دائیں ران پر رکھا، پھر انگشتِ شہادت سے اشارہ کیا، انگوٹھا درمیانی انگلی پر رکھا اور باقی ساری انگلیاں بند کر لیں۔''

[1515/702]...... عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَصَفَ هَمَّامٌ حِيَالَ أُذُنَيْهِ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا فَكَبَّرَ فَرَكَعَ، فَلَمَّا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 401. (مسند احمد: 18866)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا کہ جب نبی کریم ﷺ نماز میں داخل ہوئے تو کانوں کے برابر تک اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، پھر آپ ﷺ نے کپڑا لپیٹ لیا اور اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا، جب رکوع کرنے لگے تو اپنے ہاتھ کپڑے سے نکالے، رفع الیدین کیا اور اللہ اکبر کہہ کر رکوع

کیا، پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو رفع الیدین کیا، جب سجدہ کیا تو اپنی ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کیا۔‘‘

[1516/703]...... عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ الْبَرَّادُ قَالَ وَكَانَ عِنْدِيْ أَوْثَقَ مِنْ نَفْسِيْ قَالَ: قَالَ لَنَا أَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيُّ رضی اللہ عنہ: أَلَا أُصَلِّيْ لَكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: فَكَبَّرَ فَرَكَعَ فَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَفُصِّلَتْ أَصَابِعُهُ عَلٰى سَاقَيْهِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ مِنْ وَرَاءِ رُكْبَتَيْهِ) وَجَافٰى عَنْ إِبْطَيْهِ حَتّٰى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَاسْتَوٰى قَائِمًا حَتّٰى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَجَافٰى عَنْ إِبْطَيْهِ حَتّٰى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَجَافٰى عَنْ إِبْطَيْهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَاسْتَوٰى جَالِسًا حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ، ثُمَّ سَجَدَ الثَّانِيَةَ فَصَلّٰى بِنَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ هٰكَذَا، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ.

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداود: 863، سنن النسائی: 2/186. (مسند احمد: 17076)

ترجمة الحديث ’’سالم برّاد کہتے ہیں کہ سیّدنا ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ نے ہمیں کہا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ والی نماز نہ پڑھاؤں؟ پھر انہوں نے اللہ اکبر کہہ کر رکوع کیا، اپنی ہتھلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھیں اور ان کی انگلیاں ان کی پنڈلیوں پر بکھری ہوئی تھیں (ایک روایت کے مطابق) گھٹنوں سے آگے انگلیوں کے درمیان کشادگی کی ہوئی تھی اور اپنے بازوؤں کو بغلوں سے علیحدہ رکھا ہوا تھا، رکوع میں اتنی دیر لگائی کہ ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھہر گیا، پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر سیدھے کھڑے ہوگئے حتی کہ ہر عضو اپنی جگہ پر قرار پکڑ گیا، پھر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا، سجدہ میں بازوؤں کو بغلوں سے علیحدہ رکھا اور اتنی دیر لگائی کہ ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھہر گیا، پھر سجدے سے سر اٹھایا اور بیٹھ کر برابر ہوگئے حتی کہ ہر عضو اپنے ٹھکانے پر پہنچ گیا، پھر دوسرا سجدہ کیا، اس طریقے سے انھوں نے ہمیں چار رکعتیں پڑھا کر کہا: رسول اللہ ﷺ کی نماز ایسے ہی تھی، نیز کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔‘‘

[1517/704]...... عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ لِأَصْحَابِهِ يَوْمًا أَلَا أُرِيكُمْ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: وَ ذٰلِكَ فِيْ غَيْرِ حِيْنِ صَلَاةٍ، فَقَامَ فَأَمْكَنَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَمْكَنَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَانْتَصَبَ قَائِمًا هُنَيَّةً ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَيُكَبِّرُ فِي الْجُلُوْسِ، ثُمَّ انْتَظَرَ هُنَيَّةً ثُمَّ سَجَدَ، قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: فَصَلّٰى صَلَاةً كَصَلَاةِ شَيْخِنَا هٰذَا يَعْنِي عَمْرَو بْنَ سَلَمَةَ الْجَرْمِيَّ وَكَانَ يَؤُمُّ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ أَيُّوبُ: فَرَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ سَلَمَةَ يَصْنَعُ شَيْئًا لَا أَرَاكُمْ تَصْنَعُونَهُ، كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ اسْتَوٰى

قَاعِدًا ثُمَّ قَامَ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى وَالثَّالِثَةِ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 802، 818 . (مسند احمد: 20539)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا مالک بن حویرث لیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے ایک دن اپنے ساتھیوں سے کہا: کیا میں تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ دکھاؤں کہ وہ کیسی تھی؟ جبکہ یہ نماز کا وقت نہیں تھا۔ پھر (انھوں نے نماز شروع کر دی) قیام کیا اور اچھا قیام کیا، پھر رکوع کیا اور اچھا رکوع کیا، پھر (رکوع سے) اپنا سر اٹھایا اور کچھ دیر سیدھے کھڑے رہے پھر سجدہ کیا، پھر (سجدے سے) اپنا سر اٹھایا، وہ بیٹھتے وقت تکبیر کہتے تھے، پھر کچھ انتظار کرکے (دوسرا) سجدہ کیا۔ ابوقلابہ کہتے ہیں: انہوں نے ہمارے شیخ سیّدنا عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی نماز جیسی نماز پڑھائی اور یہ (عمرو بن سلمہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں امامت کرواتے تھے۔ ایوب کہتے ہیں: میں نے سیّدنا عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کو ایک کام کرتے ہوئے دیکھا تھا، تم وہ کام نہیں کرتے اور وہ یہ ہے کہ وہ پہلی اور تیسری رکعت میں جب دو سجدوں سے اپنا سر اٹھاتے تو سیدھے بیٹھ جاتے پھر اگلی رکعت کے لیے اٹھتے۔''

[1520/705]...... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُهُ وَهُوَ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدُهُمْ أَبُوْ قَتَادَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ يَقُوْلُ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالُوا لَهُ: مَاكُنْتَ أَقْدَمَنَا صُحْبَةً وَلَا أَكْثَرَنَا لَهُ تِبَاعَةً ، قَالَ: بَلٰى۔ قَالُوا: فَاعْرِضْ ، قَالَ: كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اِعْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذٰى بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ، فَإِذَا أَرَادَا أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَرَكَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ فَلَمْ يُصَبِّ رَأْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْهُ ، وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، ثُمَّ رَفَعَ وَاعْتَدَلَ حَتّٰى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ، ثُمَّ هَوٰى سَاجِدًا وَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، ثُمَّ جَافٰى وَفَتَحَ عَضُدَيْهِ عَنْ بَطْنِهِ ، وَفَتَخَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ، ثُمَّ ثَنٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلَيْهَا وَاعْتَدَلَ حَتّٰى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ فِيْ مَوْضِعِهِ ، ثُمَّ هَوٰى سَاجِدًا وَقَالَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، ثُمَّ ثَنٰى رِجْلَهُ وَقَعَدَ عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عُضْوٍ إِلٰى مَوْضِعِهِ ، ثُمَّ نَهَضَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ، حَتّٰى إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ، ثُمَّ صَنَعَ كَذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِيْ تَنْقَضِيْ فِيْهَا الصَّلَاةُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى شِقِّهِ مُتَوَرِّكاً ثُمَّ سَلَّمَ .

تخریج الحدیث **صحیح علی شرط مسلم:** سنن ابوداود: 730، 963، سنن ابن ماجه: 862، سنن الترمذی: 304، سنن النسائی: 187/2 . (مسند احمد : 23599)

ترجمة الحديث ''محمد بن عطاء کہتے ہیں: سیّدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ میں موجود تھے، ان میں ایک سیّدنا ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ تھے، سیّدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ لیکن انھوں نے کہا: تم نہ تو ہماری بہ نسبت قدیم صحبت والے ہو اور نہ ہم سے زیادہ آپ کی پیروی کرنے والے ہو۔ تو انہوں نے کہا: کیوں نہیں، (یہ تمہاری بات تو ٹھیک ہے)۔ بہرحال ان لوگوں نے کہہ دیا کہ اچھا بیان کرو۔ سیّدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہوتے اور اپنے ہاتھ اٹھاتے حتی کہ انہیں کندھوں کے برابر کرتے، پھر جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو اپنے ہاتھ اٹھاتے حتی کہ اپنے کندھوں کے برابر کرتے پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع کرتے اور رکوع میں برابر ہو جاتے، نہ اپنا سر زیادہ جھکاتے اور نہ زیادہ بلند کرتے اور اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے، پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر اٹھتے اور برابر ہو جاتے حتی کہ ہر ہڈی سیدھی ہو کر اپنی جگہ پر لوٹ آتی، پھر سجدہ کرتے ہوئے نیچے جاتے اور اللہ اکبر کہتے، پھر اپنے بازو اپنے پیٹ سے دور اور کھول کر رکھتے، اور پاؤں کی انگلیاں (قبلہ کی طرف) موڑ کر رکھتے، پھر (سجدہ سے اٹھ کر) بایاں پاؤں موڑ لیتے اور اس پر بیٹھ جاتے اور برابر ہو جاتے حتی کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر ٹھہر جاتی،، پھر سجدہ کرتے ہوئے نیچے جاتے اور اللہ اکبر کہتے، پھر اپنا پاؤں موڑ لیتے اور اس پر بیٹھ جاتے حتی کہ ہر عضو اپنی جگہ کی طرف لوٹ آتا، پھر اٹھتے تو دوسری رکعت میں اسی طرح کرتے۔ جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور انہیں کندھوں کے برابر کرتے جیسے نماز کے شروع میں کرتے تھے، پھر ایسے ہی کرتے حتی کہ جب وہ آخری رکعت ہوتی جس میں نماز کا اختتام ہوتا تو اپنا بائیاں پاؤں (نیچے سے دائیں طرف) نکالتے اور اپنی سرین پر تورک کی حالت میں بیٹھ جاتے پھر سلام پھیرتے۔

فَصْلٌ مِنْهُ فِیْ حَدِیْثِ الْمُسِیْءِ فِیْ صَلَاتِهٖ

''مُسِیْءُ الصَّلَاۃ'' کی حدیث کے متعلق اسی باب کی ایک فصل

[1521/706]...... عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلُ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ وَقَالَ: ((اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ.)) فَرَجَعَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: فَقَالَ: وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَاأُحْسِنُ غَیْرَ هٰذَا فَعَلِّمْنِیْ، قَالَ: ((إِذَاقُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَیَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِیْ صَلَاتِكَ كُلِّهَا.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 757، 793، صحیح مسلم: 397. (مسند احمد: 9635)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور نماز پڑھی، پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا اور سلام کہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: ''واپس جا کر دوبارہ نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔'' وہ واپس چلا گیا، اس نے تین دفعہ یہی کام کیا، بالآخر اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! میں اس سے بہتر ادا نہیں کر سکتا، اس لیے آپ مجھے سکھا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو اللہ اکبر کہہ پھر جتنا میسر ہو قرآن کی تلاوت کر، پھر رکوع کر حتی کہ رکوع کی حالت میں مطمئن ہو جائے، پھر سجدہ کر حتی کہ سجدہ کی حالت میں مطمئن ہو جائے، جب (رکوع سے) اٹھو تو کھڑے ہو کر برابر ہو جایا کر، پھر سجدہ کر حتی کہ سجدہ کی حالت میں مطمئن ہو جائے، پھر (سجدہ سے) اٹھ کر بیٹھ حتی کہ بیٹھنے کی حالت میں مطمئن ہو جا، پھر اپنی ساری نماز میں اسی طرح کر۔''

بَابُ اِفْتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَالْخُشُوْعِ فِيْهَا

نماز کے افتتاح اور اس میں خشوع کا بیان

[1524/707]...... عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ (وَفِيْ لَفْظٍ) مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الْوُضُوْءُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ.))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 61، 618، سنن ابن ماجہ: 275، سنن الترمذی: 3. (مسند احمد: 1006، 1072)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز کی چابی وضو ہے اور اس کی تحریم اللہ اکبر ہی ہے اور اس کی تحلیل سلام ہی ہے۔'' اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: ''نماز کی چابی وضو اور اس کی تحریم اللہ اکبر ہی کہنا اور اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہی ہے۔''

[1526/708]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هٰهُنَا؟ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ شَيْءٌ مِنْ خُشُوْعِكُمْ وَرُكُوْعِكُمْ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 418، 741، صحیح مسلم: 423. (مسند احمد: 8024)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم میرا قبلہ

یہاں (سامنے کی طرف) سمجھتے ہو؟ (یادرکھو کہ) تمہارے خشوع اور رکوع میں سے کوئی چیز مجھ پر مخفی نہیں ہوتی۔''

[1528/709]...... عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهِ عَنْهُ قَالَ: اِنْتَهَيْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلِصَدْرِهِ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الْمِرْجَلِ .

تخریج الحدیث صحیح علی شرط مسلم: سنن ابوداؤد: 904. (مسند احمد: 16312، 16317)

ترجمة الحديث ''مطرف اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا، جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ ﷺ کے سینے سے ہنڈیا کے ابلنے جیسی آواز آ رہی تھی۔''

[1530/710]...... عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِّي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْ لُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ فِيهِمَا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابوداؤد: 905. (مسند احمد: 17054، 21691)

ترجمة الحديث سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دو رکعتیں پڑھتا ہے اور ان میں وہ غافل نہیں ہوتا تو اللہ اس کے پچھلے سارے گناہ بخش دیتا ہے۔''

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ تَكْبِيْرَةِ الْأُحْرَامِ وَغَيْرِهَا

تکبیر تحریمہ وغیرہ کے وقت رفع الیدین کرنے کا بیان

[1531/711]...... عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَمَنْكِبَيْهِ ، وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ إِذَا قَضٰى قِرَاءَ تَهُ وَأَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ ، وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ وَكَبَّرَ .

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 744، 761، سنن ابن ماجه: 864، سنن الترمذي: 3423. (مسند احمد: 717)

ترجمة الحديث ''سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے، پھر جب اپنی قراءت پوری کرتے اور رکوع کا ارادہ کرتے تو اسی طرح رفع الیدین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو ایسا ہی کرتے۔ آپ ﷺ بیٹھنے کی حالت میں اپنی نماز کی کسی چیز میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے اور جب دو رکعتوں کے بعد

(تیسری رکعت کے لیے) اٹھتے تو اپنے ہاتھ اسی طرح اٹھاتے اور اللہ اکبر کہتے۔‘‘

[1533/712]...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ثَلَاثٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْمَلُ بِهِنَّ قَدْ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ، كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَدًّا إِذَا دَخَلَ فِی الصَّلَاةِ، وَيُكَبِّرُ كُلَّمَا رَكَعَ وَرَفَعَ، وَالسُّكُوْتُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ يَدْعُوْ وَيَسْأَلُ اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ.

تخریج الحدیث صحیح علی شرط الشیخین: سنن ابوداؤد: 753، سنن النسائی: 124/2، سنن الترمذی: 240. (مسند احمد: 9608)

ترجمة الحدیث ’’سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تین چیزیں ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمیشہ ان پر عمل کرتے تھے، لیکن لوگوں نے ان کو ترک کر دیا ہے: جب آپ ﷺ نماز میں داخل ہوتے تو اپنے ہاتھ پھیلا کر اٹھاتے تھے اور رکوع کرتے وقت اور اس سے اٹھتے اللہ اکبر کہتے تھے اور قراءت سے پہلے خاموشی اختیار کرتے، جس میں دعا کرتے اور اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرتے۔‘‘

[1534/713]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِيْنَ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ أَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذٰلِكَ، وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَهُمَا، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ رَفَعَهُمَا، وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِی السُّجُوْدِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 736، 738، صحیح مسلم: 390. (مسند احمد: 4540)

ترجمة الحدیث ’’سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھ اٹھاتے حتی کہ وہ آپ کے کندھوں کے برابر یا اس کے قریب ہوجاتے اور جب رکوع کرتے تو ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ سجدوں میں ایسا نہیں کرتے تھے۔‘‘

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ وَضْعِ الْيُمْنٰى عَلَى الشِّمَالِ

دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اوپر رکھنے کا بیان

[1542/714]...... عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَؤُمُّنَا فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِيْنِهِ، وَكَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ جَانِبَيْهِ جَمِيْعًا عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ.

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن الترمذی: 252، 301. (مسند احمد: 21974)

ترجمة الحدیث قبیصہ بن ہلب اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں

امامت کرواتے تھے، آپ اپنے بائیں ہاتھ کو اپنے دائیں کے ساتھ پکڑتے اور آپ (سلام پھیرنے کے بعد کبھی) دائیں طرف سے پھرتے اور کبھی بائیں طرف سے۔

[1543/715]...... (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاضِعًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ، وَرَأَيْتُهُ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ.

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مصنف ابن ابی شیبة: 390/1، سنن الدارقطنی: 285/1، سنن البیھقی: 29/2. (مسند احمد: 21968)

ترجمۃ الحدیث ''(دوسری سند) وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھے ہوئے دیکھا اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ آپ ﷺ (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) دائیں طرف سے بھی پھرتے تھے اور بائیں طرف سے بھی۔''

[1545/716]...... عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ؓ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعُوا الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ. قَالَ أَبُو حَازِمٍ: وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا يَنْمِي ذٰلِكَ، قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ: يَنْمِي يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 740. (مسند احمد: 22849)

ترجمۃ الحدیث ''سیدنا سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ لوگوں کو نماز میں بائیں ہاتھ پر دایاں ہاتھ رکھنے کا حکم دیا جاتا تھا۔ ابو حازم کہتے ہیں: میں نہیں جانتا مگر وہ اسے منسوب کرتے۔ ابوعبد الرحمٰن کہتے ہیں: یعنی وہ مرفوع بیان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کرتے تھے۔''

[1546/717]...... عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: مَانَسِيتُ مِنَ الْأَشْيَاءِ، مَانَسِيتُ (وَفِي رِوَايَةٍ لَمْ أَنْسَ) أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَاضِعًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ.

تخریج الحدیث حسن: التاریخ الکبیر: 113/7، مصنف ابن ابی شیبة: 390/1، المعجم الکبیر: 3400. (مسند احمد: 16967)

ترجمۃ الحدیث ''سیدنا غضیف بن حارث ؓ کہتے ہیں: (جو کچھ میں نے آپ ﷺ سے سنا یا دیکھا، اس میں سے) کوئی چیز بھی میں نہیں بھولا، میں یہ بات بھی نہیں بھولا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا۔''

بَابُ السَّكَتَاتِ بَعْدَ تَكْبِيْرَةِ الْإِحْرَامِ وَقَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَبَعْدَ قَوْلِهِ وَلَا الضَّآلِّيْنَ وَبَعْدَ السُّوْرَةِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ

تکبیر تحریمہ کے بعد، قراءت سے پہلے، ﴿وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہنے کے بعد اور سورت (کی تلاوت) کے بعد یعنی رکوع سے پہلے سکتوں کا بیان

[1547/718]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ثَنَا يَزِيْدُ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ لَهُ سَكْتَتَانِ، سَكْتَةٌ حِيْنَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ، وَسَكْتَةٌ إِذَا فَرَغَ مِنَ السُّوْرَةِ الثَّانِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ، فَذُكِرَ ذَالِكَ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: كَذَبَ سَمُرَةُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَقَالَ: أَنَا مَا أَحْفَظُهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ) فَكَتَبَ فِيْ ذٰلِكَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ إِلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَقَالَ: صَدَقَ سَمُرَةُ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 778، 779، سنن ابن ماجہ: 844، سنن الترمذی: 251. (مسند احمد: 20266)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو سکتے کرتے تھے: ایک سکتہ، جب نماز شروع کرتے اور دوسرا، جب رکوع کرنے سے پہلے دوسری سورت کی تلاوت مکمل کرتے۔ بعد میں جب یہ حدیث سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کی گئی تو انہوں نے کہا: سمرۃ نے غلط بیانی کی ہے اور ایک روایت کے مطابق انھوں نے کہا: مجھے تو رسول اللہ ﷺ سے ایسی بات یاد نہیں ہے، پھر انھوں نے اس کے متعلق سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا، جو مدینہ میں تھے، انہوں نے جواب دیا کہ سیّدنا سمرہ رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے۔''

[1550/719]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ، فَقُلْتُ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ أَرَأَيْتَ إِسْكَاتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ أَخْبِرْنِيْ مَاهُوَ؟ قَالَ: ((أَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَالثَّوْبِ الْأَبْيَضِ مِنَ الدَّنَسِ، قَالَ جَرِيْرٌ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ.)).

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 744، صحیح مسلم: 598. (مسند احمد: 7164)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے اللہ اکبر کہتے تو

آپ تکبیر اور قراءت کے درمیان خاموش رہتے، میں نے پوچھا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ تکبیر اور قراءت کے درمیان اپنی خاموشی کے بارے میں تو مجھے بتلا دیں، اس کی کیا حقیقت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں یہ دعا پڑھتا ہوں: دعا کا ترجمہ: اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری ڈال دے، جیسے تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری رکھی ہے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جیسے سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں سے دھوڈال۔

بَابٌ فِیْ دُعَاءِ الْاِفْتِتَاحِ وَالتَّعَوُّذِ قَبْلَ الْقِرَاءَ ةِ

دعائے استفتاح اور قراءت سے پہلے تعوذ کا بیان

[1554/720]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ قَالَ رَجُلٌ فِي الْقَوْمِ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيْلًا۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ الْقَائِلُ كَذَا وَكَذَا؟)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((عَجِبْتُ لَهَا، فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ.)) قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ذٰلِكَ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 601. (مسند احمد: 4627)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، اچانک ایک آدمی نے یہ کلمات کہے: ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّأَصِيْلاً.'' (اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا۔ ساری تعریف اس کی ہے، جو بہت زیادہ ہے۔ وہ پاک ہے، صبح و شام ہم اس کی پاکی بیان کرتے ہیں۔) رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''یہ الفاظ کہنے والا کون تھا؟'' ایک آدمی نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! میں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ان کلمات پر بڑا تعجب ہوا کہ ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے ہیں۔'' ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے میں نے ان کلمات کو ترک نہیں کیا۔

[1555/721]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَخَلَ الصَّلَاةَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَسَبَّحَ وَدَعَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَائِلُهُنَّ؟)) فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَقَدْ رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ تَلَقّٰى بِهٖ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.))

تخریج الحدیث حسن: مسند البزار: 524. (مسند احمد: 6632)

ترجمة الحديث ''سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ایک دن نماز میں داخل ہوا اور اس نے یہ کلمات کہے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ" اور مزید تسبیح بیان کی اور دعا کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کلمات پڑھنے والا کون شخص تھا؟'' اس نے کہا: میں تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ایک دوسرے کو یہ کلمات لیتے دیتے ہوئے (جا رہے تھے)۔

[1557/722]...... عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ، فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ الْقَائِلُ؟)) قَالَ الرَّجُلُ: أَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا أَرَدْتُ إِلَّا الْخَيْرَ، فَقَالَ: ((لَقَدْ فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَلَمْ يُنَهْنِهَا دُوْنَ الْعَرْشِ.))

تخریج الحدیث صحیح لغیره: سنن ابن ماجه: 3802، سنن النسائی: 145/2. (مسند احمد: 18860)

ترجمة الحديث ''سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، ایک آدمی نے کہا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ." (ساری تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، جو بہت زیادہ، پاکیزہ اور بابرکت ہے۔) ۔جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھ لی تو پوچھا: ''یہ کلمات کہنے والا کون ہے؟'' اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ہوں اور میرا ارادہ صرف خیر کا تھا۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً ان (کلمات) کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے اور کسی چیز نے عرش سے پہلے ان کو نہیں روکا۔''

[1558/723]...... عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا كَبَّرَ اسْتَفْتَحَ ثُمَّ قَالَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُوْلُ): ((وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذَالِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، قَالَ أَبُو النَّضْرِ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ، أَللّٰهُمَّ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ) رَبِّيْ وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوبِيْ جَمِيْعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ تَبَارَكْتَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ) وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ.)) وَكَانَ إِذَارَفَعَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعِظَامِيْ وَعَصَبِيْ.)) وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ

مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.)) وَإِذَا سَجَدَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِيْ خَلَقَهُ فَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُوْرَةً فَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ، فَإِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَاأَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 771. (مسند احمد: 729)

ترجمة الحديث ''سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو (نماز) شروع کرتے پھر کہتے (اور ایک روایت میں ہے: جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے پھر کہتے: ''وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.'' ابونضر کہتے ہیں: ''وَأَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.'' اور ایک روایت میں ہے: ''اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّيْ وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ تَبَارَكْتَ.'' اور ایک روایت میں ہے: ''لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ) وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ.''

اس دعا کا ترجمہ: میں نے اس ذات کے لیے اپنا چہرہ متوجہ کیا، جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اس حال میں کہ میں یکسو مسلمان ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ یقیناً میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اس اللہ کے لیے ہے، جو جہانوں کا پروردگار ہے، اور جس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی چیز کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ ابونضر کے الفاظ یہ ہیں: اور میں پہلا مسلمان ہوں، اے اللہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: اے اللہ تو ہی بادشاہ ہے، تیرے علاوہ کوئی الہ نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور میں نے اپنے گناہ کا اعتراف کیا ہے اس لیے تو میرے سارے گناہ بخش دے، تیرے علاوہ گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا اور اچھے اخلاق کی طرف میری راہنمائی فرما، تیرے علاوہ اچھے اخلاق کی طرف کوئی رہنمائی نہیں کرتا اور مجھ سے برے اخلاق دور کر دے، تیرے علاوہ کوئی بھی برے اخلاق کو مجھ سے دور نہیں کر سکتا، تو بابرکت ہے، اور ایک

روایت کے الفاظ یہ ہیں: میں تیرے لیے حاضر ہوں اور تیرا تابع فرمان ہوں، خیر ساری کی ساری تیرے ہاتھوں میں ہے اور شر تیری طرف نہیں ہے، میں تیرے ساتھ اور تیری طرف ہوں (یعنی مجھے توفیق دینے والا بھی تو ہے اور میری پناہ بھی تیری طرف ہے) تو بابرکت اور بلند ہے، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں۔ اور جب رکوع کرتے تو کہتے: "اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعِظَامِيْ وَعَصَبِيْ." ''اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا، تیرے ساتھ ایمان لایا، تیرے لیے ہی مسلمان ہوا، تیرے لیے عاجزی کر رہے ہیں میرا کان، میری نظر، میرا مغز، میری ہڈیاں اور میرا پٹھا۔'' اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو کہتے: "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ." ''اللہ نے اس کو سن لیا جس نے اس کی تعریف کی، اے ہمارے رب! تیرے لیے ہی تعریف ہے، آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے (درمیان والا خلا) بھرنے کے برابر اور ان کے بعد جس کو تو چاہے اس کے بھرنے کے برابر۔'' اور جب سجدہ کرتے تو کہتے: "اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ فَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُوَرَهُ فَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ." ''اے اللہ! میں نے تیرے لیے ہی سجدہ کیا، تیرے ساتھ ایمان لایا، تیرے لیے مسلمان ہوا، میرے چہرے نے اس کے لیے سجدہ کیا ہے، جس نے اسے پیدا کر کے اس کی شکل بنائی اور اس کی شکل کو خوبصورت بنایا اور اس کے کان اور نظر کو کھولا، بابرکت ہے وہ اللہ جو بنانے والوں میں سب سے اچھا ہے۔'' پھر جب نماز سے سلام پھیرتے تو کہتے: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ." ''اے اللہ! میرے لیے بخش دے میرے اگلے پچھلے، ظاہر و پوشیدہ گناہوں کو اور جو میں نے زیادتی کی اور جو میرے گناہ تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے (وہ بھی بخش دے)، تو ہی (لوگوں کو اپنی بارگاہِ عالیہ میں) آگے کرنے والا اور (اپنی بارگاہِ عالیہ سے) پیچھے کرنے والا ہے، تو ہی معبود برحق ہے۔''

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْبَسْمَلَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتے وقت ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ (پڑھنے) کا بیان

[1561/724]...... وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهِ عَنْهُ فِيْ رِوَايَةٍ أُخْرٰى: قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَخَلْفَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهِ عَنْهُمْ وَكَانُوْا لَا يَجْهَرُوْنَ بِـ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾.

تخریج الحدیث صحیح علی شرط الشیخین: صحیح ابن خزیمۃ: 495، سنن الدارقطنی: 315/1، صحیح مسلم: 399. (مسند احمد: 12810، 12845)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیّدنا ابو بکر، سیّدنا عمر اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے، وہ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ کو جہراً نہیں پڑھتے تھے۔''

[1562/725]...... وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَكَانُوْا يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِـ ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ لَا يَذْكُرُوْنَ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ فِي أَوَّلِ الْقِرَاءَةِ وَلَا فِي آخِرِهَا.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 399. (مسند احمد: 13337)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیّدنا ابو بکر، سیّدنا عمر اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے، وہ قراءت ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ سے شروع کرتے تھے، وہ نہ تو قراءت کے شروع میں ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ کو ذکر کرتے اور نہ اس کے آخر میں۔''

[1563/726]...... عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَخَلْفَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ بِـ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾۔ قَالَ شُعْبَةُ: قُلْتُ لِقَتَادَةَ: أَسَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ نَحْنُ سَأَلْنَاهُ عَنْهُ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 399. (مسند احمد: 13957)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیّدنا ابو بکر، سیّدنا عمر اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہم کی اقتدا میں نماز پڑھی، وہ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ سے نہیں شروع کرتے تھے۔ شعبہ کہتے ہیں: میں نے قتادہ سے پوچھا: کیا تو نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! ہم نے اُن سے اِس کے متعلق سوال کیا تھا۔''

[1565/727]...... عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَسْتَفْتِحُ الْقِرَاءَةَ بِـ ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔﴾

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 498، سنن ابوداؤد: 783، سنن ابن ماجہ: 812، 869. (مسند

احمد: 24030، 24791)

ترجمة الحديث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ سے قراءت شروع کرتے تھے۔''

[1566/728]...... عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: كَانَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ آيَةً آيَةً، ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾

تخريج الحديث صحیح لغیرہ: سنن ابوداؤد: 4001، سنن الترمذی: 2927. (مسند احمد: 26583)

ترجمة الحديث ''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ان سے رسول اللہ ﷺ کی قراءت کے بارے میں سوال کیا گیا، تو انہوں نے جواب دیا: آپ ﷺ الگ الگ اور ایک ایک آیت کر کے تلاوت کرتے تھے: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾۔''

بَابُ تَفْسِيْرِ سُوْرَةِ الْفَاتِحَةِ وَحُجَّةِ مَنْ قَالَ إِنَّ الْبَسْمَلَةَ لَيْسَتْ آيَةً مِّنْهَا

سورۃ الفاتحہ کی تفسیر اور اس کی دلیل جس کا یہ خیال ہے کہ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ فاتحہ کی آیت نہیں ہے

[1567/729]...... عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ (وَفِي رِوَايَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ) فَهِيَ خِدَاجٌ، هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ.)) قَالَ أَبُو السَّائِبِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: إِنِّي أَكُوْنُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ، قَالَ أَبُو السَّائِبِ: فَغَمَزَ أَبُوهُرَيْرَةَ ذِرَاعِي، فَقَالَ: يَافَارِسِيُّ! اقْرَأْهَا فِي نَفْسِكَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ.)) قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اقْرَءُوْا يَقُوْلُ فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: حَمِدَنِي عَبْدِي، وَيَقُوْلُ الْعَبْدُ: ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي، فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: مَجَّدَنِي عَبْدِي، وَقَالَ: هٰذِهِ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي، يَقُوْلُ الْعَبْدُ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ قَالَ: أَجِدُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، قَالَ يَقُوْلُ عَبْدِي:

﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: هٰذَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ .)) .

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 395. (مسند احمد: 7836)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے نماز پڑھی اور اس میں اس نے ام القرآن یعنی سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی تو وہ نماز ناقص ہے، ناقص ہے، نامکمل ہے۔'' ابولسائب نے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: بسا اوقات میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں، (تو اس وقت میں فاتحہ کی تلاوت کیسے کروں)؟ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیتے ہوئے میرے بازو کو دبایا اور کہا: اے فارسی! اسے اپنے دل میں پڑھ لیا کر، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ کہتا ہے: میں نے نماز (یعنی سورۂ فاتحہ) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کیا ہے، اس کا نصف میرے لیے ہے اور نصف میرے بندے کے لیے، اور میرے بندے کے لیے وہ ہے جو وہ سوال کرے۔'' سیّدنا اُبو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فاتحہ پڑھو، جب بندہ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ پڑھتا ہے تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی ہے۔ جب بندہ ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا بیان کی، جب بندہ ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ پڑھتا ہے تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری شان بیان کی۔ اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے: یہ (اگلی آیت) میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے، جب بندہ کہتا ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے: میں اس (آیت کے دوسرے جملے کو) اپنے بندے کے لیے پاتا ہوں اور میرے بندے کے لیے وہ ہے جو اس نے سوال کیا، جب بندہ کہتا ہے: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے وہ ہے جو اس نے سوال کیا ہے۔''

[1568/730]...... (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ) وَفِيْهِ: ((أَيُّمَا صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِیَ خِدَاجٌ ثُمَّ هِیَ خِدَاجٌ ثُمَّ هِیَ خِدَاجٌ)) وَفِيْهِ: ((فَإِذَا قَالَ ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ قَالَ: فَوَّضَ إِلَیَّ عَبْدِیْ۔ فَإِذَا قَالَ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ قَالَ: فَهٰذِهِ بَيْنِیْ وَبَيْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَاسَأَلَ، وَقَالَ مَرَّةً: مَاسَأَلَنِیْ، فَيَسْأَلُهُ عَبْدُهُ ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ قَالَ: هٰذَا لِعَبْدِیْ، لَكَ مَاسَأَلْتَ، وَقَالَ مَرَّةً وَلِعَبْدِیْ مَاسَأَلَنِیْ .)) .

تخریج الحدیث: صحیح مسلم: 395. (مسند احمد: 7291)

ترجمۃ الحدیث: (دوسری سند) اس میں ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نماز میں بھی سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی جاتی تو وہ ناقص ہے، پھر وہ ناقص ہے، پھر وہ ناقص ہے۔'' اور اس روایت میں (یہ بھی) ہے: ''جب بندہ ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ پڑھتا ہے تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے (معاملہ) میرے سپرد کر دیا ہے۔ جب بندہ پڑھتا ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ تو میرے اور میرے بندے کے درمیان (معاہدہ) ہے اور بندے کے لیے وہ ہے جو اس نے مجھ سے سوال کیا۔'' پھر بندہ سوال کرتے ہوئے کہتا ہے: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے بندے کے لیے ہے، (بندے!) تیرے لیے وہ ہے جو تو نے سوال کیا ہے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''اور میرے بندے کے لیے وہ ہے جو اس نے مجھ سے سوال کیا۔''

بَابُ وُجُوْبِ قِرَاءَ ةِ الْفَاتِحَةِ

فاتحہ پڑھنے کے وجوب کا بیان

[1569/731]...... عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهِ عَنْهُ رِوَايَةً يَبْلُغُ بِهَا النَّبِيَّ ﷺ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.))

تخریج الحدیث: صحیح البخاری: 756، صحیح مسلم: 394، سنن ابوداؤد: 822، سنن ابن ماجہ: 837، سنن الترمذی: 247، سنن النسائی: 137/2. (مسند احمد: 22677)

ترجمۃ الحدیث: سیّدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سورۂ فاتحہ نہ پڑھی اس کی کوئی نماز نہیں۔''

[1570/732]...... (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَصَاعِدًا.

تخریج الحدیث: صحیح مسلم: 294، سنن ابوداؤد: 822، و لم یتفرد الزھری فی زیادۃ لفظۃ "فصاعدا" بل ھو متابع، وانظر الحدیث بالطریق الاول. (مسند احمد: 22749)

ترجمۃ الحدیث: ''(دوسری سند) وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی کوئی نماز نہیں، جس نے ام القرآن کی تلاوت نہ کی اور اس سے زیادہ بھی۔''

[1571/733]...... عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَا يَقْرَأُ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ .))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابن ماجه: 840، القراءة خلف الامام: 9، القراءة خلف الامام للبیهقی: 89، 90. (مسند احمد: 25099، 26356)

ترجمة الحدیث ''زوجہ رسول سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص ایسی نماز پڑھے، جس میں وہ ام القرآن کی تلاوت نہ کرے تو وہ نماز ناقص ہوگی۔''

[1572/734]...... عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْغَدَاةِ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((إِنِّيْ لَأَرَاكُمْ تَقْرَءُ وْنَ وَرَاءَ إِمَامِكُمْ؟)) قُلْنَا: نَعَمْ وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا لَنَفْعَلُ هٰذَا۔ قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِهَا .)).

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابوداؤد: 823، سنن الترمذی: 311، صحیح ابن خزیمة: 1581، صحیح ابن حبان: 1792، سنن الدار قطنی: 319/1، القراءة خلف الامام للبیهقی: 109، 111. (مسند احمد: 22671، 22694)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز فجر پڑھائی، آپ پر قراءت بوجھل ہوگئی، اس لیے آپ ﷺ نے فارغ ہوکر پوچھا: ''میرا خیال ہے کہ تم اپنے امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو؟'' ہم نے کہا: جی ہاں! اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! بلا شک و شبہ ہم ایسا کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسے نہ کیا کرو (یعنی میرے پیچھے نہ پڑھا کرو) سوائے سورۂ فاتحہ کے، کیونکہ جس نے اس کی تلاوت نہ کی، اس کی کوئی نماز نہیں۔''

[1573/735]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيْهَا فَهِيَ خِدَاجٌ ثُمَّ هِيَ خِدَاجٌ ثُمَّ هِيَ خِدَاجٌ .))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابن ماجه: 841، القراءة خلف الامام للبخاری: 10، القراءة خلف الامام للبیهقی: 96. (مسند احمد: 6903، 7016)

ترجمة الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر وہ نماز جس میں قراءت نہ کی جائے، وہ ناقص ہے، پھر وہ ناقص ہے، پھر وہ ناقص ہے۔''

[1574/736]...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ یَخْرُجَ فَیُنَادِیَ أَنْ ((لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ.))

تخریج الحدیث صحیح لغیره: سنن ابوداؤد: 820، القراءة خلف الامام للبخاری: 7، القراءة خلف الامام للبیهقی: 41، مستدرك الحاكم: 239/1، صحیح ابن حبان: 1791. (مسند احمد: 9529)

ترجمة الحدیث ''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ وہ باہر نکل کر یہ اعلان کریں کہ ''کوئی نماز نہیں ہے، مگر فاتحہ شریف کے ساتھ اور اس سے زیادہ بھی۔''

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ قِرَاءَةِ الْمَأْمُوْمِ وَاِنْصَاتِهٖ اِذَا سَمِعَ اِمَامَهٗ

مقتدی کی قراءت اور جب اپنے امام کو سنے تو اس کے خاموش ہونے کا بیان

[1577/737]...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهِ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَأَذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 604، سنن ابن ماجه: 846، سنن النسائی: 141/2، القراءة خلف الامام للبخاری تعلیقا: 265، القراءة خلف الامام للبیهقی: 311. (مسند احمد: 8889)

ترجمة الحدیث ''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امام صرف اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔''

[1581/738]...... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِی عَائِشَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَالْإِمَامُ یَقْرَأُ؟)) قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا لَنَفْعَلُ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوْا، إِلَّا أَنْ یَقْرَأَ أَحَدُكُمْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ أَوْقَالَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ.))

تخریج الحدیث صحیح: مصنف عبد الرزاق: 2766، سنن البیهقی: 126/2، القراءة خلف الامام للبخاری: 67، التاریخ الكبیر: 207/1، سنن للبیهقی: 166/2، القراءة: 149، 150، شرح مشكل الطحاوی: 218/1، صحیح ابن حبان: 1844. (مسند احمد: 18070)

ترجمة الحدیث ''محمد بن ابی عائشہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں: انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''شاید امام پڑھ رہا ہوتا ہے تو تم امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو؟'' وہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! ہم تو ضرور (قراءت) کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک ام القرآن'' یا

فرمایا: ''فاتحۃ الکتاب کے پڑھنے کے علاوہ (قراءت نہ کرو)۔''

[1583/739]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ (بْنِ مَسْعُودٍ) رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانُوْا يَقْرَءُ وْنَ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((خَلَطْتُّمْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ .)) .

تخریج الحدیث حسن: مسند البزار: 488، مسند ابویعلی: 5006، القراء ۃ خلف الامام للبخاری: 254، سنن الدارقطنی: 341/1، خلف الإمام القراء ۃ للبیہقی: 449. (مسند احمد: 4309)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: لوگ نبی کریم ﷺ کے پیچھے قراءت کرتے تھے، آپ ﷺ نے ان کو فرمایا: ''تم نے مجھ پر قرآن کو خلط ملط کر دیا ہے۔''

[1584/740]...... عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاالدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: أَفِيْ كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَ ةٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ .)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَ نْصَارِ: وَجَبَتْ هٰذِهِ، فَالْتَفَتَ إِلَيَّ أَبُوْ الدَّرْدَاءِ وَكُنْتُ أَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْهُ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِيْ مَا أَرَى الْإِمَامَ إِذَا أَمَّ الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ .

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 142/2، القراء ۃ خلف الامام للبخاری: 17، 294، سنن الدارقطنی: ١/ 332. (مسند احمد: 27530)

ترجمۃ الحدیث ''کثیر بن مرۃ حضرمی کہتے ہیں: سیّدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کیا ہر نماز میں قراءت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں'' ایک انصاری آدمی کہنے لگا: اب یہ (قراءت تو) واجب ہوگئی ہے۔ لیکن سیّدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے، جبکہ میں لوگوں میں سب سے زیادہ ان کے قریب تھا اور کہا: میرے بھتیجے! میرا خیال تو یہ ہے کہ جب امام لوگوں کی امامت کرواتا ہے تو (قراءت میں بھی) وہی ان کو کفایت کرتا ہے۔''

[1585/741]...... عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى، فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ: ((أَيُّكُمْ قَرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى؟)) فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا، قَالَ: ((قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 398. (مسند احمد: 19815)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز ظہر پڑھائی، ایک آدمی نے آپ کے پیچھے ''سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى .'' سورت کی تلاوت کی، جب آپ ﷺ نے نماز پڑھ لی

تو پوچھا: ''تم میں سے کس نے ''سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰی .'' پڑھی ہے؟'' اس آدمی نے کہا: میں نے (پڑھی ہے)، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے پہچان لیا تھا کہ تم میں سے کسی نے مجھ پر اس (کی قراءت) کو الجھا دیا ہے۔''

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا هُوَسه عَلٰى مُصَلٍّ آخَرَ

نماز میں بلند آواز سے قراءت کرنے کی ممانعت، جب وہ دوسرے نمازی پر گڈ مڈ کر رہا ہو

[1586/742]...... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ صَوْتَهُ بِالْقِرَاءَةِ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَبَعْدَهَا يُغَلِّطُ أَصْحَابَهُ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ .

تخریج الحدیث حسن لغيره: مسند ابويعلى: 497. (مسند احمد: 663)

ترجمة الحديث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ آدمی عشاء سے پہلے اور اس کے بعد بلند آواز سے قراءت کرے اور نماز پڑھنے والے ساتھیوں کو غلطیوں میں ڈال دے۔

[1588/743]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِعْتَكَفَ وَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: ((أَمَا إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ يُنَاجِيْ رَبَّهُ فَلْيَعْلَمْ أَحَدُكُمْ مَا يُنَاجِيْ رَبَّهُ وَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ))

تخریج الحدیث صحيح: المعجم الكبير: 13572، مصنف ابن ابى شيبة: 488/2، مسند البزار: 726، صحيح ابن خزيمة: 2237. (مسند احمد: 4928، 5349)

ترجمة الحديث سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے اور لوگوں کو ایک خطبہ دیا، جس میں یہ بھی فرمایا: ''خبردار! یقیناً جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے، اس لیے اسے چاہیے کہ وہ اس سرگوشی (کے کلمات) کو سمجھے جو وہ اپنے رب سے کر رہا ہوتا ہے، اور (یہ بھی یاد رکھو کہ) کوئی بھی نماز میں قراءت کی آواز کو دوسروں پر بلند نہ کرے۔''

[1590/744]...... عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعَهُمْ يَجْهَرُوْنَ بِالْقِرَاءَةِ وَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ لَهُمْ فَكَشَفَ السُّتُوْرَ وَقَالَ: ((أَلَا إِنَّ كُلَّكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهُ فَلَا يُؤْذِيَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَلَا يَرْفَعَنَّ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ بِالْقِرَاءَةِ أَوْقَالَ فِي الصَّلَاةِ))

تخریج الحدیث صحيح على شرط الشيخين: سنن ابوداؤد: 1332. (مسند احمد: 11896)

ترجمة الحديث سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اعتکاف میں تھے، آپ ﷺ

نے لوگوں کو سنا کہ وہ بلند آواز سے قراءت کر رہے تھے، جبکہ وہ ایک خیمے میں تھے، آپ نے پردے ہٹائے اور فرمایا: ’’خبردار! یقیناً تم میں سے ہر شخص اپنے رب سے سرگوشی کرنے والا ہے، اس لیے کوئی کسی کو تکلیف نہ دے اور کوئی بھی دوسرے کے پاس نماز میں بلند آواز سے قراءت نہ کرے۔‘‘

[1591/745]...... عَنِ الْبَيَاضِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَقَدْ عَلَتْ أَصْوَاتُهُمْ بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ: ((إِنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِي رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيَنْظُرْ مَا يُنَاجِيْهِ، وَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ بِالْقُرْآنِ۔))

تخریج الحدیث صحیح: المؤطا: 80/1، سنن الکبری للنسائی: 3364، سنن البیہقی: 11/3، مصنف عبد الرزاق: 4217. (مسند احمد: 19022)

ترجمة الحديث سیدنا بیاضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لائے، جبکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ان کی آوازیں قراءت کے ساتھ بلند ہو رہی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’یقیناً نمازی اپنے رب تعالیٰ سے سرگوشی کرتا ہے، اس لیے وہ اس ذات سے جو سرگوشی کر رہا ہوتا ہے اس میں غور کرے اور کوئی بھی کسی پر باآواز بلند قرآن کی تلاوت نہ کرے۔‘‘

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّأْمِيْنِ وَالْجَهْرِ بِهِ فِي الْقِرَاءَةِ وَإِخْفَائِهِ

آمین کہنے اور قراءت میں اسے بلند آواز یا آہستہ کہنے کا بیان

[1592/746]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ فَقُوْلُوْا آمِيْنَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَقُوْلُوْنَ آمِيْنَ، وَإِنَّ الْإِمَامَ يَقُوْلُ آمِيْنَ، فَمَنْ وَّافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔)).

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 780، صحیح مسلم: 410. (مسند احمد: 7187، 9921)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ کہے تو تم آمین کہو، کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے تو جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہو گیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔‘‘

[1593/747]...... وَعَنْهُ أَيْضًا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوْا فَإِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 780، صحیح مسلم: 410. (مسند احمد: 9921)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب قراءت کرنے والا (امام) آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافقت کر گئی تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

[1595/748]...... عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ قَرَأَ ﴿وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ فَقَالَ آمِيْنَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ ﷺ .

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 932، 933، سنن الترمذی: 248، 249، مصنف ابن ابی شیبة: 425/2، سنن الدارقطنی: 333/1، سنن البیہقی: 57/2. (مسند احمد: 18842)

ترجمة الحدیث سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سنا کہ جب نبی کریم ﷺ نے ﴿وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ پڑھا تو آمین کہا اور اس (آمین) کے ساتھ اپنی آواز کو لمبا کرتے تھے۔

بَابُ حُكْمِ مَنْ لَّمْ يُحْسِنْ فَرْضَةَ الْقِرَاءَةِ

اس شخص کے حکم کا بیان جو قراءت کا فریضہ اچھی طرح ادا نہیں کر سکتا

[1597/749]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِىْ أَوْفٰى رَضِىَ اللّٰهِ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّىْ لَا أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَمُرْنِىْ بِمَا يُجْزِئُنِىْ مِنْهُ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ : ((قُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔)) قَالَ: فَقَالَهَا الرَّجُلُ وَقَبَضَ كَفَّهُ وَعَدَّ خَمْسًا مَعَ إِبْهَامِهِ ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا لِلّٰهِ تَعَالٰى فَمَا لِنَفْسِىْ؟ قَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ وَارْحَمْنِىْ وَعَافِنِىْ وَاهْدِنِىْ وَارْزُقْنِىْ۔)) قَالَ: فَقَالَهَا وَقَبَضَ عَلٰى كَفِّهِ الْأُخْرٰى وَعَدَّ خَمْسًا مَعَ إِبْهَامِهِ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ وَقَدْ قَبَضَ كَفَّيْهِ جَمِيْعًا ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَقَدْ مَلَأَ كَفَّيْهِ مِنَ الْخَيْرِ .

تخریج الحدیث حسن بطرقه: سنن ابوداؤد: 832، مسند الطیالسی: 813. (مسند احمد: 19110، 19409)

ترجمة الحدیث سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں قرآن نہیں پڑھ سکتا، اس لیے آپ مجھے ایسی چیز کا حکم فرمائیں جو مجھے اس سے کفایت

کرے۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''تو یہ کہہ لیا کر: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔'' (سب تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ پاک ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، گناہ سے بچنے کی کوئی طاقت نہیں اور نہ ہی نیکی کرنے کی کوئی قوت ہے مگر اللہ (کی مدد) کے ساتھ) اس آدمی نے یہ کلمات کہے اور اپنی ہتھیلی بند کر لی، کیونکہ اس نے ان کلمات کو انگوٹھے سمیت پانچ تک شمار کیا تھا، پھر وہ کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! یہ (کلمات) تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، میرے اپنے لیے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تو (اپنے لیے) یہ کہہ لیا کر: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔'' (اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت دے، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما) اس نے یہ (کلمات) کہے اور اپنی دوسری ہتھیلی کو بھی بند کر دیا اور اپنے انگوٹھے سمیت پانچ تک شمار کیا، پھر وہ آدمی چلا گیا، جبکہ اس نے دونوں ہتھیلیاں بند کی ہوئی تھیں، آپ ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: ''یقیناً اس نے اپنی دونوں ہتھیلیاں خیر سے بھر لی ہیں۔''

بَابُ قِرَاءَ ةِ السُّوْرَةِ بَعْدَ الْفَاتِحَةِ فِی الْاُوْلَیَیْنِ وَهَلْ تُسَنُّ قِرَاءَ تُهَا فِی الْاُخْرَیَیْنِ اَمْ لَا

پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ کے بعد سورت پڑھنے اور دوسری دو رکعتوں میں اس کا پڑھنا مسنون ہونے یا نہ ہونے کا بیان

[1598/750]...... عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ ؓ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ بِنَا فَيَقْرَأُ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ لْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا (زَادَ فِیْ رِوَايَةٍ وَيَقْرَأُ فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُ خْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ) وَكَانَ يُطَوِّلُ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی مِنَ الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ فِی الثَّانِيَةِ وَكَذَافِی الصُّبْحِ .

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 451. (مسند احمد: 19418)

ترجمة الحديث سیدنا ابو قتادہ ؓ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے اور ظہر وعصر میں پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور مزید دو سورتوں کی تلاوت کرتے اور بسا اوقات ہمیں کوئی آیت بھی سنا دیتے تھے، ایک روایت میں ہے: دوسری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھتے اور ظہر کی پہلی رکعت میں (قراءت کو) لمبا کرتے اور دوسری میں مختصر کرتے اور نماز فجر میں بھی ایسے ہی کرتے۔

[1599/751]...... عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِیِّ ؓ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْمُ فِی الظُّهْرِ فِی

الـرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ قِرَاءَةِ ثَلَاثِيْنَ آيَةً وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ قِرَاءَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً وَ كَانَ يَقُوْمُ فِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ قِرَاءَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً ، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ نِصْفِ ذٰلِكَ .

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 452. (مسند احمد: 11802)

ترجمة الحديث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں تیس تیس آیتوں کے اور دوسری دو رکعتوں میں پندرہ پندرہ آیتوں کے بقدر تلاوت کرتے اور نماز عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں پندرہ پندرہ آیتوں کے بقدر اور دوسری دو رکعتوں میں اس سے نصف کے بقدر تلاوت کرتے تھے۔

[1600/752]...... وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ: أَمَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ .

تخریج الحدیث **صحیح علی شرط مسلم:** سنن ابوداؤد: 818، سنن الترمذی: 238، سنن ابن ماجه: 839، القراءة خلف الامام للبخاری : 16. (مسند احمد: 10998)

ترجمة الحديث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سورۂ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا اور مزید جو آسان لگے۔

[1601/753]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَكَا أَهْلُ الْكُوْفَةِ سَعْدًا (يَعْنِي ابْنَ أَبِي وَقَّاصٍ) إِلَى عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَقَالُوْا: لَا يُحْسِنُ يُصَلِّيْ ، قَالَ: فَسَأَلَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ إِنِّيْ أُصَلِّيْ بِهِمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَرْكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ، وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ ، قَالَ: ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 755، 758، صحیح مسلم: 453. (مسند احمد: 1518)

ترجمة الحديث سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اہل کوفہ نے سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس شکایت کی، انھوں نے کہا: یہ اچھے انداز میں نماز نہیں پڑھاتا۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: میں تو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی طرح کی نماز پڑھاتا ہوں، پہلی دو رکعات میں لمبا قیام کرتا ہو اور دوسری دو میں مختصر کرتا ہوں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اَبو اسحاق! تیرے بارے میرا یہی خیال تھا۔

بَابُ قِرَاءَةِ سُوْرَتَيْنِ اَوْ اَكْثَرَ فِيْ رَكْعَةٍ، وَقِرَاءَةِ بَعْضِ سُوْرَةٍ وَجَوَازِ تَكَرُّرِ السُّوْرَةِ أَوِ الْآيَاتِ فِيْ رَكْعَةٍ

ایک رکعت میں دو یا زائد سورتیں یا ایک سورت کا بعض حصہ تلاوت کرنے اور ایک سورت یا بعض آیات کو تکرار کے ساتھ تلاوت کرنے کا بیان

[1604/754]...... عَنْ نَافِعٍ قَالَ: رُبَّمَا أَمَّنَا ابْنُ عُمَرَ بِالسُّورَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فِي الْفَرِيْضَةِ .

تخریج الحدیث صحیح علی شرط الشیخین: شرح مشکل الآثار الطحاوی: 348/1. (مسند احمد: 4610).

ترجمة الحديث نافع کہتے ہیں: بسا اوقات سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرضی نماز میں ہماری امامت کرواتے ہوئے دو یا زائد سورتیں جمع کر لیتے تھے۔

[1605/755]...... عَنْ نَهِيْكِ بْنِ سِنَانِ السَّلَمِيِّ أَنَّهُ أَتَى عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِي رَكْعَةٍ، فَقَالَ: هَذًّا مِثْلَ هَذِّ الشِّعْرِ أَوْنَثْرًا مِثْلَ نَثْرِ الدَّقَلِ، إِنَّمَا فُصِّلَ لِتُفَصِّلُوا، لَقَدْ عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً، الرَّحْمٰنَ وَالنَّجْمَ عَلٰى تَأْلِيفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كُلَّ سُوْرَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ، وَذَكَرَ الدُّخَانَ وَعَمَّ يَتَسَاءَ لُوْنَ فِي رَكْعَةٍ .

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: صحیح البخاری: 4996، صحیح مسلم: 822. (مسند احمد: 3607، 3958)

ترجمة الحديث نہیک بن سنان سلمی کہتے ہیں: میں سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: میں نے رات کو ایک رکعت میں مفصل سورتوں کی تلاوت کی ہے، انہوں نے کہا: شعروں کو پڑھنے کی طرح یا ردی کھجوروں کو بکھیرنے کی طرح تیزی تیزی سے پڑھا ہوگا۔ قرآن کو تو اس لیے مفصل بیان کیا گیا کہ تم بھی اس کے الفاظ کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ یقیناً میں اُن ملتی جلتی بیس سورتوں کو جانتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جن کو ملا کر پڑھتے تھے۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تالیف کے مطابق سورۂ رحمٰن اور سورۂ نجم ایک رکعت میں، پھر سورۂ دخان اور سورۂ ﴿عَمَّ يَتَسَاءَ لُوْنَ﴾ کا ایک رکعت میں پڑھنے کا ذکر کیا۔

[1608/756]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ

أَنْ يَـجِـدَ ثَلاثَ خَـلِـفَـاتٍ عِـظَامٍ سِمَانٍ؟)) قَالَ: قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: ((فَثَلاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ فِي الصَّلَاةِ خَيْرٌ لَهُ مِنْهُنَّ۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 802. (مسند احمد: 10016)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ جب وہ گھر لوٹے تو تین بڑی بڑی موٹی حاملہ اونٹنیاں پائے ؟'' ہم نے کہا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین آیتیں جن کو وہ نماز میں تلاوت کر لے، اس کے لیے ان (تین اونٹنیوں) سے بہتر ہیں۔''

[1609/757]...... عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً فَقَرَأَ بِآيَةٍ حَتّٰى أَصْبَحَ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ بِهَا ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ، وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔﴾ فَلَمَّا أَصْبَحَ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! مَازِلْتَ تَقْرَأُ هٰذِهِ الْآيَةَ حَتّٰى أَصْبَحْتَ تَرْكَعُ وَتَسْجُدُ بِهَا؟ قَالَ: ((إِنِّي سَأَلْتُ اللّٰهَ الشَّفَاعَةَ لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِيهَا، وَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ شَيْئًا۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابن ماجه: 1350، سنن النسائي: 2/177. (مسند احمد: 21538)

ترجمة الحديث سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نماز پڑھی اور صبح تک ایک ہی آیت کی تلاوت کے ساتھ رکوع وسجود کرتے رہے، (وہ آیت یہ ہے:) ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ، وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ جب صبح ہوئی تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ صبح تک ایک ہی آیت پڑھتے رہے اور اسی کے ساتھ رکوع وسجود کرتے رہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے اپنی امت کے لیے اللہ تعالیٰ سے سفارش کرنے کا سوال کیا، جو اس نے مجھے عطا کر دیا اور اگر اللہ نے چاہا تو وہ ہر اس شخص کو حاصل ہو گی جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔''

بَابُ جَامِعِ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَوَاتِ

نمازوں میں قراءت کے متعلق جامع بیان

[1610/758]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَارَأَيْتُ رَجُلًا (وَفِي رِوَايَةٍ مَاصَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ) أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فُلَانٍ، الْإِمَامِ كَانَ بِالْمَدِينَةِ، قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ: فَصَلَّيْتُ خَلْفَهُ فَكَانَ يُطِيلُ الْأُولَيَيْنِ (وَفِي رِوَايَةٍ: الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ) مِنَ

الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ ، وَيَقْرَأُ فِى الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ ، وَيَقْرَأُ فِى الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعِشَاءِ مِنْ وَسَطِ الْمُفَصَّلِ ، وَيَقْرَأُ فِى الْغَدَاةِ (وَفِى رِوَايَةٍ: فِى الصُّبْحِ) بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ ، قَالَ الضَّحَّاكُ وَحَدَّثَنِى مَنْ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَارَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ صَلَاةً بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْ هٰذَا الْفَتٰى يَعْنِى عُمَرَبْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ ، قَالَ الضَّحَّاكُ فَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَكَانَ يَصْنَعُ مِثْلَ مَاقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ .

تخریج الحدیث اسنادہ قوی: الطبقات ابن سعد : 332/5 . (مسند احمد: 8366)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی ایسے شخص کے پیچھے نماز نہیں پڑھی، جس کی نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے زیادہ مشابہ ہو، یہ آدمی مدینہ میں امام تھا۔ سلیمان بن یسار کہتے ہیں: (یہ سن کر) جب میں نے اس کے پیچھے نماز پڑھی تو دیکھا کہ وہ ظہر کی پہلی دو دو رکعتوں کو لمبا اور دوسری دو کو ہلکا کرتا تھا اور مغرب کی پہلی دو میں ''قصار مفصل'' کی، عشاء کی پہلی دو میں ''وسط مفصل'' کی اور صبح کی نماز میں ''طوال مفصل'' کی تلاوت کرتا تھا۔ ضحاک کہتے ہیں: مجھے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سننے والے ایک آدمی نے بیان کیا کہ انھوں نے کہا: میں نے اس نوجوان یعنی عمر بن عبد العزیز کے علاوہ کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا کہ جس کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے زیادہ مشابہ ہو۔ ضحاک کہتے ہیں: پھر میں نے عمر بن عبد العزیز کے پیچھے نماز پڑھی، پھر انھوں نے سلیمان بن یسار کی طرح کا ہی طریقہ بیان کیا۔

[1611/759]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِى الظُّهْرِ ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى﴾ وَفِى الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ ، وَفِى الصُّبْحِ أَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ .

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 459 . (مسند احمد: 20963)

ترجمة الحدیث سیدنا جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر میں سورۂ لیل، عصر میں بھی اسی طرح کی سورتیں اور فجر میں اس سے لمبی قراءت کرتے تھے۔

[1612/760]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِى قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ يَوْمًا يَقْرَأُ بِنَا فِى الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا ، وَيُطَوِّلُ فِى الْأُولٰى ، وَيُقَصِّرُ فِى الثَّانِيَةِ ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِى صَلَاةِ الصُّبْحِ يُطَوِّلُ الْأُولٰى وَيُقَصِّرُ فِى الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَقْرَأُ بِنَا فِى الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 759، 762، 779، سنن ابوداؤد: 798، سنن ابن ماجه: 829،

سنن النسائی: 165/2. (مسند احمد: 22520)

ترجمة الحديث سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ظہر کی نماز پڑھاتے اور پہلی دو رکعتوں میں قراءت کرتے اور کبھی کبھار (کوئی) آیت بھی سنا دیتے، (اس نماز کی) پہلی رکعت کو لمبا کرتے اور دوسری کو مختصر اور صبح کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے، یعنی پہلی رکعت کو لمبا کرتے اور دوسری کو مختصر اور نمازِ عصر کی پہلی دو رکعتوں میں بھی (سورۂ فاتحہ کے ساتھ کسی اور سورت) کی تلاوت کرتے تھے۔

[1614/761]...... عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَؤُمُّنَا فِی الصَّلَاةِ فَيَجْهَرُ وَيُخَافِتُ، فَجَهَرْنَا فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ، وَخَافَتْنَا فِيْمَا خَافَتَ فِيْهِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَ ةٍ۔))

تخریج الحديث صحیح: شرح مشکل الطحاوی: 208/1. (مسند احمد: 8076)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہماری امامت کراتے تھے، جس میں آپ جہر کرتے، ہم بھی جہر کرتے ہیں اور جس میں سرّی تلاوت کرتے، ہم بھی سری کرتے ہیں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی نماز نہیں ہے، مگر قراءت کے ساتھ۔''

بَابُ الْقِرَاءَ ةِ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر وعصر میں قراءت کا بیان

[1615/762]...... عَنْ أَبِیْ مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لَخَبَّابٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَأُ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَقُلْنَا بِأَيِّ شَیْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَقَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ.

تخریج الحديث صحیح علی شرط الشیخین: مصنف ابن ابی شیبة: 361/1، سنن الکبریٰ للنسائی: 530، صحیح ابن خزیمة: 505. (مسند احمد: 21067، 21078)

ترجمة الحديث ابو معمر کہتے ہیں: ہم نے سیدنا خباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر وعصر میں قراءت کرتے تھے؟ انہوں فرمایا: جی ہاں۔ ہم نے کہا: تم اس کو کیسے پہچانتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ کی داڑھی کے حرکت کرنے سے۔

[1617/763]...... عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَرَأَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِی صَلَوَاتٍ

وَسَكَتَ فَنَقْرَأُ فِيْمَا قَرَأَ فِيْهِنَّ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَنَسْكُتُ فِيْمَا سَكَتَ، فَقِيْلَ لَهُ: فَلَعَلَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي نَفْسِهِ، فَغَضِبَ مِنْهَا وَقَالَ: أَيُتَّهَمُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ؟ (وَفِي رِوَايَةٍ: أَتَتَّهِمُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ؟)

تخریج الحدیث صحيح: المعجم الطبراني: 12005، شرح مشكل الطحاوي: 205/1، صحيح البخاري: 774 بلفظ سيأتي في شرح هذا الحديث. (مسند احمد: 1887، 3399)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہے کہ رسول اللہ ﷺ بعض نمازوں میں قراءت کرتے اور بعض میں خاموش رہتے، اس لیے ہم ان نمازوں میں قراءت کرتے ہیں، جن میں آپ ﷺ نے کی اور ان میں خاموش رہتے ہیں، جن میں آپ ﷺ خاموش رہے۔ کسی نے ان سے کہا: شاید آپ ﷺ دل میں پڑھتے ہوں، لیکن وہ غصہ میں آگئے اور کہا: کیا رسول اللہ ﷺ پر تہمت لگائی جا رہی ہے؟

[1619/764]...... عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: تَمَارَوْا فِي الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَأَرْسَلُوْا إِلَى خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَقَالَ: قَالَ أَبِيْ: قَامَ أَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُطِيْلُ الْقِيَامَ وَيُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ، فَقَدْ أَعْلَمُ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ إِلَّا لِقِرَاءَةٍ.

تخریج الحدیث صحيح لغيره: القراءة خلف الامام للبخاري: 292، المعجم الكبير الطبراني: 4886، اتحاف المهرة: 1847، سنن البيهقي: 193/2. (مسند احمد: 21580)

ترجمۃ الحدیث مطلب بن عبد اللہ کہتے ہیں: ظہر اور عصر میں قراءت کے بارے میں لوگوں میں بحث ہونے لگی، انھوں نے (فیصلہ کروانے کے لیے) خارجہ بن زید کی طرف پیغام بھیجا، اس نے کہا: میرے باپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ لمبا قیام کرتے تھے اور اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے، میں جانتا ہوں کہ یہ حرکت صرف قراءت کرنے کے لیے ہی ہوتی تھی۔

[1624/765]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ وَنَحْوِهَا، وَفِي الصُّبْحِ بِأَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ.

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 460. (مسند احمد: 20808)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز میں سورۂ اعلی اور اس جیسی سورتوں کی اور نماز فجر میں اس سے لمبی سورتوں کی تلاوت کرتے تھے۔

[1625/766]...... عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: اِجْتَمَعَ ثَلَاثُوْنَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا أَمَّا مَا يَجْهَرُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْقِرَاءَةِ فَقَدْ عَلِمْنَاهُ، وَمَا لَا يَجْهَرُ فِيْهِ فَلَا نَقِيْسُ بِمَا يَجْهَرُ بِهِ، قَالَ:

فَاجْتَمَعُوا فَمَا اخْتَلَفَ مِنْهُمْ اثْنَانِ أَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلَاةِ الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ آيَةً فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ، وَيَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ فِي الْأُوْلَيَيْنِ بِقَدْرِ النِّصْفِ مِنْ قِرَاءَتِهِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 828. (مسند احمد: 23097)

ترجمة الحديث ابو العالیہ کہتے ہیں: تیس صحابہ جمع ہوئے اور انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (جن نمازوں) میں بلند آواز سے قراءت کرتے تھے، اس کو تو ہم جانتے ہیں، لیکن آپ ﷺ (جن نمازوں میں) جہری قراءت نہیں کرتے تھے، اب ان کو جہر والی نمازوں پر قیاس تو نہیں کرتے۔ پھر وہ اس امر پر متفق ہو گئے اور ان میں کوئی دو بھی اختلاف کرنے والے نہیں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تیس تیس آیتوں کے بقدر اور دوسری دو رکعتوں میں اس سے نصف کے بقدر تلاوت کرتے تھے، اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پہلی دو رکعتوں کے نصف کے برابر اور اس کی آخری دو رکعتوں میں اس سے بھی نصف کے بقدر تلاوت کرتے تھے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

مغرب میں قراءت کا بیان

[1626/767]...... عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فِي فِدَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ بَهْزٌ فِي فِدَاءِ أَهْلِ بَدْرٍ، وَقَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ وَمَا أَسْلَمَ يَوْمَئِذٍ، قَالَ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ وَهُوَ يَقْرَأُ فِيْهَا بِالطُّوْرِ قَالَ فَكَأَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِيْ حَيْثُ سَمِعْتُ الْقُرْآنَ، وَقَالَ بَهْزٌ فِي حَدِيْثِهِ فَكَأَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِيْ حِيْنَ سَمِعْتُ الْقُرْآنَ.

تخریج الحدیث صحیح: مسند الطیالسی: 9434، مسند ابویعلی: 7407، صحیح البخاری: 4854، صحیح مسلم: 463. (مسند احمد: 16735، 16785)

ترجمة الحديث سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بدر والے (قیدی) مشرکوں کے سلسلے میں نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، اس وقت وہ مسلمان نہیں تھے، وہ کہتے ہیں: جب میں آپ ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ نمازِ مغرب پڑھا رہے تھے اور اس میں سورۂ طور کی تلاوت کر رہے تھے، یہ قرآن سن کر مجھے یوں محسوس ہوا کہ میرا دل پھٹنے لگا ہے۔

[1627/768]...... عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ

قَالَ لَهُ: مَالِيْ أَرَاكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ السُّوَرِ، قَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِيْهَا بِطُولَى الطُّوْلَيَيْنِ، قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ قُلْتُ لِعُرْوَةَ) مَاطُولَى الطُّوْلَيَيْنِ قَالَ الْأَعْرَافُ.

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 764. (مسند احمد: 21641)

ترجمۃ الحدیث سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مروان سے کہا: کیا وجہ ہے کہ میں تجھے نماز مغرب میں چھوٹی چھوٹی سورتوں کی تلاوت کرتے ہوئے ہی سنتا ہوں، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تو اس نماز میں دو لمبی سورتوں میں سے ایک لمبی سورت پڑھتے تھے۔ ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں: میں نے عروہ سے کہا: دو لمبی سورتوں میں سے ایک لمبی سورت سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: وہ سورۂ اعراف ہے۔

[1629/769]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ فَقَالَتْ: يَابُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَ تِكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ، إِنَّهَا لَآخِرُ مَاسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ.

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 763، صحيح مسلم: 462. (مسند احمد: 26884)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: سیدہ ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے مجھے سورۂ مرسلات کی تلاوت کرتے ہوئے سن کر کہا: اے میرے پیارے بیٹے! تو نے یہ سورت پڑھ کر مجھے (یہ بات) یاد کرادی ہے کہ یہ آخری سورت ہے، جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب کی نماز میں پڑھتے ہوئے سنا تھا۔

[1632/770]...... عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبُوْ عِمْرَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ: تَعَلَّقْتُ بِقَدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَقْرِئْنِيْ سُوْرَةَ هُوْدٍ وَسُوْرَةَ يُوْسُفَ۔ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَاعُقْبَةُ بْنَ عَامِرٍ! لَمْ تُقْرَأْ سُوْرَةٌ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَ وَلَا أَبْلَغُ عِنْدَهُ مِنْ ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ قَالَ يَزِيْدُ لَمْ يَكُنْ أَبُوْ عِمْرَانَ يَدَعُهَا، وَكَانَ لَا يَزَالُ يَقْرَأُهَا فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ.

تخریج الحدیث صحيح: سنن النسائى: 254/8، سنن الدارمى: 3439. (17241، 17418)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہے: میں رسول اللہ ﷺ کے قدم کے ساتھ چمٹ گیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے سورۂ ہود اور سورۂ یوسف پڑھا دیں، آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اے عتبہ بن عامر! کوئی ایسی سورت نہیں پڑھی گئی جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند اور سب سے زیادہ بلیغ ہو، ماسوائے سورۂ فلق کے۔ (یہ

حدیث سننے کے بعد) ابوعمران اس سورت کونہیں چھوڑتے تھے اور ہمیشہ نماز مغرب میں پڑھتے تھے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِی الْعِشَاءِ

عشا میں قراءت کرنے کا بیان

[1635/771]...... عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ فِیْ سَفَرٍ فَقَرَأَ فِی الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فِی إِحْدَی الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُوْنِ (زَادَ فِی رِوَايَةٍ) وَمَا سَمِعْتُ إِنْسَانًا أَحْسَنَ قِرَاءَةً منه (وَفِیْ أُخْرٰی) فَلَمْ أَسْمَعْ أَحْسَنَ صَوْتًا وَلَا أَحْسَنَ صَلَاةً مِنْهُ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 767، 4952، صحیح مسلم: 464. (مسند احمد: 18503)

ترجمة الحديث سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عشا کی ایک رکعت میں سورۂ تین پڑھی، میں نے ایسا انسان نہیں سنا جو قرأت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچھا ہو۔ ایک روایت میں ہے: میں نے کسی ایسے آدمی کو نہیں سنا جو آواز کے لحاظ سے اور نماز کے لحاظ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچھا ہو۔

[1636/772]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِیْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَأَشْبَاهِهَا مِنَ السُّوَرِ.

تخریج الحدیث اسناده قوی: سنن الترمذی: 309، سنن النسائی: 173/2. (مسند احمد: 22994)

ترجمة الحديث سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں سورۂ شمس اور اس جیسی سورتوں کی تلاوت کرتے تھے۔

[1637/773]...... عَنْ أَبِیْ مِجْلَزٍ قَالَ: صَلّٰی أَبُوْ مُوْسَی الْأَشْعَرِیُّ رضی اللہ عنہ بِأَصْحَابِهِ وَهُوَ مُرْتَحِلٌ مِنْ مَكَّةَ إِلَی الْمَدِيْنَةِ فَصَلَّی الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ مِنْ سُوْرَةِ النِّسَاءِ فِیْ رَكْعَةٍ فَأَنْكَرُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا اَلَوْتُ أَنْ أَضَعَ قَدَمِیْ حَيْثُ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدَمَهُ، وَأَنْ أَصْنَعَ مِثْلَ مَاصَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

تخریج الحدیث صحیح: مسند الطیالسی: 512، سنن النسائی: 243/3. (مسند احمد: 19760)

ترجمة الحديث ابومجلز کہتے ہیں: سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی، جبکہ وہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف سفر کر رہے تھے، انہوں نے دو رکعت نمازِ عشاء پڑھائی، پھر کھڑے ہوئے اور ایک رکعت

میں سورۂ نساء کی سو آیات پڑھ دیں۔ جب لوگوں نے اس چیز کا ان پر اعتراض کیا تو انھوں نے کہا: جہاں رسول اللہ ﷺ نے اپنا قدم رکھا، میں نے اسی جگہ پر قدم رکھنے میں اور آپ ﷺ نے جو کچھ کیا، میں نے اسی طرح کرنے میں کوئی کمی نہیں کی۔

بَابُ الْقِرَاءَ ةِ فِي الصُّبْحِ وَصُبْحِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

صبح میں اور جمعہ کی دن کی صبح میں قراءت کا بیان

[1638/774]...... عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَهِ أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعَهُ يَقْرَأُ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ ﴿قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ﴾ وَ ﴿يٰسٓ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيْمِ﴾ .

تخريج الحديث صحيح مسلم: 457 . (مسند احمد: 16396)

ترجمة الحديث مدینہ منورہ کا ایک باشندہ کہتا ہے کہ اس نے نبی کریم ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھی اور آپ ﷺ کو نمازِ فجر میں سورۂ ق اور سورۂ یس کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔

[1639/775]...... عَنْ عَمْرِوبْنِ حُرَيْثٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ﴾.

تخريج الحديث صحيح مسلم: 456 . (مسند احمد: 18733)

ترجمة الحديث سیدنا عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نمازِ فجر میں سورۂ تکویر کی تلاوت کرتے ہوئے سنا، اس میں آپ ﷺ نے یہ آیت بھی پڑھی: ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ﴾

[1641/776]...... عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ﴾

تخريج الحديث صحيح مسلم: 457 . (مسند احمد: 18903)

ترجمة الحديث سیدنا قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فجر کی نماز میں یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا: ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ﴾۔

[1643/777]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُتَقَارِبَةً وَأَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى كَانَ عُمَرُ فَمَدَّ فِيْ صَلَاةِ الْغَدِ .

تخريج الحديث صحيح على شرط الشيخين: مسند ابويعلى: 3844 . (مسند احمد: 13073)

ترجمة الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز درمیانی ہوتی تھی، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی اسی طرح رہی، حتی کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آ گئے، انھوں نے نماز فجر میں قیام لمبا کر دیا۔

[1644/778]...... عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: كَانَ يُخَفِّفُ وَلَا يُصَلِّي صَلَاةَ هٰؤُلَاءِ، قَالَ وَنَبَّأَنِي أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بـ ﴿قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ﴾ وَنَحْوِهَا.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 458. (مسند احمد: 20971)

ترجمة الحدیث سماک بن حرب کہتے ہیں: میں نے سیدنا جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا، انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم تخفیف کرتے تھے اور ان موجودہ لوگوں کی نماز کی طرح نماز نہیں پڑھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں سورۂ ق اور اس جیسی سورتوں کی تلاوت کرتے تھے۔

[1646/779]...... عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ بِالسِّتِّيْنَ إِلَى الْمِائَةِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 547، 599، صحیح مسلم: 647. (مسند احمد: 19767، 19800)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں ساٹھ سے سو آیات کی تلاوت کرتے تھے۔

بَابُ جَامِعِ صِفَةِ الْقِرَاءَةِ مِنْ سِرٍّ وَجَهْرٍ وَمِنْ تَرْتِيْلٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

قراءت کے سری اور جہری ہونے کا اور ترتیل وغیرہ کا بیان

[1650/780]...... عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: كَانَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ مَدًّا.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5045. (مسند احمد: 12198)

ترجمة الحدیث قتادہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے بارے میں دریافت کیا، انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم قراءت کرتے ہوئے اپنی آواز کو کافی لمبا کرتے تھے۔

[1651/781]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِاللَّيْلِ قَدْرَ مَا يَسْمَعُهُ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ.

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 1327، الشمائل للترمذی: 314. (مسند احمد: 2446)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی قراءت اس قدر (بلند) ہوتی کہ آپ ﷺ کمرے میں ہوتے اور صحن والے اس کو سن لیتے۔

[1653/782]...... عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ أَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أَنَا أَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ وَأَنَا عَلٰى عَرِيْشِيْ هٰذَا وَهُوَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ.

تخريج الحديث صحيح: سنن النسائى: 178/2، سنن ابن ماجه: 1349، الشمائل الترمذى: 311. (مسند احمد: 26895، 26905)

ترجمة الحديث سیدہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں رات کے آخری ایک تہائی حصے میں نبی کریم ﷺ کی قراءت کی آواز سنتی تھی، جبکہ میں اپنے اس چھپر کی چھت پر ہوتی اور آپ ﷺ کعبہ کے پاس ہوتے۔

[1655/783]...... عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيْهَا عَذَابٌ تَعَوَّذَ، وَإِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيْهَا تَنْزِيْهُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ سَبَّحَ.

تخريج الحديث صحيح مسلم: 772. (مسند احمد: 23261)

ترجمة الحديث سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رحمت والی آیت کے پاس سے گزرتے تو سوال کرتے، جب ایسی آیت سے گزرتے جس میں عذاب کا ذکر ہوتا تو پناہ مانگتے اور جب ایسی آیت تلاوت کرتے، جس میں اللہ تعالیٰ کی تنزیہ بیان کی جاتی تو اس کی تسبیح بیان کرتے۔

بَابُ حُكْمِ مَا يَطْرَأُ عَلَى الْإِمَامِ فِي الْقِرَاءَةِ وَحُكْمِ الْفَتْحِ عَلَيْهِ

امام پر طاری ہونے والے (امور) اور اس کو لقمہ دینے کا حکم

[1656/784]...... عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى فِي الْفَجْرِ فَتَرَكَ آيَةً فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ: ((أَفِي الْقَوْمِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ؟)) قَالَ أُبَيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نُسِخَتْ آيَةُ كَذَا أَوْ نَسِيْتَهَا؟ قَالَ: ((نَسِيْتُهَا۔))

تخريج الحديث صحيح على شرط الشيخين: سنن الكبرى للنسائى: 8240، القراءة خلف الامام للبخارى: 193. (مسند احمد: 15365)

ترجمة الحديث سیدنا عبد الرحمٰن بن ابزی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی اور ایک آیت چھوڑ گئے، جب نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا: ''کیا لوگوں میں ابی بن کعب ہیں؟'' سیدنا ابی نے کہا: اے اللہ

کے رسول! فلاں آیت منسوخ ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اسے بھول گیا تھا۔''

بَابُ الْحُجَّةِ فِي الصَّلَاةِ بِقِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَأُبَيٍّ مِمَّنْ اُثْنِيَ عَلٰى قِرَاءَتِهِ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور سیّدنا ابی رضی اللہ عنہ کی قراءت کا نماز میں حجت ہونے کا بیان جن کی قراءت پر تعریف کی گئی ہے

[1661/785]...... حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ يَعْلٰى ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَرَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ: إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ أَبَدًا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((خُذُوْا الْقُرْآنَ عَنْ أَرْبَعَةٍ عَنِ ابْنِ أَمِّ عَبْدٍ فَبَدَأَ بِهِ، وَعَنْ مُعَاذٍ، وَعَنْ سَالِمٍ مَوْلٰى أَبِيْ حُذَيْفَةَ، قَالَ يَعْلٰى وَنَسِيْتُ الرَّابِعَ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3760، صحیح مسلم: 2464. (مسند احمد: 6523، 6767)

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمرو نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا اور پھر کہا: یہ ایسا آدمی ہے، جس سے میں نے ہمیشہ محبت کرتا رہوں گا، (اس کی وجہ یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''چار آدمیوں سے قرآن کی تعلیم حاصل کرو: ام عبد کے بیٹے، معاذ اور مولائے ابی حذیفہ سالم سے۔'' تو آپ ﷺ نے سب سے پہلے ان کا ذکر کیا۔ یعلی راوی کہتے ہیں: میں چوتھے شخص کا نام بھول گیا۔

بَابُ تَكْبِيْرَاتِ الْاِنْتِقَالِ

ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہونے والی تکبیرات کا بیان

[1663/786]...... عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: أَخْبِرْنِيْ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ كَانَتْ؟ قَالَ: فَذَكَرَ التَّكْبِيْرَ كُلَّمَا وَضَعَ رَأْسَهُ وَكُلَّمَا رَفَعَهُ وَذَكَرَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَنْ يَمِيْنِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ عَنْ يَسَارِهِ.

تخریج الحدیث اسنادی قوی: سنن النسائی: 63/3. (مسند احمد: 5402)

ترجمة الحديث واسع بن حبان کہتے ہیں: میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں بتائیں کہ وہ کیسی تھی؟ انہوں نے (جواب میں) یہ چیز بھی ذکر کی کہ آپ جب بھی اپنا سر جھکاتے اور اٹھاتے تو تکبیر کہتے، پھر انھوں نے دائیں طرف اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اور بائیں طرف اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کا ذکر کیا۔

[1664/787]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يُتِمُّوْنَ التَّكْبِيْرَ فَيُكَبِّرُوْنَ إِذَا سَجَدُوْا وَ إِذَا رَفَعُوْا أَوْخَفَضُوْا كَبَّرُوْا .

تخریج الحدیث **صحیح علی شرط مسلم:** مسند ابو یعلی: 4281، شرح مشکل الآثار الطحاوی: 221/1، سنن البیھقی: 68/1. (مسند احمد: 12259، 12349)

ترجمة الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سیدنا ابو بکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم جب سجدہ کرتے اور جب اٹھتے اور جھکتے تھے تو تکبیر کہتے تھے۔

[1667/788]...... عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُسَوِّيْ بَيْنَ الْأَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي الْقِرَاءَةِ وَالْقِيَامِ، وَيَجْعَلُ الرَّكْعَةَ الْأُوْلٰى هِيَ أَطْوَلُهُنَّ لِكَيْ يَثُوْبَ النَّاسُ، وَيَجْعَلُ الرِّجَالَ قُدَّامَ الْغِلْمَانِ، وَالْغِلْمَانَ خَلْفَهُمْ وَالنِّسَاءَ خَلْفَ الْغِلْمَانِ، وَيُكَبِّرُ كُلَّمَا سَجَدَ وَكُلَّمَا رَفَعَ، وَيُكَبِّرُ كُلَّمَا نَهَضَ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا كَانَ جَالِسًا .

تخریج الحدیث حسن: المعجم الکبیر: 3436، سنن ابوداود: 677. (مسند احمد: 22896، 22911)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی چاروں رکعات کی قراءت اور قیام برابر برابر ہوتے تھے، البتہ پہلی رکعت لمبی کرتے تھے تا کہ لوگ پہنچ جائیں۔ آپ ﷺ مردوں کو بچوں کے آگے، بچوں کو ان کے پیچھے اور عورتوں کو بچوں کے پیچھے کھڑا کرتے تھے، اور آپ ﷺ جب بھی سجدہ کرتے اور اس سے اٹھتے تو تکبیر کہتے، اسی طرح جب دو رکعتوں کے کے بعد (تشہد کے لیے) بیٹھ کر (تیسری رکعت) کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے۔

[1669/789]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُوْدٍ، وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدَّيْهِ، أَوْخَدِّهِ، وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ .

تخریج الحدیث **صحیح:** سنن النسائی: 205/2، سنن الترمذی: 253. (مسند احمد: 3660)

ترجمة الحدیث سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہر جھکنے، اٹھنے، کھڑا ہونے اور بیٹھنے پر تکبیر کہتے اور دائیں بائیں سلام پھیرتے وقت (چہرۂ مبارک کو اتنا پھیرتے کہ) رخساروں کی سفیدی نظر آجاتی، پھر میں نے سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کو بھی ایسے ہی کرتے دیکھا۔

[1670/790]...... عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: كَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ يُصَلِّي بِنَا فَيُكَبِّرُ حِيْنَ

يَقُوْمُ وَحِيْنَ يَرْكَعُ ، وَإِذَا اَرَادَ اَنْ يَّسْجُدَ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَإِذَ أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ بَعْدَ مَايَرْ فَعُ مِنَ السُّجُوْدِ وَإِذَا جَلَسَ ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ ، وَيُكَبِّرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ ، فَإِذَا سَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ إِنِّى لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِى صَلَاتَهُ ، مَازَالَتْ هٰذِهِ صَلَاتُهُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا .

تخريج الحديث صحيح البخاری: 803، صحيح مسلم: ٣٩٢ . (مسند احمد: 7657، 7658)

ترجمة الحديث ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن کہتے ہیں: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں نماز پڑھاتے تھے، جب وہ کھڑے ہوتے، جب رکوع کرتے، جب رکوع سے اٹھنے کے بعد سجدہ کرنے کا ارادہ کرتے، جب سجدے سے سر اٹھانے کے بعد دوبارہ سجدہ کرتے، جب بیٹھتے اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے، دوسری دو رکعتوں میں بھی اسی طرح تکبیریں کہتے، جب سلام پھیرتے تو کہتے: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بلاشبہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں تم سب کی بہ نسبت زیادہ مشابہت رکھنے والا ہوں، آپ ﷺ کی نماز کی یہی کیفیت رہی، حتی کہ آپ ﷺ دنیا سے جدا ہو گئے۔

[1673/791]...... عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: اِشْتَكٰى أَبُوْهُرَيْرَةَ أَوْغَابَ فَصَلّٰى بِنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىُّ رضی اللہ عنہ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَحِيْنَ رَكَعَ وَحِيْنَ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَحِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ وَحِيْنَ سَجَدَ وَحِيْنَ قَامَ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَضٰى صَلَاتَهُ عَلٰى ذٰلِكَ ، فَلَمَّا صَلّٰى ، قِيْلَ لَهُ: قَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ عَلٰى صَلَاتِكَ ، فَخَرَجَ فَقَامَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ ، وَاللّٰهِ مَاأُبَالِىْ ، اِخْتَلَفَتْ صَلَاتُكُمْ أَوْلَمْ تَخْتَلِفْ ، هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِىَّ ﷺ يُصَلِّىْ .

تخريج الحديث صحيح البخاری: 825 . (مسند احمد: 11140)

ترجمة الحديث سعید بن حارث کہتے ہیں: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تھے یا کہیں گئے ہوئے تھے، بہر حال ہمیں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی، انھوں نے نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت، رکوع سے اٹھنے کے لیے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنے کے بعد، سجدہ سے سر اٹھاتے وقت، سجدہ کرتے وقت اور دو رکعتوں کے بعد (تیسری رکعت کے لیے) کھڑا ہوتے وقت اللہ اکبر کہا، حتی کہ انھوں نے اسی طریقے پر نماز پوری کی، جب انھوں نے نماز پڑھ لی تو کسی نے ان سے کہا: لوگوں نے آپ کی نماز پر اعتراض کیا ہے، (یہ سن کر) وہ نکل کر منبر کے پاس کھڑے ہوئے اور کہا: اللہ کی قسم! میں کوئی پرواہ نہیں کرتا کہ تمہاری نماز مختلف ہے یا نہیں ہے، میں نے نبی کریم ﷺ کو ایسے ہی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔

أَبْوَابُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَ مَا جَآءَ فِيْهِمَا

رکوع وسجود اور ان کے متعلقات کے ابواب

بَابُ مَشْرُوْعِيَّةِ التَّطْبِيْقِ فِي الرُّكُوْعِ ثُمَّ نَسْخِهِ

رکوع میں تطبیق کی مشروعیت اور پھر اس کے منسوخ ہو جانے کا بیان

[1679/792]...... عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ) قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَكَعَ وَطَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَجَعَلَهُمَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ، فَبَلَغَ سَعْدًا فَقَالَ: صَدَقَ أَخِيْ، قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ ذٰلِكَ ثُمَّ أُمِرْنَا بِهٰذَا وَأَخَذَ بِرُكْبَتَيْهِ.

تخریج الحدیث **صحیح علی شرط مسلم:** سنن ابوداؤد: 747، سنن النسائی: 184/2، صحیح ابن خزیمة: 595. (مسند احمد: 3974)

ترجمة الحدیث علقمہ سے مروی ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز سکھائی، پس آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور اپنے ہاتھوں کو اٹھایا، پھر رکوع کیا اور اپنے ہاتھوں کے درمیان تطبیق ڈال کر انہیں اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھا۔ جب اس بات کا سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو علم ہوا تو انھوں نے کہا: میرے بھائی (ابن مسعود) نے سچ کہا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم ایسا کیا کرتے تھے، پھر ہمیں اس چیز کا حکم دے دیا گیا تھا، پھر انھوں نے وضاحت کرتے ہوئے اپنے گھٹنے پکڑے۔

[1680/793]...... عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ (بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ) قَالَ: كُنْتُ إِذَا رَكَعْتُ وَضَعْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ۔ قَالَ: فَرَآنِيْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فَنَهَانِيْ وَقَالَ: إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِيْنَا عَنْهُ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 790، صحیح مسلم: 535. (مسند احمد: 1570، 1576)

ترجمة الحدیث مصعب بن سعد کہتے ہیں: میں جب رکوع کرتا تو اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھ لیتا، جب سیدنا سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا تو انھوں نے کہا: ہم بھی ایسا کیا کرتے تھے، لیکن پھر ہمیں اس سے منع

کر دیا گیا تھا۔

[1681/794]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خَلِّلْ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ، يَعْنِي إِسْبَاغَ الْوُضُوْءِ، وَكَانَ فِيمَا قَالَ لَهُ: إِذَا رَكَعْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ (وَفِي رِوَايَةٍ حَتّٰى تَطْمَئِنَّا) وَإِذَا سَجَدْتَ فَأَمْكِنْ جَبْهَتَكَ مِنَ الْأَرْضِ حَتّٰى تَجِدَ حَجْمَ الْأَرْضِ.

تخریج الحدیث حسن: سنن ابن ماجه: 447، سنن الترمذي: 39 مختصرا. (مسند احمد: 2604)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے نماز سے متعلقہ کسی امر کا سوال کیا تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کر۔'' یعنی اچھی طرح وضو کیا کر، آپ ﷺ نے اسے یہ بھی فرمایا تھا: ''جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ حتی کہ وہ اپنی جگہ پر مطمئن ہو جائیں، پھر جب تو سجدہ کرے تو اپنے ماتھے کو زمین پر جگہ دے حتی کہ تو زمین کا حجم محسوس کرے۔''

بَابُ مِقْدَارِ الرُّكُوْعِ وَصِفَتِهِ وَالطُّمَأْنِيْنَةِ فِيْهِ وَفِيْ جَمِيْعِ الْأَرْكَانِ عَلٰى سَوَاءٍ

رکوع کی مقدار، اس کے طریقہ اور اس میں اور تمام ارکان میں برابر کا اطمینان رکھنے کا بیان

[1685/795]...... عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلّٰى فَرَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَإِذَا سَجَدَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ، وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ.

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 792، صحيح مسلم: 471. (مسند احمد: 18469)

ترجمة الحديث سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو آپ ﷺ کا رکوع، رکوع سے سر اٹھا کر کھڑا ہونا، سجدہ اور سجدوں سے سر اٹھا کر بیٹھنا یعنی دو سجدوں کے درمیان والا جلسہ تقریباً برابر برابر ہوتے تھے۔

[1686/796]...... حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((لِكُلِّ سُوْرَةٍ حَظُّهَا مِنَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ (وَفِي رِوَايَةٍ أَعْطُوْا كُلَّ سُوْرَةٍ حَظَّهَا مِنَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ).)) قَالَ: ثُمَّ لَقِيْتُهُ بَعْدُ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ بِالسُّوَرِ، فَتَعْرِفُ مَنْ حَدَّثَكَ هٰذَا الْحَدِيْثَ؟ قَالَ إِنِّيْ لَأَعْرِفُهُ

وَأَعْرِفُ مُنْذُ كَمْ حَدَّثَنِيْهِ، حَدَّثَنِي مُنْذُ خَمْسِيْنَ سَنَةً.

تخریج الحدیث صحیح: مصنف ابن ابی شیبۃ: 369/1 . (مسند احمد: 590، 20590، 20651)

ترجمۃ الحدیث ایک صحابی رسول رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر سورت کے لئے رکوع وسجود سے اس کا حصہ ہے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''ہر سورت کو رکوع وسجود سے اس کا حصہ دے دو۔'' عاصم کہتے ہیں: میں بعد میں ابو العالیہ کو ملا اور اسے کہا: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تو ایک رکعت میں کئی سورتوں کی تلاوت کر جاتے ہیں، کیا تو یہ جانتا ہے کہ کس نے تجھے یہ حدیث بیان کی ہے؟ اس نے کہا: کوئی شک نہیں کہ میں اسے جانتا ہوں اور میں تو یہ بھی جانتا ہوں کہ کتنا عرصہ ہو گیا ہے کہ اس نے مجھے یہ حدیث بیان کی تھی، اس نے پچاس برس پہلے یہ حدیث بیان کی تھی۔

بَابُ بُطْلَانِ صَلَاةِ مَنْ لَمْ يُتِمَّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ

جس نے رکوع وسجود پورا نہ کیا، اس کی نماز کے باطل ہونے کا بیان

[1689/797]...... عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: دَخَلَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَجُلٌ يُصَلِّي مِمَّا يَلِيْ أَبْوَابَ كِنْدَةَ فَجَعَلَ لَا يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَلَا السُّجُودَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: مُنْذُ كَمْ هٰذِهِ صَلَاتُكَ؟ قَالَ: مُنْذُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً، قَالَ: فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: مَاصَلَّيْتَ مُنْذُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً، وَلَوْ مُتَّ وَهٰذِهِ صَلَاتُكَ لَمُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِيْ فُطِرَ عَلَيْهَا مُحَمَّدٌ ﷺ، قَالَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ يُعَلِّمُهُ، فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُخَفِّفُ فِيْ صَلَاتِهِ وَإِنَّهُ لَيُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ.

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 791 . (مسند احمد: 23258)

ترجمۃ الحدیث زید بن وہب کہتے ہیں: سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو کندہ سے قریبی علاقے کا ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا، وہ رکوع پورا کر رہا تھا نہ سجدہ، جب وہ فارغ ہوا تو سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: کب سے تو اس طرح نماز پڑھ رہا ہے؟ اس نے کہا: چالیس سال سے۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: (حقیقت یہ ہے کہ) تو نے چالیس سال سے نماز پڑھی ہی نہیں ہے اور اگر تو اس حالت میں فوت ہو جاتا کہ تیری نماز یہی ہوتی تو تو اس دین پر نہ مرتا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا۔ پھر وہ اس پر متوجہ ہوئے اور اسے نماز کی تعلیم دیتے ہوئے کہا: آدمی رکوع وسجود پورا کر کے بھی نماز میں تخفیف کر لیتا ہے، (ضروری نہیں کہ جلدی ہی کی جائے)۔

بَابُ الذِّكْرِ فِى الرُّكُوْعِ

رکوع میں ذکر کا بیان

[1690/798]...... عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِى طَالِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ، أَنْتَ رَبِّى خَشَعَ سَمْعِى وَبَصَرِىْ وَمُخِّىْ وَعَظْمِى وَعَصَبِى وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔))

تخريج الحديث صحيح مسلم : 771. (مسند احمد: 729، 960)

ترجمة الحديث سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رکوع کرتے تھے تو کہتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ، أَنْتَ رَبِّى خَشَعَ سَمْعِى وَبَصَرِىْ وَمُخِّى وَعَظْمِىْ وَعَصَبِىْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ (اے اللہ! تیرے لئے ہی میں نے رکوع کیا، تجھ پر ہی میں ایمان لایا اور تیرے لئے ہی میں مطیع ہوا، تو میرا رب ہے، میرا کان، میری نظر، میرا مغز، میری ہڈی، میرا اپٹھا اور جس کے ساتھ میرا قدم ٹھہرا ہوا ہے، سب اللہ رب العالمین کے لئے جھکے ہیں۔)

[1692/799]...... عَنْ حُذَيْفَةَ (بْنِ الْيَمَان) رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ يَقُوْلُ فِىْ رُكُوْعِهِ ((سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ)) وَفِىْ سُجُودِهِ ((سُبْحَانَ رَبِّىَ الْأَعْلٰى)) قَالَ: وَمَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَ هَا فَسَأَلَ وَلَا آيَةِ عَذَابٍ إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْهَا.

تخريج الحديث صحيح مسلم: 772. (مسند احمد: 23240)

ترجمة الحديث سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ" اور سجدے میں "سُبْحَانَ رَبِّىَ الْأَعْلٰى" کہتے تھے، نیز جب آپ رحمت والی آیت کے پاس سے گزرتے تو ٹھہرتے اور رحمت کا سوال کرتے اور جب عذاب والی آیت کے پاس سے گزرتے تو اس سے پناہ مانگتے تھے۔

[1693/800]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِىْ رُكُوْعِهِ وَ سُجُوْدِهِ ((سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ۔))

تخريج الحديث صحيح مسلم: 487. (مسند احمد: 24063)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع وسجود میں یہ دعا پڑھتے تھے:

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ۔ (وہ پاک اور مقدس ذات، جو فرشتوں اور روح (یعنی جبریل) کا ربّ ہے۔)

[1694/801]...... وَعَنْهَا أَيْضًا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اِغْفِرْلِيْ)) يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ.

تخريج الحديث صحيح البخاری: 4968، صحيح مسلم: 784. (مسند احمد: 24163)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع وسجود میں کثرت سے یہ دعا پڑھتے تھے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اِغْفِرْلِيْ (اے اللہ! تو پاک ہے اور تیری تعریف کے ساتھ، تو مجھے بخش دے۔) آپ ﷺ قرآن مجید پر عمل کرتے ہوئے یہ دعا پڑھتے تھے۔

[1695/802]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ: ((سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ۔)) قَالَ: فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿إِذَاجَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ قَالَ: ((سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔))

تخريج الحديث **حسن لغيره:** مسند الطيالسی: 339، مستدرك الحاكم: 538/2. (مسند احمد: 3719)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کثرت سے یہ دعا کرتے تھے: "سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ۔" (اے ہمارے رب! تو پاک ہے اور تیری تعریف کے ساتھ، اے اللہ! مجھے بخش دے)۔ پھر جب یہ سورت ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ نازل ہوئی تو آپ یہ دعا کرتے: "سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔" (اے ہمارے ربّ! تو پاک ہے اور تیری تعریف کے ساتھ، اے اللہ مجھے بخش دے، بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔)

[1696/803]...... (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ: مُنْذُ أُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ كَانَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ إِذَا قَرَأَهَا ثُمَّ رَكَعَ بِهَا أَنْ يَقُوْلُ: ((سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔)) ثَلَاثًا.

تخريج الحديث **حسن لغيره:** مسند ابويعلى: 5230، مسند البزار: 544، وانظر الحديث بالطريق الاول. (مسند احمد: 3683)

ترجمة الحديث (دوسری سند) وہ کہتے ہیں: جب سے رسول اللہ ﷺ پر ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ نازل ہوئی تو جب بھی آپ ﷺ اس کی تلاوت کرتے تو زیادہ تر اس کے بعد والے رکوع میں تین دفعہ یہ

دعا پڑھتے تھے: "سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔"

[1697/894]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِیْ مَيْمُوْنَةَ، قَالَ: فَانْتَبَهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، قَالَ: ثُمَّ رَكَعَ، قَالَ: فَرَأَيْتُهُ قَالَ فِیْ رُكُوْعِهِ ((سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ)) ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ مَاشَاءَ أَنْ يَحْمَدَهُ، قَالَ: ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ يَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِهِ ((سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلٰی))، قَالَ: ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: ((رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْفَعْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاهْدِنِیْ۔)).

تخریج الحدیث حسن: المعجم الطبرانی: 12679، سنن ابوداؤد: 850، سنن ابن ماجه: 898، سنن الترمذی: 284 . (مسند احمد: 2895، 3514)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات گزاری، آپ ﷺ رات کو بیدار ہوئے، پھر مکمل حدیث ذکر کی، پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ" کہا، پھر اپنا سر اٹھایا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی، جب تک اس نے چاہا، پھر سجدہ کیا اور سجدے میں ((سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلٰی)) کہا، پھر سر اٹھایا اور دو سجدوں کے درمیان یہ دعا کی: "رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْفَعْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاهْدِنِیْ۔" (اے میرے رب! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میرا نقصان پورا کر، مجھے رزق دے اور مجھے ہدایت دے۔)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِی الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

رکوع وسجود میں قرآن پڑھنے کی ممانعت کا بیان

[1698/805]...... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَقْرَأَ الرَّجُلُ وَهُوَ رَاكِعٌ أَوْسَاجِدٌ.

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: مسند البزار: 843، صحیح مسلم : 2078 . (مسند احمد: 619، 924)

ترجمۃ الحدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ آدمی رکوع یا سجدے میں تلاوت کرے۔

[1699/806]...... عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلَهُ رَجُلٌ: أَأَقْرَأُ فِی الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ؟ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنِّیْ نُهِيْتُ أَنْ أَقْرَأَ فِی الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ، فَإِذَا رَكَعْتُمْ

فَعَظِّمُوْا اللّٰهَ، وَإِذَا سَجَدْتُمْ فَاجْتَهِدُوْافِي الْمَسْأَلَةِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ۔))

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ:** مسند ابویعلی: 297، مسند البزار: 697، مصنف ابن ابی شیبۃ: 249/1. (مسند احمد: 1330، 1338).

ترجمة الحديث نعمان بن سعد کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا میں رکوع و سجود میں تلاوت کرسکتا ہوں؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے رکوع وسجود میں قراءت کرنے سے منع کیا گیا ہے، جب تم رکوع کروتو اللہ کی عظمت بیان کیا کرو اور جب سجدہ کروتو دعا کرنے کوشش کرو، پس زیادہ لائق ہے کہ تمہارے لیے قبول کیا جائے۔''

[1700/807]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَلَا إِنِّي نُهِيْتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْسَاجِدًا، فَأَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ، وَأَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْافِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 479. (مسند احمد: 1900)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خبر دار! یقیناً مجھے رکوع وسجود میں تلاوت کرنے سے منع کر دیا گیا ہے، لہٰذا تم رکوع میں ربّ تعالیٰ کی تعظیم بیان کیا کرو اور سجدہ میں دعا کرنے میں کوشش کیا کرو، بہت لائق ہے کہ تمہارے لیے قبول کیا جائے۔''

بَابُ وُجُوْبِ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالطَّمَانِيَّةِ بَعْدَهُمَا وَ وَعِيْدِ مَنْ تَرَكَ ذٰلِكَ

رکوع وسجود سے اٹھنے اوران کے بعد اطمینان اختیار کرنے کے وجوب اوراسے ترک کرنے والے کی وعید کا بیان

[1703/808]...... عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ خَرَجَ وَافِدًا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَصَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَحَ بِمُؤْخِرِ عَيْنَيْهِ إِلَى رَجُلٍ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ! إِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔))

تخریج الحدیث **صحیح:** سنن ابن ماجہ: 871، 1003، صحیح ابن خزیمۃ: 593، 667، 872، 1569، مصنف ابن ابی شیبۃ: 193/2، 156/14. (مسند احمد: 16297)

ترجمة الحديث سیدنا علی بن شیبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں وفد کی صورت میں رسول

اللہ ﷺ کے پاس گیا، پس ہم نے نبی کریم کی اقتدا میں نماز پڑھی، آپ ﷺ نے گوشۂ چشم سے ایک ایسے آدمی کی طرف دیکھا، جو رکوع وسجود میں اپنی کمر سیدھی نہیں کر رہا تھا، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''اے مسلمانوں کی جماعت! بے شک اس آدمی کی کوئی نماز نہیں ہے، جو رکوع وسجود میں اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا۔''

[1704/809]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بِنْ أَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِیْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِیْ یَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ۔)) قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَکَیْفَ یَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ؟ قَالَ: ((لَایُتِمُّ رُکُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا أَوْ قَالَ لَایُقِیْمُ صُلْبَهُ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔))

تخریج الحدیث صحیح: صحیح ابن حبان: 1888، مستدرك الحاكم: 292/1، سنن البیهقی: 386/2. (مسند احمد: 22642)

ترجمة الحدیث سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چوری کے لحاظ سے سب سے برا شخص وہ ہے جو اپنی نماز سے چوری کرتا ہے۔'' لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ نماز سے کیسے چوری کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ رکوع وسجود پورا نہیں کرتا، یا فرمایا کہ وہ رکوع وسجود میں اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا۔''

[1706/810]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ أَوِ الرَّکْعَةِ فَیَمْکُثُ بَیْنَهُمَا حَتّٰی نَقُوْلَ: أَنَسِیَ ﷺ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 800، صحیح مسلم: 9472. (مسند احمد: 12760، 13369)

ترجمة الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب سجدہ یا رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اس وقت اتنی دیر تک ٹھہرتے کہ ہم یہ کہتے کہ کیا آپ ﷺ بھول گئے ہیں؟

بَابُ اَذْکَارِ الرَّفْعِ مِنَ الرُّکُوْعِ

رکوع سے اٹھ کر اذکار (کرنے) کا بیان

[1707/811]...... عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّکْعَةِ قَالَ ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ۔)).

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 771. (مسند احمد: 729)

ترجمة الحدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ پڑھتے

تھے:"سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ۔" (اللہ نے اس کو سن لیا، جس نے اس کی تعریف کی، اے ہمارے رب! اور تیرے لئے ہی تعریف ہے، آسمانوں، زمین اور ان کے درمیان والے خلا کے بھرنے کے بقدر اور اس چیز کے بھراؤ کے برابر، جو تو چاہے۔''

[1710/812]...... (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ (وَفِي لَفْظٍ يَدْعُو إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ): ((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَنَقِّنِي مِنْهَا كَمَايُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ۔)).

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 476. (مسند احمد: 19118)

ترجمة الحديث (دوسری سند) نبی کریم ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے تھے:"اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَنَقِّنِي مِنْهَا كَمَايُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ۔")) (اے اللہ! تیرے لئے ہی تعریف ہے، آسمان کے بھرنے اور زمین کے بھرنے کے بقدر اور اس چیز کے بھراؤ کے بقدر، جو تو چاہے، اے اللہ! مجھے برف، اولوں اور ٹھنڈے پانی کے ساتھ پاک کردے، اے اللہ! مجھے گناہوں سے پاک کردے اور ان سے اس طرح صاف کردے جیسے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے۔)

[1711/813]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا قَالَ الْقَارِيءُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَالَ مَنْ خَلْفَهُ: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَالَكَ الْحَمْدُ غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔)).

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 409. (مسند احمد: 9401)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتا ہے اور اس کے بعد اس کے پیچھے والا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَالَكَ الْحَمْدُ کہتا ہے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔''

[1713/814]...... عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّانُصَلِّي يَوْمًا وَرَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ وَقَالَ ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ: رَبَّنَالَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ الْمُتَكَلِّمُ آنِفًا؟)) قَالَ الرَّجُلُ: أَنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَقَدْ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِيْنَ مَلَكًا

يَبْتَدِرُوْنَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلًا۔))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 799. (مسند احمد: 18996)

ترجمۃ الحدیث سیدنا رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا اور "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہا تو آپ کے پیچھے ایک آدمی نے یہ کلمہ کہا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو آپ نے پوچھا: ''ابھی ابھی کلمات کہنے والا کون تھا؟'' اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ میں نے چونتیس پینتیس فرشتے دیکھے، وہ ان کلمات کی طرف لپک رہے تھے کہ کون ان کو سب سے پہلے لکھتا ہے۔''

[1715/815]...... عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَالَ ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) قَالَ ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَ كُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، لَامَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 477. (مسند احمد: 11828)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ کہتے تھے: "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَ كُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، لَامَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔" (اے اللہ! اے ہمارے رب! تیرے لئے ہی تعریف ہے، آسمانوں کے بھراؤ جتنی، زمین کے بھراؤ جتنی اوران کے بعد اس چیز کے بھراؤ جتنی جو تو خود چاہے۔ تعریف اور بزرگی والے! جو کچھ بندہ کہتا ہے تو اس کا سب سے زیادہ حقدار ہے اور سب تیرے بندے ہیں، جو تو دینا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور کسی شان والے کو اس کی شان تجھ سے کوئی فائدہ نہیں دیتی۔)

بَابُ هَيْئَاتِ السُّجُوْدِ وَكَيْفَ الْهُوِيُّ إِلَيْهِ

سجدے کی حالتیں اور اس کے لیے جھکنے کی کیفیت کا بیان

[1716/816]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ

كَمَا يَبْرُكُ الْجَمَلُ، وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ ثُمَّ رُكْبَتَيْهِ۔))

تخريج الحديث **اسناده قوی:** سنن ابوداؤد: 840، سنن النسائی: 207/2، سنن الترمذی: 269، شرح مشکل الطحاوی: 182، شرح معانی الآثار: 254/1، سنن البیھقی: 99/2. (مسند احمد: 8955)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی سجدہ کرے تو وہ اونٹ کے بیٹھنے کی طرح نہ بیٹھے، بلکہ پہلے اپنے ہاتھوں کو رکھے اور پھر گھٹنوں کو۔

[1717/817]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ رَفَعَهُ قَالَ: إِنَّ الْيَدَيْنِ يَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ فَإِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَهُ فَلْيَرْفَعْهُمَا.

تخريج الحديث **صحیح علی شرط الشیخین:** سنن ابوداؤد: 892، سنن النسائی: 207/2. (مسند احمد: 4501)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ ہاتھ بھی چہرے کی طرح سجدہ کرتے ہیں، لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کے لیے اپنا چہرہ رکھے تو اپنے ہاتھ بھی رکھ دے اور جب اسے اٹھائے تو ان کو بھی اٹھا لے۔''

[1718/818]...... عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا سَجَدَ يُجَنِّحُ فِيْ سُجُوْدِهِ حَتّٰى يُرٰى وَضَحُ إِبْطَيْهِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا صَلّٰى فَرَّجَ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

تخريج الحديث صحیح البخاری: 3564، صحیح مسلم: 495. (مسند احمد: 22923، 22925)

ترجمة الحديث سیدنا ابن بحینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو بازو و پہلو سے اتنا دور رکھتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ جاتی۔

[1720/819]...... عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ يَصِفُ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ثُمَّ هَوٰى سَاجِدًا وَقَالَ ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ)) ثُمَّ جَافٰى وَفَتَحَ عَضُدَيْهِ عَنْ بَطْنِهِ وَفَتَخَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ ثَنٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلَيْهَا وَاعْتَدَلَ حَتّٰى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ فِيْ مَوْضِعِهِ۔ الحديث.

تخريج الحديث صحیح البخاری: 828، سنن ابوداؤد: 730، 963، سنن ابن ماجه: 862، سنن الترمذی: 304، سنن النسائی: 187/2. (مسند احمد: 23599)

ترجمة الحديث سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (کا طریقہ) بیان کرتے ہیں

فرمایا: پھر آپ سجدہ کرتے ہوئے نیچے جھکے اور اَللّٰہُ أَکْبَرُ کہا پھر کشادگی اختیار کی اور اپنے بازو اپنے پیٹ سے کھول کر رکھے اور اپنے پاؤں کی انگلیاں موڑ کر (قبلے کی طرف) رکھیں، (پھر اٹھے اور) اپنا (بایاں) پاؤں موڑ کر رکھا اور اس پر بیٹھ گئے اور برابر ہو گئے حتی کہ ہر ہڈی اپنی جگہ میں لوٹ آئی،......۔

[1721/820]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِعْتَدِلُوْا فِيْ سُجُوْدِكُمْ وَلَا يَفْتَرِشْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ اِفْتِرَاشَ الْكَلْبِ، أَتِمُّوْا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ، فَوَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِيْ أَوْمِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ إِذَارَكَعْتُمْ وَإِذَا سَجَدْتُمْ۔)).

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 822، صحیح مسلم: 493. (مسند احمد: 12149، 12812)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''سجدوں میں اعتدال اختیار کرو، کوئی آدمی اپنے بازو کتے کی طرح مت بچھائے، رکوع وسجود کو پورا کرو، اللہ کی قسم! جب تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو تو میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔''

[1722/821]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ اِفْتِرَاشَ الْكَلْبِ۔))

تخریج الحدیث قوی علی شرط مسلم: سنن ابن ماجہ: 891، سنن الترمذی: 275. (مسند احمد: 14384)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی سجدہ کرے تو وہ اعتدال کرے اور کتے کی طرح اپنے بازو مت بچھائے۔''

[1724/822]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَدَبَّرْتُ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَأَيْتُهُ مُخَوِّيًا فَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابوداؤد: 899. (مسند احمد: 2405)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کو غور سے دیکھا، پس میں نے دیکھا کہ آپ زمین سے پیٹ کو اٹھا کر رکھتے اور میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی بھی دیکھی۔

[1728/823]...... عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ وَصَفَ السُّجُوْدَ قَالَ: فَبَسَطَ كَفَّيْهِ وَرَفَعَ عَجِيْزَتَهُ وَخَوّٰى وَقَالَ هٰكَذَا سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 896، سنن النسائی: 212/2. (مسند احمد: 18701)

ترجمۃ الحدیث ابو اسحاق کہتے ہیں: سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے سجدہ کی کیفیت بیان کرتے ہوئے

(سجدہ کیا اور) اپنی ہتھیلیوں کو بچھایا، پچھلے حصے کو اٹھایا اور اپنے پیٹ کو بھی زمین سے بلند رکھا اور پھر کہا: نبی کریم ﷺ نے اس طرح سجدہ کیا تھا۔

[1730/824]...... عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ۔)).

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 494. (مسند احمد: 18491)

ترجمۃ الحدیث سیدنا براء بن عازب ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو سجدہ کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو نیچے رکھ دے اور کہنیوں کو اٹھا لے۔''

[1733/825]...... عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ؓ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْجُدُ بَيْنَ كَفَّيْهِ (وَفِي رِوَايَةٍ) وَيَدَاهُ قَرِيْبَتَانِ مِنْ أُذُنَيْهِ.

تخریج الحدیث صحیح: مصنف ابن ابی شیبة: 260/1، سنن البیهقی: 112/2 المعجم الکبیر: 75/22، 93. (مسند احمد: 18844، 18845)

ترجمۃ الحدیث سیدنا وائل بن حجر ؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اپنی ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کرتے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ کے ہاتھ آپ کے کانوں کے قریب ہوتے تھے۔

بَابُ اَعْضَاءِ السُّجُوْدِ وَالنَّهْيِ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ وَالثَّوْبِ

سجدے کے اعضاء اور بال اور کپڑا لپیٹنے کی ممانعت کا بیان

[1735/826]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ:((أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةٍ وَلَا أَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 815، 816، صحیح مسلم: 490. (مسند احمد: 1927، 2584)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات اعضاء پر سجدہ کروں اور بالوں اور کپڑوں کو نہ لپیٹوں۔''

[1738/827]...... عَنِ الْعَبَّاسِ (بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ) ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا سَجَدَ الرَّجُلُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 491. (مسند احمد: 1780)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑا لپیٹ کر اس میں نماز پڑھتے اور اس کے زائد حصے کے ذریعے زمین کی گرمی اور سردی سے بچتے تھے۔

بَابُ سُجُوْدِ الْمُصَلِّیْ عَلٰی ثَوْبِہٖ لِحَاجَۃٍ وَکَیْفَ یَسْجُدُ مَنْ زُوْحِمَ

کسی ضرورت کی وجہ سے نمازی کا اپنے کپڑے پر سجدہ کرنے، نیز ہجوم کے وقت کوئی سجدہ کیسے کرے

[1740/828]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِہٖ یَتَّقِیْ بِفُضُولِہٖ حَرَّ الْأَرْضِ وَبَرْدَھَا.

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: مسند ابو یعلی: 2446، المعجم الکبیر الطبرانی: 11520، مصنف عبد الرزاق: 1369. (مسند احمد: 2320)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عباس بن عبد المطلب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں: چہرہ، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔''

[1741/829]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ نَبِیِّ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِی شِدَّۃِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ یَسْتَطِعْ أَحْدُنَا أَنْ یُمَكِّنَ وَجْهَهٗ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهٗ فَیَسْجُدُ عَلَیْهِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 385، 1208، صحیح مسلم: 620. (مسند احمد: 11970)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم گرمی کی شدت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے، جب ہم سے کوئی شخص اپنے چہرے کو زمین پر رکھنے کی استطاعت نہ رکھتا تو وہ اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کر لیتا۔

[1744/830]...... عَنْ سَیَّارِ بْنِ الْمَعْرُوْرِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ وَهُوَ یَخْطُبُ یَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بَنٰی هٰذَا الْمَسْجِدَ وَنَحْنُ مَعَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ فَإِذَا اشْتَدَّ الزِّحَامُ فَلْیَسْجُدِ الرَّجُلُ مِنْكُمْ عَلٰی ظَهْرِ أَخِیْهِ، وَرَاٰی قَوْمًا یُصَلُّوْنَ فِی الطَّرِیقِ فَقَالَ صَلُّوْا فِی الْمَسْجِدِ.

تخریج الحدیث صحیح: مسند الطیالسی: 70، سنن البیهقی: 182/3. (مسند احمد: 217)

ترجمۃ الحدیث سیار بن معرور کہتے ہیں: میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہے تھے: بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مسجد بنائی، جبکہ ہم مہاجر اور انصار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، پس جب ہجوم زیادہ ہو جائے تو آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے بھائی کی پیٹھ پر سجدہ کر لے۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو راستہ میں نماز پڑھتے

ہوئے دیکھ کر ان کو کہا: مسجد میں نماز پڑھو۔

بَابُ الدُّعَاءِ فِی السُّجُوْدِ وَمَا یُقَالُ فِیْهِ مِنَ الْأَذْكَارِ غَیْرَ مَا مَرَّ فِی الرُّكُوْعِ

سجدے کی دعاؤں اوراذکار کا بیان، ان کے علاوہ جو رکوع میں گزر چکے ہیں

[1746/831]...... عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِی لِلَّذِیْ خَلَقَهُ فَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُوْرَهُ فَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔))

(١٧٤٦) صحيح مسلم: 771. (مسند احمد: 729)

ترجمة الحديث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے: "اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِی لِلَّذِیْ خَلَقَهُ فَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُوْرَهُ فَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔" (اے اللہ! میں نے تیرے لئے ہی سجدہ کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیرے لئے فرمانبردار ہوا، میرے چہرے نے اس ذات کے لئے سجدہ کیا، جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کی شکل بنائی اور خوبصورت شکل بنائی اور اس کے کان اور آنکھ کو کھولا، اللہ بہت بابرکت ہے، جو سب سے اچھا بنانے والا ہے۔)

[1747/832]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ يَصِفُ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی التَّهَجُّدِ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلّٰى وَجَعَلَ يَقُوْلُ فِی صَلَاتِهِ أَوْفِی سُجُوْدِهِ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِی نُوْرًا وَفِی سَمْعِیْ نُوْرًا، وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا، وَعَنْ يَمِيْنِیْ نُوْرًا، وَعَنْ يَسَارِیْ نُوْرًا، وَأَمَامِیْ نُوْرًا، وَخَلْفِیْ نُوْرًا، وَفَوْقِیْ نُوْرًا، وَتَحْتِیْ نُوْرًا، وَاجْعَلْنِیْ نُوْرًا، قَالَ شُعْبَةُ أَوْقَالَ اِجْعَلْ لِیْ نُوْرًا۔ الحديث.

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 763. (مسند احمد: 2567)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی نماز تہجد بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نماز کے لئے نکلے اور نماز پڑھی اور نماز میں یا سجدے میں یہ دعا کرنے لگے: "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِی نُوْرًا وَفِی سَمْعِیْ نُوْرًا، وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا، وَعَنْ يَمِيْنِیْ نُوْرًا، وَعَنْ يَسَارِیْ نُوْرًا، وَأَمَامِیْ نُوْرًا، وَخَلْفِیْ نُوْرًا، وَفَوْقِیْ نُوْرًا، وَتَحْتِیْ نُوْرًا، وَاجْعَلْنِیْ نُوْرًا۔" شعبہ کہتے ہیں: یا آخری جملہ اس

طرح ہے: ”اِجْعَلْ لِیْ نُوْرًا“ (اے اللہ! میرے دل میں نور کردے، میرے کان میں نور، میری نظر میں نور، میری دائیں طرف نور۔ میری بائیں نور، میرے آگے نور، میرے پیچھے نور، میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور بنا دے اور مجھے نور ہی بنا دے۔)

[1749/833]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِفْتَقَدْتُ النَّبِیَّ ﷺ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلٰی بَعْضِ نِسَائِهِ فَتَحَسَّسْتُ (وَفِیْ رِوَایَةٍ فَطَلَبْتُهُ) ثُمَّ رَجَعْتُ فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ أَوْسَاجِدٌ یَقُوْلُ: ((سُبْحَانَكَ وَ بِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)) (وَ فِیْ رِوَایَةٍ فَإِذَا هُوَ سَاجِدٌ یَقُوْلُ: ((رَبِّ اغْفِرْلِیْ مَاأَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ)) فَقُلْتُ: بِأَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّیْ إِنَّكَ لَفِیْ شَأْنٍ وَأَنَا فِیْ شَأْنٍ آخَرَ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 485. (مسند احمد: 25178، 25180)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے، وہ کہتی ہیں: یک رات میں نے نبی کریم ﷺ کو گم پایا، مجھے یہ خیال آیا کہ آپ کسی دوسری بیوی کی طرف چلے گئے ہیں، پس میں نے ٹوہ لگائی اور آپ ﷺ کو تلاش کیا۔لیکن جب واپس آئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ آپ ﷺ رکوع یا سجدے کی حالت میں یہ دعا پڑھ رہے ہیں: ”سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ“ (تو پاک ہے اور اپنی حمد کے ساتھ ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔) اور ایک روایت میں ہے: آپ سجدے میں یہ دعا پڑھ رہے تھے: ”رَبِّ اغْفِرْلِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ“ (اے میرے رب! میرے لیے میرے مخفی اور اعلانیہ گناہ بخش دے۔) یہ دیکھ کر میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، بے شک میں کسی اور وہم وگمان میں تھی اور آپ کسی اور کام میں ہیں۔

[1750/834]...... عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ أَقْرَبُ مَایَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوْا الدُّعَاءَ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 482. (مسند احمد: 9461)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے اس لیے تم اس میں کثرت سے دعا کیا کرو۔

بَابُ الْجَلْسَةِ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ وَمَا یُقَالُ فِیْهِمَا

دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے اور اس میں جو پڑھا جاتا ہے، اس کا بیان

[1751/835]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَارَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ لَمْ

يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا.

تخريج الحديث صحيح مسلم: 498. (مسند احمد: 24030)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ سجدے سے سر اٹھاتے تو دوسرا سجدہ اس وقت تک نہ کرتے جب تک برابر ہو کر بیٹھ نہ جاتے۔

[1752/836]...... عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى رضی اللہ عنہ أَنَّهُ صَلّٰى يَصِفُ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَجَدَ حَتّٰى أَخَذَ كُلُّ عُضْوٍ مَأْخَذَهُ، ثُمَّ رَفَعَ حَتّٰى أَخَذَ كُلُّ عُضْوٍ مَأْخَذَهُ، ثُمَّ سَجَدَ حَتّٰى أَخَذَ كُلُّ عَظْمٍ مَأْخَذَهُ، ثُمَّ رَفَعَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ كَمَا صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

تخريج الحديث صحيح: التاريخ الكبير: 174/5. (مسند احمد: 15371)

ترجمة الحديث سیدنا عبد الرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی نماز بیان کرتے ہوئے نماز پڑھی تو سجدہ کیا (اور اتنی دیر ٹھہرے رہے کہ) ہر عضو اپنے مقام پر ٹھہر گیا، پھر اٹھے حتی کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر ٹھہر گئی، پھر دوسرا سجدہ کیا حتی کہ ہر ہڈی نے اپنی جگہ کو پکڑ لیا، پھر اٹھے اور دوسری رکعت میں بھی ایسے ہی کیا جیسے پہلی رکعت میں کیا تھا، پھر کہا: رسول اللہ ﷺ کی نماز اس طرح کی تھی۔

[1753/837]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ: ((رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَارْفَعْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاهْدِنِيْ۔)).

تخريج الحديث حسن: سنن ابوداؤد: 850، سنن ابن ماجه: 898، سنن الترمذي: 284. (مسند احمد: 2895)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کی نماز میں دو سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھی: "رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَارْفَعْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاهْدِنِيْ۔" (اے میرے رب! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے رزق دے اور مجھے ہدایت دے۔)

بَابُ جَلْسَةِ الْاُسْتِرَاحَةِ

جلسہ استراحت کا بیان

[1754/838]...... عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ: جَاءَ أَبُوْ سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ رضی اللہ عنہ إِلٰى مَسْجِدِنَا

فَقَالَ: وَاللّٰهِ! إِنِّیْ لَأُصَلِّیْ وَمَا أُرِیْدُ الصَّلَاةَ، وَلٰکِنِّیْ أُرِیْدُ أَنْ أُرِیَکُمْ کَیْفَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یُصَلِّیْ، قَالَ فَقَعَدَ فِی الرَّکْعَةِ الْأُوْلٰی حِیْنَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْأَخِیْرَةِ ثُمَّ قَامَ.

تخریج الحدیث سنن ابوداؤد: 843، سنن النسائی: 223/2 (مسند احمد: 15599)

ترجمة الحدیث ابو قلابہ کہتے ہیں: سیدنا ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے ہماری مسجد میں آئے اور کہا: اللہ کی قسم! میں ضرور نماز پڑھوں گا، حالانکہ میرا ارادہ نماز پڑھنے کا نہیں ہے، میں تو تمہیں دکھانا چاہتا ہوں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو کیسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا، پھر انھوں نے (نماز پڑھی اور اس میں) جب انھوں نے پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھایا تو وہ ایک دفعہ بیٹھ گئے، پھر (دوسری رکعت کے لیے) کھڑے ہوئے۔

[1755/839]...... (وَعَنْهُ مِنْ طَرِیقٍ ثَانٍ) بِنَحْوِهِ وَفِیْهِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَصَلّٰی صَلَاةً کَصَلَاةِ شَیْخِنَا هٰذَا یَعْنِی عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ الْجَرْمِیَّ، وَکَانَ یَؤُمُّ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ أَیُّوبُ فَرَأَیْتُ عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ یَصْنَعُ شَیْئًا لَا أَرَاکُمْ تَصْنَعُوْنَهُ، کَانَ إِذَا رَفَعَ مِنَ السَّجْدَتَیْنِ اسْتَوٰی قَاعِدًا ثُمَّ قَامَ مِنَ الرَّکْعَةِ الْأُوْلٰی وَالثَّالِثَةِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 802، 818. (مسند احمد: 20539)

ترجمة الحدیث (دوسری سند) اسی طرح کی حدیث مروی ہے، البتہ اس میں یہ بھی ہے: ابو قلابہ نے کہتے ہیں: پس انہوں نے ہمارے اس شیخ سیدنا عمرو بن سلمہ جرمی رضی اللہ عنہ، جو عہد نبوی میں امامت کرواتے تھے، کی نماز کی طرح نماز پڑھی۔ ایوب کہتے ہیں: میں نے عمرو بن سلمہ کو ایسا کام کرتے ہوئے دیکھا جو تم لوگوں کو کرتے ہوئے نہیں دیکھتا، جب وہ دوسجدوں سے اٹھتے تو بیٹھ کر برابر ہو جاتے پھر پہلی اور تیسری رکعت سے کھڑے ہوتے۔

أَبْوَابُ الْقُنُوْتِ
دعائے قنوت کے ابواب

بَابُ الْقُنُوْتِ فِي الصُّبْحِ وَسَبَبِهِ وَهَلْ هُوَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ أَوْبَعْدَهُ

صبح میں قنوت اور اس کا سبب اور کیا وہ رکوع سے پہلے ہے یا اس کے بعد؟

[1756/840]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ أَتَاهُ رِعْلٌ وَذَكْوَانُ وَعُصَيَّةُ وَبَنُو لِحْيَانَ فَزَعَمُوْا أَنَّهُمْ قَدْأَسْلَمُوْا فَاسْتَمَدُّوْهُ عَلٰى قَوْمِهِمْ فَأَمَدَّهُمْ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ بِسَبْعِيْنَ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ أَنَسٌ كُنَّا نُسَمِّيْهِمْ فِيْ زَمَانِهِمُ الْقُرَّاءَ، كَانُوا يَحْتَطِبُوْنَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّوْنَ بِاللَّيْلِ، فَانْطَلَقُوْا بِهِمْ حَتّٰى إِذَا أَتَوْا بِئْرَ مَعُوْنَةَ غَدَرُوْا بِهِمْ فَقَتَلُوْهُمْ، فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَهْرًا فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ يَدْعُوْا عَلٰى هٰذِهِ الْأَحْيَاءِ رِعْلٍ وَ ذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِيْ لِحْيَانَ قَالَ قَتَادَةَ وَحَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّهُمْ قَرَأُوْا بِهِ قُرْآنًا وَقَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِيْ حَدِيْثِهِ إِنَّا قَرَأْنَا بِهِمْ قُرْآنًا: بَلِّغُوْا عَنَّا قَوْمَنَا أَنَّا قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا۔ ثُمَّ رُفِعَ ذٰلِكَ بَعْدُ، قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ أَوْ رُفِعَ.

تخريج الحديث صحيح البخارى: 3064، 4088، 4090. (مسند احمد: 12064)

ترجمة الحديث سیدنا انس بن مالک ؓ بیان کرے ہیں کہ رعل، ذکوان، عصیہ اور بنولحیان قبیلے نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور یہ باور کرایا کہ وہ مسلمان ہوگئے ہیں، پھر انہوں نے اپنی قوم کے خلاف آپ ﷺ سے مدد مانگی، آپ ﷺ نے انصار کے ستر آدمیوں کے ساتھ ان کی مدد کی، ہم اس زمانہ میں ان کو قراء کا نام دیتے تھے، کیونکہ یہ دن کو لکڑیاں جمع کرتے اور رات کو نماز پڑھتے تھے، وہ قبیلوں والے ان کو لے کر چلے گئے، جب وہ جب بئرِ معونہ کے پاس پہنچے تو انھوں نے دھوکہ کیا اور ان (ستر صحابہ) کو قتل کر دیا، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز میں ایک مہینہ قنوت کی، جس میں آپ ان قبائل رعل، ذکوان، عصیہ، اور بنولحیان پر بد دعا کرتے تھے۔ سیدنا انس ؓ نے بیان کیا کہ لوگوں نے اس واقعہ کے بارے میں قرآن پڑھا، ابن جعفر کی روایت کے مطابق وہ یہ آیت تھی: ﴿بَلِّغُوْا عَنَّا

قَوْمَنَا أَنَّا قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا﴾ یعنی: ''ہماری طرف سے ہماری قوم کو یہ بات پہنچا دو کہ ہم اپنے ربّ کو جا ملے ہیں، پس وہ خود بھی ہم سے راضی ہو گیا ہے اور ہم کو بھی راضی کر دیا ہے'' پھر یہ آیت منسوخ ہو گئی تھی۔

[1758/841]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَدْعُوْا عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ، وَقَالَ: ((عُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ۔)) .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1003، 4094، صحیح مسلم: 677. (مسند احمد: 12152)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد ایک مہینہ تک دعائے قنوت کی، اس میں آپ رعل اور ذکوان قبیلوں پر بددعا کرتے تھے، نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ''عصیہ قبیلے نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔''

[1760/842]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ حِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، قَالَ: ((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ، ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا......۔)) دَعَا عَلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْيَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ۔﴾ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4069، 4559. (مسند احمد: 6350)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر میں جب رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا: ''رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ'' یہ آخری رکعت کی بات تھی، پھر یہ بددعا کرنے لگے: ''اے اللہ! تو فلاں پر لعنت کر، ......۔'' منافق لوگوں پر آپ ﷺ نے بددعا کی، لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ''(اے پیغمبر!) آپ کے اختیار میں کچھ نہیں، اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کی توبہ قبول کر لے یا عذاب دے، کیونکہ وہ ظالم ہیں۔''

[1761/843]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ لَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ (وَفِيْ رِوَايَةِ الْفَجْرِ) قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْجِ الْوَلِيْدَ) ابْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ ابْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ بِمَكَّةَ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ۔)) .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6200، صحیح مسلم: 675. (مسند احمد: 7260)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز میں آخری رکوع سے سر اٹھایا تو یہ دعا کی: ''اے اللہ: ہمارے رب! اور تیرے لئے ہی ساری تعریف ہے، تو ولید بن ولید، سلمہ بن

ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور مکہ کے کمزوروں کو نجات دے دے، اے اللہ! مضر قبیلے پر اپنا عذاب سخت کر دے اور اسے ان پر یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانے کی قحط سالی کی طرح قحط کر دے۔''

[1762/844]...... عَنْ خُفَافِ بْنِ إِيْمَاءِ بْنِ رَحْضَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصُّبْحَ وَنَحْنُ مَعَهُ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأَخِيْرَةِ قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ، عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ، وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، ثُمَّ وَقَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَاجِدًا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَرَأَ عَلَى النَّاسِ: ((يَاأَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي أَنَا لَسْتُ قُلْتُهُ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَهُ۔)) (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ) قَالَ خُفَافٌ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 679. (مسند احمد: 16571)

ترجمة الحديث سیدنا خفاف بن ایماء غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی، جبکہ ہم آپ کے ساتھ تھے، جب آپ ﷺ نے آخری رکوع سے سر اٹھایا تو یہ بد دعا کی: ''اللہ لعنت کرے، لحیان پر، رعل پر، ذکوان پر اور عصیہ پر، انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔ اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور غفار کو اللہ معاف فرمائے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ سجدے میں گر پڑے، جب آپ (نماز سے) فارغ ہوئے تو فرمایا: ''اے لوگو! میں نے یہ کلمات نہیں کہے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے کہے ہیں۔'' ایک روایت میں ہے: خفاف نے کہا: اسی وجہ سے کافروں پر لعنت کرنا بنا دیا گیا۔

بَابُ الْقُنُوْتِ فِي الظُّهْرِ وَصَلَوَاتٍ أُخْرٰى

ظہر اور دوسری نمازوں میں قنوت کا بیان

[1767/845]...... (۱۷۶۷) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 678. (مسند احمد: 18470)

ترجمة الحديث سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صبح اور مغرب کی نماز میں قنوت کی۔

[1769/846]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَاللّٰهِ لَأُقَرِّبَنَّ لَكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (وَفِيْ رِوَايَةٍ إِنِّيْ لَأَقْرَبُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ) قَالَ فَكَانَ أَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ

مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ، قَالَ أَبُوْ عَامِرٍ فِي حَدِيْثِهِ: الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَيَدْعُوْا لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ، قَالَ أَبُوْ عَامِرٍ وَيَلْعَنُ الْكَافِرِيْنَ.

تخريج الحديث صحيح البخاری: 797، صحيح مسلم: 676. (مسند احمد: 7464)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تمہارے سامنے رکھوں گا، ایک روایت میں ہے: بلاشبہ نماز کے لحاظ سے میں تم میں سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوں، پس سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ظہر، عشاء اور فجر کی نمازوں کی آخری رکعت میں قنوت کیا کرتے تھے، (راوی) ابو عامر نے کہا کہ: جب "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہتے تھے، اس میں مؤمنوں کے لیے دعا کرتے اور کافروں پر لعنت کرتے تھے۔

فَصْلٌ مِنْهُ فِي الْقُنُوْتِ فِي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

پانچوں نمازوں میں قنوت کے بارے میں ایک فصل

[1770/847]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا قَالَ ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) مِنَ الرَّكْعَةِ الْأَخِيْرَةِ، يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ، عَلَى حَيٍّ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهُ، أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ يَدْعُوْهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَقَتَلُوْهُمْ، قَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيْثِهِ قَالَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ هٰذَا كَانَ مِفْتَاحَ الْقُنُوْتِ.

تخريج الحديث صحيح: سنن ابوداؤد: 1443. (مسند احمد: 2746)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلسل ایک ماہ ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازوں میں قنوت کی، جب آپ آخری رکعت میں "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہتے تو یہ قنوت کرتے، جس میں بنوسلیم کے ایک قبیلے رِعل، ذکوان اور عصیہ پر بددعا کرتے اور پیچھے والے مقتدی آمین کہتے، اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ صحابہ کو ان لوگوں کی طرف اسلام کی دعوت دینے کے لئے بھیجا، لیکن انہوں نے انہیں قتل کر دیا۔ عفان نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ عکرمہ کہتے تھے کہ یہ قنوت شروع ہونے کا سبب تھا۔

بَابُ مَاجَاءَ فِی الْجَهْرِ بِالْقُنُوْتِ

بلند آواز سے قنوت کرنے کا بیان

[1771/848]...... عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ یَدْعُوَ عَلٰی أَحَدٍ أَوْ یَدْعُوَ لِأَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَرُبَّمَا قَالَ: إِذَا قَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَیَّاشَ بْنَ أَبِی رَبِیْعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰی مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِیْنَ كَسِنِیْ یُوْسُفَ، قَالَ یَجْهَرُ بِذٰلِكَ، وَیَقُوْلُ فِیْ بَعْضِ صَلَاتِهِ فِیْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا حَیَّیْنَ مِنَ الْعَرَبِ حَتّٰی أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿لَیْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَیْءٌ أَوْیَتُوْبَ عَلَیْهِمْ أَوْیُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ﴾ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4560، صحیح مسلم: 675. (مسند احمد: 7465)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کے خلاف بد دعا کرنے یا کسی کے حق میں دعا کرنے کا ارادہ کرتے تو رکوع کے بعد قنوت کرتے جب آپ ﷺ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہہ لیتے تو اس طرح دعا کرتے: ''اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور کمزور مؤمنوں کو نجات عطا فرما، اے اللہ! مضر قبیلے پر اپنا عذاب سخت کر دے اور اس کو ان پر یوسف علیہ السلام کے قحط کی طرح قحط بنا دے۔'' آپ ﷺ یہ دعا جہری آواز کے ساتھ کرتے تھے، اور آپ ﷺ فجر کی نماز میں تو یہ بددعا کرتے تھے: اے اللہ! فلاں فلاں (عرب کے دو قبیلوں) پر لعنت کر، حتی کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی: ''(اے پیغمبر!) آپ کے اختیار میں کچھ نہیں، اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کی توبہ قبول کر لے یا عذاب دے، کیونکہ وہ ظالم ہیں۔''

بَابُ الْقُنُوْتِ فِی الْوِتْرِ وَأَلْفَاظِهِ

وتر میں قنوت اور اس کے الفاظ کا بیان

[1775/849]...... عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُوْلُهُنَّ فِی قُنُوْتِ الْوِتْرِ: ((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ، وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ، وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا أَعْطَیْتَ، وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ، إِنَّهُ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 248/3، صحیح ابن خزیمة: 1095، المعجم الکبیر

الطبرانی: 2712، سنن البیہقی: 209/2. (مسند احمد: 1718)

ترجمة الحدیث سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قنوتِ وتر میں پڑھنے کے لیے ان کلمات کی تعلیم دی: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ، وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ، وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ، وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ، وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ، فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ، اِنَّهٗ لَایَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ۔ اے اللہ! مجھے ہدایت دے کر ان لوگوں کے زمرہ میں شامل فرما جنہیں تو نے ہدایت دی اور مجھے عافیت دے کر ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے عافیت بخشی اور مجھے اپنا دوست بنا کر ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے اپنا دوست بنایا اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا اس میں برکت ڈال دے اور جس شر کا تو نے فیصلہ کیا ہے مجھے اس سے محفوظ رکھ۔ بے شک تو ہی فیصلہ صادر کرتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ صادر نہیں کیا جاتا اور جس کا تو والی بنا وہ کبھی ذلیل وخوار نہیں ہوسکتا، اے ہمارے ربّ! تو برکت والا اور بلند و بالا ہے۔

أَبْوَابُ التَّشَهُّدِ
تشہد کے ابواب

بَابُ مَاوَرَدَ فِيْ أَلْفَاظِهِ فَصْلٌ فِيْمَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

اس کے الفاظ کے بارے میں ثابت ہونے والے مواد کا بیان اور فصل: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی تشہد

[1776/850]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ التَّشَهُّدَ فِيْ وَسْطِ الصَّلَاةِ وَفِيْ آخِرِهَا، فَكُنَّا نَحْفَظُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ حِيْنَ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَّمَهُ إِيَّاهُ، فَكَانَ يَقُوْلُ إِذَا جَلَسَ فِيْ وَسْطِ الصَّلَاةِ وَفِيْ آخِرِهَا عَلٰى وَرِكِهِ الْيُسْرٰى ((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.)) قَالَ: ثُمَّ إِنْ كَانَ فِيْ وَسْطِ الصَّلَاةِ نَهَضَ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ تَشَهُّدِهِ، وَإِنْ كَانَ فِيْ آخِرِهَا دَعَا بَعْدَ تَشَهُّدِهِ بِمَاشَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدْعُوَ ثُمَّ يُسَلِّمُ.

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 831، صحيح مسلم: 402. (مسند احمد: 3622، 4382)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز کے درمیان میں اور اس کے آخر میں تشہد سکھایا، اسود بن یزید کہتے ہیں: ہم سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یاد کرتے تھے جب انہوں نے ہمیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو تشہد کی تعلیم دی تھی، پس وہ کہتے تھے: جب آپ ﷺ نماز کے درمیان میں اور اس کے آخر میں بائیں سرین پر بیٹھتے تو پڑھتے: "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ." پھر اگر نماز کے درمیان میں

ہوتے تو تشہد سے فارغ ہونے کے بعد (تیسری رکعت کے لئے) کھڑے ہوجاتے اور اگر نماز کے آخر میں ہوتے تو اتنی دعائیں کرتے، جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتیں، پھر سلام پھیر دیتے۔تشہد کا ترجمہ: تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں صرف اللہ کیلئے ہیں، اے نبی: آپ پر اللہ پر سلامتی اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر (بھی) سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں (یہ بھی) گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

فَصْلٌ فِيْمَا رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِیْ مُوْسَى الْأَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

فصل: اس تشہد کے بارے میں جو سیدنا عبد اللہ بن عباس اور سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

[1783/851]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ، فَكَانَ يَقُوْلُ: ((اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ قَالَ حُجَيْرٌ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔)).

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 403. (مسند احمد: 2665)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ قرآن مجید کی طرح ہمیں تشہد کی تعلیم دیتے تھے، آپ ﷺ فرماتے تھے: "اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔" تشہد کا ترجمہ: تمام برکت والی قولی، بدنی اور مالی عبادتیں صرف اللہ کیلئے ہیں، اے نبی: آپ پر سلامتی اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر (بھی) سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔

بَابُ هَيْئَةِ الْجُلُوْسِ لِلتَّشَهُّدِ وَالْإِشَارَةِ بِالسَّبَّابَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

تشہد میں بیٹھنے کی کیفیت، انگشت شہادت سے اشارہ کرنے کا اور دوسرے امور کا بیان

[1786/852]...... عَنْ أَبِی الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ: قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِی الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ، فَقَالَ: هِیَ السُّنَّةُ، قَالَ: فَقُلْنَا: إِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هِیَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ ﷺ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 536. (مسند احمد: 2853)

ترجمة الحديث طاوس کہتے ہیں: ہم نے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے قدموں پر بیٹھنے کے بارے میں پوچھا، انہوں نے کہا: یہ سنت ہے۔ ہم نے کہا: ہم تو اس کو آدمی کی اکھڑ مزاجی اور اجڈ پن خیال کرتے تھے۔ انھوں نے کہا: یہ تو تیری نبی کی سنت ہے۔

[1788/853]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فِيْ صِفَةِ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ، وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَفْتَرِشَ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ، وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى، وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ، وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيْمِ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 498. (مسند احمد: 24030)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی نماز کی کیفیت بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں: آپ ﷺ ہر دو رکعتوں میں التحیات پڑھتے تھے، آپ ﷺ ناپسند کرتے تھے کہ آدمی (سجدے میں) اپنے بازوؤں کو درندے کی طرح بچھائیں، آپ بائیں پاؤں کو بچھا لیتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے تھے اور آپ شیطان کی بیٹھک سے منع فرماتے تھے اور آپ نماز کو سلام کے ساتھ ختم کرتے تھے۔

[1790/854]...... عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلاً مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِ الرَّجُلِ بِإِصْبَعِهِ يَعْنِيْ هٰكَذَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ ذَاكَ الْإِخْلَاصُ.

تخریج الحدیث حسن: سنن البیھقی: 133/2. (مسند احمد: 3152)

ترجمة الحديث سیدنا وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کی کیفیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: پھر آپ بیٹھے، بایاں پاؤں بچھا دیا، بائیں ہتھیلی ران اور بائیں گھٹنے پر رکھی اور دائیں کہنی کو بائیں ران سے اٹھا کر رکھا، پھر اپنی انگلیاں بند کر کے حلقہ بنایا۔ اور ایک روایت میں ہے: انگوٹھے اور درمیانی (انگلی) کا حلقہ بنایا اور سبابہ سے اشارہ کیا۔ پھر اپنی انگلی اٹھائی تو میں نے آپ کو دیکھا آپ اسے ہلا کر اس کے ساتھ دعا کرتے تھے۔

[1792/855]...... عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَلَمْ يُجَاوِزْ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 579. (مسند احمد: 16100)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تو

دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے اور سبابہ کے ساتھ اشارہ کرتے اور آپ کی نظر آپ کے اشارے سے آگے نہ گزرتی تھی۔

[1793/856]...... عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَاوِيِّ أَنَّهُ قَالَ: رَآنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصٰى فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي، وَقَالَ: اِصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ۔ قُلْتُ: وَكَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ؟ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ ﷺ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى .

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 580 . (مسند احمد: 5331)

ترجمۃ الحدیث علی بن عبد الرحمن معاوی کہتے ہیں: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے نماز میں کنکریوں سے کھیلتے ہوئے دیکھ لیا، جب وہ فارغ ہوئے تو مجھے ایسا کرنے سے منع کیا اور کہا: تم اس طرح کیا کرو جس طرح رسول اللہ ﷺ کرتے تھے۔ میں نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کیسے کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نماز میں بیٹھتے تو دائیں ہتھیلی دائیں ران پر رکھتے اور ساری انگلیاں بند کر لیتے اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی سے اشارہ کرتے اور بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے۔

[1796/857]...... (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ يَعْتَمِدُ عَلٰى يَدَيْهِ .

تخریج الحدیث صحيح على شرط الشيخين: سنن ابوداؤد: 992 . (مسند احمد: 6347)

ترجمۃ الحدیث (دوسری سند) انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ آدمی نماز میں اپنے دونوں ہاتھوں پر ٹیک لگا کر بیٹھے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ عَقِبَ التَّشَهُّدِ الْأَخِيرِ وَكَذَا آلِهِ

آخری تشہد کے بعد نبی کریم ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر درود بھیجنے کا بیان

[1799/858]...... عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ رَضِيَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ إِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا فِيْ صَلَاتِنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ؟ قَالَ:

فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أَحْبَبْنَا أَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَسْأَلْهُ قَالَ: ((إِذَا أَنْتُمْ صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ۔)) .

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 981، سنن النسائی: 3/47. (مسند احمد: 17072)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابومسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا، جبکہ ہم بھی آپ کے پاس موجود تھے، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ تو ہم پہچان چکے کہ آپ پر سلام کیسے بھیجنا ہے، (اب سوال یہ ہے کہ) جب ہم نماز ادا کریں تو آپ پر درود پڑھنے کا کیا طریقہ ہے، اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت نازل فرمائے؟ آپ ﷺ جواباً خاموش ہو گئے (اور اتنی دیر خاموش رہے کہ ہم یہ چاہنے لگے کہ کاش اس آدمی نے سوال نہ کیا ہوتا، بالآخر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم مجھ پر درود بھیجو تو اس طرح کہا کرو: "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ۔"

[1801/859]...... وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ: أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بِشْرُ بْنُ سَعْدٍ: أَمَرَنَا اللّٰهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ، ثُمَّ قَالَ: ((قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْعَلِمْتُمْ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 405. (مسند احمد: 22352)

ترجمۃ الحدیث (دوسری سند) سیدنا عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سعد بن عبادہ کی مجلس میں تشریف لائے، سیدنا بشر بن سعد رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آپ پر درود بھیجیں، پس ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں؟ رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے حتی کہ ہم یہ تمنا کرنے لگے کہ کاش اس نے آپ ﷺ سے سوال نہ کیا ہوتا، اتنے میں آپ نے فرمایا: ''تم اس طرح کہا کرو: "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ" اور سلام کے بارے میں تو تم جان چکے ہو۔

[1802/860]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلاً يَدْعُوْ فِي الصَّلَاةِ وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَجَّلَ هٰذَا۔)) ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ وَلِغَيْرِهِ: ((إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ رَبِّهِ وَثَنَاءٍ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1481، سنن الترمذی: 3477، سنن النسائی: 44/3. (مسند احمد: 23937)

ترجمۃ الحدیث صحابی رسول سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا، جبکہ اس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا نہ آپ ﷺ پر درود بھیجا، اور فرمایا: ''اس بندے نے جلدی کی ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اسے بلایا اور اسے اور دوسرے لوگوں سے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے ساتھ ابتدا کرے، پھر نبی پر درود بھیجے، پھر جو چاہے دعا کرے۔''

[1803/861]...... عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ عَلِمْنَا السَّلَامَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: ((قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3370، صحیح مسلم: 406. (مسند احمد: 18104)

ترجمۃ الحدیث سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ معرفت تو ہم حاصل کر چکے ہیں کہ آپ پر سلام کیسے بھیجا جائے، اب سوال یہ ہے کہ درود بھیجنے کا کیا طریقہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس طرح کہا کرو: ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ۔''

فَصْلٌ فِيْمَا يُسْتَدَلُّ بِهِ عَلٰى تَفْسِيْرِ آلِ النَّبِيِّ ﷺ الْمُصَلّٰى عَلَيْهِمْ

فصل: نبی کریم ﷺ کی جس آل پر درود بھیجا جاتا ہے، اس کی تفسیر کا بیان

[1810/862]...... عَنِ ابْنِ طَاوُوْسٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ

أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهِ وَعَلٰى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهِ وَعَلٰى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔)) قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: وَكَانَ أَبِيْ يَقُوْلُ مِثْلَ ذَالِكَ.

تخریج الحدیث صحيح: مصنف عبد الرزاق: 3103، شرح مشكل الآثار: 2239. (مسند احمد: 23173)

ترجمة الحديث ایک صحابی رسول سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اس طرح کہتے تھے: "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهِ وَعَلٰى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهِ وَعَلٰى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔" ابن طاوس کہتے ہیں: میرا باپ بھی اسی طرح کہا کرتا تھا۔

[1811/863]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔)).

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 3369، 6360، صحيح مسلم: 407. (مسند احمد: 23600)

ترجمة الحديث سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس طرح کہا کرو: "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔"

بَابُ التَّعَوُّذِ وَالدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کے بعد تعوذ اور دعا کا بیان

[1812/864]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 588. (مسند احمد: 7237)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آخری تشہد سے فارغ ہوتو وہ ان چار چیزوں سے پناہ مانگا کرے: جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، موت کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے شر سے۔''

[1814/865]...... عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ فِي الصَّلَاةِ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔)) قَالَتْ: فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَمَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ.))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 832، 2397، صحيح مسلم: 589. (مسند احمد: 24578)

ترجمة الحديث سیدنا عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ زوجۂ رسول سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا کرتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔'' (اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں مسیح دجال کے فتنے سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے، اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں گناہ اور قرض سے)۔ کسی آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے کہ آپ قرض سے بہت زیادہ پناہ مانگتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی مقروض ہوتا ہے تو بات کرتا ہے لیکن جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے لیکن اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔''

[1815/866]...... عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِرَجُلٍ: ((كَيْفَ تَقُوْلُ فِي الصَّلَاةِ؟)) قَالَ: أَتَشَهَّدُ ثُمَّ أَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ، أَمَا إِنِّيْ لَا أُحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ وَلَا دَنْدَنَةَ مُعَاذٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((حَوْ لَهُمَا نُدَنْدِنُ۔)).

تخریج الحدیث صحيح على شرط الشيخين: سنن ابوداؤد: 792، سنن ابن ماجه: 910، 3847. (مسند احمد: 15898)

ترجمة الحديث: ایک صحابیٔ رسول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی سے پوچھا: ''تو نماز میں کیا کہتا ہے؟'' اس نے کہا: میں پہلے تشہد پڑھتا ہوں پھر اس طرح دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور آگ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ مجھ سے آپ اور معاذ کے گنگنانے کی طرح نہیں گنگنایا جا سکتا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہم بھی ان کے گرد ہی گنگناتے ہیں۔''

[1816/867]...... عَنْ مِحْجَنِ بْنِ الْأَدْرَعِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدْ قَضٰى صَلَاتَهُ وَهُوَ يَتَشَهَّدُ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَلِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ قَالَ: فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْغُفِرَ لَهُ، قَدْغُفِرَلَهُ، قَدْغُفِرَلَهُ۔)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

تخريج الحديث: صحيح: سنن ابوداؤد: 985. (مسند احمد: 18974)

ترجمة الحديث: سیدنا محجن بن ادرع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور دیکھا کہ ایک آدمی اپنی نماز پوری کر کے تشہد میں یہ دعا کر رہا ہے: ''اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَلِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ (اے اللہ! بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! جو یکتا و یگانہ ہے، بے نیاز ہے، جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا اور کوئی بھی اس کا ہم سر نہیں ہے، یہ کہ تو میرے لیے میرے گناہ بخش دے، بے شک تو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اسے بخش دیا گیا ہے، بلاشبہ اسے بخش دیا گیا ہے۔ بلاشبہ اسے بخش دیا گیا ہے۔'' یعنی تین مرتبہ فرمایا۔

فَصْلٌ مِنْهُ فِيْ رَفْعِ الْأُصْبَعِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ

فصل: نماز (کے تشہد میں) میں دعا کرتے وقت انگلی اٹھانا

[1819/868]...... عَنْ مَالِكِ بْنِ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ قَاعِدٌ فِي الصَّلَاةِ قَدْ وَضَعَ ذِرَاعَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى رَافِعًا بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ قَدْ حَنَأَهَا شَيْئًا وَهُوَ يَدْعُوْ.

تخريج الحديث: صحيح لغيره: سنن ابوداؤد: 991؛ سنن النسائی: 39/3، سنن ابن ماجه: 911. (مسند احمد: 15866)

ترجمة الحديث سیدنا نمیر خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نماز میں بیٹھے ہوئے تھے اور دایاں بازو دائیں ران پر رکھا ہوا تھا اور انگشت شہادت کو اٹھا کر دعا کر رہے تھے، جبکہ اس انگلی کو کچھ جھکایا ہوا تھا۔

بَابُ جَامِعِ اَدْعِيَةٍ مَنْصُوْصٍ عَلَيْهَا فِی الصَّلَاةِ

نماز میں جامع منقول دعاؤں کا بیان

[1821/869]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : عَلِّمْنِيْ دُعَاءً أَدْعُوْ بِهِ فِيْ صَلَاتِيْ، قَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا (وَفِيْ رِوَايَةٍ كَبِيْرًا بَدَلَ كَثِيْرًا) وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔)).

تخريج الحديث صحيح البخاري: 834، 6326، صحيح مسلم: 2705. (مسند احمد: 8)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: مجھے کسی دعا کی تعلیم دیں تا کہ اسے نماز میں پڑھ سکوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ دعا پڑھا کرو: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ (اے اللہ! بلاشبہ میں نے اپنے نفس پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور تیرے علاوہ گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں ہے، سو تو مجھے بخش دے اپنی طرف سے بخش دینا اور مجھ پر رحم کر بلاشبہ تو ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے)۔''

[1822/870]...... عَنْ أَبِيْ مِجْلَزٍ قَالَ: صَلّٰى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلَاةً فَأَوْجَزَ فِيْهَا فَأَنْكَرُوْا ذٰلِكَ، فَقَالَ: أَلَمْ أُتِمَّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: أَمَا إِنِّيْ دَعَوْتُ فِيْهَا بِدُعَاءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَدْعُوْ بِهِ: ((اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِيْ مَاعَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ، أَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا، وَالْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى، وَلَذَّةَ النَّظْرِ إِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلٰى لِقَائِكَ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَمِنْ فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مَهْدِيِّيْنَ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 55/3. (مسند احمد: 18325)

ترجمة الحدیث ابومجلز کہتے ہیں: سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک نماز پڑھائی، انھوں نے اس میں اختصار کیا، اس لیے لوگوں نے اس چیز کا انکار کیا،لیکن انھوں نے کہا: کیا میں نے رکوع وسجود کو پوری طرح ادا نہیں کیا؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، پھر انھوں نے کہا: میں نے تو اس نماز میں ایسی دعا کی ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے، وہ دعا یہ ہے:"اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ وَقُدْرَتِكَ .... وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا، وَالْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى، وَلَذَّةَ النَّظْرِ إِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلٰى لِقَائِكَ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَمِنْ فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مَهْدِيِّيْنَ۔" (اے اللہ! میں تیرے علم غیب اور مخلوق پر تیری قدرت کی وجہ سے تجھ (سے سوال کرتا ہوں کہ) جب تک تو میرے لئے زندگی کو بہتر سمجھے مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لئے وفات بہتر ہو تو مجھے فوت کر دینا، میں تجھ سے خلوت اور جلوت (دونوں حالتوں میں) میں تیری خشیت کا، غصے اور خوشی میں کلمۂ حق کہنے کا، فقیری اور مالداری میں میانہ روی اختیار کرنے کا، تیرے چہرے کی طرف دیکھنے کی لذت کا اور تیری ملاقات کا شوق رکھنے کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں نقصان پہنچانے والی مصیبت سے اور گمراہ کرنے والے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ ہمیں ایمان کی زینت سے مزین کر دے اور ایسے رہنما بنا دے جو خود بھی ہدایت یافتہ ہوں)۔"

[1823/871]...... عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ فِي صَلَاةٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((رَبِّ اغْفِرْلِيْ۔)) قَالَ شُعْبَةُ: أَوْقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ۔)) مِائَةَ مَرَّةٍ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 103، مصنف ابن ابی شیبة: 234/10. (مسند احمد: 23150)

ترجمة الحدیث ایک انصاری صحابیٔ رسول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا:"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ۔" (اے اللہ! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول کر، کیونکہ تو ہی توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا ہے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو دفعہ یہ دعا پڑھی۔

[1825/872]...... عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَامُعَاذُ! إِنِّي لَأُحِبُّكَ۔)) فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَأَنَا وَاللّٰهِ أُحِبُّكَ، قَالَ: ((فَإِنِّيْ أُوْصِيْكَ بِكَلِمَاتٍ تَقُوْلُهُنَّ فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ: اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1522، سنن النسائی: 53/3. (مسند احمد: 22119)

ترجمۃ الحدیث سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ملے اور فرمایا: ''اے معاذ! بلاشبہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔'' میں نے جواباً کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تجھے چند کلمات کی وصیت کرتا ہوں، تو نے ہر نماز میں ان کو پڑھنا ہے، وہ یہ ہیں: اَللّٰھُمَّ أَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔ (اے اللہ! اپنا ذکر، شکر اور اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔)''

اَبْوَابُ الْخُرُوْجِ مِنَ الصَّلَاةِ بِالسَّلَامِ وَمَا يَتْبَعُ ذٰلِكَ

سلام کے ساتھ نماز سے خارج ہونے اور اس کے متعلقات کا بیان

بَابُ كَيْفِيَّةِ السَّلَامِ وَلَفْظِهِ وَاَنَّهُ مَرَّتَانِ

سلام کی کیفیت، اس کے الفاظ اور اس کے دو مرتبہ ہونے کا بیان

[1826/873]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُوْدٍ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدَّيْهِ أَوْخَدِّهِ، وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ.

تخریج الحدیث صحيح: سنن النسائى: 205/2، سنن الترمذى: 253. (مسند احمد : 3660)

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے آپ نیچے جاتے، اوپر ہوتے، کھڑے ہوتے اور بیٹھتے وقت تکبیر کہتے تھے اور دائیں بائیں اس طرح سلام پھیرتے تھے کہ رخساروں کی سفیدی نظر آجاتی تھی، پھر میں نے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کو بھی ایسے کرتے دیکھا۔

[1833/874]...... عَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ، يُرٰى بَيَاضُ إِبْطِهِ، ثُمَّ إِذَا سَلَّمَ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَنْ يَمِيْنِهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ عَنْ يَسَارِهِ وَيُقْبِلُ بِوَجْهِهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ عَنْ يَسَارِهِ.

تخریج الحدیث صحيح لغيره: المعجم الكبير : 263/17، صحيح ابن خزيمة: 650. (مسند احمد: 17726)

ترجمة الحديث سیدہ عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سجدہ کرتے تو آپ کی بغل کی سفیدی نظر آجاتی، اسی طرح جب سلام پھیرتے تو اپنے چہرے کو دائیں طرف اس قدر متوجہ کرتے کہ رخسار کی سفیدی نظر آجاتی، پھر جب بائیں طرف سلام پھیرتے تو اپنے چہرے کو اتنا پھیرتے کہ بائیں طرف سے چہرے کی سفیدی نظر آجاتی۔

بَابُ حَذْفِ السَّلَامِ وَكَرَاهَةِ الْإِشَارَةِ بِالْيَدِ مَعَهُ

سلام کی تخفیف کا اور اس کے ساتھ ہاتھ کے اشارے کی کراہیت کا بیان

[1835/875]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُلْنَا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِأَيْدِيْنَا يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَابَالُ أَقْوَامٍ يَرْمُوْنَ بِأَيْدِيْهِمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمْسِ أَلَا يَسْكُنُ أَحَدُكُمْ وَيُشِيْرُ بِيَدِهِ عَلٰى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى صَاحِبِهِ عَنْ يَّمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 431. (مسند احمد: 20806)

ترجمة الحديث سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: جب ہم رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھتے تو ہاتھوں کے ساتھ دائیں بائیں اشارہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان لوگوں کا کیا حال ہے جو نماز میں اپنے ہاتھوں کے ساتھ یوں اشارہ کرتے ہیں جیسے وہ سرکش گھوڑوں کی دمیں ہیں، کیا تم میں سے ہر ایک کو یہ صورت کفایت نہیں کرتی کہ اپنا ہاتھ ران پر ہی رکھے اور دائیں بائیں سلام پھیر دے۔''

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَوْنِ السَّلَامِ فَرِيْضَةً وَالْإِجْتِزَاءِ بِتَسْلِيْمَةٍ وَاحِدَةٍ

سلام کے فرض ہونے اور ایک سلام کے کافی ہونے کے متعلق بیان

[1837/876]...... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ۔)).

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 61، 618، سنن الترمذی: 3، سنن ابن ماجه: 275. (مسند احمد: 1006، 1072)

ترجمة الحديث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز کی چابی وضو ہے اور اس کی تحریم اللہ اکبر ہی ہے اور اس کی تحلیل سلام ہی ہے۔''

[1838/877]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فِي صِفَةِ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِاللَّيْلِ قَالَتْ: ثُمَّ يَجْلِسُ فَيَتَشَهَّدُ وَيَدْعُوْ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ يُوْقِظُنَا.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1346، 1347. (مسند احمد: 25987، 25988)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز بیان کرتی ہوئی کہتی ہیں: پھر آپ

ﷺ بیٹھ کر تشہد پڑھتے اور دعا کرتے اور پھر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہہ کر ایک سلام پھیرتے اور آواز کو اتنا بلند کرتے کہ ہمیں جگا دیتے۔

بَابُ مِقْدَارِ مَكْثِ الْإِمَامِ عَقْبَ الصَّلَاةِ وَجَوَازِ انْحِرَافِهِ عَنِ الْيَمِيْنِ أَوِ الشِّمَالِ

نماز کے بعد امام کے ٹھہرنے کی مقدار کا اور اس کے دائیں یا بائیں طرف پھرنے کے جواز کا بیان

[1839/878]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَاكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْلِسُ بَعْدَ صَلَاتِهِ إِلَّا قَدْرَ مَا يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 592. (مسند احمد: 24338، 25979)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی کریم ﷺ اپنی نماز کے بعد یہ دعا پڑھنے کے بقدر ٹھہرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔" (اے اللہ! تو ''السلام'' ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے، اے جلال و اکرام والے تو بڑا ہی بابرکت ہے۔)

[1840/879]...... عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ النَّخْعِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ عَنِ انْصِرَافِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ صَلَاتِهِ عَنْ يَمِيْنِهِ كَانَ يَنْصَرِفُ أَوْ عَنْ يَسَارِهِ؟ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْصَرِفُ حَيْثُ أَرَادَ، كَانَ أَكْثَرُ انْصِرَافِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ صَلَاتِهِ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ إِلٰى حُجْرَتِهِ (وَفِيْ لَفْظٍ) كَانَ عَامَّةُ مَايَنْصَرِفُ مِنَ الصَّلَاةِ عَلٰى يَسَارِهِ إِلَى الْحُجُرَاتِ.

تخریج الحدیث صحیح: صحیح ابن حبان: 1999. (مسند احمد: 3872)

ترجمة الحديث اسود نخعی کہتے ہیں: میں نے ایک آدمی کو سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے اپنی نماز سے پھرنے کے بارے میں سوال کرتے ہوئے سنا کہ آپ دائیں طرف پھرتے تھے یا بائیں طرف؟ انھوں نے جواباً کہا: رسول اللہ ﷺ جدھر چاہتے پھر جاتے تھے، لیکن آپ ﷺ کا اکثر پھرنا اپنی بائیں طرف اپنے حجرے کی طرف ہوتا تھا۔ ایک روایت میں ہے: عام طور پر آپ ﷺ کا نماز سے پھرنا بائیں طرف حجروں کی طرف ہوتا ہے۔

[1842/880]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَحَافِيًا وَمُنْتَعِلًا (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ) وَيَنْفَتِلُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَيَسَارِهِ.

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مسند الحمیدی: 997، سنن البیھقی: 2/295. (مسند احمد: 7384)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، ننگے پاؤں اور جوتا پہن کر تمام طریقوں سے نماز پڑھتے تھے، ایک روایت میں ہے: اور نماز کے بعد دائیں بائیں دونوں طرف پھرتے تھے۔

بَابُ اِسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ النَّاسَ بِوَجْهِهِ عَقْبَ السَّلَامِ وَتَبَرُّكِ الصَّحَابَةِ بِالنَّبِيِّ ﷺ

سلام کے بعد امام کا لوگوں کی طرف رخ کرنا اور صحابہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے برکت حاصل کرنا

[1845/881]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ: فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ اَوِ الْفَجْرِ، قَالَ: ثُمَّ انْحَرَفَ جَالِسًا وَ اسْتَقْبَلَ النَّاسَ بِوَجْهِهِ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَ النَّاسِ فَذَكَرَ قِصَّتَهُمَا قَالَ وَنَهَضَ النَّاسُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَهَضْتُ مَعَهُمْ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ أَشَبُّ الرِّجَالِ وَأَجْلَدُهُ، قَالَ: فَمَا زِلْتُ أَزْحَمُ النَّاسَ حَتّٰى وَصَلْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَوَضَعْتُهَا إِمَّا عَلٰى وَجْهِي أَوْصَدْرِيْ، قَالَ: فَمَا وَجَدْتُّ شَيْئًا أَطْيَبَ وَلَا أَبْرَدَ مِنْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 575، 876. (مسند احمد: 17476، 17477)

ترجمة الحديث سیدنا یزید بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع والا حج ادا کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نمازِ فجر پڑھائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے ہی پھرے اور لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ لوگوں کے پیچھے دو ایسے آدمی ہیں، جنھوں نے نماز نہیں پڑھی، راوی نے ان کا سارا قصہ بیان کیا، لوگ اٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آنے لگے، میں بھی ان کے ساتھ اٹھ پڑا، جبکہ میں اس وقت لوگوں میں سب سے زیادہ جوان اور طاقتور تھا، اس لیے میں لوگوں میں گھستا چلا گیا حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گیا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے اپنے چہرے یا سینے پر رکھ لیا، میں نے کوئی ایسی چیز نہیں پائی جو سب سے زیادہ عمدگی اور ٹھنڈک والی ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی بہ نسبت، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد خیف میں تھے۔

[1846/882]...... (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ: ثُمَّ ثَارَ النَّاسُ يَأْخُذُوْنَ بِيَدِهِ يَمْسَحُوْنَ بِهَا

وُجُوْهَهُمْ، قَالَ: فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَمَسَحْتُ بِهَا وَجْهِي فَوَجَدْتُّهَا أَبْرَدَ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبَ رِيحًا مِّنَ الْمِسْكِ.

تخریج الحدیث صحيح: سنن الدارمي: 1367. (مسند احمد: 17478)

ترجمۃ الحدیث (دوسری سند) وہ کہتے ہیں: پھر لوگ اٹھ پڑے اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے چہروں پر ملنے لگے، میں نے بھی آپ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے چہرے سے لگایا اور محسوس کیا کہ وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور خوشبو کے لحاظ سے کستوری سے زیادہ عمدہ ہے۔

بَابُ مَكْثِ الْإِمَامِ بِالرِّجَالِ قَلِيلًا لِتَخْرُجَ النِّسَاءُ وَالْفَصْلِ بَيْنَ الْفَرْضِ وَالنَّافِلَةِ بِخُرُوْجٍ أَوْ كَلَامٍ أَوْ اِنْتِقَالٍ

امام کا مردوں کے ساتھ تھوڑی دیر تک ٹھہرنا تا کہ عورتیں نکل جائیں اور فرضی اور نفلی نمازوں کے درمیان باہر جانے یا کلام کرنے یا جگہ بدلنے کے ساتھ فاصلہ کرنا

[1848/883]...... عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِيْنَ يَقْضِي تَسْلِيْمَهُ وَيَمْكُثُ فِي مَكَانِهِ يَسِيْرًا قَبْلَ أَنْ يَقُوْمَ.

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 837، 849، 870. (مسند احمد: 26541)

ترجمۃ الحدیث سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تھے تو آپ ﷺ کے سلام پھیرتے ہی عورتیں اٹھ کر چلی جاتیں اور آپ ﷺ اٹھنے سے پہلے اپنی جگہ میں تھوڑی دیر ٹھہرے رہتے۔

[1849/884]...... (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) أَنَّ النِّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَثَبَتَ مَنْ صَلّٰى مِنَ الرِّجَالِ مَاشَاءَ اللّٰهُ، فَإِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَامَ الرِّجَالُ.

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 866. (مسند احمد: 26688)

ترجمۃ الحدیث (دوسری سند) عہد نبوی میں جب آپ ﷺ فرضی نماز سے سلام پھیرتے تو عورتیں کھڑی ہو کر چلی جاتیں اور رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے والے مرد بیٹھے رہتے، جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا، پھر جب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوتے تو مرد بھی اٹھ جاتے تھے۔

[1850/885]...... عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمْعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ فِي مَقَامِيْ فَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ: لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ، إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمْعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتّٰى تَتَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ، فَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِذٰلِكَ، لَا تُوْصِلْ صَلَاةً بِصَلَاةٍ حَتّٰى تَخْرُجَ أَوْ تَتَكَلَّمَ.

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 883. (مسند احمد: 16866)

ترجمة الحديث سائب بن یزید کہتے ہیں: میں نے سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز جمعہ مقصورہ میں ادا کی، جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ میں ہی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا، جب وہ (اپنی منزل میں) داخل ہوئے تو مجھے بلا بھیجا، جب میں ان کے پاس گیا تو انھوں نے کہا: تو نے جو کچھ آج کیا، آئندہ اس طرح نہ کرنا، جب تو جمعہ کی نماز ادا کر لے تو اس کے ساتھ یعنی اس کے بعد کوئی نماز نہ پڑھ، جب تک تو کلام کر لے یا وہاں سے نکل جائے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے یہی حکم دیا ہے کہ تو کسی (فرضی) نماز کے ساتھ کوئی نماز نہ ملا، حتی کہ تو وہاں سے نکل جائے یا کلام کر لے۔

أَبْوَابُ الْأَذْكَارِ الْوَارِدَةِ عَقْبَ الصَّلَاةِ

نماز کے بعد کیے جانے والے اذکار کے ابواب

بَابُ الْأَدْعِيَةِ الْوَارِدَةِ مِنْ ذٰلِكَ

ان اذکار میں سے کی جانے والی دعاؤں کا بیان

[1855/886]...... عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ أَخَذَ بِیَدِہٖ یَوْمًا ثُمَّ قَالَ: ((یَامُعَاذُ! إِنِّیْ لَأُحِبُّکَ۔)) فَقَالَ لَہُ مُعَاذٌ: بِأَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! وَأَنَا أُحِبُّکَ، قَالَ: ((أُوْصِیْکَ یَامُعَاذُ! لَاتَدَعَنَّ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلَاۃٍ (وَفِی رِوَایَۃٍ فِی کُلِّ صَلَاۃٍ) أَنْ تَقُوْلَ اَللّٰہُمَّ أَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔)) قَالَ: وَأَوْصٰی بِذٰلِکَ مُعَاذٌ الصُّنَابِحِیَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَأَوْصٰی أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عُقْبَۃَ بْنَ مُسْلِمٍ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1522، سنن النسائی: 53/3. (مسند احمد: 22119)

ترجمة الحديث سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''اے معاذ! یقیناً میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔'' سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اے اللہ کے رسول! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے معاذ! میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ تو ہر نماز میں یہ دعا پڑھنا ہرگز نہ چھوڑنا: ''اَللّٰہُمَّ أَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔'' (اے اللہ! اپنا ذکر، شکر اور اچھے انداز میں عبادت کرنے پر میری مدد فرما)۔'' سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے ابوعبد الرحمٰن صنابحی کو اور انھوں عقبہ بن مسلم کو یہی نصیحت کی۔

[1858/887]...... عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ فِی صِفَۃِ صَلَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: فَإِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاۃِ قَالَ: ((اَللّٰہُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰہَ إِلَّا أَنْتَ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 771. (مسند احمد: 729)

ترجمۃ الحدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے سلام پھیرا تو یہ دعا پڑھی: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ۔" (اے اللہ! میرے لیے بخش دے وہ (گناہ) جو میں نے پہلے کیے اور جو بعد میں کیے اور جو مخفی انداز میں کیے اور جو اعلانیہ کے یا اور جو میں نے زیادتی کی اور وہ جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، تو ہی آگے کرنے والا اور پیچھے کرنے والا ہے، نہیں ہے کوئی معبودِ برحق مگر تو ہی)۔"

[1860/888]...... عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُعَلِّمُنَا كَلِمَاتٍ نَدْعُوْ بِهِنَّ فِيْ صَلَاتِنَا أَوْ قَالَ فِيْ دُبُرِ صَلَاتِنَا ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الثُّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَأَسْأَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ، وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ۔)).

تخریج الحدیث حسن بطرقه: مصنف ابن ابی شیبة: 271/10، صحیح ابن حبان: 935، المعجم الکبیر الطبرانی: 7157. (مسند احمد: 17114، 17133)

ترجمۃ الحدیث سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز میں یا نماز کے آخر میں پڑھنے کے لیے چند کلمات کی تعلیم دیتے تھے، وہ کلمات یہ ہیں: "اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الثُّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَأَسْأَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ، وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ۔" (اے اللہ بلاشبہ میں تجھ سے ہر معاملہ میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں، میں تجھ سے بھلائی کی پختگی کا سوال کرتا ہوں، میں تجھ سے تیری نعمت کے شکر ادا کرنے کا اور اچھے انداز میں تیری عبادت کرنے کا سوال کرتا ہوں، میں تجھ سے سالم دل اور سچی زبان کا سوال کرتا ہوں، میں تجھ سے ان (گناہوں کی) کی بخشش کا سوال کرتا ہوں جن کو تو جانتا ہے، میں تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں، جس کو تو جانتا ہے اور میں تجھ سے ہر اس شرّ سے پناہ چاہتا ہوں، جس کو تو جانتا ہے)۔"

بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالْإِسْتِغْفَارِ عَقْبَ الصَّلَوَاتِ

نمازوں کے بعد تسبیح، تحمید، تکبیر اور استغفار کا بیان

[1861/889]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ

صَلاةٍ ثَلاثًا وَثَلاثِيْنَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلاثًا وثَلا ثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلاثًا وَثَلاثِيْنَ، فَتِلْكَ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ، ثُمَّ قَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، غُفِرَلَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔)).

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 597. (مسند احمد: 8834)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ، تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور تینتیس مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہا، یہ ننانوے (کلمات) ہو گئے، پھر اس نے سو (100) کو پورا کرنے کے لئے کہا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ تو اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے، اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

[1862/890]...... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَبَاذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَهَبَ أَصْحَابُ الدُّثُوْرِ بِالْأُجُوْرِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ فُضُوْلُ أَمْوَالِهِمْ يَتَصَدَّقُوْنَ بِهَا، وَلَيْسَ لَنَا مَانَتَصَدَّقُ بِهِ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَاتٍ إِذَا عَمِلْتَ بِهِنَّ أَدْرَكْتَ مَنْ سَبَقَكَ وَلَا يَلْحَقُكَ إِلَّا مَنْ أَخَذَ بِمِثْلِ عَمَلِكَ؟)) قُلْتُ: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((تُكَبِّرُ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَتُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَتَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَتَخْتِمُهَا بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (وَفِيْ لَفْظٍ:) تُسَبِّحُ اللّٰهَ خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَتَحْمَدُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَتُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَ ثَلَاثِيْنَ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 843، 6329، صحیح مسلم: 595. (مسند احمد: 7243)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! صاحبِ مال لوگ تو سارا اجر لے گئے ہیں، (وہ اس طرح کہ) وہ نماز پڑھتے ہیں، ہم بھی نماز پڑھتے ہیں اور وہ روزہ رکھتے ہیں، ہم بھی روزہ رکھتے ہیں، لیکن ان کے پاس زائد مال ہیں جن کا وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہمارے پاس اتنا مال نہیں ہے کہ ہم بھی صدقہ کر سکیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں ایسے کلمات کی طرف تیری رہنمائی نہ کر دوں کہ جب تو ان پر عمل کرے گا تو تو سبقت لے جانے والوں کو پالے گا اور تیرے (مقام) کو کوئی بھی نہیں پا سکے گا، مگر وہ جو تیرے عمل کی طرح کا عمل کرے گا؟'' میں نے کہا: کیوں نہیں: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو نے ہر

نماز کے بعد تینتیس مرتبہ اللہ اکبر، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہنا ہے اور اس دعا کے ساتھ اس کو ختم کرنا ہے: لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ ایک روایت میں ہے: ''تو نے ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہنا ہے۔''

[1863/891]...... عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَنَحْمَدَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَنُكَبِّرَ أَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ فَأُتِيَ رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقِيْلَ لَهُ: أَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُسَبِّحُوْا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ فِي مَنَامِهِ: نَعَمْ ، قَالَ: فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ، خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ، وَاجْعَلُوْا فِيْهَا التَّهْلِيْلَ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((فَافْعَلُوْا۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 3413، سنن النسائی: 3/76. (مسند احمد: 21600)

ترجمة الحدیث سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمیں حکم تو یہ دیا گیا کہ ہر نماز کے بعد ہم تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ ، تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، چونتیس مرتبہ اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہیں، لیکن ایک انصاری کو خواب آیا اور اس سے خواب میں پوچھا گیا: کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ تم ہر نماز کے بعد اتنی اتنی دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ (اور دوسرے اذکار) کہو؟ اس نے خواب میں جواب دیا: جی ہاں، تو خواب میں آنے والے نے کہا: تم پچیس پچیس مرتبہ کرلو اور پچیس مرتبہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کا اضافہ کرلو۔ جب صبح ہوئی تو وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو اس خواب کی خبر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسے ہی کرلو۔''

[1864/892]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَلَّتَانِ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهِمَا أَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ وَهُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ۔)) قَالُوْا: وَمَا هُمَا يَارَسُوْلَ اللّٰـهِ!؟ قَالَ: ((أَنْ تَحْمَدَ اللّٰهَ وَتُكَبِّرَهُ وَتُسَبِّحَهُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ عَشْرًا عَشْرًا عَشْرًا وَإِذَا أَتَيْتَ إِلٰى مَضْجَعِكَ تُسَبِّحُ اللّٰهَ وَتُكَبِّرُهُ وَتَحْمَدُهُ مِائَةَ مَرَّةٍ ، فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَتَانِ بِاللِّسَانِ وَأَلْفَانِ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ ، فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ؟)) قَالُوْا: كَيْفَ مَنْ يَعْمَلُ بِهَا قَلِيْلٌ؟ قَالَ: ((يَجِيْءُ أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ فِي صَلَاتِهِ فَيُذَكِّرُهُ حَاجَةَ كَذَا وَكَذَا فَلَا يَقُوْلُهَا وَيَأْتِيْهِ عِنْدَ مَنَامِهِ فَيُنَوِّمُهُ فَلَا يَقُوْلُهَا۔)) قَالَ وَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَعْقِدُهُنَّ بِيَدِهِ .

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ:** سنن ابوداؤد: 5065، سنن الترمذی: 3410، سنن النسائی: 3/74.
(مسند احمد: 6498، 6910)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو خصلتیں ہیں، جو ان پر محافظت کرے گا، وہ اسے جنت میں داخل کر دیں گی، وہ دو آسان تو ہیں لیکن عمل کرنے والے تھوڑے ہیں۔'' لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ دو ہیں کون سی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر فرض نماز کے بعد دس دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا، پھر جب تو اپنے بستر پر آئے تو سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے، یہ زبان پر تو کل دو سو پچاس کلمات ہوں گے، لیکن ترازو میں دو ہزار پانچ سو ہوں گے، (اب ذرا یہ تو بتاؤ کہ) تم میں سے کون ہے جو ایک دن رات میں دو ہزار پانچ سو برائیاں کرتا ہو؟'' صحابہ نے کہا: تو پھر عمل کرنے والے کم کیسے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان نماز میں ہی تمہارے پاس آ جاتا ہے اور ضروریات یاد کروانا شروع کر دیتا ہے، پس وہ (سلام کے بعد فوراً کھڑا ہو جاتا ہے اور) یہ کلمات کہہ نہیں پاتا، اسی طرح وہ (رات کو) سوتے وقت بھی آ جاتا ہے اور اس ذکر سے پہلے ہی اسے سلا دیتا ہے، پس وہ یہ کلمات نہیں کہہ پاتا۔'' راوی کہتا ہے: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھ سے ان کو شمار کرتے تھے۔

[1865/893]...... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ وَقَدْ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ هُوَ وَفَاطِمَةُ رضی اللہ عنہا يَطْلُبَانِ خَادِمًا مِنَ السَّبْيِ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا بَعْضَ الْعَمَلِ فَأَبَى عَلَيْهِمَا ذٰلِكَ فَذَكَرَ قِصَّةً قَالَ: ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُمَا: ((أَلَا أُخْبِرُكُمَا بِخَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَانِيْ؟)) قَالَا: بَلٰى۔ فَقَالَ: ((كَلِمَاتٌ عَلَّمَنِيْهِنَّ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ تُسَبِّحَانِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَتَحْمَدَانِ عَشْرًا، وَتُكَبِّرَانِ عَشْرًا، وَإِذَا أَوَيْتُمَا إِلٰى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ۔)) قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ۔ قَالَ: فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْكَوَّاءِ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ؟ فَقَالَ: قَاتَلَكُمُ اللّٰهُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ، نَعَمْ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ.

تخریج الحدیث: حسن: سنن ابن ماجہ: 4152، مصنف ابن ابی شیبۃ: 232/10. (مسند احمد: 838)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا قیدیوں میں سے ایک خادم کا سوال کرنے کے لیے نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، تاکہ بعض کام وہ کر دے اور اس طرح ان پر ذرا تخفیف ہو جائے۔ لیکن آپ ﷺ نے ان کو خادم دینے سے انکار کر دیا، ...... سارا قصہ ذکر کیا ......۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دے دوں جو اس چیز سے بہتر ہے، جس کا تم نے سوال کیا ہے؟'' انھوں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چند کلمات ہیں، جبریل علیہ السلام نے مجھے ان کی تعلیم دی ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ ، دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور دس مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہو، پھر

جب تم اپنے بستر پر آؤ تو تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ، تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور چونتیس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہو۔'' سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! جب سے رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ کلمات سکھائے، تب سے میں نے ان کو ترک نہیں کیا۔ ابن کوا نے کہا: کیا صفین والی رات بھی نہیں چھوڑے تھے؟ انہوں نے کہا: اے اہل عراق! تمہیں اللہ تباہ کرے، ہاں ہاں میں نے صفین والی رات کو بھی ان کو ترک نہیں کیا تھا۔

[1866/894]...... عَنْ أَبِی عُمَرَ الصِّینِیِّ عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ إِذَا نَزَلَ بِهِ ضَيْفٌ قَالَ: يَقُولُ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: مُقِيمٌ فَنُسَرِّحُ أَوْ ظَاعِنٌ فَنَعْلِفُ؟ قَالَ: فَإِنْ قَالَ لَهُ ظَاعِنٌ قَالَ لَهُ: مَاأَجِدُ لَكَ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ شَيْءٍ أَمَرَنَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُلْنَا: يَارَسُولَ اللّٰهِ! ذَهَبَ الْأَغْنِيَاءُ بِالْأَجْرِ، يَحُجُّونَ وَلَا نَحُجُّ، وَيُجَاهِدُونَ وَلَا نُجَاهِدُ، وَكَذَا وَكَذَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ جِئْتُمْ مِنْ أَفْضَلِ مَايَجِيءُ بِهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ، أَنْ تُكَبِّرُوا اللّٰهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، وَتُسَبِّحُوهُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُوا ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِينَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ۔)).

تخریج الحدیث صحیح: سنن الکبری للنسائی: 9978، مصنف ابن ابی شیبة: 235/10. (مسند احمد: 27515)

ترجمة الحدیث ابو عمر صینی کہتے ہیں: سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی مہمان آتا تو وہ اسے کہتے: کیا آپ ٹھہریں گے کہ ہم آپ کی سواری کو چراگاہ میں چرائیں یا آپ جائیں گے کہ ہم یہیں اس کو چارہ ڈال دیں۔ جب وہ مہمان کہتا کہ وہ تو جانے والا ہے تو سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ اسے کہتے: میں تیرے لئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں پاتا کہ جس کا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا، بات یہ ہے کہ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! سارا اجر تو مالدار لوگ لیے جا رہے ہیں، وہ حج کرتے ہیں اور ہم حج نہیں کر سکتے، وہ جہاد کرتے ہیں اور ہم جہاد نہیں کر سکتے اور وہ فلاں فلاں عمل بھی کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہاری ایسی چیز کی طرف رہنمائی نہ کردوں کہ اگر تم نے اس کو تھامے رکھا تو تم ایسا افضل عمل کرو گے کہ ان میں سے کوئی ایک ایسا عمل کرتا ہے، تم ہر نماز کے بعد چونتیس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا کرو۔''

[1868/895]...... عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ اِسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 591. (مسند احمد: 22365)

ترجمة الحديث: مولائے رسول سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنی نماز سے سلام پھیرتے تو تین دفعہ بخشش طلب کرتے اور پھر یہ دعا پڑھتے: "اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔" (اے اللہ! تو سلام ہے اور تیری طرف سے ہی سلامتی ہے تو بابرکت ہے اے شان و عزت والے۔)

بَابُ جَامِعِ الْأَذْكَارِ وَتَعَوُّذَاتٍ وَأَدْعِيَةٍ وَقِرَاءَةِ بَعْضِ سُوَرٍ عَقْبَ الصَّلَوَاتِ

نمازوں کے بعد اذکار، تعوذات، ادعیہ اور بعض سورتوں کے پڑھنے کا جامع بیان

[1869/896]...... عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔))

تخريج الحديث: اسناده قوی علی شرط مسلم: سنن النسائی: 3/73. (مسند احمد: 20381، 20409)

ترجمة الحديث: سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔" (اے اللہ! میں کفر، فقر اور عذاب قبر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔)

[1870/897]...... (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) أَنَّهُ مَرَّ بِوَالِدِهِ وَهُوَ يَدْعُوْ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، قَالَ فَأَخَذْتُهُنَّ عَنْهُ وَكُنْتُ أَدْعُوْبِهِنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ، قَالَ: فَمَرَّ بِيْ وَأَنَا أَدْعُوْ بِهِنَّ فَقَالَ: يَابُنَيَّ! أَنّٰى عَقَلْتَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ؟ قَالَ: يَاأَبَتَاهُ سَمِعْتُكَ تَدْعُوْبِهِنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ فَأَخَذْتُهُنَّ عَنْكَ، قَالَ: فَالْزَمْهُنَّ يَا بُنَيَّ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ بِهِنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ.

تخريج الحديث: اسناده قوی علی شرط مسلم: سنن البیهقی: 294، سنن الترمذی: 3503، مستدرك الحاكم: 1/533. (مسند احمد: 20447)

ترجمة الحديث: (دوسری سند) مسلم بن ابی بکرہ کہتے ہیں: میں اپنے والد کے پاس سے گزرا اور وہ یہ دعا کر رہے تھے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔" تو میں نے بھی ان سے یہ دعا یاد کر لی اور ہر نماز کے بعد اس کو پڑھنا شروع کر دیا۔ ایک دفعہ (میرے والد) میرے پاس سے گزرے اور میں یہ دعا کر رہا تھا، انہوں نے مجھ سے پوچھا: بچو! یہ کلمات تو نے کہاں سے سیکھے ہیں؟ میں نے کہا: ابا جان! میں نے آپ کو ہر نماز کے

بعد ان کو پڑھتے ہوئے سنا تھا، اس طرح میں نے یہ کلمات آپ سے سیکھ لیے۔ انھوں کہا: پیارے بیٹے! ان کو لازم پکڑ کیونکہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد ان کو پڑھتے تھے۔

[1871/898]...... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ آخِرِ وِتْرِهِ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَاأُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔))

تخریج الحدیث اسنادہ قوی: سنن ابوداؤد: 1427، سنن النسائی: 248/3، سنن ابن ماجہ: 1179. (مسند احمد: 751، 957)

ترجمة الحدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ وتر کے آخر میں یہ دعا پڑھتے تھے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَاأُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔" (اے اللہ! بلاشبہ میں تیری ناراضگی سے تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں، میں تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیری پناہ کا طلب گار ہوں، میں تیری ثنا بیان نہیں کر سکتا، تو تو ویسے ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی ثنا بیان کی۔)

[1872/899]...... عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ الْمُغِيْرَةَ رضی اللہ عنہ كَتَبَ إِلٰى مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَلَّمَ قَالَ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔)).

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6330، صحیح مسلم: 593. (مسند احمد: 18183)

ترجمة الحدیث سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وَرّاد سے روایت ہے سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو کہتے تھے: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔" (اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہت اور ساری تعریف اسی کیلئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! تیری عطا کو کوئی روکنے والا نہیں اور تیری روکی ہوئی چیز کو کوئی عطا کرنے والا نہیں، اور دولت مند کو (اس کی) دولت تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔)

[1875/900]...... عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ

قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ اَلسَّلامُ وَمِنْكَ اَلسَّلامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔)) .

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 592. (مسند احمد: 25507)

ترجمة الحديث ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز سے سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: "اَللّٰهُمَّ أَنْتَ اَلسَّلامُ وَمِنْكَ اَلسَّلامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔" (اے اللہ تو ہی سلام ہے اور تیری طرف سے ہی سلامتی ہے، تو بابرکت ہے، اے شان اور عزت والے۔

[1876/901]...... عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ أَوْ الصَّلَوَاتِ يَقُوْلُ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، أَهْلَ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 594. (مسند احمد: 16122)

ترجمة الحديث ابو زبیر کہتے ہیں: میں نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو اس منبر پر بیان کرتے ہوئے سنا، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز یا نمازوں کے آخرت میں سلام پھیرتے تو کہتے: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، أَهْلَ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔" (اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہت اور ساری تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، برائی سے بچنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں ہے، مگر اللہ کے ساتھ، ہم نہیں عبادت کرتے مگر اسی کی، اے نعمت وفضل اور اچھی ثنا والے، نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ، ہم اسی کے لیے دین کو خالص کرنے والے ہیں، اگرچہ کافر ناپسند کریں۔)

[1878/902]...... عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ وَيَثْنِيَ رِجْلَهُ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَتْ حِرْزًا مِنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَحِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَلَمْ يَحِلَّ لِذَنْبٍ يُدْرِكُهُ إِلَّا الشِّرْكُ، فَكَانَ مِنْ أَفْضَلِ

النَّاسِ عَمَلاً إِلَّا رَجُلاً يَفْضُلُهُ يَقُولُ أَفْضَلَ مِمَّا قَالَ۔)) .

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: مصنف عبد الرزاق: 3192 . (مسند احمد: 17990)

ترجمة الحديث سیدنا عبد الرحمٰن بن غنم اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے مغرب اور صبح کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد (اپنی جائے نماز سے) پھرنے اور ٹانگ موڑنے سے پہلے دس مرتبہ یہ دعا پڑھی: ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔'' (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ساری بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ساری تعریف ہے، اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔) تو ایسے شخص کے لیے ہر دفعہ یہ کہنے کے عوض دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس برائیاں مٹا دی جائیں گی اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جائیں گے اور یہ کلمات اس کے لیے ہر ناپسندیدہ چیز سے بچاؤ اور مردود شیطان سے بچاؤ ہوں گے اور شرک کے علاوہ کسی گناہ کے لیے حلال نہیں ہوگا کہ وہ ایسے آدمی کو ہلاک کر سکے اور ایسا آدمی عمل کے لحاظ سے سب لوگوں میں افضل ترین ہوگا، سوائے اس آدمی کے، جو اس سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے، یعنی اس سے زیادہ یہ ذکر کرتا ہے۔''

[1881/903]...... عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1523، سنن النسائی: 68/3، سنن الترمذی: 2903. (مسند احمد: 17417، 17792)

ترجمة الحديث سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں ہر نماز کے بعد معوّذات سورتیں پڑھوں۔

بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ عَقْبَ الْإِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ

نماز سے فارغ ہونے کے بعد بآواز بلند ذکر کرنے کا بیان

[1882/904]...... عَنْ عَمْرِوبْنِ دِيْنَارٍ أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَنَّهُ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 841، صحیح مسلم: 583. (مسند احمد: 3478)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام ابو معبد کو بتلایا کہ عہدِ نبوی میں جب لوگ فرضی نماز سے فارغ ہوتے تو ذکر کے ساتھ آواز کو بلند کرتے تھے۔ مزید انھوں نے کہا: بلکہ جب میں (اس ذکر کی) آواز سنتا تھا تو پہچان جاتا تھا کہ لوگ نماز سے فارغ ہو گئے ہیں۔

[1883/905]...... حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِی أَبِیْ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِیْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ مَاكُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا بِالتَّكْبِيْرِ، قَالَ عَمْرٌو قُلْتُ لَهُ حَدَّثْتَنِی؟ قَالَ لَا، مَا حَدَّثْتُكَ بِهِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 841، صحیح مسلم: 583. (مسند احمد: 1933)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا ختم ہونا تکبیر کے ساتھ ہی پہچانتا تھا۔ عمرو کہتے ہیں: میں نے (ابو معبد) سے کہا: تو نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے؟ اس نے کہا: نہیں، میں نے تجھے یہ بیان نہیں کی۔

أَبْوَابُ مَا يُبْطِلُ الصَّلَاةَ وَمَا يُكْرَهُ فِيهَا وَمَا يُبَاحُ

نماز کو باطل کرنے والے اور اس میں مکروہ اور جائز امور کا بیان

بَابُ النَّهْيِ مِنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کلام کرنے کی ممانعت کا بیان

[1884/906]...... عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يُكَلِّمُ صَاحِبَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَاجَةِ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ﴾ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1200، 4534، صحیح مسلم: 539. (مسند احمد: 19278)

ترجمۃ الحدیث سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آدمی نبی کریم ﷺ کے زمانے میں نماز میں اپنے ساتھی سے ضرورت کی کوئی بات کر لیتا تھا، حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ﴾ (اور اللہ تعالیٰ کے لیے فرمانبردار ہو کر کھڑے رہا کرو) اس کے بعد ہمیں خاموش رہنے کا حکم دے دیا گیا۔

[1886/907]...... (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِذَا كُنَّا بِمَكَّةَ قَبْلَ أَنْ نَأْتِيَ أَرْضَ الْحَبَشَةِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ أَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ، فَأَخَذَنِي مَا قَرُبَ وَمَا بَعُدَ حَتَّى قَضَوُا الصَّلَاةَ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحْدِثُ فِي أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَإِنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ أَنْ لَا نَتَكَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 924، سنن النسائی: 19/3. (مسند احمد: 3575)

ترجمۃ الحدیث (دوسری سند) وہ کہتے ہیں: جب ہم حبشہ کی طرف جانے سے پہلے مکہ میں ہوتے تھے تو رسول اللہ ﷺ پر نماز میں سلام کہتے تھے (اور آپ سلام کا جواب دیتے تھے)، لیکن جب ہم حبشہ کے علاقے سے واپس آئے اور آپ ﷺ کو سلام کہا تو آپ نے جواب نہ، مجھے تو قریب کی اور دور کی وجوہات نے پکڑ لیا (کہ جواب نہ دینے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے، بالآخر) جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ ﷺ نے سوال کیا، آپ ﷺ

نے فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے نیا حکم کرتا ہے، اب اس سے نیا حکم یہ دیا ہے کہ ہم نماز میں کلام نہ کریں۔''

[1887/908]...... عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ ﷛ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَرَمَانِيَ الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ: وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ! مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ إِلَيَّ؟ قَالَ: فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِأَيْدِيْهِمْ عَلٰى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِيْ، لٰكِنِّيْ سَكَتُّ، فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَبِأَبِيْ هُوَ وَأُمِّيْ مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِنْهُ، وَاللّٰهِ! مَا كَهَرَنِيْ وَلَا شَتَمَنِيْ وَلَا ضَرَبَنِيْ، قَالَ: ((إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ هٰذَا، إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ۔)) أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا قَوْمٌ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ، وَإِنَّ مِنَّا قَوْمًا يَأْتُوْنَ الْكُهَّانَ۔ قَالَ: ((فَلَا تَأْتُوْهُمْ۔)) قُلْتُ: إِنَّ مِنَّا قَوْمًا يَتَطَيَّرُوْنَ، قَالَ: ((ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهُ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ۔)) قُلْتُ: إِنَّ مِنَّا قَوْمًا يَخُطُّوْنَ۔ قَالَ: ((كَانَ نَبِيٌّ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذٰلِكَ۔)) قَالَ وَكَانَتْ لِيْ جَارِيَةٌ تَرْعٰى غَنَمًا (فَذَكَرَ قِصَّتَهَا).

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 537. (مسند احمد: 23762)

ترجمة الحديث سیدنا معاویہ بن حکم سلمی ﷛ کہتے ہیں: ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، اچانک ایک آدمی نے چھینکا، میں نے اسے يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہا، اس وجہ سے لوگ تو مجھے گھورنے لگ گئے، میں نے ان سے کہا: ہائے میری ماں مجھے گم پائے! تم کو کیا ہوگیا ہے کہ میری طرف دیکھ رہے ہو؟ لوگ تو اپنے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے، جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کروا رہے ہیں (تو میں نے کچھ کہنا چاہا) لیکن میں خاموش ہوگیا، جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے، پس میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد کوئی ایسا استاذ نہیں دیکھا ہے جو تعلیم میں آپ ﷺ سے اچھا ہو، اللہ کی قسم! نہ آپ نے مجھے جھڑکا، نہ برا بھلا کہا اور نہ مجھے مارا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ یہ نماز ہے، اس میں لوگوں کے کلام سے کوئی چیز بھی درست نہیں ہے، یہ تو صرف تسبیح، تکبیر اور قراءتِ قرآن ہے۔'' یا جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم لوگوں کا جاہلیت والا زمانہ قریب ہے، اب اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام عطا کیا ہے، تو ہم میں بعض لوگ کاہنوں اور نجومیوں کے پاس جاتے ہیں (اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم ان کے پاس نہ جایا کرو۔'' میں نے کہا: اور ہم میں کچھ لوگ بری فال لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ اس چیز کو اپنے

دلوں میں محسوس تو کر جاتے ہیں، لیکن یہ ان کو کسی کام سے روکنے نہ پائے۔'' میں نے کہا: ہم میں بعض لوگ لکیریں کھینچتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک نبی خط کھینچتا تھا، جس کا خط اس کے موافق ہوگیا وہ تو درست ہوگا۔'' میں نے کہا: اور میری ایک لونڈی بکریاں چراتی تھی، .... پھر اس کا واقعہ ذکر کیا۔

بَابُ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ

نماز کو توڑ دینے والے امور کا بیان

[1888/909]...... عَنْ حُصَيْنٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ عَلَى الْمِنْبَرِ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ إِلَّا الْحَدَثُ، لَا أَسْتَحْيِيكُمْ مِمَّا لَا يَسْتَحْيِيْ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: وَالْحَدَثُ أَنْ يَفْسُوَ أَوْ يَضْرِطَ .

تخریج الحدیث **حسن لغيره**: المعجم الاوسط : 1986، سنن البيهقى: 220/1. (مسند احمد: 1164)

ترجمة الحديث سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے منبر پر کہا: لوگو! بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''نماز کو حدث کے علاوہ کوئی چیز نہیں توڑتی۔'' میں اس چیز سے تم سے شرم محسوس نہیں کرتا، جس سے رسول اللہ ﷺ نہیں شرماتے تھے، حدث یہ ہے کہ بندہ پھسکی چھوڑے یا گوز مارے۔

[1891/910]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ الْحَائِضُ) وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ.)) .

تخریج الحدیث **صحيح لغيره**: سنن ابن ماجه: 951. (مسند احمد: 16797، 20572)

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''حائضہ عورت، گدھا اور کتا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔''

[1892/911]...... عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ بَلَغَهَا أَنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ الصَّلَاةَ يَقْطَعُهَا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ. قَالَتْ: أَلَا أَرَاهُمْ قَدْ عَدَلُوْنَا بِالْكِلَابِ وَالْحُمُرِ رُبَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ وَأَنَا عَلَى السَّرِيْرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَتَكُوْنُ لِيَ الْحَاجَةُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلِ السَّرِيْرِ كَرَاهِيَةَ أَنْ أَسْتَقْبِلَهُ بِوَجْهِيْ .

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 383، 384، 515، 519، صحيح مسلم: 512، 744. (مسند احمد: 24088، 24153)

ترجمۃ الحدیث اسود کہتے ہیں: جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات پہنچی کہ لوگ کہتے ہیں کہ کتا، گدھا اور عورت نماز کو توڑ دیتے ہیں تو وہ کہنے لگیں: کیا میں لوگوں کو اس طرح نہیں دیکھ رہی کہ انھوں نے ہمیں کتوں اور گدھوں کے برابر کردیا ہے، حالانکہ بسا اوقات ایسے ہوتا تھا کہ آپ ﷺ رات کو نماز پڑھتے اور میں آپ اور قبلہ کے درمیان چارپائی پر لیٹی ہوتی تھی، جب مجھے کوئی ضرورت پڑتی تو چارپائی کی پاؤں والی طرف سے کھسک جاتی، اس چیز کو ناپسند کرتے ہوئے کہ میں اپنا چہرہ آپ ﷺ کے سامنے کروں۔

[1893/912]...... (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) قَالَتْ: بِئْسَمَا عَدَلْتُمُوْنَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ، قَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ غَمَزَ يَعْنِيْ رِجْلِيْ فَضَمَمْتُهَا إِلَيَّ ثُمَّ يَسْجُد.

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 519، صحيح مسلم: 744. (مسند احمد: 24169)

ترجمۃ الحدیث (دوسری سند) وہ کہتی ہیں: بری بات ہے کہ تم نے ہمیں کتے اور گدھے کے برابر کردیا، حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حالت میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ میں آپ کے سامنے لیٹی ہوتی تھی اور جب آپ سجدہ کرنے کا ارادہ کرتے تو میری ٹانگ دباتے تھے، پس میں اس کو اپنی طرف کھینچ لیتی پھر آپ سجدہ کرتے۔

[1894/913]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ مَرْفُوعًا: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْمَرْأَةُ الْحَائِضُ.

تخریج الحدیث اسناده على شرط الشيخين: سنن ابوداؤد: 703، سنن ابن ماجه: 949، سنن النسائى: 2/64. (مسند احمد: 3241)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کتا، اور حائضہ عورت نماز کو توڑ دیتے ہیں۔''

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ عَقْصِ الشَّعْرِ وَالْعَبَثِ بِالْحَصٰى وَالنَّفْخِ فِى الصَّلَاةِ

نماز میں بال باندھنے، کنکریوں سے کھیلنے اور پھونکنے کا بیان

[1896/914]...... عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ أَنَّهُ رَأَىٰ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّيْ وَرَأْسُهُ مَعْقُوْصٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ وَرَائَهُ وَجَعَلَ يَحُلُّهُ وَأَقَرَّ لَهُ الْآخَرُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: مَالَكَ وَرَأْسِيْ؟ قَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا كَمَثَلِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ۔)).

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 492. (مسند احمد: 2767)

ترجمة الحدیث کریب کہتے ہیں: سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن حارث کو اس حالت میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ ان کے سر کے بال پیچھے سے بندھے ہوئے تھے، وہ ان کے بال کھولنے لگے اور انھوں نے بھی ان کو ایسا کرنے پر برقرار رکھا۔ لیکن وہ (نماز کے بعد) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ پر متوجہ ہوئے اور کہا: آپ کو میرے سر کے ساتھ کیا تھا؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اس طرح کر کے نماز پڑھتا ہے، اس کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جو اس حال میں نماز ادا کرتا ہے کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں۔''

[1898/915]...... عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَعَاوِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَقَلَبْتُ الْحَصٰى، فَقَالَ: لَا تَقْلِبِ الْحَصٰى فَإِنَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلٰكِنْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ صلی اللہ علیہ وسلم يَفْعَلُ، كَانَ يُحَرِّكُهُ هٰكَذَا، قَالَ أَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ يَعْنِي مَسْحَةً.

تخریج الحدیث أخرجه بنحوه مسلم: 580. (مسند احمد: 4575)

ترجمة الحدیث علی بن عبد الرحمٰن معاوی کہتے ہیں: میں نے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی اور نماز میں کنکریوں کو الٹ پلٹ کیا، انہوں نے کہا: کنکریوں کو الٹ پلٹ نہ کرو، کیونکہ ایسا کرنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، البتہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح حرکت دے لیتے تھے۔ امام ابو عبد اللہ احمد نے کہا: یعنی ایک دفعہ۔

[1899/916]...... عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى (وَفِيْ رِوَايَةٍ) فَلَا يُحَرِّكِ الْحَصٰى، أَوْ لَا يَمَسَّ الْحَصٰى.

تخریج الحدیث محتمل للتحسین: سنن ابوداؤد: 945، سنن ابن ماجه: 1027، سنن الترمذی: 379، سنن النسائی: 6/3. (مسند احمد: 21330)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو کنکریوں کو صاف نہ کرے یا ان کو حرکت نہ دے یا ان کو نہ چھوئے، کیونکہ رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے۔''

[1901/917]...... عَنْ مُعَيْقِيبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَسْحُ فِي الْمَسْجِدِ يَعْنِي الْحَصٰى فَقَالَ: ((إِنْ كُنْتَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً۔)).

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 546. (مسند احمد: 23609)

ترجمة الحدیث سیدنا معیقیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ سجدہ گاہ میں کنکریوں کو چھونا کیسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر ضروری کرنا ہی ہو تو ایک دفعہ کر لیا کر۔''

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ الضِّحْكِ وَالْإِلْتِفَاتِ فِی الصَّلَاةِ وَتَفْقِيْحِ الْأَصَابِعِ وَتَشْبِيْكِهَا

نماز میں ہنسنے، اِدھر اُدھر متوجہ ہونے، انگلیوں کے پٹاخے نکالنے اوران میں تشبیک ڈالنے کا بیان

[1909/918]...... عَنْ أَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا یَزَالُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلاً عَلَی الْعَبْدِ فِیْ صَلَاتِهِ مَا لَمْ یَلْتَفِتْ، فَإِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ اِنْصَرَفَ عَنْهُ)).

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابوداؤد: 909، سنن النسائی: 8/3. (مسند احمد: 21508)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی نماز کی طرف متوجہ رہتے ہیں، جب تک وہ ادھر ادھر متوجہ نہیں ہوتا، پس جب وہ چہرہ پھیرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے پھر جاتے ہیں۔''

[1910/919]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ عَنِ التَّلَفُّتِ فِی الصَّلَاةِ فَقَالَ: ((اِخْتِلَاسٌ یَخْتَلِسُهُ الشَّیْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ۔)).

تخریج الحدیث صحیح: صحیح البخاری: 751، 3291. (مسند احمد: 24412، 24746)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز میں جھانکنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''یہ تو اچکنا ہے، جسے شیطان بندے کی نماز سے اچک لیتا ہے۔''

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ رَفْعِ الْبَصَرِ وَالْإِشَارَةِ بِالْیَدِ وَاتِّخَاذِ مَکَانٍ مَخْصُوْصٍ لِلصَّلَاةِ فِیْهِ

(نماز میں) نظر اٹھانے، ہاتھ سے اشارہ کرنے اور نماز پڑھنے کے لئے مخصوص جگہ کا اہتمام کرنے کا بیان

[1914/920]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا بَالُ أَقْوَامٍ یَرْفَعُوْنَ أَبْصَارَهُمْ إِلَی السَّمَاءِ فِیْ صَلَاتِهِمْ؟!)) وَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِیْ ذٰلِكَ حَتّٰی قَالَ: ((لَیَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 750. (مسند احمد: 12104)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: (ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ نماز میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔'' پھر اس کے متعلق آپ نے بڑی سختی کرتے ہوئے فرمایا: ''یہ لوگ یا تو ایسا کرنے سے ضرور باز آجائیں گے یا ان کی نظریں اچک لی جائیں گی۔''

بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ وَهُوَ حَاقِنٌ وَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَبِمُدَافَعَةِ النُّعَاسِ

پیشاب یا پاخانہ کو روک کر، کھانے کی موجودگی میں اور اونگھ کے غلبہ کی صورت میں نماز پڑھنے کی کراہت کا بیان

[1921/921]...... عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِیْ أَبِیْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ حَجَّ فَكَانَ يُصَلِّيْ بِأَصْحَابِهِ يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ، فَأَقَامَ يَوْمًا الصَّلَاةَ وَقَالَ: لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَذْهَبَ إِلَى الْخَلَاءِ وَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَذْهَبْ إِلَى الْخَلَاءِ))

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 110/2، سنن ابن ماجہ: 616. (مسند احمد: 15959)

ترجمة الحديث عروہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ نے حج کیا، وہ (اس سفر کے دوران) اذان دیتے اور اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تھے، ایک دن وہ نماز تو کھڑی کرنے لگے، لیکن اتنے میں کہا: تم میں سے کوئی بندہ نماز پڑھا دے، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں کسی کا قضائے حاجت کے لیے جانے کا ارادہ ہو اور نماز بھی کھڑی کر دی جائے تو وہ پہلے قضائے حاجت کر لے۔''

[1922/922]...... عَنْ أَبِیْ أَمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَأْتِ أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ وَهُوَ حَاقِنٌ وَلَا يَدْخُلْ بَيْتًا إِلَّا بِإِذْنٍ، وَلَا يَؤُمَّنَّ إِمَامٌ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُوْنَهُمْ۔))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: المعجم الکبیر: 7507، التاریخ الکبیر: 341/8. (مسند احمد: 22152)

ترجمة الحديث سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم سے کوئی آدمی اس حالت میں نماز کی طرف نہ آئے کہ وہ پاخانہ یا پیشاب روکنے والا ہو اور کسی گھر میں بغیر اجازت کے داخل نہ ہو جائے اور کوئی امام کسی قوم کی اس طرح امامت نہ کرائے کہ ان کو چھوڑ کر دعا میں اپنے نفس کو خاص کر دے۔''

[1923/923]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يُصَلَّى بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 560. (مسند احمد: 24166)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھانے کی موجودگی میں نماز نہ پڑھی جائے اور نہ اس وقت جب دو خبیث چیزیں مدافعت کر رہی ہوں۔''

[1924/924]...... عَنْ عَائِشَةُ (رضی اللہ عنہا) قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُ وْا بِالْعَشَاءِ، وَقَالَ وَكِيْعٌ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَالْعَشَاءُ، وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ))

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 671، صحيح مسلم: 558. (مسند احمد: 24120، 24246)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رات کا کھانا لگا دیا جائے اور نماز کے لیے اقامت بھی کہہ دی جائے تو کھانے سے ابتدا کیا کرو۔''

[1925/925]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنَّهُ إِذَا صَلّٰى وَهُوَ يَنْعَسُ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ))

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 212، صحيح مسلم: 786. (مسند احمد: 24287)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سے کوئی نماز میں اونگھنے لگے تو اسے چاہیے کہ وہ سو جائے، یہاں تک نیند کا اثر ختم ہو جائے، کیونکہ جب وہ اسی اونگھنے والی حالت میں نماز پڑھے گا تو ممکن ہے کہ وہ (بزعم خود) بخشش طلب کر رہا ہو، جبکہ وہ اپنے آپ کو گالیاں دے رہا ہو۔''

[1926/926]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَنَمْ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا يَقُوْلُ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 213. (مسند احمد: 12446، 12520)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز میں اونگھنے لگے تو وہ نماز چھوڑ کر سو جائے حتیٰ کہ وہ اپنے کہے ہوئے کلمات کو سمجھنے لگ جائے۔''

بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ بِالْإِشْتِمَالِ وَالسَّدْلِ وَالْإِسْبَالِ وَفِيْ ثَوْبٍ لَهُ أَعْلَامٌ وَفِيْ مَلَاحِفِ النِّسَاءِ

نماز میں گونگی بکل، سدل، اسبال، نقش و نگار والے کپڑوں اور عورتوں کی چادروں کی کراہت کا بیان

[1927/927]...... عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ، أَمَّا الْبَيْعَتَانِ الْمُلَامَسَةُ وَالْمُنَابَذَةُ، وَاللِّبْسَتَانِ اشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَالْإِحْتِبَاءُ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 6284. (مسند احمد: 11022)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو قسم کے لباسوں اور دو قسم کے سودوں سے منع کیا، دو سودے ملامسہ اور منابذہ ہیں اور دو لباس یہ ہیں: گونگی بکل اور ایک کپڑے میں اس طرح گوٹھ مارنا کہ اس کی شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو۔

[1930/928]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي خَمِيْصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ: ((شَغَلَتْنِيْ أَعْلَامُهَا، اِذْهَبُوْا بِهَا إِلٰى أَبِيْ جَهْمٍ وَأْتُوْنِيْ بِأَنْبِجَانِيَّةٍ۔))

تخریج الحدیث: صحیح البخاری: 373، 752، صحیح مسلم: 556. (مسند احمد: 24087)

ترجمۃ الحدیث: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک نقش و نگار والی چادر میں نماز پڑھی، جب آپ نے نماز پوری کر لی تو فرمایا: ''اس کے نقش و نگار تو مجھے مشغول کرنے لگے تھے، اس لیے اس کو ابو جہم کی طرف لے جاؤ اور میرے پاس انجانیہ کپڑا لے آؤ۔''

بَابُ نَهْيِ الْمُصَلِّيْ عَنِ التَّنَخُّمِ جِهَةَ الْإِمَامِ اَوِ الْيَمِيْنِ اَوْ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ

نمازی کا امام کی طرف یا دائیں جانب کھنکارنے اور نماز میں کوکھوں پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت کا بیان

[1933/929]...... عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَحَكَّهَا أَوْ قَالَ فَحَتَّهَا بِيَدِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قِبَلَ وَجْهِ أَحَدِكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ قِبَلَ وَجْهِهِ فِي صَلَاتِهِ۔))

تخریج الحدیث: صحیح البخاری: 1213، صحیح مسلم: 547. (مسند احمد: 4509)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد کی قبلہ والی سمت میں کھنکار دیکھا، پس آپ ﷺ نے اٹھ کر اسے اپنے ہاتھ سے کھرچ دیا، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، ان پر غصے کا اظہار کیا اور فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نماز میں تمہارے چہرے کے سامنے ہوتا ہے، اس لیے کوئی آدمی نماز میں اپنے چہرے کے سامنے کی طرف نہ تھوکا کرے۔''

[1934/930]...... حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ مُنَاجٍ رَبَّهُ فَلَا يَتْفُلَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ عَنْ يَمِيْنِهِ، قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فَلَا يَتْفُلْ أَمَامَهُ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 531، صحیح مسلم: 551. (مسند احمد: 12063، 12809)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے، اس لیے تم میں سے کوئی بھی اپنے آگے اور اپنی دائیں جانب نہ تھوکا کرے، البتہ اپنی بائیں طرف یا اپنے قدموں کے نیچے تھوک سکتا ہے۔''

[1937/931]...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نُهِیَ عَنْ الْإِخْتِصَارِ فِی الصَّلَاةِ، قَالَ: قُلْنَا لِهِشَامٍ: مَا الْإِخْتِصَارُ؟ قَالَ: يَضَعُ يَدَهُ عَلٰى خَصْرِهِ وَهُوَ يُصَلِّیْ، قَالَ يَزِيْدُ: قُلْنَا لِهِشَامٍ: ذَكَرَهُ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ؟ قَالَ بِرَأْسِهِ: نَعَمْ.

تخریج الحدیث صحیح علی شرط الشیخین: سنن البیهقی: 287/2. (مسند احمد: 7897)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نماز میں ''اختصار'' سے منع کیا گیا ہے۔ راوی نے کہا: ہم نے ہشام سے پوچھا: اختصار کیا ہے؟ انہوں نے کہا: بندے کا کوکھ پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنا۔ یزید نے کہا: ہم نے ہشام سے پوچھا کہ انہوں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی تھی؟ انہوں نے سر سے اشارہ کرتے ہوئے ہاں میں جواب دیا۔

بَابُ جَوَازِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّصْفِيْقِ وَالْإِشَارَةِ فِی الصَّلَاةِ لِلْحَاجَةِ

نماز میں سبحان اللہ کہنے، تالی بجانے اور اشارہ کے جواز کا بیان

[1938/932]...... عَنْ جَابِرٍ (بْنِ عَبْدِاللّٰهِ) رضی اللہ عنہ قَالَ: أَرْسَلَنِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلٰى بَنِی الْمُصْطَلِقِ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّیْ عَلٰى بَعِيْرِهِ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا، ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا، وَأَنَا أَسْمَعُهُ يَقْرَأُ وَيُومِیءُ بِرَأْسِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: ((مَا فَعَلْتَ فِی الَّذِی أَرْسَلْتُكَ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِی إِلَّا أَنِّی كُنْتُ أُصَلِّیْ۔)) (زَادَ فِی رِوَايَةٍ) وَهُوَ مُوَجِّهٌ حِيْنَئِذٍ إِلَى الْمَشْرِقِ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 540. (مسند احمد: 14345)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (کسی کے لیے کام) بھیجا، جبکہ آپ خود بنومصطلق کی طرف جا رہے تھے، جب میں آپ کے پاس واپس آیا جبکہ آپ اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے، میں نے اسی حالت میں آپ سے بات کی، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا، میں نے پھر بات کرنا چاہی، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ کر دیا، جبکہ میں سن رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت کر رہے تھے اور سر سے اشارہ

کر رہے تھے، جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: ''جس کام کے لیے میں نے تجھے بھیجا تھا، اس کا کیا بنا؟ مجھے بولنے سے روکنے والی چیز صرف یہ تھی کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔'' اس وقت آپ ﷺ مشرق کی طرف متوجہ تھے۔

[1939/933]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ؓ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَجَعَلَ يَهْوِی بِيَدِهِ قَالَ خَلَفٌ يَهْوِی فِی الصَّلَاةِ قُدَّامَهُ، فَسَأَلَهُ الْقَوْمُ حِيْنَ انْصَرَفَ، فَقَالَ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ هُوَ كَانَ يُلْقِیْ عَلَیَّ شَرَرَ النَّارِ لِيَفْتِنَنِی عَنْ صَلَاةٍ، فَتَنَاوَلْتُهُ فَلَوْ أَخَذْتُهُ مَا انْفَلَتَ مِنِّی حَتّٰى يُنَاطَ إِلٰى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ۔)).

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: معجم الطبرانی: 1925، سنن البیہقی: 97/7. (مسند احمد: 21000)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن سمرہ ؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نمازِ فجر پڑھائی، (عبدالرزاق اور خلف دونوں راویوں کے الفاظ کا اکٹھا مفہوم یہ ہے کہ) آپ نماز میں ہی اپنے سامنے اپنا ہاتھ جھکانے لگ گئے یا خود جھکنے لگ گئے۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو لوگوں نے ایسا کرنے کے بارے میں پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ شیطان مجھ پر آگ کی چنگاریاں ڈال رہا تھا تاکہ مجھے میری نماز سے فتنے میں ڈال دے تو مجھے اسے پکڑنے کا خیال آیا اور اگر میں اسے پکڑ لیتا تو وہ مجھ سے نہ چھوٹ پاتا اور اسے مسجد کے کسی ستون کے ساتھ باندھ دیا جاتا اور اہل مدینہ کے بچے اس کی طرف دیکھتے۔''

[1941/934]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ: قُلْتُ لِبِلَالٍ: كَيْفَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوا يُسَلِّمُوْنَ فِی الصَّلَاةِ؟ قَالَ: كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهِ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 927، سنن الترمذی: 368. (مسند احمد: 23886)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عمر ؓ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا بلال ؓ سے پوچھا کہ لوگ جب نماز میں نبی کریم ﷺ کو سلام کہتے تھے تو آپ کیسے جواب دیتے تھے؟ انھوں نے کہا: آپ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے۔

[1942/935]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يُشِيْرُ فِی الصَّلَاةِ.

تخریج الحدیث صحیح علی شرط الشیخین: سنن ابوداؤد: 943. (مسند احمد: 12407)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز میں اشارہ کیا کرتے تھے۔

[1945/936]...... عَنْ جَابِرٍ (بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ؓ) قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِذَا أَنْسَانِیَ الشَّيْطَانُ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِی فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّقِ النِّسَاءُ))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مصنف ابن ابی شیبۃ: 2/341، 342، مسند البزار: 573، المعجم الاوسط: 521. (مسند احمد: 14654، 14859)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب شیطان نماز سے کوئی چیز مجھے بھلا دے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجائیں۔''

[1946/937]...... عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ، إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ۔)).

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1201، 1218، 1204، صحیح مسلم: 421. (مسند احمد: 22801، 22807، 22845)

ترجمۃ الحدیث سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جسے نماز میں کوئی ضرورت پیش آ جائے تو وہ سبحان اللہ کہے، تالی بجانا عورتوں کے لیے اور سبحان اللہ کہنا مردوں کے لیے ہے۔''

بَابُ جَوَازِ الْبُكَاءِ فِي الصَّلَاةِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

اللہ کے ڈر سے نماز میں رونے کے جائز ہونے کا بیان

[1948/938]...... عَنْ مُطَرِّفٍ (بْنِ عَبْدِاللّٰهِ) عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي وَلِصَدْرِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ (زَادَ فِي رِوَايَةٍ) مِنَ الْبُكَاءِ.

تخریج الحدیث صحیح علی شرط مسلم: سنن ابوداؤد: 904. (مسند احمد: 16312)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں پہنچا کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے اور رونے کی وجہ سے آپ کے سینے سے ہنڈیا کے ابلنے کی طرح آواز آ رہی تھی۔

[1949/939]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فِي حَدِيثِ مَرَضِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مُرُوا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ۔)) قَالَتْ عَائِشَةُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ أَبَابَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ، وَإِنَّهُ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ بَكَى، قَالَتْ: مَا قُلْتُ ذٰلِكَ إِلَّا كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَأَثَّمَ النَّاسُ بِأَبِي بَكْرٍ أَنْ يَكُونَ أَوَّلَ مَنْ قَامَ مَقَامَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ۔)) فَرَاجَعْتُهُ، فَقَالَ: ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ)).

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 418. (مسند احمد: 24061)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی اس بیماری کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں، جس میں آپ ﷺ فوت ہو گئے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابو بکر کو حکم کرو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ ابو بکر نرم دل آدمی ہیں، اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں پا سکتے، اس لیے جب وہ قرآن پڑھیں گے تو رو پڑیں گے۔ میں نے یہ بات صرف اس چیز کو ناپسند کرتے ہوئے کہی تھی کہ لوگ گناہ میں پڑ جائیں گے کہ ابو بکر سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے مقام پر کھڑے ہو گئے ہیں۔ لیکن آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''ابو بکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔'' میں نے تکرار کرتے ہوئے پھر وہی بات کہی، لیکن اس بار آپ نے فرمایا: ''ابو بکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، یقیناً تم حضرت یوسف علیہ السلام کی صواحب کی طرح ہو۔''

بَابُ جَوَازِ قَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ فِی الصَّلَاةِ وَالْمَشْيِ الْيَسِيْرِ وَالْاِلْتِفَاتِ فِيْهَا لِحَاجَةٍ

نماز میں دو سیاہ جانوروں (بچھو اور سانپ) کو قتل کرنے، معمولی مقدار میں چلنے اور اس سلسلے میں کسی ضرورت کی وجہ سے اِدھر اُدھر متوجہ ہونے کے جواز کا بیان

[1950/940]...... عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِی الصَّلَاةِ، اَلْعَقْرَبِ وَالْحَيَّةِ.

تخريج الحديث صحيح: سنن ابوداؤد: 921، سنن الترمذی: 390، سنن ابن ماجه: 1245، سنن النسائی: 10/3. (مسند احمد: 7379، 10116، 10154)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دو سیاہ چیزوں یعنی بچھو اور سانپ کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔

[1951/941]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يُصَلِّی فِی الْبَيْتِ وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَجِئْتُ فَمَشٰی حَتّٰی فَتَحَ لِیْ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰی مَقَامِهِ، وَوَصَفَتْ أَنَّ الْبَابَ فِی الْقِبْلَةِ.

تخريج الحديث حسن: سنن ابوداؤد: 922، سنن الترمذی: 601. (مسند احمد: 24027)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: نبی کریم ﷺ گھر میں نماز پڑھ رہے ہوتے تھے اور دروازہ بند ہوتا تھا، پھر جب میں آتی تھی تو آپ ﷺ (آگے) چلتے اور میرے لیے دروازہ کھول کر اپنے مقام پر واپس آ جاتے تھے۔ پھر انھوں نے بیان کیا کہ وہ دروازہ قبلہ کی سمت میں تھا۔

[1953/942]...... عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كَانَ أَبُوْبَرْزَةَ الْأَسْلَمِیُّ رضی اللہ عنہ بِالْأَهْوَازِ عَلٰی حَرْفِ

نَهْرٍ وَقَدْ جَعَلَ اللِّجَامَ فِیْ يَدِهِ وَجَعَلَ يُصَلِّیْ ، فَجَعَلَتِ الدَّابَّةُ تَنْكُصُ وَجَعَلَ يَتَأَخَّرُ مَعَهَا ، فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَ الْخَوَارِجِ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اخْزِ هٰذَا الشَّيْخَ كَيْفَ يُصَلِّیْ؟ قَالَ: فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ: قَدْ سَمِعْتُ مَقَالَتَكُمْ ، غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سِتًّا أَوْسَبْعًا أَوْثَمَانِيًا فَشَهِدْتُ أَمْرَهُ وَتَيْسِيْرَهُ ، فَكَانَ رُجُوْعِیْ مَعَ دَابَّتِی أَهْوَنَ عَلَیَّ مِنْ تَرْكِهَا فَتَنْزِعُ إِلٰى مَأْلَفِهَا فَيَشُقُّ عَلَیَّ ، وَصَلّٰى أَبُو بَرْزَةَ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1211 . (مسند احمد: 19770)

ترجمۃ الحدیث ازرق بن قیس کہتے ہیں: سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ اہواز مقام میں دریا کے ایک کنارے پر تھے، انھوں نے سواری کی لگام اپنے ہاتھ میں پکڑ کر نماز شروع کر دی، اتنے میں سواری پیچھے ہٹنے لگ گئی اور وہ بھی اس کے ساتھ پیچھے ہونے لگ گئے، ایک خارجی آدمی نے یہ منظر دیکھ کر کہا: اے اللہ! اس شیخ کو ذلیل کر، یہ کیسے نماز پڑھ رہا ہے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا: میں نے تمہاری بات سنی ہے، (حقیقت یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چھ یا سات یا آٹھ غزوے کیے، میں نے آپ ﷺ کے معاملات اور آسانی کا مشاہدہ کیا، (جن سے میں نے یہ استدلال کیا کہ) میرا نماز کے اندر سواری کے ساتھ پیچھے ہٹ جانا، یہ اس سے ہلکا تھا کہ میں اس کو چھوڑ دیتا اور وہ اپنی چراگاہ کی طرف چلی جاتی اور یہ میرے لیے مشقت کا باعث بنتی۔ سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے دو رکعت عصر کی نماز پڑھی تھی۔

[1954/943]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يُصَلِّی يَلْتَفِتُ يَمِينًا وَشِمَالاً وَلَا يَلْوِی عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ .

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 587، سنن النسائی: 9/3 . (مسند احمد: 2485)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز کی حالت میں دائیں بائیں جھانک لیتے تھے، لیکن اپنی گردن کو اپنے پیٹھ کی طرف نہیں موڑتے تھے۔

بَابٌ فِیْ جَوَازِ حَمْلِ الصَّغِيْرِ فِی الصَّلَاةِ

نماز میں بچہ اٹھانے کے جواز کا بیان

[1957/944]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِیِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ: بَيْنَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ جُلُوْسٌ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَحْمِلُ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِی الْعَاصِ ابْنِ الرَّبِيْعِ وَأُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهِیَ صَبِيَّةٌ فَحَمَلَهَا عَلٰى عَاتِقِهِ فَصَلّٰى ﷺ وَهِیَ عَلٰى عَاتِقِهِ ، يَضَعُهَا إِذَا رَكَعَ

وَيُعِيْدُهَا عَلٰى عَاتِقِهِ إِذَا قَامَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ عَلٰى عَاتِقِهِ حَتّٰى قَضٰى صَلَاتَهُ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ بِهَا.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5996، صحیح مسلم: 543. (مسند احمد: 22584)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: ایک دفعہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ سیدہ امامہ بنت ابی العاص بن ربیع کو اٹھائے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے، یہ ایک بچی تھی اور اس کی ماں رسول اللہ ﷺ کی بیٹی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا تھیں، آپ نے اسے اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا، پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی، جبکہ وہ بچی آپ کے کندھے پر تھی، جب آپ رکوع کرتے تو اسے رکھ دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو دوبارہ اسے کندھے پر اٹھا لیتے، رسول اللہ ﷺ نے اسی حالت میں نماز پڑھی کہ وہ آپ کے کندھے پر تھی، حتیٰ کہ نماز پوری ہوگئی، آپ ﷺ اس کے ساتھ اسی طرح کرتے رہے (کہ ہر رکوع کے وقت رکھ دیتے تھے)۔

[1959/945]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي إِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ وَهُوَ حَامِلُ حَسَنٍ أَوْ حُسَيْنٍ فَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَهُ ثُمَّ كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ فَصَلّٰى فَسَجَدَ بَيْنَ ظَهْرَيْ صَلَاتِهِ سَجْدَةً أَطَالَهَا، قَالَ: إِنِّي رَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الصَّبِيُّ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَرَجَعْتُ فِي سُجُوْدِي، فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ، قَالَ النَّاسُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّكَ سَجَدْتَ بَيْنَ ظَهْرَيِ الصَّلَاةِ سَجْدَةً أَطَلْتَهَا حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ أَوْ أَنَّهُ يُوْحٰى إِلَيْكَ، قَالَ: ((كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ، وَلٰكِنِ ابْنِي ارْتَحَلَنِي فَكَرِهْتُ أَنْ أُعَجِّلَهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 229/2، مصنف ابن ابی شیبة: 100/12. (مسند احمد: 163033، 276647)

ترجمۃ الحدیث سیدنا شداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ پچھلے پہر کی ظہر یا عصر کی نماز کے لیے ہمارے پاس مسجد میں تشریف لائے، جبکہ آپ ﷺ نے سیدنا حسن یا سیدنا حسین کو اٹھایا ہوا تھا، آپ ﷺ آگے بڑھے اور اسے بٹھا کر نماز کے لیے تکبیر کہی اور نماز پڑھنا شروع کر دی، بیچ میں آپ نے ایک طویل سجدہ کیا، جب میں نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا (کہ کیا وجہ ہے) تو اچانک وہی بچہ رسول اللہ ﷺ کی پیٹھ پر تھا، جبکہ آپ ﷺ سجدے کی حالت میں تھے، تو میں اپنے سجدہ میں لوٹ گیا، جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پوری کر لی تو لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے نماز کے درمیان ایک سجدہ اتنا لمبا کیا کہ ہم یہ سمجھنے لگے کہ کوئی معاملہ پیش

آ گیا تھا یا آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسی کوئی بات نہیں تھی، یہی میرا بیٹا مجھ پر سوار ہو گیا تھا اور میں نے ناپسند کیا کہ اس سے جلدی کروں، یہاں تک کہ وہ اپنا شوق پورا کر لے۔''

بَابُ جَوَازِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْمُخَطَّطِ وَفِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَفِيْ ثَوْبٍ بَعْضُهُ عَلَى الْمُصَلِّيْ وَبَعْضُهُ عَلَى الْحَائِضَةِ

دھاری دار کپڑے میں، صرف ایک کپڑے میں اور ایسے کپڑے میں جس کا کچھ حصہ نمازی پر اور کچھ حائضہ عورت پر ہو نماز کے جواز کا بیان

[1960/946]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي بُرْدَةٍ حِبَرَةٍ قَالَ أَحْسَبُهُ عَقَدَ بَيْنَ طَرَفَيْهَا.

تخریج الحدیث صحیح: مسند الطیالسی: 2140، الشمائل الترمذی: 127. (مسند احمد: 11945، 13510)

ترجمة الحدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دھاری دار یمنی چادر میں نماز پڑھی، میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے اس کے دونوں کناروں کے درمیان گرہ لگائی ہوئی تھی۔

[1961/947]...... وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ: آخِرُ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ الْقَوْمِ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 79/2، سنن الترمذی: 363. (مسند احمد: 12617، 13556)

ترجمة الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ آخری نماز جو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے ساتھ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں پڑھی تھی وہ ایک کپڑے میں تھی، اس سے آپ ﷺ نے توشیح کر رکھی تھی۔

[1962/948]...... عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا وَرِدَاؤُهُ مَوْضُوْعٌ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: تُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ؟ قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي هٰكَذَا.

تخریج الحدیث صحیح: مصنف ابن ابی شیبة: 311/1، مسند ابویعلی: 4030، مسند البزار: 592. (مسند احمد: 12280)

ترجمة الحديث ابراہیم بن ابو ربیعہ کہتے ہیں: ہم سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ پر داخل ہوئے اور وہ ایک کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھ رہے تھے اور ان کی چادر علیحدہ رکھی ہوئی تھی، میں نے کہا: آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہیں؟ انہوں نے کہا: بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔

[1964/949]...... حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِي أَبِيْ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰى وَعَلَيْهِ مِرْطٌ لِبَعْضِ نِسَائِهِ وَعَلَيْهَا بَعْضُهُ ، قَالَ سُفْيَانُ أُرَاهُ قَالَ حَائِضٌ .

تخریج الحديث صحيح البخارى: 333، 379، 517، صحيح مسلم: 513. (مسند احمد: 26804، 26806)

ترجمة الحديث سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں نماز پڑھی کہ آپ پر آپ کی کسی بیوی کی چادر تھی اور اس کا کچھ حصہ اس بیوی پر تھا، سفیان کہتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے کہا تھا کہ وہ حائضہ تھیں۔

بَابُ جَوَازِ نَوْمِ الْمَرْأَةِ اَمَامَ الْمُصَلِّىْ فِى الظَّلَامِ

تاریکی میں نمازی کے سامنے عورت کے سونے کے جواز کا بیان

[1967/950]...... عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ: كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَرِجْلَيَّ فِيْ قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهَا وَالْبُيُوْتُ لَيْسَ يَوْمَئِذٍ فِيْهَا مَصَابِيْحُ .

تخریج الحديث صحيح البخارى: 382، 513، 1209، صحيح مسلم: 512. (مسند احمد: 25148)

ترجمة الحديث زوجۂ رسول سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سویا کرتی تھی اور میری ٹانگیں آپ کے قبلہ کی سمت میں ہوتی تھی، جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے دباتے، پس میں اپنی ٹانگوں کو اکٹھا کر لیتی، جب آپ کھڑے ہوتے تو میں ان کو پھیلا دیتی، ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

[1968/951]...... عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ وَأَنَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ مُضْطَجِعَةً .

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابو یعلی: 4819. (مسند احمد: 24642، 25130)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے، وہ کہتی ہیں: بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے تھے اور میں (کبھی) آپ کی دائیں اور (کبھی) بائیں جانب لیٹی ہوتی تھی۔

[1969/952]...... عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ صَلَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 384، صحیح مسلم: 512. (مسند احمد: 24088)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز پڑھا کرتے تھے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان اس طرح لیٹی ہوتی تھی، جس طرح جنازہ پڑھا ہوتا ہے۔

أَبْوَابُ سُجُوْدِ السَّهْوِ
سجدہ سہو کے ابواب

بَابُ مَايَصْنَعُ مَنْ شَكَّ فِيْ صَلَاتِهٖ؟
نماز میں شک کرنے والا کیا کرے؟

[1972/953]...... عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ لَهُ عُمَرُ: يَاغُلَامُ! هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَوْ مِـنْ أَحَـدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذَا شَكَّ الرَّجُلُ فِي صَلَاتِهِ مَاذَا يَصْنَعُ؟ قَالَ: فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَقْبَلَ عَبْدُالـرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ: فِيْمَ أَنْتُمَا؟ فَقَالَ عُمَرُ: سَأَلْتُ هٰذَا الْغُلَامَ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَوْ أَحَـدٍ مِـنْ أَصْـحَـابِـهِ إِذَا شَكَّ الـرَّجُلُ فِي صَلَاتِهِ مَاذَا يَصْنَعُ؟ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: سَـمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَـقُـوْلُ: ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ أَوَاحِدَةً صَلّٰى أَمْ ثِنْتَيْنِ فَـلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً، وَإِذَا لَمْ يَدْرِ ثِنْتَيْنِ صَلّٰى أَمْ ثَلَاثًا فَلْيَجْعَلْهَا ثِنْتَيْنِ، وَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَثَلَاثًا صَلّٰى أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَجْعَلْهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ يَسْجُدُ إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ سَجْدَتَيْنِ۔))

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ:** سنن الترمذی: 398، سنن ابن ماجہ: 1209. (مسند احمد: 1656)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے لڑکے! کیا تو نے رسول اللہ ﷺ سے یا آپ ﷺ کے کسی صحابی سے کوئی ایسی حدیث سنی ہے کہ اگر نمازی کو نماز میں شک ہو جائے تو وہ کیا کرے؟ یہی بات ہو رہی تھی کہ اتنے میں سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پہنچ گئے اور انھوں نے پوچھا: تم کیا بات کر رہے ہو؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اس لڑکے سے پوچھا ہے کہ کیا اس نے رسول اللہ ﷺ سے یا کسی صحابی سے کوئی اس قسم کی حدیث سنی ہے کہ جب آدمی کو نماز میں شک ہو جائے تو وہ کیا کرے؟ یہ سن کر سیدنا عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور وہ یہ نہ جان سکے کہ اس نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو تو وہ ایک رکعت ہی سمجھ لے، جب اسے یہ پتہ نہ چل

سکے کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین تو وہ ان کو دو ہی سمجھ لے اور جب اسے یہ معلوم نہ ہو سکے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو وہ ان کو تین ہی سمجھ لے، پھر جب نماز سے فارغ ہونے لگے تو بیٹھے بیٹھے اور سلام سے پہلے دو سجدے کر لے۔''

[1975/954]...... عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً فَلَا أَدْرِيْ زَادَ أَمْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ، قِيْلَ لَهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: ((لَا، وَمَا ذَاكَ؟)) قَالُوْا: صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَثَنٰى رِجْلَيْهِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، فَلَمَّا سَلَّمَ، قَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ، وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّلَاةَ، فَإِذَا سَلَّمَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 401، 6671، صحیح مسلم: 572. (مسند احمد: 3602)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز پڑھائی، مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ زیادتی ہوگئی تھی یا کمی، جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا نماز میں کوئی نئی چیز مشروع ہوگئی ہے؟ آپ نے فرمایا: (نہیں، اور وہ کیا ہے (جو تم محسوس کر رہے ہو)؟''لوگوں نے کہا: آپ نے اتنی اتنی نماز پڑھائی ہے۔تو آپ ﷺ نے اپنے پاؤں موڑے اور سہو کے دو سجدے کئے، پھر جب سلام پھیرا تو فرمایا:''میں تو ایک انسان ہی ہوں، جیسے تم بھول جاتے ہو اسی طرح میں بھی بھول جاتا ہوں، جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو جائے تو وہ نماز (کی رکعات کی تعداد کی درست صورت کو) تلاش کرے اور جب سلام پھیرے تو دو سجدے کر لے۔''

[1979/955]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ ((يَأْتِيْ أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِيْ صَلَاتِهِ فَيُلَبِّسُ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1232، صحیح مسلم: 389. (مسند احمد: 7286)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:''جب تم میں سے کوئی نماز میں ہوتا ہے تو اس کے پاس شیطان آتا ہے تو اس پر اس کی نماز کو اتنا خلط ملط کر دیتا ہے کہ وہ یہ بھی نہیں جان سکتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھ لی ہے، پس جو آدمی ایسی صورتحال پائے تو وہ دو سجدے کرے، اس حال میں کہ وہ بیٹھا ہوا ہو۔''

[1980/956]...... عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، وَإِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ إِنَّكَ قَدْ

أَحْدَثْتَ فَلْيَقُلْ كَذَبْتَ إِلَّا مَاوَجَدَ رِيْحَهُ بِأَنْفِهِ أَوْ سَمِعَ صَوْتَهُ بِأُذُنِهِ۔))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ:** سنن ابوداؤد: 1029، سنن الترمذی: 396، سنن ابن ماجہ: 1204. (مسند احمد: 11098)

ترجمة الحديث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور وہ (اس قدر بھول جائے کہ یہ) بھی نہ جان سکے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے تو وہ بیٹھے بیٹھے ہی دو سجدے کر لے اور جب شیطان کسی کے پاس آ کر کہے کہ تو بے وضو ہو گیا ہے تو وہ اسے کہے کہ تو نے جھوٹ کہا، الا یہ کہ وہ اپنے ناک سے بو محسوس کر لے یا اپنے کان سے آواز سن لے۔''

[1981/957]...... وَعَنْهُ أَيْضًا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِكَمْ صَلّٰى فَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِيْنِ حَتّٰى إِذَا اسْتَيْقَنَ أَنْ قَدْ أَتَمَّ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، فَإِنَّهُ إِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ وِتْراً صَارَتْ شَفْعًا وَإِنْ كَانَتْ شَفْعًا كَانَ ذٰلِكَ تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطَانِ)).

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 571. (مسند احمد: 11689)

ترجمة الحديث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم سے کسی کو نماز میں شک ہو جائے اور وہ یہ نہ جان سکے کہ اس نے کتنی نماز پڑھ لی ہے، تو وہ یقین پر بنیاد رکھے (اور مزید رکعات ادا کرے) حتی کہ اسے نماز کے مکمل ہونے کا یقین ہو جائے، پھر وہ سلام سے پہلے دو سجدے کرے، اگر اس کی (پڑھی ہوئی زائد نماز) طاق رکعات ہوں گی تو وہ (سہو کے دو سجدوں) کی بنا پر جفت بن جائے گی اور اگر اس کی نماز جفت (یعنی پوری ہی) ہوگی تو یہ سجدے شیطان کو خاک آلود کریں گے۔''

بَابُ مَاجَاءَ فِي وَسْوَسَةِ الشَّيْطَانِ لِلْمُصَلِّيْ وَمَا يَدْفَعُ ذٰلِكَ

نمازی کے لیے شیطان کے وسوسے ڈالنے اور اسے دفع کرنے کا بیان

[1986/958]...... عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عَمَّارًا (يَعْنِيْ بْنَ يَاسِرٍ) رضی اللہ عنہ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ الْحَارِثِ: يَا أَبَا الْيَقْظَانِ! لَا أَرَاكَ إِلَّا خَفَّفْتَهُمَا۔ قَالَ: هَلْ نَقَصْتُ مِنْ حُدُوْدِهَا شَيْئًا؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ خَفَّفْتَهُمَا، قَالَ: إِنِّيْ بَادَرْتُ بِهِمَا السَّهْوَ، إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّيْ وَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَكُوْنَ لَهُ مِنْ صَلَاتِهِ إِلَّا عُشْرُهَا أَوْ تُسْعُهَا أَوْ ثُمُنُهَا أَوْ سُبُعُهَا، ......۔)) حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى آخِرِ الْعَدَدِ.

تخریج الحدیث صحیح: مسند البزار: 1420، صحیح ابن حبان: 1889، سنن النسائی الکبریٰ: 611، مصنف ابن ابی شیبۃ: 340/1. (مسند احمد: 18879)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے دو رکعت نماز پڑھی، عبدالرحمٰن بن حارث نے ان سے کہا: اے ابوالیقظان! میرا خیال یہ ہے کہ آپ نے ان میں تخفیف کی ہے۔ انہوں نے کہا: کیا میں نے اس کی حدود و قیود میں سے کسی چیز کی کمی کی ہے؟ وہ کہنے لگے: نہیں، لیکن آپ نے ان میں تخفیف کی ہے۔ انہوں نے کہا: (اصل بات یہ ہے کہ) میں نے بھولنے سے پہلے جلدی جلدی ان کو ادا کر لیا ہے، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک آدمی تو نماز پڑھتا ہے، لیکن ممکن ہے کہ اس کے لیے اس کی نماز سے نہ ہو مگر دسواں حصہ، یا نواں حصہ، یا آٹھواں حصہ، یا ساتواں حصہ، ......'' حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری عدد تک پہنچ گئے۔

[1988/959]...... عَنْ أَبِی الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّیْرِ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِی الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: یَارَسُولَ اللّٰہِ! حَالَ الشَّیْطَانُ بَیْنِی وَبَیْنَ صَلَاتِی وَبَیْنَ قِرَاءَ تِی قَالَ: ((ذَاكَ شَیْطَانٌ یُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ فَإِذَا أَنْتَ حَسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَنْ یَسَارِكَ ثَلَاثًا۔)) قَالَ: فَفَعَلْتُ ذَاكَ فَأَذْهَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنِّی.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2203. (مسند احمد: 17897)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! شیطان میرے اور میری نماز اور قراءت کے درمیان حائل ہو گیا ہے، آپ نے فرمایا: ''یہ شیطان ہے، اس کو ''خنزب'' کہتے ہیں، جب تو اسے محسوس کرے تو اس سے اللہ کی پناہ مانگ اور تین دفعہ اپنی بائیں جانب تھوک دے۔'' انھوں نے کہا: پس میں نے یہ عمل کیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ وسوسہ ختم کر دیا۔

بَابُ مَنْ سَلَّمَ مِنْ رَكْعَتَیْنِ وَفِیْهِ ذِكْرُ قِصَّةِ ذِی الْیَدَیْنِ

دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دینے والے کا بیان اور اس میں سیدنا ذوالیدین رضی اللہ عنہ کے قصے کا تذکرہ

[1994/960]...... عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ ابْنَ الزُّبَیْرِ صَلَّی الْمَغْرِبَ فَسَلَّمَ فِی رَكْعَتَیْنِ وَنَهَضَ لِیَسْتَلِمَ الْحَجَرَ فَسَبَّحَ الْقَوْمُ، فَقَالَ: مَاشَأْنُكُمْ؟ قَالَ: فَصَلّٰی مَا بَقِیَ وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ، قَالَ: فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِأَبْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: مَا أَمَاطَ عَنْ سُنَّةِ نَبِیِّهِ صلی اللہ علیہ وسلم .

تخریج الحدیث صحیح: مسند الطیالسی: 2658، سنن البیهقی: 360/2، مصنف عبد الرزاق:

3492. (مسند احمد: 3285)

ترجمة الحديث عطا کہتے ہیں: سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے مغرب کی نماز پڑھائی اور دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر کر حجر اسود کو بوسہ دینے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے، لوگوں نے سبحان اللہ کہا، انہوں نے کہا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ (جب صورتحال بتائی گئی) تو انھوں نے بقیہ نماز پڑھی اور دو سجدے کیے، جب سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے لیے اس کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے تصدیق کرتے ہوئے کہا: وہ اپنے نبی کی سنت سے نہیں ہٹے۔

بَابُ مَایَفْعَلُ مَنْ سَلَّمَ وَقَدْ بَقِیَ مِنَ الصَّلَاةِ رَکْعَةٌ

سلام پھیر دینے والا وہ آدمی کیا کرے، جس کی ابھی تک ایک رکعت باقی ہو

[1995/961]...... عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَلَّمَ فِيْ ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِي يَدِهِ طُوْلٌ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَخَرَجَ إِلَيْهِ، فَذَكَرَ لَهُ صَنِيْعَهُ، فَجَاءَ فَقَالَ: ((أَصَدَقَ هٰذَا؟)) قَالُوْا: نَعَمْ، فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِي تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ.

تخريج الحديث صحيح مسلم: 574. (مسند احمد: 19828)

ترجمة الحديث سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عصر کی تین رکعات کے بعد سلام پھیر دیا اور پھر اٹھ کر گھر چلے گئے، ایک آدمی اٹھ کر آپ ﷺ کی طرف گیا، اسے خرباق کہا جاتا تھا اور اس کے ہاتھ کچھ لمبے تھے اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! جب آپ ﷺ اس کی طرف آئے تو اس نے آپ ﷺ پر یہ بات واضح کی، آپ ﷺ یہ سن کر تشریف لائے اور فرمایا: ''کیا یہ سچ کہہ رہا ہے؟'' لوگوں نے کہا: جی ہاں! تو آپ نے جو رکعت چھوڑی تھی، وہ ادا کی، پھر سلام پھیرا، پھر دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔

[1996/962]...... عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى يَوْمًا وَانْصَرَفَ وَقَدْ بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةٌ فَأَدْرَكَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: نَسِيْتَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً، فَرَجَعَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ رَكْعَةً، فَأَخْبَرْتُ بِذَالِكَ النَّاسَ، فَقَالُوْا لِي: أَتَعْرِفُ الرَّجُلَ؟ قُلْتُ: لَا، إِلَّا أَنْ أَرَاهُ، فَمَرَّ بِي، فَقُلْتُ هُوَ هٰذَا، فَقَالُوْا: طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ.

تخريج الحديث صحيح: سنن ابوداؤد: 1023، سنن النسائی: 18/2. (مسند احمد: 27254)

ترجمة الحديث: سیدنا معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ایک نماز پڑھائی اور سلام پھیر کر چلے گئے، جب کہ اس نماز سے ایک رکعت باقی تھی، ایک آدمی آپ ﷺ کو جا ملا اور کہا: آپ نماز سے ایک رکعت بھول گئے ہیں، پس آپ ﷺ دوبارہ مسجد میں داخل ہوئے اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، پس انھوں نے نماز کو کھڑا کیا اور آپ ﷺ نے لوگوں کو ایک رکعت نماز پڑھائی۔ جب میں نے یہ بات لوگوں کو بتائی تو وہ مجھ سے پوچھنے لگے: کیا تم اس آدمی کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا: جی نہیں، ہاں اگر میں اس کو دیکھ لوں تو پہنچان لوں گا، اتنے میں وہ میرے پاس سے گزر پڑا، میں نے کہا کہ یہ وہ آدمی ہے، لوگوں نے کہا: یہ تو سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

بَابُ مَنْ نَسِيَ الْجُلُوْسَ الْأَوَّلَ حَتَّى انْتَصَبَ قَائِمًا لَمْ يَرْجِعْ

جو شخص پہلے تشہد کے لیے بیٹھنا بھول جائے اور سیدھا کھڑا ہو جائے تو بیٹھنے کے لیے واپس نہ لوٹے

[1997/963]...... عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَعْرَجِ أَنَّ ابْنَ بُحَيْنَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِي الثِّنْتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، نَسِيَ الْجُلُوْسَ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ إِلٰى أَنْ يُسَلِّمَ، سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ خَتَمَ بِالتَّسْلِيْمِ (وَفِي رِوَايَةٍ:) فَلَمَّا صَلَّى الْأُخْرَيَيْنِ انْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهُ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ سَلَّمَ.

تخريج الحديث: صحيح البخاري: 1225، صحيح مسلم: 570. (مسند احمد: 22919، 22930)

ترجمة الحديث: سیدنا ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور بیٹھنا بھول گئے تھے، پھر جب آپ ﷺ نماز مکمل کر کے سلام پھیرنے لگے تو دو سجدے کئے اور پھر سلام پھیر کر نماز ختم کی۔ ایک روایت میں ہے: جب آپ نے آخری دو رکعتیں پڑھ لیں تو لوگ آپ کے سلام پھیرنے کے انتظار میں تھے تو آپ نے تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، پھر تکبیر کہی اور دوسرا سجدہ کیا اور پھر سلام پھیر دیا۔

[1999/964]...... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ مَوْلٰى عُثْمَانَ عَنْ أَبِيْهِ يُوْسُفَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ رضي الله عنه أَنَّهُ صَلّٰى أَمَامَهُمْ، فَقَامَ فِي الصَّلَاةِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَسَبَّحَ النَّاسُ فَتَمَّ عَلٰى قِيَامِهِ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ أَنْ أَتَمَّ الصَّلَاةَ، ثُمَّ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ نَسِيَ مِنْ صَلَاتِهِ شَيْئًا فَلْيَسْجُدْ مِثْلَ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ)).

تخريج الحديث: صحيح لغيره: سنن النسائي: 3/33. (مسند احمد: 16917)

ترجمة الحديث یوسف سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے ان کے آگے یعنی ان کا امام بن کر نماز ادا کی، ایک مقام پر آپ بیٹھنے کے بجائے کھڑے ہو گئے، لوگوں نے سبحان اللہ تو کہا لیکن وہ کھڑے ہو گئے اور نماز جاری رکھی، پھر سہو کے دو سجدے کیے، جب کہ وہ نماز مکمل کرنے کے بعد بیٹھے ہوئے تھے، پھر منبر پر بیٹھ گئے اور کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''جو شخص نماز سے کوئی چیز بھول جائے تو وہ اس طرح دو سجدے کر لیا کرے۔''

[2000/965]...... عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ: صَلَّى بِنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعبَةَ فَلَمَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ فَسَبَّحَ بِهِ مَنْ خَلْفَهُ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ قُوْمُوْا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

تخريج الحديث صحيح: سنن ابوداؤد: 1036، 1037، سنن الترمذى: 365، سنن ابن ماجه: 1208. (مسند احمد: 18163، 18223)

ترجمة الحديث زیاد بن علاقہ نے کہا: سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی، وہ دو رکعتیں ادا کرنے کے بعد بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہو گئے، جب لوگوں نے سبحان اللہ کہا تو انہوں نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ وہ بھی کھڑے ہو جائیں، جب اپنی نماز سے فارغ ہونے لگے تو انھوں نے سلام پھیرا، پھر دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا، اس کے بعد کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا تھا۔

بَابُ مَايَفْعَلُ مَنْ صَلَّى الرُّبَاعِيَّةَ خَمْسًا
جو شخص چار رکعت والی نماز کی پانچ رکعتیں ادا کر لے

[2002/966]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ) أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقِيْلَ: زِيْدَ فِي الصَّلَاةِ؟ قِيْلَ: صَلَّيْتَ خَمْسًا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

تخريج الحديث صحيح البخارى: 1226، 7249، صحيح مسلم: 572. (مسند احمد: 3566)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعات پڑھا دیں، کسی نے پوچھا: کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ کسی نے کہا: آپ نے تو پانچ رکعتیں پڑھا دی ہیں، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے کئے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِی السُّجُوْدِ بَعْدَ السَّلَامِ لِکُلِّ سَهْوٍ

بھول جس قسم کی بھی ہو، اس کے لیے سلام کے بعد سجدے کرنا

[2008/967]...... عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰی بِهِمْ فَسَهَا فَلَمَّا سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ.

تخریج الحدیث صحیح علی شرط الشیخین: صحیح مسلم: 573. (مسند احمد: 9776)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔

أَبْوَابُ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ وَالشُّكْرِ

سجدۂ تلاوت اور سجدۂ شکر کے ابواب

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِهِ وَعَدَدِ مَوَاضِعِهِ

سجدہ تلاوت کی فضیلت اور اس کے مقامات کی تعداد کا بیان

[2010/968]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اِعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُوْلُ: يَاوَيْلَهُ، أُمِرَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَأُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَعَصَيْتُ فَلِيَ النَّارُ۔)).

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 81. (مسند احمد: 9713)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب انسان سجدہ والی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان علیحدہ ہوکر روتا ہے اور کہتا ہے: ہائے افسوس! اس انسان کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا، اس نے سجدہ کیا، پس اس کے لیے جنت ہے اور مجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا، لیکن میں نے نافرمانی کی، سومیرے لیے آگ ہے۔''

بَابُ مَايُقَالُ فِيْ سَجْدَةِ التِّلَاوَةِ

سجدۂ تلاوت میں کیا پڑھا جائے؟

[2012/969]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْآنِ: ((سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ)).

تخریج الحدیث صحیح: 25821، سنن ابوداؤد: 1414، سنن الترمذی: 580، 3425، سنن النسائی: 222/2. (مسند احمد: 24022)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قرآن کے سجدہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ۔'' (میرے چہرے نے اس ذات

کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی طاقت اور قوت سے اس کے کان اور نظر کو کھولا)۔

قِرَاءَةُ السَّجْدَةِ فِي الصَّلَاةِ الْجَهْرِيَّةِ وَالسِّرِّيَّةِ

جہری اور سری نماز میں سجدۂ تلاوت والی آیت پڑھنا

[2013/970]...... عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ أَوْ قَالَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَقَرَأَ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ فَسَجَدَ فِيهَا ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَاهٰذِهِ السَّجْدَةُ؟ فَقَالَ: سَجَدْتُ فِيهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُهَا حَتّٰى أَلْقَاهُ .

تخريج الحديث صحيح البخاري: 766، 1078، صحيح مسلم: 578. (مسند احمد: 7140)

ترجمة الحديث سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نمازِ عشاء پڑھی، انہوں نے سورۂ انشقاق پڑھی اور اس میں سجدہ بھی کیا، میں نے کہا: اے ابو ہریرہ! یہ کون سا سجدہ ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے ابو القاسم ﷺ کی اقتدا میں یہ سجدہ کیا تھا، لہٰذا ہمیشہ میں یہ سجدہ کرتا رہوں گا حتیٰ کہ میں آپ ﷺ سے جا ملوں۔

بَابُ إِذَا سَجَدَ الْقَارِئُ سَجَدَ الْمُسْتَمِعُ

جب تلاوت کرنے والا سجدہ کرے گا تو سننے والا بھی کرے گا

[2015/971]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّورَةَ فَيَقْرَأُ السَّجْدَةَ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ حَتّٰى مَايَجِدُ أَحَدُنَا مَكَانًا لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهِ .

تخريج الحديث صحيح البخاري: 1075، 1076، 1079، صحيح مسلم: 575. (مسند احمد: 4669)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہم پر سجدۂ تلاوت والی سورت کی تلاوت کرتے، جبکہ آپ ﷺ نماز میں نہیں ہوتے تھے، پھر جب آپ ﷺ سجدۂ تلاوت کرتے تو ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کرتے، حتیٰ کہ ہم میں سے بعض افراد اپنا ماتھا نیچے رکھنے کے لیے جگہ بھی نہیں پاتے تھے۔

[2016/972]...... وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ فَإِذَا مَرَّ بِسُجُودِ الْقُرْآنِ سَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ .

تخريج الحديث صحيح: سنن ابوداؤد: 1413. (مسند احمد: 6461)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں قرآن کی تعلیم دیتے، پس جب آپ ﷺ قرآن کی سجدے والی آیت سے گزرتے تو سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے۔

بَابُ حُجَّةِ مَنْ قَالَ بِعَدَمِ سَجَدَاتِ التِّلَاوَةِ فِيْ سُوَرِ الْمُفَصَّلِ

اس شخص کی دلیل کا بیان جو مفصل سورتوں میں تلاوت کے سجدوں کے نہ ہونے کا قائل ہے

[2017/973]...... عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ.

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1072، 1073، صحيح مسلم: 577. (مسند احمد: 21591)

ترجمة الحديث سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ پر سورۂ نجم کی تلاوت کی اور آپ ﷺ نے اس میں سجدۂ تلاوت نہیں کیا۔

بَابُ حُجَّةِ الْقَائِلِيْنَ بِمَشْرُوْعِيَّةِ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ فِيْ سُوَرِ الْمُفَصَّلِ

مفصل سورتوں میں سجدۂ تلاوت کی مشروعیت کے قائلین کی دلیل کا بیان

[2018/974]...... عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ الْمُسْلِمُونَ إِلَّا رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ فَسَجَدَ عَلَيْهِ، قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: فَرَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا.

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 4863، صحيح مسلم: 576. (مسند احمد: 3682، 4164)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سورۂ نجم میں سجدہ کیا اور مسلمانوں نے بھی سجدہ کیا، البتہ قریش کا ایک آدمی تھا، اس نے مٹھی بھر مٹی اپنی پیشانی کی طرف اٹھائی اور اسی پر سجدہ کر لیا۔ سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا تھا کہ وہ آدمی بحالتِ کفر قتل ہو گیا تھا۔

[2019/975]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ النَّجْمَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ إِلَّا رَجُلَيْنِ أَرَادَا الشُّهْرَةَ.

تخریج الحدیث اسناده قوی: شرح مشكل الآثار: 353/1. (مسند احمد: 8034)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سورۂ نجم پڑھی اور سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا، البتہ دو آدمیوں نے سجدہ نہیں کیا تھا، ان کا مقصد شہرت طلبی تھا۔

[2022/976]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ وَ ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾.

تخریج الحدیث صحيح على شرط الشيخين: سنن النسائي: 162/2، صحيح ابن خزيمة: 554. (مسند

احمد: 9939)

﴿ترجمة الحديث﴾ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورۂ انشقاق اور سورۂ علق میں سجدۂ تلاوت کیے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ سَجْدَتَیْ سُوْرَةِ الْحَجِّ وَسَجْدَةِ سُوْرَةِ صٓ

سورۂ حج کے دو سجدوں اور سورۂ ص کے سجدہ کا بیان

[2023/977]...... عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَفُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ عَلٰى سَائِرِ الْقُرْآنِ بِسَجْدَتَيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا.

﴿تخريج الحديث﴾ حسن: سنن ابوداؤد: 1402، سنن الترمذی: 578. (مسند احمد: 17364، 17412)

﴿ترجمة الحديث﴾ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا سورۂ حج کو دو سجدوں کی وجہ سے باقی قرآن پر فضیلت دی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جی ہاں، اور جو یہ سجدے نہ کرے، وہ اس کی تلاوت بھی نہ کرے۔''

[2024/978]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَجَدَ فِیْ صٓ.

﴿تخريج الحديث﴾ صحيح البخاری: 1069، 3422. (مسند احمد: 2521، 3387)

﴿ترجمة الحديث﴾ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے سورۂ ص میں سجدہ کیا۔

[2025/979]...... وَعَنْهُ أَيْضًا أَنَّهُ قَالَ فِی السُّجُوْدِ فِیْ صٓ: لَيْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْجُدُ فِيْهَا.

﴿تخريج الحديث﴾ صحيح البخاری: 1069، 3422. (مسند احمد: 3387)

﴿ترجمة الحديث﴾ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے، انہوں نے سورۂ ص کے سجدہ کے بارے میں کہا: یہ ضروری سجدوں میں سے نہیں ہے، البتہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

[2027/980]...... عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ السَّجْدَةِ الَّتِی فِی صٓ، فَقَالَ نَعَمْ، سَأَلْتُ عَنْهَا ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ أَتَقْرَأُ هٰذِهِ الْآيَةَ؟ (وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ) وَفِی آخِرِهَا (فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ) قَالَ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَقْتَدِیَ بِدَاوُدَ.

﴿تخريج الحديث﴾ صحيح البخاری: 3421، 4806، 4807. (مسند احمد: 3388)

ترجمة الحديث: عوّام بن حوشب کہتے ہیں: میں نے مجاہد سے سورۂ ص والے سجدے کے بارے میں پوچھا، انہوں نے فرمایا: جی ہاں، یہ سجدہ ہے، اور میں نے اس کے بارے میں سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا تو انہوں نے کہا تھا: کیا تو یہ آیت پڑھتا ہے: ﴿وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمَانَ﴾، اسی کے آخر میں ہے: ﴿فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ﴾ (اے محمد! آپ بھی ان کی ہدایت کی پیروی کریں)۔ دیکھیں کہ تمہارے نبی کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ داود علیہ السلام کی پیروی کریں۔

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ سَجْدَةِ الشُّكْرِ

سجدۂ شکر کا بیان

[2030/981]...... عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَتَوَجَّهَ نَحْوَ صَدَفَتِهِ فَدَخَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَخَرَّ سَاجِدًا فَأَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰى ظَنُنْتُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَبَضَ نَفْسَهُ فِيْهَا ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَجَلَسْتُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((مَنْ هٰذَا؟)) قُلْتُ: عَبْدُالرَّحْمٰنِ ، قَالَ: ((مَاشَأْنُكَ؟)) قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! سَجَدْتَ سَجْدَةً خَشِيْتُ أَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَدْ قَبَضَ نَفْسَكَ فِيْهَا ، فَقَالَ: ((أَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِيْ فَبَشَّرَنِيْ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ ، وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَسَجَدْتُّ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ شُكْرًا۔)) .

تخریج الحدیث: حسن لغيره: مستدرك الحاكم: 550/1، سنن البيهقي: 371/2 . (مسند احمد: 1664)

ترجمة الحديث: سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ بلند کھجوروں کی طرف نکلے، ان میں داخل ہوئے اور قبلہ رخ ہو کر سجدہ میں گر پڑے، آپ ﷺ نے اتنا لمبا سجدہ کیا کہ مجھے تو یہ گمان ہونے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح قبض کر لی ہے، بہر حال میں آپ کے قریب ہو کر بیٹھ گیا اور اتنے میں آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھا لیا اور فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے کہا: عبد الرحمٰن ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے کیا ہوا ہے؟'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے ایسا سجدہ کیا ہے کہ میں ڈر گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فوت کر دیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بات یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے یہ خوشخبری دی: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جو آدمی آپ کے لیے رحمت کی دعا کرے گا، میں اس پر رحمت بھیجوں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا، میں بھی اس پر سلام بھیجوں گا، تو میں نے اللہ تعالیٰ کے لیے شکرانے کے طور پر سجدہ کیا۔''

اَبْوَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ
نفل نماز کے ابواب

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِهَا وَأَنَّهَا تَجْبُرُ نَقْصَ الْفَرِيْضَةِ
نفل نماز کی فضیلت اور اس چیز کا بیان کہ یہ فرض نماز میں ہو جانے والی کمی پوری کرتی ہے

[2032/982]...... عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُخْتِهِ أُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَامِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰى) لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ يَوْمٍ (وَفِي رِوَايَةٍ: فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَفِي أُخْرَى: فِي لَيْلِهِ وَنَهَارِهِ) ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً (وَفِي رِوَايَةٍ سَجْدَةً) تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ، أَوْ بَنَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔)) فَقَالَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ: فَمَا بَرِحْتُ أُصَلِّيْهِنَّ بَعْدُ، وَقَالَ عَمْرٌو: مَا بَرِحْتُ أُصَلِّيْهِنَّ بَعْدُ، وَقَالَ النُّعْمَانُ مِثْلَ ذٰلِكَ.

تخریج الحديث صحيح مسلم: 728. (مسند احمد: 26781)

ترجمة الحديث زوجۂ رسول سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان بندہ اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر ایک دن اور رات میں اللہ تعالیٰ کے لیے فرضی نماز کے علاوہ بارہ رکعت نماز پڑھتا ہے، اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے، یا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔'' سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں ہمیشہ سے یہ رکعتیں ادا کر رہی ہوں۔ (سند کے راوی) عمرو کہتے ہیں میں بھی حدیث پڑھنے کے بعد ان رکعات کو پڑھ رہا ہوں۔ (سند کے ایک اور راوی) نعمان کہتے ہیں میں بھی یہ رکعات ہمیشہ سے پڑھ رہا ہوں۔

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبُيُوْتِ
نفل نماز گھر میں پڑھنے کی فضیلت کا بیان

[2036/983]...... عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِذَا

قَضٰی أَحَدُکُمْ صَلَاتَہُ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰی بَیْتِہِ حِینَئِذٍ فَلْیُصَلِّ فِی بَیْتِہِ رَکْعَتَیْنِ، وَلْیَجْعَلْ فِی بَیْتِہِ نَصِیبًا مِنْ صَلَاتِہِ، فَإِنَّ اللّٰہَ جَاعِلٌ فِی بَیْتِہِ مِنْ صَلَاتِہِ خَیْرًا۔)).

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجہ: 1376 . (مسند احمد: 11112، 11567)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں نماز ادا کرلے، تو پھر وہ اپنے گھر واپس جائے تو اپنے گھر میں دو رکعتیں ادا کرے، بندے کو چاہیے کہ گھر میں بھی نفلی نماز پڑھتا رہا کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں اس کی نماز کی وجہ سے خیر و برکت نازل کرتا ہے۔''

[2038/984]...... عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((صَلُّوْا أَیُّھَا النَّاسُ! فِی بُیُوْتِکُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاۃِ الْمَرْءِ فِی بَیْتِہِ إِلَّا الْمَکْتُوبَۃَ۔)).

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6113، صحیح مسلم: 781 . (مسند احمد: 21624، 21632)

ترجمۃ الحدیث سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو، کیونکہ فرضی نماز کے علاوہ آدمی کی سب سے افضل نماز اس کے گھر میں پڑھی جانے والی ہے۔''

[2039/985]...... عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُھَنِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((صَلُّوْا فِی بُیُوْتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْھَا قُبُوْرًا۔))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مصنف ابن ابی شیبۃ: 2/255، مسند البزار: 3777، المعجم الکبیر: 5278 . (مسند احمد: 17030، 21677)

ترجمۃ الحدیث سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور انہیں قبریں نہ بنا دو۔''

[2040/986]...... عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ: ((اِجْعَلُوْا مِنْ صَلَاتِکُمْ فِی بُیُوْتِکُمْ وَلَا تَجْعَلُوْھَا عَلَیْکُمْ قُبُوْرًا۔)).

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: المؤطا: 1/168، مسند ابویعلی: 4867 . (مسند احمد: 24366)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھروں میں نماز ادا کیا کرو اور انہیں قبریں نہ بنا دو۔''

[2041/987]...... عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّہُ سَأَلَ النَّبِیَّ ﷺ عَنِ الصَّلَاۃِ فِی الْبَیْتِ وَعَنِ الصَّلَاۃِ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((أَمَّا الصَّلَاۃُ فِی الْمَسْجِدِ وَالصَّلَاۃُ فِی بَیْتِی فَقَدْ تَرٰی مَا

أَقْـرَبَ بَيْتِـىْ مِـنَ الْمَسْجِدِ، وَلَأَنْ أُصَلِّىَ فِىْ بَيْتِىْ أَحَبُّ إِلَىَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّىَ فِى الْمَسْجِدِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً۔)) .

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداود: 211، 212، سنن ابن ماجه: 651، 1378 . (مسند احمد: 19007)

ترجمة الحدیث سیدنا عبد اللہ بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر میں اور مسجد میں نماز کے بارے میں پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسجد میں نماز اور گھر میں نماز، تو دیکھتا تو ہے کہ میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے، لیکن مجھے اپنے گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے، الّا یہ کہ وہ فرضی نماز ہو۔''

[2042/988]...... عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((صَلَاةُ الرَّجُلِ فِىْ بَيْتِهِ تَطَوُّعًا نُوْرٌ فَمَنْ شَاءَ نَوَّرَ بَيْتَهُ)) .

تخریج الحدیث اسناده قوی: مصنف ابن ابی شیبة: 513/2، مسند البزار لبزار: 210، مسند ابویعلی: 165، صحیح ابن خزیمة: 2172 . (مسند احمد: 86)

ترجمة الحدیث سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندے کا اپنے گھر میں نفلی نماز ادا کرنا نور ہے، جو چاہتا ہے، اپنے گھر کو منور اور روشن کر لے۔''

بَابُ جَامِعِ تَطَوُّعِ النَّبِیِّ ﷺ بِالنَّهَارِ وَرَوَاتِبِ الْفَرَائِضِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دن کے نفل اور فرضوں کی سنتوں کا جامع بیان

[2044,2043/989]...... عَـنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَـالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِجْعَلُوا مِنْ صَلَاتِـكُـمْ فِـىْ بُيُـوْتِـكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا۔)) وَفِىْ لَفْظٍ: ((صَلُّوْافِىْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا۔))

تخریج الحدیث ٢٠٤٤) صحیح البخاری: 432، 1187، صحیح مسلم: 777 . (مسند احمد: 4511، 4653)

ترجمة الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنی نمازوں کا کچھ حصہ گھروں میں بھی ادا کیا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔'' ایک روایت میں ہے: ''اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور

ان کو قبریں نہ بنالو۔‘‘

[2045/990]...... عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: سَأَلْنَا عَلِیًّا رضی اللہ عنہ عَنْ تَطَوُّعِ النَّبِیِّ ﷺ بِالنَّهَارِ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ لَا تُطِیْقُوْنَهُ، قَالَ: قُلْنَا: أَخْبِرْنَا بِهِ، نَأْخُذُ مِنْهُ مَا أَطَقْنَا، قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ أَمْهَلَ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا یَعْنِی مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مِقْدَارَ هَا مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ هٰهُنَا یَعْنِی مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ، قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَیْنِ، ثُمَّ یُمْهِلُ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا یَعْنِی مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مِقْدَارَهَا مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ مِنْ هٰهُنَا یَعْنِی مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ، قَامَ فَصَلّٰى أَرْبَعًا وَأَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَرَكْعَتَیْنِ بَعْدَهَا، وَأَرْبَعًا قَبْلَ الْعَصْرِ یَفْصِلُ بَیْنَ كُلِّ رَكْعَتَیْنِ بِالتَّسْلِیْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَالنَّبِیِّیْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ، قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ: تِلْكَ سِتَّ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعُ النَّبِیِّ ﷺ بِالنَّهَارِ وَقَلَّ مَنْ یُدَاوِمُ عَلَیْهَا.

تخریج الحدیث اسنادہ قوی: سنن ابن ماجہ: 1161، سنن الترمذی: 424، 429، سنن النسائی: 120/2. (مسند احمد: 650)

ترجمة الحديث عاصم بن ضمرة کہتے ہیں: ہم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کے دن کے وقت کی نفلی نماز کے بارے میں پوچھا، انہوں نے کہا: تم تو اس کی ادائیگی کی طاقت ہی نہیں رکھتے۔ ہم نے کہا: آپ ہمیں بتا تو دیں، جتنی طاقت ہم میں ہوئی، ہم اس کے مطابق عمل کریں گے، انہوں نے کہا: نبی کریم ﷺ جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو ٹھہر جاتے حتی کہ جب سورج مشرق کی سمت میں اتنا بلند ہو جاتا جتنا کہ عصر کی نماز کے وقت مغرب کی طرف ہوتا ہے، اس وقت آپ اٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے، پھر آپ ﷺ ٹھہر جاتے، حتیٰ کہ جب سورج مشرق کی سمت میں وہاں آ جاتا، جہاں ظہر کے وقت مغرب میں ہوتا ہے تو آپ ﷺ چار رکعت ادا کرتے، پھر چار رکعتیں ظہر سے پہلے پڑھتے، جبکہ سورج ڈھل چکا ہوتا تھا، ظہر کے بعد دو رکعتیں اور عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرتے تھے اور ہر دو رکعتوں کے درمیان مقرب فرشتوں، نبیوں اور ان کی پیروی کرنے والے مومنوں اور مسلمانوں کے لیے سلامتی کی دعا کرنے کے ساتھ فرق کرتے (یعنی سلام پھیرتے)۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سولہ رکعات نبی کریم ﷺ کی دن کے وقت نفل نماز ہے اور ایسے لوگ کم ہی ہیں، جو ان پر ہمیشگی کرتے ہیں۔

[2048/991]...... عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّی عَلٰى كُلِّ إِثْرِ صَلَاةٍ (وَفِیْ رِوَایَةٍ: فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ) مَكْتُوْبَةٍ رَكْعَتَیْنِ إِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ.

تخریج الحدیث اسنادہ قوی: سنن ابوداؤد: 1275. (مسند احمد: 1012، 1226)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور عصر کے علاوہ ہر فرض نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

[2049/992]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ، قَالَ: وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَيُنَادِي الْمُنَادِي بِالصَّلَاةِ قَالَ أَيُّوبُ (أَحَدُ الرُّوَاةِ) أُرَاهُ قَالَ خَفِيفَتَيْنِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِي بَيْتِهِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1165، 1180، صحیح مسلم: 882، سنن ابوداؤد: 1128، سنن الترمذی: 425، 432، سنن النسائی: 113/3. (مسند احمد: 4506، 4591)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعت، اس کے بعد دو رکعت، مغرب کے بعد دو رکعت گھر میں، عشاء کے بعد دو رکعت گھر میں نماز پڑھی، اور مجھے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ جب فجر طلوع ہوجاتی اور مؤذن نماز کے لیے اذان کہہ دیتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہلکی پھلکی دو رکعتیں ادا کرتے اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں گھر میں پڑھتے تھے۔

[2052/993]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ التَّطَوُّعِ فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا فِي بَيْتِي ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِهِ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّي بِهِمُ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوِتْرُ، وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا جَالِسًا، فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَاعِدٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْفَجْرِ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 730. (مسند احمد: 24019)

ترجمۃ الحدیث عبد اللہ بن شقیق کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کے بارے میں پوچھا، انہوں نے کہا: آپ ظہر سے پہلے میرے گھر میں چار رکعتیں پڑھ کر نکلتے تھے، پھر لوگوں کو نماز پڑھا کر میرے گھر واپس آتے اور دو رکعتیں ادا کرتے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھا کر گھر میں واپس آتے اور دو رکعت نماز پڑھتے، پھر آپ عشاء کی نماز پڑھا کر میرے گھر میں داخل ہوتے اور دو رکعتیں پڑھتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم

رات کو وتر سمیت نو رکعت نماز پڑھتے تھے، اور آپ ﷺ رات کو کافی وقت کھڑے ہوکر اور کافی وقت بیٹھ کر نماز پڑھتے اور جب آپ ﷺ کھڑے ہوکر قراءت کر رہے ہوتے تو رکوع اور سجدہ بھی کھڑے ہوکر ہی ادا کرتے تھے اور جب قراءت بیٹھ کر کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی بیٹھ کر ہی ادا کرتے اور جب فجر طلوع ہو جاتی تو آپ ﷺ دو رکعت نماز ادا کر کے چلے جاتے اور جا کر لوگوں کو نماز پڑھاتے۔

بَابُ رَاتِبَةِ الظُّهْرِ وَمَاجَاءَ فِيْ فَضْلِهَا

ظہر کی سنن رواتب اور ان کی فضیلت کا بیان

[2055/994]...... عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَ بِعَنْبَسَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ الْمَوْتُ، اِشْتَدَّ جَزَعُهُ، فَقِيْلَ لَهُ: مَا هٰذَا الْجَزَعُ؟ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أُمَّ حَبِيْبَةَ يَعْنِي أُخْتَهُ تَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلّٰى أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَ اللّٰهُ لَحْمَهُ عَلَى النَّارِ۔)) فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 428، سنن النسائی: 3/264، 265. (مسند احمد: 26764)

ترجمة الحديث حسان بن عطیہ کہتے ہیں: جب عنبسہ بن ابی سفیان کی موت کا وقت آیا تو ان کی گھبراہٹ بڑھ گئی، کسی نے ان سے کہا: یہ گھبراہٹ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: میں نے اپنی بہن سیدہ ام حبیبہ سے سنا ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ظہر سے پہلے چار اور اس بعد چار رکعات پڑھیں، اللہ تعالیٰ اس کے گوشت کو آگ پر حرام کردے۔'' اور میں نے جب سے ان سے یہ حدیث سنی ہے، ان آٹھ رکعات کو ترک نہیں کیا۔

[2056/995]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ أَرْبَعًا وَيَقُوْلُ: ((إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ فَأُحِبُّ أَنْ أُقَدِّمَ فِيْهَا عَمَلاً صَالِحًا۔)).

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 478. (مسند احمد: 15396)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے لیکن زوال کے بعد چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے: ''اس وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ میں اس میں نیک عمل آگے بھیجوں۔''

[2057/996]...... عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ أَدْمَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاهٰذِهِ الرَّكَعَاتُ الَّتِيْ أَرَاكَ قَدْ أَدْمَنْتَهَا؟ قَالَ: ((إِنَّ

أَبْـوَابَ السَّـمَـاءِ تُـفْتَحُ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَلَا تُرْتَجُ حَتّٰى يُصَلَّى الظُّهْرُ فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا خَيْـرٌ۔)) قَـالَ: قُـلْـتُ: يَـارَسُوْلَ اللّٰهِ! تَقْرَأُ فِيهِنَّ كُلِّهِنَّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ۔)) قَالَ: قُلْتُ: فَفِيْهَا سَلَامٌ فَاصِلٌ؟ قَالَ: ((لَا۔)).

تخريج الحديث حسن لغيره: سنن ابن ماجه: 1157 . (مسند احمد: 23532)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج ڈھلنے کے بعد ہمیشہ چار رکعات پڑھا کرتے تھے، ایک دن میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ رکعتیں کیسی ہیں کہ آپ دوام کے ساتھ ان کو ادا کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زوالِ آفتاب کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، پھر اس وقت تک بند نہیں ہوتے، جب تک نمازِ ظہر نہ پڑھ لی جائے، تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرا نیک عمل اس میں بلند ہو۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ان ساری رکعات میں قراءت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' میں نے کہا: ان میں فاصلہ کرنے والا سلام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں۔''

[2060/997]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ عَلٰى حَالٍ.

تخريج الحديث صحيح البخاری: 1182 . (مسند احمد: 24340)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی حالت میں بھی ظہر سے پہلے چار اور فجر سے پہلے دو رکعتیں نہیں چھوڑتے تھے۔

بَابُ رَاتِبَةِ الْعَصْرِ وَمَا جَاءَ فِي فَضْلِهَا

عصر کی سنن رواتب اور ان کی فضیلت کا بیان

[2061/998]...... عَـنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَـالَ: ((رَحِـمَ الـلّٰهُ امْرَأً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا)).

تخريج الحديث حسن: سنن ابوداؤد: 1271، سنن الترمذی: 430 . (مسند احمد: 5980)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے، جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔''

[2062/999]...... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَـانَ يُـصَـلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ

رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ .

تخریج الحدیث **اسنادہ قوی:** سنن ابن ماجه: 1161، سنن الترمذی: 424، 429، 599، سنن النسائی: 120/2 . (مسند احمد: 650، 1375)

ترجمة الحديث سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعات پڑھتے اور ان میں سے ہر دو رکعتوں کے درمیان مقرب فرشتوں، نبیوں اور ان کی پیروی کرنے والے مسلمانوں اور مومنوں پر سلامتی کی دعا کرنے کے ساتھ فرق کرتے۔ یعنی ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

عصر کے بعد دو رکعتوں کا بیان

[2063/1000]...... عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ .

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ:** المعجم الاوسط : 7130، التاريخ الكبير : 44/1 . (مسند احمد: 19732)

ترجمة الحديث سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

[2065/1001]...... عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ: يَا ابْنَ أُخْتِي! مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم السَّجْدَتَيْنِ (وَفِي رِوَايَةٍ: رَكْعَتَيْنِ) بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ .

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 591، صحيح مسلم: 835 . (مسند احمد: 24235)

ترجمة الحديث ہشام نے کہا: مجھے میرے باپ نے خبر دی کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: اے میرے بھانجے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد میرے پاس کبھی بھی دو رکعتیں نہیں چھوڑیں تھیں۔

[2067/1002]...... عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَقَالَتْ: صَلِّ، إِنَّمَا نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَوْمَكَ أَهْلَ الْيَمَنِ عَنِ الصَّلَاةِ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ .

تخریج الحدیث **اسنادہ علی شرط مسلم:** صحيح ابن حبان: 1568 . (مسند احمد: 25126)

ترجمة الحديث شرح کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عصر کے بعد نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے کہا: نماز پڑھ لیا کر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو تیری قوم اہل یمن کو اس وقت نماز پڑھنے سے منع کیا تھا، جب سورج طلوع ہو رہا ہو۔

فَصْلٌ مِنْهُ فِيْ ذِكْرِ سَبَبِهِمَا وَمَنْ قَالَ إِنَّهَا قَضَاءٌ عَنْ رَاتِبَةِ الظُّهْرِ

عصر کے بعد والی دو رکعتوں کے سبب کا بیان اور اس کا ذکر کہ جس نے ان کو ظہر کی سنتوں کی قضائی قرار دیا

[2072/1003]...... عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَضِیَ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ أَرَ رَسُولَ للّٰهِ ﷺ صَلّٰی بَعْدَ الْعَصْرِ قَطُّ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً، جَاءَهُ نَاسٌ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَشَغَلُوْهُ فِیْ شَیْءٍ فَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَ الظُّهْرِ شَيْئًا حَتّٰى صَلَّى الْعَصْرَ، قَالَتْ: فَلَمَّا صَلَّى الْعَصْرَ دَخَلَ بَيْتِي فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ.

تخريج الحديث صحيح: سنن النسائی: 281/1، مصنف عبد الرزاق: 3970، المعجم الكبير: 534/23. (مسند احمد: 26645)

ترجمة الحديث زوجۂ رسول سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد کبھی نماز پڑھی ہو، البتہ ایک مرتبہ ایسے ہوا تھا کہ لوگ ظہر کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کام میں مصروف کر دیا، اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے بعد کوئی نماز نہ پڑھ سکے، یہاں تک کہ عصر کی نماز ادا کی، پھر جب آپ میرے گھر تشریف لائے تو وہ دو رکعتیں پڑھیں۔

[2074/1004]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ مُوْسٰی قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَقَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ قَالَتْ فَجَاءَتْهُ عِنْدَ الظُّهْرِ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ وَشُغِلَ فِی قِسْمَتِهِ حَتّٰى صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ صَلَّاهَا.

تخريج الحديث صحيح: سنن البيهقي: 211/4. (مسند احمد: 24945)

ترجمة الحديث عبد اللہ بن ابی موسیٰ کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو صدقہ وصول کرکے لیے بھیجا تھا، وہ آپ کے پاس ظہر کے وقت واپس آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی اور تقسیم میں مصروف ہو گئے، حتیٰ کہ آپ نے عصر

کی نماز پڑھی، پھر وہ دو رکعتیں ادا کیں۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ رَاتِبَةِ الْمَغْرِبِ

مغرب کی سنن رواتب کا بیان

[2078/1005]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّی رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِی بَيْتِهِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1165، 1180، صحیح مسلم: 882، سنن ابوداؤد: 1128، سنن الترمذی: 425، 432، سنن النسائی: 113/3. (مسند احمد: 4506، 4757)

ترجمة الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مغرب کے بعد اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِی الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

مغرب سے پہلے دو رکعتوں کا بیان

[2082/1006]...... عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ قَامَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِیَ حَتّٰی يَخْرُجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُمْ كَذٰلِكَ، يَعْنِی الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ إِلَّا قَرِيْبٌ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 625. (مسند احمد: 13983)

ترجمة الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: جب مؤذن مغرب کی اذان کہتا تو صحابہ کرام مغرب سے پہلے دو رکعتیں ادا کرنے کے لیے ستونوں کی طرف لپکتے، اور جب رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے تو وہ اسی حالت میں ہوتے تھے، اور اذان اور اقامت کے درمیان تھوڑا سا وقفہ ہوتا تھا۔

[2084/1007]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِیِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ.)) ثُمَّ قَالَ: ((صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ.)) ثُمَّ قَالَ عِنْدَ الثَّالِثَةِ: ((لِمَنْ شَاءَ.)) كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1183، 7368. (مسند احمد: 20552)

ترجمة الحدیث سیدنا عبد اللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مغرب سے پہلے

دو رکعتیں پڑھا کرو۔'' پھر فرمایا: ''مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرو۔'' جب تیسری دفعہ یہ فرمایا تو یہ اضافہ کیا: ''جو چاہے، وہ پڑھ لے۔'' یہ آخری بات اس لیے کہی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ اسے ضروری طریقہ سمجھ لیں۔

[2085/1008]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لِمَنْ شَاءَ۔)).

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 838. (مسند احمد: 20544)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: ''ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے، اُس کے لیے جو چاہے۔''

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ رَاتِبَةِ الْعِشَاءِ

عشا کی سنن رواتب کا بیان

[2087/1009]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 937، 1165، 1180، صحیح مسلم: 882، سنن ابوداؤد: 1128، سنن الترمذی: 425، 432، سنن النسائی: 113/3. (مسند احمد: 4506، 5296)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ عشاء کے بعد آپ کے گھر میں دو رکعتیں پڑھیں۔

[2088/1010]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: وَكَانَ يُصَلِّيْ بِهِمُ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكْعَاتٍ فِيْهِنَّ الْوِتْرُ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 730. (مسند احمد: 24019)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھا کر میرے گھر تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے اور رات کو نمازِ وتر سمیت (9) رکعتیں ادا کرتے تھے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَفَضْلِهِمَا وَتَأْكِيْدِهِمَا

فجر کی دو رکعتوں، ان کی فضیلت اور تاکید کا بیان

[2091/1011]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَالَ: ((هُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا۔)).

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 725. (مسند احمد: 24241)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فجر سے پہلے دو رکعتوں کے بارے میں روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا: ''یہ دو رکعتیں مجھے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔''

[2094/1012]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِشَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1169، صحیح مسلم: 724. (مسند احمد: 24167)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی نفلی نماز پر اتنی زیادہ پابندی نہیں کرتے تھے، جو نمازِ فجر سے پہلے والی دو رکعتوں پر کرتے تھے۔

[2096/1013]...... عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ قَالَ كَانَ أَبِى وَجَدِّىْ وَعَمِّىْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَخْبَرَنِىْ أَبِىْ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ عَلٰى جَمَلٍ أَحْمَرَ، قَالَ سَلَمَةُ: أَوْصَانِىْ أَبِىْ بِصَلَاةِ السَّحَرِ، قُلْتُ: يَا أَبَتِ! إِنِّىْ لَا أُطِيْقُهَا، قَالَ: فَانْظُرِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا تَدَعَنَّهُمَا، وَلَا تَشْخَصْ فِى الْفِتْنَةِ.

تخریج الحدیث صحیح: مصنف ابن ابی شیبة: 37/14، الزهد امام احمد: ص، 233. (مسند احمد: 18723)

ترجمۃ الحدیث سلمہ بن نبیط کہتے ہیں: میرے باپ، دادا اور چچا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، میرے باپ نے کہا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفہ کے دن پچھلے پہر سرخ اونٹ پر سوار خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔ پھر میرے باپ نے مجھے تہجد کی نماز پڑھنے کا حکم دیا، لیکن میں نے کہا: ابا جان! مجھ میں اتنی طاقت نہیں ہے، یہ سن کر انھوں نے کہا: تو پھر فجر سے پہلے دو رکعتوں کا خیال رکھنا اور ان کو ہرگز ترک نہ کرنا اور فتنہ میں اپنے آپ کو ظاہر نہ کرنا۔

بَابُ تَخْفِيفِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَمَا يُقْرَأُ فِيهِمَا

فجر سے پہلے والی دو رکعتوں کی تخفیف اور ان میں قراءت کا بیان

[2097/1014]...... عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ عُمَرَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَبْلَ الصُّبْحِ فِى بَيْتِى يُخَفِّفُهُمَا جِدًّا، قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ يُخَفِّفُهُمَا كَذَالِكَ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1173، 1181، صحیح مسلم: 723. (مسند احمد: 26423، 26438)

ترجمة الحدیث زوجۂ رسول سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر سے پہلے والی دو رکعتیں میرے گھر میں پڑھا کرتے اوران کو بڑی تخفیف کے ساتھ ادا کرتے تھے۔

[2099/1015]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ فَيُخَفِّفُهُمَا، حَتّٰى إِنِّيْ لَأَشُكُّ أَقَرَأَ فِيْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ أَمْ لَا.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1171، صحیح مسلم: 724. (مسند احمد: 24125)

ترجمة الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے اوران میں اتنی تخفیف کرتے کہ مجھے یہ شک ہونے لگتا کہ آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہیں۔

[2102/1016]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((نِعْمَ السُّوْرَتَانِ هُمَا يُقْرَأُ بِهِمَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ، ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجہ: 1150. (مسند احمد: 26022)

ترجمة الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ سورتیں بہترین ہیں، جن کی نمازِ فجر سے پہلے والی سنتوں میں تلاوت کی جاتی ہیں، یعنی سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص۔''

بَابُ تَعْجِيْلِهِمَا أَوَّلَ الْوَقْتِ وَالضَّجْعَةِ بَعْدَهُمَا

ان دو سنتوں کو اول وقت میں جلدی جلدی ادا کرنے اوران کے بعد لیٹنے کا بیان

[2104/1017]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، كَأَنَّ الْأَذَانَ فِيْ أُذُنَيْهِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 995، صحیح مسلم: 749. (مسند احمد: 5609)

ترجمة الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر سے پہلے والی دو رکعتیں (اتنی جلدی سے) ادا کر لیتے کہ یوں لگتا کہ اذان ابھی تک آپ کے کانوں میں ہے۔

[2106/1018]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 619، صحیح مسلم: 724. (مسند احمد: 24517، 24262)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

[2110/1019]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ) أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اِضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ.

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: المعجم الطبرانی: 218/2. (مسند احمد: 6619)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر کی دو رکعتیں پڑھتے تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔

أَبْوَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالْوِتْرِ
رات کی نماز اور وتر کے ابواب

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا وَأَفْضَلِ أَوْقَاتِهَا
رات کی نماز کی فضیلت، اس کی ترغیب اور اس کے افضل وقت کا بیان

[2112/1020]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ؟ قَالَ: ((اَلصَّلَاةُ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ۔)) قِيْلَ: أَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ؟ قَالَ: ((شَهْرُ اللّٰهِ الَّذِيْ تَدْعُوْنَهُ الْمُحَرَّمَ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1163 . (مسند احمد: 8026)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کیا گیا کہ فرض نماز کے بعد کون سی نماز سب سے زیادہ فضیلت والی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''رات کے آخری ایک تہائی حصے میں نماز پڑھنا'' پھر کہا گیا: رمضان کے بعد کون سا روزہ سب سے فضیلت والا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا وہ مہینہ، جسے تم محرم کہتے ہو۔''

[2113/1021]...... عَنِ الْأَغَرِّ أَبِيْ مُسْلِمٍ قَالَ: أَشْهَدُ عَلٰى أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہما أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُمْهِلُ حَتّٰى يَذْهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، ثُمَّ يَهْبِطُ فَيَقُوْلُ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابَ لَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرَ لَهُ۔)).

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 758. (مسند احمد: 8974، 11295)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ پر گواہی دی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ تاخیر کرتا ہے، حتی کہ رات کا تہائی حصہ ختم ہو جاتا ہے، پھر وہ اتر کر کہتا ہے کہ کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے، کیا کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ اسے بخش دیا جائے۔''

[2114/1022]...... عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلّٰی وَأَیْقَظَ اِمْرَأَتَهُ، فَصَلَّتْ، فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِی وَجْهِهَا الْمَاءَ وَرَحِمَ اللّٰهُ اِمْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّتْ وَأَیْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰی فَإِنْ أَبٰی نَضَحَتْ فِیْ وَجْهِهِ بِالْمَاءِ۔)).

تخریج الحدیث **اسنادہ قوی:** سنن ابوداؤد: 1308، 1450، سنن ابن ماجہ: 1336، سنن النسائی: 205/3. (مسند احمد: 7410)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے، جس نے رات کو اٹھ کر نماز پڑھی اور اپنی بیوی کو جگایا اور اس نے بھی نماز پڑھی اور اگر اس نے انکار کیا تو اس کے چہرے میں پانی چھڑکا، اسی طرح اللہ تعالیٰ اس عورت پر بھی رحم کرے، جس نے رات کو اٹھ کر نماز پڑھی اور اپنے شوہر کو جگایا اور اس نے بھی نماز پڑھی اور اگر اس نے انکار کیا تو اس کے چہرے پر پانی چھڑک کر اسے جگایا۔''

[2115/1023]...... وَعَنْهُ أَیْضًا قَالَ: قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنْبِئْنِیْ عَنْ أَمْرٍ إِذَا أَخَذْتُ بِهِ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، قَالَ: ((أَفْشِ السَّلَامَ وَأَطْعِمِ الطَّعَامَ وَصِلِ الْأَرْحَامَ وَصَلِّ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ، ثُمَّ ادْخُلِ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔))

(۲۱۱۵) **صحیح:** مستدرك الحاكم: 129/4، صحیح ابن حبان: 2559. (مسند احمد: 7932)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتائیں کہ اگر میں اس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''سلام عام کر، کھانا کھلا، صلہ رحمی کر اور رات کو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو تو اٹھ کر نماز پڑھ، پھر سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جا۔''

[2116/1024]...... عَنْ أَبِیْ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ: أَیُّ قِیَامِ اللَّیْلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَمَا سَأَلْتَنِیْ، یَشُكُّ عَوْفٌ فَقَالَ: ((جَوْفُ اللَّیْلِ الْغَابِرُ أَوْ نِصْفُ اللَّیْلِ، وَقَلِیْلٌ فَاعِلُهُ۔)).

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ:** سنن الکبریٰ النسائی: 1308، صحیح ابن حبان: 2564. (مسند احمد: 21555)

ترجمة الحدیث ابو مسلم کہتے ہیں: میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہا: رات کا کون سا قیام افضل ہے؟ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جیسے تو نے مجھ سے سوال کیا ہے، ایسے ہی میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''رات کے آخری ایک تہائی حصے کو یا نصف رات کو قیام کر، بہر حال ایسا عمل کرنے والے لوگ کم ہیں۔''

[2119/1025]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ، وَكَانَ يَصُوْمُ نِصْفَ الدَّهْرِ وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَرْقُدُ شَطْرَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُوْمُ ثُمَّ يَرْقُدُ آخِرَهُ۔)) ثُمَّ يَقُوْمُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1131، 3420، صحیح مسلم: 1159. (مسند احمد: 6491)

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب روزہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور وہ آدھا زمانہ روزہ رکھتے تھے،اور اللہ کے ہاں سب سے پسندیدہ قیام بھی داؤد علیہ السلام کا تھا، وہ رات کا پہلا نصف سوتے، پھر قیام کرتے، پھر اس کے آخری حصے میں سو جاتے، پھر نصف کے بعد ایک تہائی رات کا قیام کرتے۔''

[2120/1026]...... عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ: عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُهُ، فَإِنْ مَرِضَ قَرَأَ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّ أَحَدَكُمْ يَقُوْلُ بِحَسْبِي أَنْ أُقِيْمَ مَا كُتِبَ لِيْ، وَأَنّٰى لَهُ ذٰلِكَ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن البیھقی: 4/211. (مسند احمد: 24945)

ترجمة الحديث زوجۂ رسول سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: رات کے قیام کا اہتمام کرو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ اسے ترک نہیں کرتے تھے، اگر آپ بیمار ہوتے تو بیٹھ کر یہ نماز پڑھ لیتے۔ میں جانتی ہوں کہ تم تو یہ کہہ دیتے ہو کہ ہم اتنی نماز پڑھیں گے، جو ہمارے مقدر میں لکھ دی گئی ہے، تو پھر اسے مقام کیسے ملے گا۔

[2122/1027]...... عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ)، فَقِيْلَ لَهُ: أَلَيْسَ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ ﷺ: ((أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔)).

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1130، 6471، صحیح مسلم: 2819. (مسند احمد: 18198، 18238)

ترجمة الحديث سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو (اس قدر لمبی) نماز پڑھتے حتی کہ آپ کے قدم سوج جاتے تھے، کسی نے آپ سے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے پہلے اور پچھلے تمام گناہ بخش نہیں دیے ہیں؟ (تو پھر آپ یہ طویل قیام کیوں کرتے ہیں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ شکر گزار بندہ نہ بنوں۔''

[2124/1028]...... عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلٰى فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا مِنَ اللَّيْلِ (وَفِي رِوَايَةٍ: وَ ذَالِكَ مِنَ السَّحَرِ) فَأَيْقَظَنَا لِلصَّلَاةِ، قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلّٰى هَوِيًّا مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ: فَلَمْ يَسْمَعْ لَنَا حِسًّا، قَالَ: فَرَجَعَ إِلَيْنَا فَأَيْقَظَنَا وَقَالَ: ((قُوْمَا فَصَلِّيَا۔)) قَالَ: فَجَلَسْتُ وَأَنَا أَعْرُكُ عَيْنَيَّ، وَأَقُوْلُ: إِنَّا وَاللّٰهِ مَا نُصَلِّي إِلَّا مَاكُتِبَ لَنَا، إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا۔ قَالَ: فَوَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ وَيَضْرِبُ عَلٰى فَخِذِهِ: ((مَا نُصَلِّيْ إِلَّا مَاكُتِبَ لَنَا، مَانُصَلِّيْ إِلَّا مَاكُتِبَ لَنَا، وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا۔)).

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 7347، 7465، صحیح مسلم: 775. (مسند احمد: 571، 575، 705)

ترجمة الحديث سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ رات کو سحری کے وقت میرے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، ہمیں نماز کے لیے بیدار کیا اور پھر اپنے گھر کو لوٹ گئے اور کچھ دیر کے لیے نماز پڑھتے رہے، لیکن جب آپ ﷺ نے ہماری کوئی آواز محسوس نہ کی تو دوبارہ ہماری طرف آئے اور بیدار کرتے ہوئے فرمایا: ''اٹھو اور نماز پڑھو۔'' میں اٹھ کر بیٹھ گیا اور اپنی آنکھوں کو ملتے ہوئے یوں کہنے لگا: اللہ کی قسم! ہم اتنی ہی نماز پڑھیں گے، جتنی ہمارے مقدر میں لکھی گئی ہے، ہمارے نفس تو صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں، جب وہ چاہے گا تو تب ہمیں اٹھائے گا۔ رسول اللہ ﷺ واپس چلے گئے اور اپنی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے جا رہے تھے: ''ہم اتنی ہی نماز پڑھیں گے، جتنی ہمارے مقدر میں لکھی گئی ہے، ہم اتنی ہی نماز پڑھیں گے، جتنی ہمارے مقدر میں لکھی گئی ہے، اصل بات یہ ہے کہ انسان ہر چیز سے زیادہ جھگڑا کرنے والا ہے۔''

[2125/1029]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (بْنِ الْعَاصِ) رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَاعَبْدَاللّٰهِ! لَاتَكُوْنَنَّ مِثْلَ فُلَانٍ، كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1152، صحیح مسلم: 1159. (مسند احمد: 6584)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عبداللہ! فلاں شخص کی طرح ہرگز نہ ہو جانا، وہ رات کو قیام کرتا تھا پھر اس نے اس قیام کو ترک کر دیا۔''

[2126/1030]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا نَامَ أَحَدُكُمْ عُقِدَ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثُ عُقَدٍ بِجَرِيْرٍ، فَإِنْ قَامَ فَذَكَرَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ، أُطْلِقَتْ وَاحِدَةٌ، وَإِنْ مَضٰى فَتَوَضَّأَ أُطْلِقَتِ الثَّانِيَةُ، فَإِنْ مَضٰى فَصَلّٰى أُطْلِقَتِ الثَّالِثَةُ، فَإِنْ أَصْبَحَ وَلَمْ يَقُمْ شَيْئًا مِنَ اللَّيْلِ وَلَمْ

يُصَلِّ أَصْبَحَ وَهُوَ عَلَيْهِ ، يَعْنِي الْجَرِيْرَ (وَفِي لَفْظٍ: وَإِنْ هُوَ بَاتَ وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى يُصْبِحَ) أَصْبَحَ وَعَلَيْهِ الْعُقَدُ جَمِيْعًا .

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1142، 3269، صحيح مسلم: 776. (مسند احمد: 7308، 10457)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم سے کوئی آدمی سوتا ہے تو اس کے سر پر چمڑے کی رسی کے ساتھ تین گرہیں لگا دی جاتی ہیں، اگر آدمی وہ اٹھ کر اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھول دی جاتی ہے، اگر وہ آگے بڑھے اور وضوء بھی کر لے تو دوسری گرہ کھول دی جاتی ہے اور اگر وہ نماز بھی پڑھ لے تو تیسری گرہ بھی کھول دی جاتی ہے۔ اور اگر وہ اس حال میں صبح کرے کہ نہ تو وہ رات کو اٹھا ہو، نہ ذکر کیا ہو، نہ وضو کیا ہو اور نہ نماز پڑھی ہو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ گرہیں اس پر موجود ہوتی ہیں۔

[2127/1031]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : ((مَا مِنْ ذَكَرٍ وَلَا أُنْثٰى إِلَّا وَعَلٰى رَأْسِهِ جَرِيْرٌ مَعْقُوْدٌ ثَلَاثَ عُقَدٍ حِيْنَ يَرْقُدُ، فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى اِنْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِذَا قَامَ فَتَوَضَّأَ اِنْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اِنْحَلَّتْ عُقَدُهُ كُلُّهَا۔))

تخریج الحدیث قوی علی شرط مسلم: صحيح ابن خزيمة: 1133، صحيح ابن حبان: 2554. (مسند احمد: 14387)

ترجمة الحديث سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر مرد و زن جب سوتا ہے تو اس کے سر پر چمڑے کی ایک رسی ہوتی ہے اور اس سے اس کے سر پر تین گرہیں لگا دی جاتی ہیں، جب وہ بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب وہ اٹھ کر وضو کرتا ہے دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور جب وہ نماز پڑھتا ہے تو ساری گرہیں کھل جاتی ہیں۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَذْكَارِهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقِرَائَتِهِ وَدَعْوَاتِهِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

رات کی نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اذکار، قراءت اور دعاؤں کا بیان

[2128/1032]...... عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ ذُوا الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظْمَةِ۔)) قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ وَكَانَ رُكُوْعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَكَانَ يَقُوْلُ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ)) ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَانَ قِيَامُهُ

نَحْوًا مِنْ رُكُوْعِهِ، وَكَانَ يَقُوْلُ: ((لِرَبِّيَ الْحَمْدُ، لِرَبِّيَ الْحَمْدُ)) ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُوْدُهُ نَحْوًا مِنَ قِيَامِهِ، وَكَانَ يَقُوْلُ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى)) ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَانَ مَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنَ السُّجُوْدِ، وَكَانَ يَقُوْلُ: ((رَبِّ اغْفِرْلِيْ، رَبِّ اغْفِرْلِيْ)) قَالَ حَتّٰى قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ أَوِ الْأَنْعَامَ شُعْبَةُ الَّذِي يَشُكُّ فِي الْمَائِدَةِ وَالْأَنْعَامِ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 874، سنن النسائی: 199/2، صحیح مسلم: 772. (مسند احمد: 23261، 23375)

ترجمة الحديث سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رات کی نماز پڑھی، جب آپ نماز میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھی: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ذُوا الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ'' (اللہ سب سے بڑا ہے، جو بادشاہی، قہر، بڑائی اور عظمت والا ہے۔)، پھر آپ نے سورۂ بقرہ کی تلاوت کی، اس کے بعد رکوع کیا اور آپ کا رکوع آپ کے قیام جتنا تھا، آپ رکوع میں ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ'' کہتے رہے، پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا تو آپ کا یہ قومہ آپ کے رکوع کے برابر تھا، آپ اس میں ''لِرَبِّيَ الْحَمْدُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ'' کہتے رہے، پھر آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور آپ کا سجدہ آپ کے قیام کے برابر تھا، آپ سجدے میں ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى'' کہتے رہے، پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور جلسہ میں بیٹھ گئے، یہ جلسہ سجدے کے برابر تھا، اس جلسہ میں آپ ﷺ ''رَبِّ اغْفِرْلِيْ رَبِّ اغْفِرْلِيْ'' کہتے رہے۔ آپ ﷺ نے اس نماز میں سورۂ بقرۃ، سورۂ آل عمران، سورۂ نساء اور سورۂ مائدہ یا سورۂ انعام کی تلاوت کر دی، آخری دو سورتوں میں راویٔ حدیث امام شعبہ کو شک ہوا۔

[2131/1033]...... عَنْ رَبِيْعَةَ الْجُرَشِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقُلْتُ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَبِمَ كَانَ يَسْتَفْتِحُ؟ قَالَتْ: كَانَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَيُسَبِّحُ عَشْرًا وَيُهَلِّلُ عَشْرًا وَيَسْتَغْفِرُ عَشْرًا، وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ عَشْرًا، وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الضِّيْقِ يَوْمَ الْحِسَابِ عَشْرًا.

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 766، سنن النسائی: 208/3، سنن ابن ماجه: 1346. (مسند احمد: 25102)

ترجمة الحديث ربیعہ جرشی کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو قیام کرتے تو کیا کہا کرتے تھے اور کس سے نماز شروع کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ دس دفعہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ،

دس دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ ، دس دفعہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ"اور دس دفعہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ، دس مرتبہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ اور دس مرتبہ اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الضِّيْقِ يَوْمَ الْحِسَابِ کہتے۔

[2132/1034]...... عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضی اللہ عنہا بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: كَانَ إِذَا قَامَ كَبَّرَ وَيَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ ، فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ، اِهْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ ، إِنَّكَ تَهْدِیْ مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ۔)) قَالَ يَحْيٰى: قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ، مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْثِهِ وَنَفْخِهِ۔)) قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ۔)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هَمْزُهُ وَنَفْخُهُ وَنَفْثُهُ؟ قَالَ: ((أَمَّا هَمْزُهُ فَهٰذِهِ الْمُوْتَةُ الَّتِیْ تَأْخُذُ بَنِیْ آدَمَ ، وَأَمَّا نَفْخُهُ فَالْكِبْرُ ، وَأَمَّا نَفْثُهُ فَالشِّعْرُ۔)) .

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 770. (مسند احمد: 25226)

ترجمة الحديث ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو قیام کرتے تو نماز کس دعا سے شروع کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: جب آپ ﷺ کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور یہ دعاء پڑھتے: "اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ ، فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ، اِهْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ ، إِنَّكَ تَهْدِیْ مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ۔" (اے اللہ! اے جبریل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! آسمان و زمین کو پیدا کرنے والے! غیب و حاضر کو جاننے والے! تو ہی اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہے، جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں، اپنے حکم سے اس حق کی طرف میری راہنمائی کر جس میں اختلاف کیا گیا ہے، یقیناً تو ہی جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے) یحیی کہتے ہیں: سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب رات کا قیام کرتے تو کہتے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ، مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْثِهِ وَنَفْخِهِ۔" (اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، شیطان مردود سے، یعنی اس کے جنون، تکبر اور شعروں سے) مزید آپ ﷺ فرماتے تھے: ''شیطان مردود کے "هَـمْز"، "نَفْخ" اور "نَـفْث" سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیا کرو۔'' لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس کے "هَـمْـز"، "نَفْخ" اور "نَـفْث" سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس کے "

هَمْز" سے مراد لوگوں کو لگنے والی مرگی ہے، اس کے "نَفْخ" سے مراد تکبر ہے اور "نَفْث" سے مراد شعر ہے۔"

[2133/1035]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَ وَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِي مَاقَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ))۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1120، 6317، صحیح مسلم: 769۔ (مسند احمد: 2710، 3368)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو نماز کے لیے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے: "اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَ وَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِي مَاقَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ" (اے اللہ! تیرے لیے تعریف ہے، تو ہی آسمان و زمین کو پیدا کرنے والا ہے، تیرے لیے ہی ہر قسم کی تعریف ہے، تو ہی آسمانوں و زمین اور جو ان میں ہے، ان سب کا رب ہے، تو حق ہے، تیری بات حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے اور قیامت حق ہے، اے اللہ تیرے لیے میں فرمانبردار ہوا، تیرے ساتھ میں ایمان لایا، تجھ پر میں نے توکل کیا، تیری طرف میں نے رجوع کیا ہے اور تیری توفیق سے میں نے جھگڑا کیا ہے اور تیری طرف ہی میں فیصلہ لے کر آیا ہوں، تو میرے لیے میرے وہ گناہ بخش دے، جو میں نے پہلے کیے، جو بعد میں کیے، جو پوشیدہ طور پر کیے اور جو ظاہری طور پر کیے، تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے۔)

[2135/1036]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ نَوْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْجَنَابَةِ، أَيَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ؟ فَقَالَتْ: كُلَّ ذَالِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ، رُبَمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ، قَالَ: قُلْتُ لَهَا: كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ أَيَجْهَرُ أَمْ يُسِرُّ؟ قَالَتْ:

كُلَّ ذَالِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ، وَرُبَمَا جَهَرَ وَرُبَمَا أَسَرَّ .

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 307. (مسند احمد: 25160)

ترجمۃ الحدیث عبد اللہ بن ابی قیس کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا جنابت کی حالت میں سونا کیسے ہوتا تھا؟ کیا آپ سونے سے پہلے غسل کرتے؟ انہوں نے کہا: آپ اس طرح کرتے تھے کہ بسا اوقات غسل کر کے سو جاتے اور بسا اوقات وضو کر کے سو جاتے۔ میں نے ان سے پھر کہا: رات کو رسول اللہ ﷺ کی قراءت کیسے ہوتی تھی؟ کیا آپ بلند آواز سے قراءت کرتے تھے یا آہستہ آواز سے؟ انہوں نے کہا: آپ دونوں طرح کرتے تھے، بسا اوقات بآواز بلند قراءت کرتے تھے اور کبھی کبھار پست آواز میں کرتے تھے۔

[2137/1037]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلٰى لِسَانِهِ فَلَمْ يَدْرِ مَايَقُولُ فَلْيَضْطَجِعْ)).

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 787. (مسند احمد: 8231)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی رات کا قیام کرے، لیکن (نیند کے غلبے کی وجہ سے) اس کی زبان پر قرآن مشکل ہو جائے اور اسے یہ سمجھ بھی نہ آ رہی ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے، تو وہ لیٹ جائے۔''

بَابُ مَارُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فِيْ صِفَةِ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی وہ حدیث، جس میں رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کی کیفیت بیان کی گئی

[2138/1038]...... عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ رضی اللہ عنہا وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ: فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِيْ طُوْلِهَا، فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ، اِسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوْئَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ الَّذِيْ صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِيْ وَأَخَذَ أُذُنِيَ الْيُمْنٰى فَفَتَلَهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ

ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 183، 992، 1198، صحيح مسلم: 763. (مسند احمد: 2164)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے زوجۂ رسول سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات گزاری، یہ ان کی خالہ تھیں، وہ کہتے ہیں: میں تکیے کی چوڑائی والی طرف میں لیٹ گیا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اہلیہ اس کی لمبائی والی طرف میں لیٹ گئے اور آپ ﷺ سو گئے، جب نصف رات یا اس سے تھوڑا پہلے یا تھوڑا بعد کا وقت ہوا تو آپ ﷺ بیدار ہوئے اور بیٹھ گئے اور اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر نیند کو دور کرنے لگے، پھر آپ ﷺ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کی، بعد ازاں لٹکے ہوئے ایک مشکیزے کی طرف گئے اور اس سے بڑے اچھے انداز میں وضو کیا، پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں بھی اٹھ کھڑا ہوا اور آپ ﷺ جیسا وضو کر کے آپ کی ایک جانب کھڑا ہو گیا، آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر اسے بل دیا، پھر آپ نے دو رکعتیں پڑیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں ادا کیں، اور پھر وتر پڑھ کر لیٹ گئے، حتیٰ کہ آپ ﷺ کے پاس مؤذن آیا، اس وقت آپ ﷺ اٹھے اور ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھیں اور پھر چلے گئے اور صبح کی نماز پڑھائی۔

بَابُ مَارُوِیَ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فِیْ صِفَةِ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث جس میں رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز بیان کی گئی ہے

[2144/1039]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّيْ اِفْتَتَحَ الصَّلَاةَ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 767. (مسند احمد: 24017)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھ کر نماز پڑھتے تو ہلکی پھلکی دو رکعتوں سے اپنے قیام کا آغاز کرتے۔

[2145/1040]...... وَعَنْهَا أَيْضًا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُسَلِّمُ فِي كُلِّ اثْنَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ فِي سُبْحَتِهِ بِقَدْرِ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ بِخَمْسِيْنَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأُوْلَى مِنْ أَذَانِهِ قَامَ فَرَكَعَ

رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيَخْرُجُ مَعَهُ.

تخریج الحدیث صحیح علی شرط الشیخین: سنن ابوداؤد: 1336، 1337، سنن النسائی: 30/2، سنن ابن ماجہ: 1177، 1358. (مسند احمد: 24461)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء سے نمازِ فجر تک کل گیارہ رکعات پڑھتے تھے، ہر دو رکعتوں میں سلام پھیرتے اور ایک وتر پڑھتے تھے، اس نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایک سجدہ پچاس پچاس آیتوں کے برابر ہوتا، جب مؤذن پہلی اذان سے فارغ ہوتا تو آپ اٹھ کر ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھتے اور پھر اپنی دائیں جانب پر لیٹ جاتے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مؤذن آ جاتا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ مسجد میں تشریف لے جاتے۔

[2146/1041]...... عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَسَأَلَهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَيُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ وَذَكَرَتِ الْوُضُوءَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْمُ إِلٰى صَلَاتِهِ فَيَأْمُرُ بِطُهْرِهِ وَسِوَاكِهِ فَلَمَّا بَدَّنَ صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَوْتَرَ بِالسَّابِعَةِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، قَالَتْ: فَلَمْ يَزَلْ عَلٰى ذَالِكَ حَتّٰى قُبِضَ، قُلْتُ: إِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أَسْئَلَكَ عَنِ التَّبَتُّلِ فَمَا تَرَيْنَ فِيْهِ؟ قَالَتْ: فَلَا تَفْعَلْ، أَمَا سَمِعْتَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ: ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً﴾ فَلَا تَبَتَّلْ، قَالَ فَخَرَجَ وَقَدْ فَقُهَ فَقَدِمَ الْبَصْرَةَ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى خَرَجَ إِلٰى أَرْضِ مَكْرَانَ فَقُتِلَ هُنَاكَ عَلٰى أَفْضَلِ عَمَلِهِ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 242/3. (مسند احمد: 24658)

ترجمة الحديث سعد بن ہشام سے روایت ہے، وہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو آٹھ رکعت نماز پڑھتے، نواں یعنی ایک رکعت وتر ادا کرتے اور اس کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے، پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وضو کا ذکر کیا، رات کو نماز کے لیے اٹھنے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کے پانی اور مسواک کا اہتمام کر دینے کا حکم دیتے تھے،، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمر رسیدہ ہو گئے تو چھ رکعات ادا کرتے، ساتواں وتر پڑھتے اور دو رکعتیں بیٹھ کر ادا کرتے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی روٹین پر برقرار رہے کہ وفات پا گئے۔ سعد بن ہشام نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں آپ سے (عبادت میں مشغول ہونے کے لیے) شادی نہ کرنے کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں، اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ انہوں

نے کہا: ایسے نہیں کرنا، کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں پڑھا: ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلاً مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً﴾ (اور یقیناً ہم نے آپ سے پہلے کئی رسول بھیجے ہیں اور ہم نے ان کے لیے بیویاں اور اولادیں بنائیں)، لہٰذا تبتّل نہیں کرنا۔ اس طرح سعد بن ہشام فقیہ بن گئے اور پھر بصرہ روانہ ہو گئے، لیکن کچھ دن ہی ٹھہرے تھے کہ پھر مکران کے علاقہ کی طرف گئے اور وہاں اپنے سب سے بہتر عمل پر شہید ہو گئے۔

[2148/1042]...... عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلَّى.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1132، صحیح مسلم: 741. (مسند احمد: 24628)

ترجمة الحديث مسروق کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: جب آپ ﷺ آواز دینے والے مرغے کو سنتے تو اٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔

[2149/1043]...... عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ ثُمَّ يُصَلِّي بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَنَامُ، فَإِذَا اسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ وَضُوْئُهُ مُغَطًّى وَسِوَاكُهُ، اِسْتَاكَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَقَامَ فَصَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِيهِنَّ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَاشَاءَ اللّٰهُ مِنَ الْقُرْآنِ، فَلَا يَقْعُدُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ، فَإِنَّهُ يَقْعُدُ فِيهَا فَيَتَشَهَّدُ ثُمَّ يَقُومُ وَلَا يُسَلِّمُ، فَيُصَلِّي رَكْعَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَجْلِسُ فَيَتَشَهَّدُ وَيَدْعُو، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَّاحِدَةً ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ)) يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ حَتّٰى يُوقِظَنَا، ثُمَّ يُكَبِّرُ وَهُوَ جَالِسٌ فَيَقْرَأُ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ وَهُوَ جَالِسٌ، فَيُصَلِّي جَالِسًا رَكْعَتَيْنِ، فَهٰذِهِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، فَلَمَّا كَثُرَ لَحْمُهُ وَثَقُلَ جَعَلَ التِّسْعَ سَبْعًا لَا يَقْعُدُ إِلَّا كَمَا يَقْعُدُ فِي الْأُولٰى وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَاعِدًا، فَكَانَتْ هٰذِهِ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1346، 1347، سنن النسائی: 3/60، 199. (مسند احمد: 24269، 25987)

ترجمة الحديث زرارة بن اوفی کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا، انہوں نے کہا: آپ عشاء کی نماز پڑھتے، پھر اس کے بعد دو رکعتیں پڑھتے اور سو جاتے، رات کو جب آپ ﷺ بیدار ہوتے اور آپ کے پاس وضو کا ڈھکا ہوا پانی اور مسواک پڑی ہوتی، آپ ﷺ مسواک کر کے وضو کرتے اور آٹھ رکعات ادا کرتے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ اتنی قراءت کرتے جو اللہ تعالیٰ کو منظور

ہوتی، آپ ﷺ یہ تمام رکعات اکٹھی ادا کرتے اور آٹھویں کے بعد بیٹھ جاتے، تشہد پڑھتے، پھر سلام پھیرے بغیر نویں رکعت کے لیے کھڑے ہو جاتے اور ایک رکعت پڑھ کر تشہد میں بیٹھ جاتے، تشہد پڑھتے اور دعائیں کرتے، پھر ''السلام علیکم'' کہہ کر ایک سلام پھیرتے اور آواز کو اتنا بلند کرتے حتیٰ کہ ہمیں جگا دیتے، پھر آپ ﷺ بیٹھے بیٹھے تکبیر تحریمہ کہہ کر قراءت شروع کر دیتے اور بیٹھ کر ہی دو رکعت ادا کرتے، یہ آپ ﷺ کی گیارہ رکعت نماز ہوتی تھی، جب آپ ﷺ کا گوشت زیادہ ہوگیا اور آپ ﷺ بھاری ہوگئے تو آپ نے نو کے بجائے سات رکعت قیام کیا، ان کو بھی لگاتار ادا کرتے اور پہلے طریقے کی طرح (چھ رکعات کے بعد) تشہد میں بیٹھتے تھے، پھر بیٹھ کر دو رکعتیں ادا کرتے، اس کے بعد آپ ﷺ کی یہی نماز جاری رہی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات دے دی۔

[2151/1044]...... (۲۱۵۱) عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيْعُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَطِيْعُ، كَانَ عَمَلُهُ دِيْمَةً.

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 6466، صحيح مسلم: 783. (مسند احمد: 24162)

ترجمة الحديث علقمہ کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسی تھی؟ انھوں نے کہا: تم سے کون اس چیز کی استطاعت رکھتا ہے، جو رسول اللہ ﷺ کو حاصل تھی، آپ ﷺ کا عمل ہمیشگی والا ہوتا تھا۔

[2153/1045]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ اِضْطَجَعَ، فَإِنْ كُنْتُ يَقْظَانَةً تَحَدَّثَ مَعِي وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً نَامَ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ.

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1161، 1168، صحيح مسلم: 743. (مسند احمد: 24072)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو نماز پڑھتے تھے، جب آپ اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو لیٹ جاتے، لیکن اگر میں جاگ رہی ہوتی تو میرے ساتھ باتیں کرتے اور اگر میں سوئی ہوئی ہوتی تو آپ بھی سو جاتے، یہاں تک کہ مؤذن آپ ﷺ کے پاس آجاتا۔

بَابُ مَارُوِيَ عَنْ غَيْرِهِمَا فِيْ صِفَةِ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ

رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں سیدنا عبد اللہ بن عباس اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دوسرے صحابہ سے مروی احادیث

[2158/1046]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي

بِاللَّيْلِ فَلْيَبْدَأْ (وَفِي رِوَايَةٍ فَلْيَفْتَتِحْ صَلَاتَهُ) بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ)).

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 768. (مسند احمد: 7176)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی رات کو نماز پڑھنے لگے تو وہ ہلکی پھلکی دو رکعتوں کے ساتھ اپنے قیام کی ابتدا کرے۔''

[2160/1047]...... عَنْ صَفْوَانَ بْنِ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي سَفَرٍ، فَرَمَقْتُ صَلَاتَهُ لَيْلَةً، فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ نَامَ، فَلَمَّا كَانَ نِصْفُ اللَّيْلِ اسْتَيْقَظَ فَتَلَا الْآيَاتِ الْعَشْرَ، آخِرَ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ تَسَوَّكَ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ: فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَلَا أَدْرِي أَقِيَامُهُ أَمْ رُكُوعُهُ أَمْ سُجُودُهُ أَطْوَلُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يَفْعَلُ كَمَا يَفْعَلُ أَوَّلَ مَرَّةٍ حَتّٰى صَلّٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً.

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: المعجم الکبیر: 7343. (مسند احمد: 22663)

ترجمۃ الحدیث سیدنا صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، میں نے رات کے وقت آپ کی نماز پر نگاہ رکھی، آپ نے نمازِ عشاء پڑھی اور سو گئے، جب نصف رات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت کیں، پھر مسواک کر کے وضو کیا اور دو رکعتیں پڑھیں، میں نہیں جانتا کہ ان میں آپ کا قیام زیادہ طویل تھا یا رکوع یا سجدہ، پھر آپ نماز سے فارغ ہو کر سو گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار بیدار ہوتے رہے اور پہلی مرتبہ کی طرح عمل کرتے رہے، یہاں تک کہ کل گیارہ رکعتیں ہو گئیں۔

[2166/1048]...... عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ: مَا كُنَّا نَشَاءُ أَنْ نَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْنَاهُ وَمَا كُنَّا نَشَاءُ أَنْ نَرَاهُ قَائِمًا إِلَّا رَأَيْنَاهُ وَكَانَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ مِنْهُ شَيْئًا وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ مِنْهُ شَيْئًا.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1141. (مسند احمد: 12012)

ترجمۃ الحدیث حمید کہتے ہیں: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا گیا، انہوں نے کہا: ہم نہیں چاہتے تھے کہ رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھیں، مگر ہم آپ کو ایسے ہی دیکھ لیتے اور ہم نہیں چاہتے تھے کہ ہم آپ کو سویا ہوا دیکھیں مگر ہم آپ کو ایسے بھی دیکھ لیتے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ میں اتنے روزے رکھنا شروع کر دیتے کہ ہم کہتے کہ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہ کا کوئی روزہ ترک نہیں کریں گے، لیکن پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے ترک کرنا شروع کرتے تو ہم کہتے کہ اب اس ماہ کا کوئی روزہ نہیں رکھیں گے۔

[2167/1049]...... عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ کَعْبٍ الْأَسْلَمِیِّ قَالَ: کُنْتُ أَبِیْتُ عِنْدَ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أُعْطِیْهِ وَضُوْءَهُ (وَفِیْ رِوَایَةٍ کُنْتُ أَنَامُ فِیْ حُجْرَةِ النَّبِیِّ ﷺ فَأَسْمَعُهُ بَعْدَ هَوِیٍّ مِنَ اللَّیْلِ یَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَاَسْمَعُهُ بَعْدَ هَوِیٍّ مِنَ اللَّیْلِ یَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (وَفِیْ رِوَایَةٍ:) ثُمَّ یَقُوْلُ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهِ)) الْهَوِیَّ .

تخریج الحدیث **صحیح علی شرط مسلم:** سنن الترمذی: 3416، سنن النسائی: 209/3، سنن ابن ماجه: 3879، مسند الطیالسی: 1172 . (مسند احمد: 16574، 16575)

ترجمة الحدیث سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے دروازے کے پاس رات گزارتا تھا تاکہ آپ ﷺ کو وضو کا پانی دے سکوں، ایک روایت میں ہے: میں نبی کریم ﷺ کے حجرے میں سویا کرتا تھا، میں آپ کو رات کا ایک حصہ گزرنے کے بعد "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہتے ہوئے سنتا اور پھر رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" کہتے ہوئے سنتا اور ایک روایت میں ہے: میں آپ کو رات کا کچھ حصہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهِ" کہتے ہوئے سنتا۔

أَبْوَابُ الْوِتْرِ
وتر کے ابواب

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ الْوِتْرِوَتَأْكِيْدِهٖ وَحُكْمِهٖ
وتر کی فضیلت، تاکید اور حکم کا بیان

[2168/1050]...... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَـا أَهْلَ الْقُرْآنِ! أَوْتِرُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ-)).

تخریج الحدیث **اسنادہ قوی:** سنن ابوداؤد: 1416، سنن ابن ماجہ: 1169، سنن الترمذی: 453، سنن النسائی: 3/228. (مسند احمد: 877، 1262)

ترجمۃ الحدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اہل قرآن! وتر پڑھا کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ وتر (طاق) ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔''

[2169/1051]...... عَـنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ-)) قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَصْنَعُ شَيْئًا إِلَّا وِتْرًا.

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ:** مسند البزار: 743. (مسند احمد: 5880)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے) نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ ہر کام میں وتر (یعنی طاق) کا خیال رکھتے تھے۔

[2173/1052]...... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيْزٍ الْقُرَشِيَّ ثُمَّ الْجُمَحِيَّ أَخْبَرَهُ وَكَانَ بِالشَّامِ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ مُعَاوِيَةَ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُخْدِجِيَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي كِنَانَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا مِـنَ الْأَنْـصَارِ كَانَ بِالشَّامِ يُكَنَّى أَبَا مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ، فَذَكَرَ الْمُخْدِجِيُّ أَنَّهُ رَاحَ إِلَـى عُبَـادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ فَـذَكَـرَلَـهُ أَنَّ أَبَـا مُـحَـمَّدٍ يَقُوْلُ: اَلْوِتْرُ وَاجِبٌ، فَقَالَ عُبَادَةُ بْنُ

الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ: كَذَبَ أَبُوْ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلَى الْعِبَادِ مَنْ أَتٰى بِهِنَّ، لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اِسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ، اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ۔)).

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1420، سنن النسائی: 230/1، سنن ابن ماجه: 1401. (مسند احمد: 22693)

ترجمة الحديث ابن محیریز جمحی شام میں تھے، انھوں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی پایا تھا، انھوں نے بتایا کہ بنو کنانہ کے مخدجی آدمی نے بتلایا کہ شام میں سکونت پذیر ایک انصاری آدمی ابو محمد نے کہا کہ وتر واجب ہے، یہ سن کر مخدجی، سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور ان کو بتایا کہ ابو محمد انصاری کہہ رہا ہے کہ وتر واجب ہے۔ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا: ابو محمد نے جھوٹ بولا ہے، میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''پانچ نمازیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے بندوں پر فرض کیا ہے، جس نے ان کو ادا کیا اور کسی کے حق کو کمزور سمجھتے ہوئے ان میں سے کسی نماز کو ضائع نہیں کیا، تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے لیے یہ عہد ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا، لیکن جس نے ان کو ادا نہ کیا تو اس کے لیے اللہ کے ہاں کوئی عہد نہیں ہے، اگر اس نے چاہا تو اسے عذاب دے گا اور چاہا تو بخش دے گا۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ وَقْتِهِ

وتر کے وقت کا بیان

[2178/1053]...... عَنْ أَبِيْ تَمِيْمٍ الْجَيْشَانِيِّ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَقَالَ: إِنَّ أَبَا بَصْرَةَ حَدَّثَنِيْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ زَادَكُمْ صَلَاةً وَهِيَ الْوِتْرُ، فَصَلُّوْهَا فِيْمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلٰى صَلَاةِ الْفَجْرِ۔)) قَالَ أَبُوْ تَمِيْمٍ: فَأَخَذَ بِيَدِيْ أَبُوْذَرٍّ فَسَارَ فِي الْمَسْجِدِ إِلٰى أَبِيْ بَصْرَةَ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ: أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا قَالَ عَمْرٌو؟ قَالَ أَبُوْبَصْرَةَ: أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

تخریج الحدیث صحیح: شرح مشکل الآثار: 4492، المعجم الطبرانی: 2168. (مسند احمد: 23851)

ترجمة الحدیث: ابوتمیم جیشانی سے روایت ہے کہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دیا اور کہا: سیدنا ابو بصرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمھیں ایک نماز اور دی ہے اور وہ وتر ہے، تم اس کو نمازِ عشاء اور نمازِ فجر کے درمیانے وقت میں ادا کیا کرو۔'' ابوتمیم کہتے ہیں: سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسجد میں سیدنا ابو بصرۃ رضی اللہ عنہ کی طرف گئے اور ان سے کہا: جو بات سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کیا آپ نے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، انھوں نے کہا: ہاں، میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

[2181/1054]...... عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوتِرُ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَفِي وَسَطِهِ وَفِي آخِرِهِ، ثُمَّ ثَبَتَ لَهُ الْوِتْرُ فِي آخِرِهِ.

تخریج الحدیث: اسنادہ قوی: سنن ابن ماجہ: 1186. (مسند احمد: 653)

ترجمة الحدیث: سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی تو رات کے ابتدائی حصے، کبھی درمیانی حصے میں اور بسا اوقات آخری حصے میں وتر ادا کرتے تھے، پھر بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وتر کے آخری حصہ رات میں ہی ہوتا تھا۔

[2185/1055]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: ((مَتٰى تُوْتِرُ؟)) قَالَ: أَوَّلَ اللَّيْلِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ، قَالَ: ((فَأَنْتَ يَا عُمَرُ؟)) قَالَ: آخِرَ اللَّيْلِ، قَالَ: ((أَمَّا أَنْتَ يَا أَبَابَكْرٍ! فَأَخَذْتَ بِالثِّقَةِ وَأَمَّا أَنْتَ يَا عُمَرُ! فَأَخَذْتَ بِالْقُوَّةِ)).

تخریج الحدیث: حسن: سنن ابن ماجہ: 1202، مسند الطیالسی: 1671. (مسند احمد: 14323)

ترجمة الحدیث: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم کب وتر پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا: رات کے شروع میں ہی عشاء کی نماز کے بعد، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عمر! تم کب پڑھتے ہو؟'' انہوں نے کہا: رات کے آخر میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوبکر! تم نے احتیاط کو اور اے عمر! تم نے قوت کو اختیار کیا ہے۔''

[2187/1056]...... عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ: ((أَوْتِرُوْا قَبْلَ الصُّبْحِ)).

تخریج الحدیث: صحیح مسلم: 754. (مسند احمد: 11097)

ترجمة الحدیث: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صبح سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔''

[2189/1057]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَانْتَهٰى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 996، صحیح مسلم: 745. (مسند احمد: 24188)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رات کے ہر حصے میں رسول اللہ ﷺ نے نمازِ وتر پڑھی ہے، البتہ آپ ﷺ کا وتر سحری تک ختم ہو جاتا تھا۔

[2191/1058]...... عَنْ أَبِي نَهِيكٍ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ كَانَ يَخْطُبُ النَّاسَ أَنْ لَا وِتْرَ لِمَنْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ، فَانْطَلَقَ رِجَالٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَأَخْبَرُوهَا، فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصْبِحُ فَيُوتِرُ.

تخریج الحدیث حسن: سنن البیہقی: 479/2. (مسند احمد: 26058)

ترجمۃ الحدیث ابونہیک سے مروی ہے کہ سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دیا کرتے تھے، ایک دن انھوں نے کہا کہ جو آدمی صبح کو پالے، اس کے لیے کوئی وتر نہیں ہے، یہ سن کر کچھ لوگ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلے گئے اور ان کو یہ بات بتلائی، لیکن انھوں نے آگے سے کہا: رسول اللہ ﷺ تو صبح ہو جانے کے باوجود وتر پڑھ لیتے تھے۔

فَصْلٌ مِّنْهُ فِي أَنَّ وَقْتَهُ الْمُسْتَحَبَّ آخِرُ اللَّيْلِ

فصل: وتر کا مستحبّ وقت رات کا آخری حصہ ہے

[2192/1059]...... عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْوِتْرِ؟ فَمَنْ كَانَ مِنَّا فِي رَكْعَةٍ شَفَعَ إِلَيْهَا أُخْرٰى حَتّٰى اجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ أَوْتَرَ فِي وَسَطِهِ، ثُمَّ أَثْبَتَ الْوِتْرَ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ، قَالَ: وَذَالِكَ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ.

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: مسند البزار: 790. (مسند احمد: 974)

ترجمۃ الحدیث عبد خیر کہتے ہیں: ہم مسجد میں تھے، سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور پوچھا کہ وتر کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے، ہم سے جو ایک رکعت پڑھ چکا تھا، (لیکن اس کی ایک رکعت باقی تھی تو) اس نے وہ رکعت ادا کی، یہاں تک کہ ہم سب ان کے پاس جمع ہو گئے، انہوں نے کہا: پہلے تو رسول اللہ ﷺ رات کے شروع میں وتر پڑھتے تھے، پھر اس کے درمیان میں پڑھنے لگے، لیکن بعد میں اس وقت میں نمازِ وتر کی

ادائیگی کو برقرار رکھا۔ یہ طلوعِ فجر کے قریب کا وقت تھا۔

[2195/1060]...... عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((بَادِرُوْا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ۔)).

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 750، سنن ابوداؤد: 1436، سنن الترمذی: 467. (مسند احمد: 4952، 4954)

ترجمة الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''وتر کی نماز کو صبح سے پہلے پہلے ادا کر لیا کرو۔''

[2197/1061]...... وَعَنْهُ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِجْعَلُوْا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا۔)).

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 998، صحیح مسلم: 751. (مسند احمد: 4710)

ترجمة الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''وتر کو اپنی رات کی آخری نماز بناؤ۔''

[2198/1062]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ ظَنَّ مِنْكُمْ أَنْ لَا يَسْتَيْقِظَ آخِرَهُ فَلْيُوْتِرْ أَوَّلَهُ، وَمَنْ ظَنَّ مِنْكُمْ أَنَّهُ يَسْتَيْقِظُ آخِرَهُ فَلْيُوْتِرْ آخِرَهُ، فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرَةٌ وَهِيَ أَفْضَلُ۔)).

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 755. (مسند احمد: 14207)

ترجمة الحدیث سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جس شخص کو یہ گمان ہو کہ وہ رات کے آخر حصے میں بیدار نہیں ہو سکے گا تو وہ رات کے شروع میں ہی وتر پڑھ لے، لیکن جس شخص کا یہ خیال ہو کہ وہ رات کے آخر میں بیدار ہو جائے گا، تو وہ اس کے آخر میں ہی وتر پڑھے، کیونکہ رات کے آخری حصے کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ سب سے بہتر ہے۔''

بَابُ الْوِتْرِ بِرَكْعَةٍ وَّبِثَلَاثٍ وَخَمْسٍ وَسَبْعٍ وَتِسْعٍ بِسَلَامٍ وَّاحِدٍ وَمَا يَتَقَدَّمُهَا مِنَ الشَّفْعِ الْوِتْرُ بِوَاحِدَةٍ

ایک، تین، پانچ، سات اور نو رکعت وتر ایک سلام کے ساتھ پڑھنے اور اس سے پہلے جفت رکعات ادا کرنے کا بیان، ایک رکعت وتر پڑھنے کا بیان

[2201/1063]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَأْمُرُنَا أَنْ نُصَلِّيَ مِنَ

اللَّیْلِ؟ قَالَ: ((یُصَلِّی أَحَدُکُمْ مَثْنٰی مَثْنٰی فَإِذَا خَشِیَ الصُّبْحَ صَلّٰی وَاحِدَةً فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا قَدْ صَلّٰی مِنَ اللَّیْلِ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 990، صحیح مسلم: 729، 749. (مسند احمد: 4492)

ترجمة الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں رات کو کیسے نماز پڑھنے کا حکم دیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی دو دو رکعت کر کے نماز پڑھتا رہے، جب صبح طلوع ہونے سے ڈرے تو ایک رکعت پڑھ لے، یہ ایک رکعت اس کی رات کو پڑھی ہوئی نماز کو طاق کر دے گی۔''

[2204/1064]...... عَنْ أَبِی أَیُّوبَ الْأَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَوْتِرْ بِخَمْسٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِثَلَاثٍ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِوَاحِدَةَ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَأَوْمِئْ إِیْمَاءً۔)).

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1422، سنن ابن ماجه: 1190، سنن النسائی: 238/3. (مسند احمد: 23545)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو پانچ رکعت وتر پڑھ، اگر تجھے اتنی طاقت نہ ہو تو تین پڑھ لے، اگر تجھے یہ قدرت بھی نہ ہو تو ایک پڑھ لے اور اگر تجھے یہ استطاعت بھی حاصل نہ ہو تو اشارہ کر کے پڑھ لے۔''

اَلْوِتْرُ بِثَلَاثٍ

تین رکعت نمازِ وتر کا بیان

[2206/1065]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ وَیُوْتِرُ بِثَلَاثٍ وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ (وَفِی رِوَایَةٍ وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ) فَلَمَّا کَبِرَ صَارَ إِلٰی تِسْعٍ، سِتٍّ وَثَلَاثٍ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 457، سنن النسائی: 237/3، سنن النسائی: 238/3، سنن ابن ماجه: 1361. (مسند احمد: 2714)

ترجمة الحدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو آٹھ رکعت نماز اور تین وتر پڑھتے، اس کے بعد فجر والی دو سنتیں پڑھتے، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمر رسیدہ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز نو رکعت ہو گئی، یعنی چھ رکعت اور تین وتر۔

[2207/1066]...... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ .

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ**: سنن الترمذی: 460. (مسند احمد: 685)

ترجمۃ الحدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین وتر پڑھا کرتے تھے۔

[2208/1067]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ .

تخریج الحدیث **صحیح**: سنن الترمذی: 462، سنن ابن ماجہ: 1172، سنن النسائی: 236/3. (مسند احمد: 2720)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین وتر ادا کیے اور ان میں سورۂ اعلی، سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کی۔

اَلْوِتْرُ بَخَمْسٍ

پانچ رکعت نمازِ وتر کا بیان

[2209/1068]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّى مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ بَخَمْسٍ وَلَا يَجْلِسُ إِلَّا فِى الْخَامِسَةِ فَيُسَلِّمُ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1170، صحیح مسلم: 737. (مسند احمد: 24239، 25447)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعت نماز پڑھتے تھے، ان میں پانچ رکعت نمازِ وتر ہوتی تھی، آپ ﷺ (یہ پانچ رکعتیں اکٹھی ادا کرتے) اور پانچویں کے بعد تشہد کے لیے بیٹھتے اور پھر سلام پھیرتے۔

اَلْوِتْرُ بِسَبْعٍ وَتِسْعٍ وَإِحْدٰى عَشَرَةَ وَثَلَاثَ عَشَرَةَ

سات، نو، گیارہ اور تیرہ رکعت نمازِ وتر کا بیان

[2212/1069]...... عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْتِرُ بِتِسْعٍ حَتّٰى إِذَا بَدُنَ وَكَثُرَ لَحْمُهُ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَرَأَ بِـ ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ﴾ وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ .

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: شرح مشکل الآثار: 290/1، سنن البیہقی: 33/3، المعجم الکبیر: 8064. (مسند احمد: 22313)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو امامہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نو (9) وتر پڑھا کرتے تھے، لیکن جب آپ موٹے ہوگئے اور آپ کا گوشت زیادہ ہوگیا تو آپ ﷺ سات وتر پڑھتے تھے اور (وتروں کے بعد) بیٹھ کر دو رکعتیں ادا کرتے، ان میں سورۂ زلزال اور سورۂ کافرون کی تلاوت کرتے۔

[2213/1070]...... عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ وَرَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا ضَعُفَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَرَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ .

تخریج الحدیث صحیح علی شرط الشیخین: سنن ابوداؤد: 1343، سنن النسائی: 242/3. (مسند احمد: 24269، 25346)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نو رکعت وتر ادا کرتے اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے، جب آپ ضعیف ہوگئے تو سات وتر پڑھتے اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

[2214/1071]...... وَعَنْهَا أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ ، لَا يَقْعُدُ فِيْهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ ، فَيَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُوْ ، ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ، ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ فَيَقْعُدُ يَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُوْ ، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ .

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 746. (مسند احمد: 25347)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نو رکعت نماز پڑھتے، اور ان میں آٹھویں رکعت کے بعد بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتے، اس کا ذکر کرتے اور دعا کرتے، پھر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ پھیرتے، اس طرح نوویں رکعت ادا کرتے اور پھر بیٹھ جاتے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف، اس کا ذکر اور اس سے دعا کرتے اور پھر اس طرح سلام پھیرتے کہ ہم سن رہے ہوتے، پھر آپ ﷺ بیٹھ کر دو رکعتیں ادا کرتے تھے۔

[2215/1072]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَيْسٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْتِرُ؟ قَالَتْ: بِأَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ وَسِتٍّ وَثَلَاثٍ ، وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ ، وَعَشْرَةٍ وَثَلَاثٍ ، وَلَمْ يَكُنْ يُوْتِرُ بِأَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ ، وَلَا أَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَكَانَ لَا يَدَعُ رَكْعَتَيْنِ .

تخریج الحدیث صحیح علی شرط مسلم: سنن ابوداؤد: 1362. (مسند احمد: 25159)

ترجمۃ الحدیث عبداللہ بن ابی قیس کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ

کتنے وتر پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا: چار اور تین، چھ اور تین، دس اور تین اور آپ ﷺ تیرہ سے زیادہ اور سات سے کم وتر نہیں پڑھتے تھے اور آپ (فجر سے پہلے) دو رکعتیں نہیں چھوڑتے تھے۔

[2216/1073]...... عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ .

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 471، سنن ابن ماجہ: 1195. (مسند احمد: 26553)

ترجمۃ الحدیث سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نمازِ وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔

اَلْفَصْلُ بَيْنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ بِتَسْلِيْمَةٍ مَا يُقْرَأُ بِهِ فِي الْوِتْرِ

وتر کی دو اور ایک رکعت کے درمیان سلام سے فاصلہ کرنے کا بیان، نمازِ وتر میں قراءت کا بیان

[2222/1074]...... عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضی اللہ عنہا: بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى بِـ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ وَفِي الثَّانِيَةِ بِـ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ وَفِي الثَّالِثَةِ بِـ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ .

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابوداؤد: 1424، سنن الترمذی: 463، سنن ابن ماجہ: 1173.
(مسند احمد: 25906)

ترجمۃ الحدیث عبدالعزیز بن جریج کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کس چیز کے ساتھ وتر پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ پہلی رکعت میں سورۂ اعلی، دوسری رکعت میں سورۂ کافرون اور تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھتے تھے۔

[2223/1075]...... عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوْتِرُ بِـ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ وَ ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ .

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1423، سنن ابن ماجہ: 1171، سنن النسائی: 244/3.
(مسند احمد: 21141)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز وتر میں سورۂ اعلی، سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

بَابُ لَاوِتْرَ أَلَّا بِخَمْسٍ أَوْسَبْعٍ وَلَاوِتْرَيْنِ فِيْ لَيْلَةٍ خَتْمُ صَلَاةِ اللَّيْلِ بِالْوِتْرِ وَمَا جَاءَ فِيْ نَقْضِهِ

پانچ یا سات سے کم وتر نہ ہونے اور ایک رات میں دو وتر نہ ہونے کا بیان، رات کی نماز کو وتر کے ساتھ ختم کرنے اور اسے توڑنے کا بیان

[2227/1076]...... عَنِ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّــهُ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الْوِتْرِ، قَالَ: أَمَّا أَنَا فَلَوْ أَوْتَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَنَـامَ ثُـمَّ أَرَدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ بِاللَّيْلِ شَفَعْتُ بِوَاحِدَةٍ مَا مَضٰى مِنْ وِتْرِىْ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا قَضَيْتُ صَلَاتِىْ أَوْتَرْتُ بِوَاحِدَةٍ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَـرَ أَنْ يُـجْعَلَ آخِرَ صَلَاةِ اللَّيْلِ الْوِتْرُ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 998، صحیح مسلم: 751. (مسند احمد: 4710، 6190)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ان سے وتر کے بارے میں سوال کیا جاتا تو وہ کہتے: جہاں تک میری بات کا تعلق ہے تو اگر میں سونے سے پہلے وتر پڑھ لوں، لیکن پھر رات کو نماز پڑھنے کا ارادہ کر لوں تو ایک رکعت ادا کر کے پہلے والے وتر کو جفت بنا لیتا ہوں، پھر دو دو رکعت کر کے نماز پڑھتا رہتا ہوں، اور جب مطلوبہ نماز پوری کر لیتا ہوں تو آخر میں ایک وتر پڑھ لیتا ہوں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ وتر کو رات کی آخری نماز بنایا جائے۔

[2228/1077]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّى مِنَ اللَّيْلِ، فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ لِىْ: ((قُوْمِىْ فَأَوْتِرِىْ۔)).

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 744. (مسند احمد: 25184)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے رہتے، جب آپ ﷺ فارغ ہوتے تو مجھے فرماتے: ''اٹھو اور وتر پڑھو۔''

جَوَازُ صَلَاةِ الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَمَنْ نَزَلَ عَنْ رَّاحِلَةٍ فَصَلَّاهُ عَلَى الْأَرْضِ

سواری پر نمازِ وتر کو ادا کرنے اور سواری سے اتر کر زمین پر ادا کرنے والے شخص کا بیان

[2229/1078]...... عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَـانَ يُصَلِّى عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا وَيَذْكُرُ ذَالِكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخریج الحدیث قوی علی شرط مسلم: سنن النسائی: 3/232. (مسند احمد: 4620)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر نفلی نماز پڑھتے تھے اور اس پر وتر بھی ادا کر لیتے تھے۔

[2232/1079]...... عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُّوْتِرَ نَزَلَ فَأَوْتَرَ عَلَى الْأَرْضِ.

تخریج الحدیث صحیح علی شرط الشیخین: شرح مشکل الآثار: 1/429. (مسند احمد: 4476)

ترجمۃ الحدیث سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر نفلی نماز پڑھتے تھے، لیکن جب نمازِ وتر ادا کرنے کا ارادہ کرتے تو زمین پر اتر کر وتر ادا کرتے۔